



اصلی انڈین

کوکا پنڈت

کوکا رام پنڈت

اعجاز پبلشرز

کوچہ چلان سنگھ نئی دہلی انڈیا

10	مردوں کی خاص بیماریوں کے مفید نئے	50	بلق اور سماع میں فرق
11	شاب کی عمر کاریاں	50	امریک کے مشہور ڈاکٹر وین کے خیالات
12	منہوم جہانی کا فطری شہر	53	عورتوں کے متعلق دلچسپ قیاسات
13	عالیگیر مردانہ کزوری کی وجہ عظیم	56	عورت کا حسن
14	صحت جسمانی کی اہمیت	58	حسن کا طبی معیار
15	نوجوانوں کی نا عاقبت	64	دین محل
16	انسانی کے تعلق	70	بچنے کی حالت
17	نفسانیت کے بھڑکنے کو طے	72	گھر میں انسانی کی شائستہ دینی
18	کثرت مباشرت کی تباہ کاریاں	76	بچے کے دوسرے سے ہٹانے کا بہتر
19	مفتی باہوش ڈاکٹر دودھ	76	ہر ایک بیماری کو ہٹانے کا بہتر
20	خیر بادا مفتی	76	درد کو دھونے کا بہتر
21	مفتی مردی کو دور کرنے والے مسنون	77	رکے ہوئے عیثاب کے کوٹنے کا بہتر
22	علاقہ چدن	78	چپ لڑھ کو دور کر دینا بہتر
23	قوت ہوا کے چھایک لگانے	78	مرک کی کو ہٹانے کا بہتر
24	شاب آور	78	محل کی حفاظت رکھنے کا بہتر
25	لاٹائی مفتی باہوش	79	بچے کے دوسرے کو بھڑکنے کا بہتر
26	کرشن نیک گولیاں	77	بچک سے بچنے کا بہتر
27	بے نظیر مفتی باہوش گولیاں	80	دماغ دور ہار میں اثرات پانے کا بہتر
28	کاپاپٹ مفتی گولیاں	80	کام ہانگ بہتر
32	مردانہ امراض احکام	80	بانہ صحت کے بچاؤ
34	جریان احکام	81	بیٹائی پیدا ہو
35	رطوبت کی اقسام	81	بوسہ کا درد
35	مٹی مٹی سودی	81	نچر ہانے کا بہتر
45	جریان احکام میں فرق	82	ناک بچنے کا بہتر
46	جریان اور سر متنازل میں فرق	82	صحت کا درد دہے
48	بلق	84	شتر زانگ بہتر
		84	چھو کا زہر اُتارنا

84	منتر آگھو کھنکے	108	مجموعہ سیر
85	منتر بھلیا کا	109	طوائف کے زعفران و الا
85	منتر چھو تارنے کا	110	نئے برائے جریان احکام نامردی
86	بدلیں میں شتر وادنے کا بہتر	118	برہمن کٹرول میں قدرت کا ہاتھ
86	دینی کرن منتر	119	پیشانی کو دردنا
87	منتر باڈی باڈی شتر کا	121	برہمن کٹرول میں انسانی تداہیر
87	منتر وادھ کے درد کا	123	محاسنت سے پہنچ
87	چندر بھرتن دھار	125	قبیل
88	یوٹی دشا چکر	127	ڈاکٹر وین
88	آسن دھار	129	نازہ پھلوں کی خاصیت
90	دینی کرن شپاری منتر	130	بچنے کی مکمل حالت
90	دینی کرن پان منتر	132	بچنے کی دوسری حالت
92	بچے کا دم کے اندر سوکھ جانا	157	آئل کا پیلے کل آنا
92	مالہ کوکوں کیلے احتیاطیں	158	جڑے بچوں کا پیدا ہونا
96	لاج مان بہتر	160	عزت پیدا کرنے کا قوی
96	کام ہانگ بہتر	160	عزت دھرت
96	کٹھ چھوٹے کا بہتر	161	مستحق کے ساتھ عبت پیدا کرنا
97	نامردی کا بہتر	161	کسی دوسرے سے عبت کرنا بہتر
97	پراکری ہونے کا بہتر	163	خاندانہ صحت سے دور کرنے کا بہتر
98	نڈا اور قوت مردی	164	عملی بانجھ عبت کے واسطے
99	دشیا قوت مردی کیلئے تصان دہ	165	میتھن
100	گرم ہمالی کے قوی باہا اجزاء	168	میتھن کا احکام
101	باد اور مغزات	170	دان چھایکے مکھچہ کام دقت
102	قوت باہا اور مکمل	173	پریت ناگ بہتر
105	شہد چھو ہار	173	ہائے دور کرنے کا بہتر
106	بیاز	173	پریم بڑھانے کا بہتر
107	لہسن	174	گائے کا درد دہے

403	4363	انھما کرشن پر یوگ	محل کرنا
404	4364	غیر ہارام چھوٹی	دروڑہ
405	4365	نہایت ہی مٹوئی بھون	پستان
405	4368	ہارام	سینکے کیلئے بہترین غذا ماں کا دودھ
406	4377	دودھ	دانت کے ایک ہی مہیے پاس
409	4382	برگہ	دشمن کا چاٹن ہنتر
410	4382	مٹوئی ہارامک منوف	برسے خواب نہ آنے کا ہنتر
411	4383	شر برگہ کے بتھیکے فوگہ	رہنچہ دشی کرن ہنتر
412	4383	نہایت ہی علا جواب مٹوئی ہارام بھون	سرورجن دشی کرن ہنتر
414	4387	نہایت محبوب مک	خانداری
415	4387	چٹیل	اسور خانہ داری
416	4388	ہارام شرب دشی مولدہ و مٹوئی کھیر	گرم چمکھا اور گرم دال
417	4391	چٹیل کی ڈالشی	باورچی خانہ
419	4392	جسانی حرکات سے حمل روکنا	فضول خرچی
421	4393	سبزی خوردی اور برتھ کنٹرول	غورقون کی زبانی
422	4394	دودھ پلانے کا عمر	خاندان کے آرام آسائش کا خیال
423	4395	مرکزی قوت خلیہ	پچھلے زمانے کی عورتیں
424		انزال کے وقت صومک کال لینا	موجودہ زمانے کی انگریزی
426	4396	مٹی کو روک لینا	خدا عورتیں
427	4401	رہنچم	شیر ہارام نہ کرنے کا ہنتر
427	4401	انکسیر	خوشی دور کرنا کا ہنتر
	4401	دوران حمل عام طور پر مستورات	مٹوئی دشی کرن ہنتر
429	4402	کی حالت ماہواری	رہنچہ دشی کرن کا ہنتر
430	4402	محضات حمل	اسٹری دشی کرن
431	4402	حاملہ کو کیا کرنا چاہیے	دیکھ لپ
432	4403	جنین کی مردش	دشی کرن ٹک
432	4403	بہنیں کی صحت میں	سوالی دشی کرن ہنتر

433	4433	طاعات و اذات یا تول اور نال	کمانا زیاں کرنے کا ہنتر
434	4434	بچے کا نہایت شہر جانا	تھاری بخار دور کرنے کے پانچے
435	4435	اصلی دروزہ	ہارامی رشک ہنتر
437	4437	دشمن حمل کی صورتیں تدابیر	پھوٹو بخان ہنتر
440	4440	برقہ کنٹرول یا نجات حمل	تھیر ہنتر
441	4441	اصول حفظان صحت	بیاہ ہونے کا ہنتر
444	4444	درازی عمر کے اصول	رہنچہ دشی آنے کا ہنتر
447	4447	سراپ کے کانے ہونے کا علاج	دشی کرن پانچاں ہنتر
447	4447	دشمن کو کھٹ دینے کا عمل	آوردہ کپاری کا ہنتر
447	4447	اپنے محبوب کو راضی کرنا	شیر مردان ہنتر
451	4451	بھوت و دکائی دینے کا ہنتر	تھک دشی کرن ہنتر
451	4451	سرمدی ہنتر	دیکھ دشی کرن ہنتر
451	4451	آدھا دشی کا ہنتر	مرد دشی کرن ہنتر
452	4452	دشی کرن ہنتر دیگر	دشی کرن ٹک
452	4452	دور احصہ	کھرت ہارامت سے پیدا ہونے
452	4452	رہنچہ دشی کرن ہنتر	دالی کنرور یا نا علاج
453	4453	ماٹھے کی تیرا ہرنے کا ہنتر	حفظ باطن کے طور پر پریز
453	4453	تھیر چھونے کا ہنتر	میرداستھالی کی ضرورت
453	4453	بخار دور کرنے کا ہنتر	احصائے دیکھ اور قوت مردی
453	4453	ہارامی چھونے کا ہنتر	نقد انکسیریت
454	4454	ہارامی چھونے کا ہنتر	کپا ہارام
454	4454	ٹول ہونے کا ہنتر	قوت ہارامی آنے کیلئے دانی لٹو
454	4454	مرد کو دشی شہر کرنے کا ہنتر	انکسیریت ہارام
455	4455	شیر دشی کرن ہنتر	قوت ہارامی جنین مسلہ انکسیریت
455	4455	اسٹری دشی کرن ہنتر	مردانہ تھیر دشی اور فولاد
455	4455	چٹیل دشی ہنتر	فولاد کالانی کش
456	4456	بہن کی صحت میں	مردانہ تھیر دشی انکسیریت سے کھینچ

481	مردانہ کڑی اور مردانہ الفاظ
495	امراض ذچہ
495	آنول
496	آنول کرنا
497	پاشا اور پیشاب
498	مقاتی
500	خوراک
503	جوان لڑکیوں کی لاطلی
504	نہانی خراہش
506	چہ لہزہ کو دھکے کرنے کا جتر
506	آدھے سر کی دردور کرنا جتر
507	حمل کی حفاظت کرنا جتر
508	اتری ہوئی نافہ ٹھیک کرنا جتر
508	روم و گھٹی درد ہٹانے کا جتر
509	گھٹی اور درد ہٹانے کا جتر
509	جگر کی درد ہٹانے کا جتر
510	چہ لہزہ کو ہٹانے کا جتر
511	اندہ کی کیا ہے؟
511	آنند کیا ہے؟
515	انگوٹھ
517	دشمن کو سانپ سے کھوانے کا طریقہ
517	ہر ایک کو اپنے پرہیزبان کرنا طریقہ
518	چھری شمشیت کرنے کا طریقہ
520	مداری کو بچانے کا جتر
520	مداری کو بچانے کا جتر
520	بے پادہ جانے کا جتر
521	ذہول پونے کا جتر

538	مطلوبہ کو تابع کرنے کا جتر
539	بہی اور عاودہ میں محبت بڑھانے کے جتر
542	بہن کے درد کو دور کرنے کا جتر
542	نظر بد سے بچنے کا جتر
545	بہی کو اپنے ماتحت رکھنے کا جتر
546	کسی کو اپنی محبت میں قابو کرنے کا جتر

اور آسان ترین نسخہ خیات

مردوں کی خاص بیماریوں کے مفید اور مخرب نسخے جربان اور
سرعت انزال نامکھانہ مصفا ایک تولہ موصلی سفید ایک تولہ
نسخہ خیات: بریش بریکہ (داڑھی بڑ) ایک تولہ بعلب مصری
ایک تولہ - شقاقل ایک تولہ - الاچی خورد ایک تولہ موسیٰ کوزہ
سوا تولہ سفوف ناکہ روزانہ صبح ۶ ماشہ شام ۶ ماشہ ہمراہ ایک پاؤ
دو دھیم گرم کے استعمال سے جربان و سرعت انزال کو نامہ بنتی ہے
توت باہ کے لئے بھی اکسیر ہے تنیل کھانی اور میٹھی چیزوں کے
استعمال سے بریکہ کرنا چاہئے۔

نسخہ (۲) کبکیر کی توند چھال پھلی پتے اور پھول برابر کر دو گنا
مصری ملا کر سفوف بنالیں۔ ہر روز صبح کے وقت ایک تولہ ہمراہ
شیر گاؤ۔ ایک پاؤ کھانے سے جربان و سرعت نامہ بنتی ہے۔
اگر زود دھیم ماشہ شہد بھی ملا لیں تو زیادہ نامہ ہوتا ہے۔ تنیل
کھانی حجام وغیرہ سے بریکہ کرنا چاہئے۔

شباب کی سحر کاریاں

شباب خواہ کسی بھی چیز کا ہو ہمیشہ بے لطف نشاط انگیز اور سحر کار ہوا کرتا
ہے۔ چودھویں رات کے چاند کی جوانی کس قدر دلکش ہوتی ہے۔ موسم خرد و گل کا
شباب کس قدر روح پرور ہوتا ہے۔ پھولوں کی جوانی رنگ و بو کا ایک طوفان ہوتی
ہے جو ذوقِ سلیم رکھنے والوں کو اپنی شہرت سے سحر کر دیتی ہے مگر انسان کا
شباب مناظر قدرت کی جوانی سے بھی نہیں بڑھ کر مت درنگین ہوتا ہے۔ ایک
جوان وجہہ کے نقش و نگار میں جب جوانی کی بہاریں اپنا رنگ بھرتی ہیں تو وہ
ایک جسم سحر و انقلاب ہوتا ہے جس کی ایک جنس نگاہ سے کائنات کا نظام بدھال
ہو سکتا ہے۔ کارگر عالم میں انسان کی جوانی لذت کر دار کا ایک سیل ہمہ گیر ہے جو
زمانہ کے پست و بلند اور حالات و واقعات کے شیب و فراز سے بے نیاز ہو کر
اپنی بے پناہ تیزی و تندگی سے بے جا چلی جاتی ہے اور کسی بڑی سے بڑی مخالفت
اور کسی عظیم الشان سے عظیم الشان سد راہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتی۔
لٹی ہوئی جوانی:

کس قدر حسرت و یاس و غم و اندوہ کا مظاہرہ ہے کہ موجودہ تہذیب و
تمدن کی ترقی کے زمانے میں جبکہ انسان کو اپنی شانگی اور تہذیب کے عروج پر
بہت کچھ دیکھتا ہے۔ ہم انسان کی جوانی کو اس کی امتیازی خصوصیات سے محروم
محروم دیکھتے ہیں۔ روزمرہ کے مشاہدات اور واقعات شاہد ہیں کہ جوانی کے جوش
اور دلولے شباب کی آرزوئیں اور انگلیں آج کل کے نوجوانوں کا نام کرتی
بھرتی ہیں۔ نوجوان فقہ نام کے نوجوان رہ گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ نہ ان
کے دل میں حاشی کی کوئی انگ ہے اور نہ ان کے جسم میں شباب کی کوئی قوت۔
ان کے چہرے خنکس رسیدہ پھول کی پتی کی طرح مرجھاتے ہوئے ہیں اور ان
کے جسم سا نور و جہ و بوار کی طرح حوادث زمانہ کی ایک شوکر سے پامال ہو جانے
کے لئے تیار۔ جذبات کے قلام بن کر اور نفسانیت کے آستان پر سرنواز غم

کر کے نو جوانوں نے اپنی جوانمردانہ طاقت کے سنگ بنیاد کو اپنے جسم کے علو کو ایک فانی لذت کے لئے پانی کی طرح بہا دیا ہے۔ ان کے جسم ٹھوکے ہو گئے ہیں اور ان کی جوانمردانہ جوانی اب ایک عورت کی جوانی سے دوچار ہوتے ہوئے بھی شرماتی ہے۔ وہ نگاہ جو خیروں سے لڑتی چاہئے تھی اب ایک عورت کے تصور سے بھی بچتی ہو جاتی ہے۔ نو جوان خود تباہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے ساتھ مصوم عورتوں کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اب ان کی نو جوانی بیاں اپنی جوانیوں کا ماتم کرتی بھرتی ہیں۔ ان کے گھر کے دروازوں پر ان کو حسرت کی نظر سے ٹک رہے ہیں۔ وہ دروازوں پر جن سے جنت کی سرسبز برساتی چائیں تھیں نو جوانوں کی لٹی ہوئی جوانی کی بدولت اب ان سے حسرت و یاس برتی ہے۔ وہ گھر جن پر محبت کے فردوس قربان ہونے چاہئے تھے نو جوانوں کی ناگفتہ بہ حالت کے صدمے میں تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ قدیم دور کے مہاں بیوی کی قابل رشک روایات محض و محبت ایک بھولا لبر اور افسانہ بنی ہوئی ہیں۔ وہی نو جوان جو کبھی بیویوں کی نگاہوں میں دیوتا کا زہر کھتے تھے اپنی لٹی ہوئی جوانی کی بدولت بیویوں کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

مغموم جوانی کا دلخراش منظر:

جوانی محض و محبت اور مسرت و شادمانی کے غما میں مارتے ہوئے سمندر کی ایک لہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے اس قدر غم و اندوہ کی حامل نہیں ہو سکتی جس قدر کہ ایک لہر آگاہی ہوئی جوانی کا مظاہرہ۔ جوانی سحر کار اور نشاط خیز جوانی اور پیشانی پر دست یاس رکھ کر ضلّی آہیں بھرے۔ آہ! اس سے بڑھ کر دلخراش منظر اور کون سا ہوگا!! جوانی..... ایک سہل ہے گھر جوانی اور کشاکش حیات میں ایک سرگرم حصہ لینے سے گھبرائے! زندگی کے خنزیر میدان کا رازار سے جو کرے کہ وہ جوانی جوانی نہیں ہے۔ وہ تو جوانی کا سایہ بھی نہیں ہے۔ جوانی تو شعلوں میں کھلتی ہے برقی کی چیتا بھی پر سکراتی ہے۔ سمندر کی طوفان خیز موجوں سے لڑتی ہے مگر تہذیب و تمدن کی آغوش میں پلے ہوئے زر نگار ایوانوں کے عین میں کھیلے ہوئے نو جوان تو جوانی کی ان ہنگامہ خیز خصوصیتوں سے بیکر محروم ہیں۔ دنیا کی پٹج پر آ کر تماشا کیوں کی نگاہوں کا سرگز بننا تو درکنار

وہ تو خود اپنی ہستی پر قرار رکھنے کے قابل بھی نہیں رہے ہیں۔ اس نو جوان کو لوں زندہ کہہ سکتا ہے جس کی جوانی حادثات زمانہ سے دوچار ہوتے ہوئے نہیں بلکہ روزمرہ کے کاروبار زندگی سے نروڈا رہا ہوتے ہوئے بھی قہر قہر کا چٹتی ہے جس کے دل پر ہر وقت مایوسی و غم کی گھاٹیں کھینچ رہی ہیں جس کے جسم میں بھی آنسوؤں کی بھٹک نظر آتی ہے جس کے گرد و پیش اس کی کمزوریوں نے جہنم کی آگ کے شعلے بھڑکا رکھے ہیں جس کے پوشیدہ فاضل کی وجہ سے اس کی بیوی کا دل بھی اس کی محبت میں نہیں ہے جو ایک کمزور اور مصوم دل کو بھی خیر کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ وہ دنیا کے خنزیر میدان کا رازار میں شامل ہو کر یکہ گرج و نصرت حاصل کر سکتا ہے؟ ایسا وہ ہمت کمزور دل اور ناتواں نو جوان جسم جس کی رگوں میں شباب کا پوکرش نہیں کر رہا محض کاؤز کندہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں زندگی کی کوئی حرکت ہو جو ڈھلے ہے۔ زندگی تو اپنے گرد و پیش کی کائنات پر بھی چھاپے مارتی ہے۔ وہ تو دو عالم کو تھم لینے کی ہمت رکھتی ہے جو خود ہی سسک رہی ہو وہ کتنے دن زندہ رہے گی؟ آج نہیں تو کل ضرور فنا ہونا ہوگا۔ یہ قانون قدرت ہے جس سے کہیں مفر نہیں۔

عالمگیر مردانہ کمزوری کی وجہ عظیم:

یہ خطرناک صورت حالات کیونکر پیدا ہوئی جس نے شاد و قطار سے ماہر نو جوانوں کو جوانی کی آہنگوں اور آرزوؤں سے محروم کر دیا ہے؟ اس ہمہ گیر آگ کے ہولناک شرارے کہاں سے اٹھے جس نے آنسو و عروساں محبت کے خرم صبر قرار کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا ہے؟ وہ سہل ہے گھر کمزور بچہ آ شوب سے بلند ہوا جس نے جنت نشان گروں کی فردوس بداماں سرتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیا ہے؟ اگر تعلیمات کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس قسم کے تمام سوالوں کا جواب فقط چند لفظوں میں دیا جاتا ہے یعنی کام ناستر کے اصولوں سے ناواقفیت..... اپنی تازہ ترین تعریف کام دیو شاستر میں میں نے ان تمام مصل و اسباب پر معتقد یہ روشنی ڈالی ہے جنہوں نے ہمارے ملک کی خانگی زندگی کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے۔ اس افعال کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل طور میں بھی دی

جاتی ہے۔ ان تمام حالات و واقعات کی دہ میں جنہوں نے نوجوانوں کو قوت شباب سے محروم کر کے ان کی بی بیوں کو سرکش اور لاپرواہ بنادیا ہے۔ اگرچہ بہت سے اسباب کارفرما ہیں لیکن میرے زیر بحث مضمون کا موضوع کثرت مباشرت ہے۔ اس مضمون میں مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ کثرت مباشرت کے کس طرح ایک بونک کی رت سے دم بہ دم ہوسوئے تازے نوجوانوں کا خون چند ہی روز میں چس لیا ہے اور پھر نوجوانوں کی اس کمزوری نے ان کی خانگی زندگی کی مسرتوں کو تباہ و برباد کر کے جنت نشاں گھر کو کس طرح دوزخ کا مسموم بنا دیا ہے۔

قوم کا تاریک مستقبل:

نوجوانوں کی اس عالمگیر کمزوری کا اثر محض ان کی ذات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے وہ معصوم اور ناکردہ گناہ مستقبل بھی متاثر ہوں گے جو ابھی مستقبل کے دامن میں پنہاں ہیں۔ قوموں کی کمزوریوں کا راز افراد کی کمزوریوں میں مضمر ہے کیونکہ افراد کے مجموعوں کا نام ہی دوسرے الفاظ میں اقوام ہے۔ نوجوانوں کی جنابی اقوام دہل کر تباہی ہے۔ نوجوانوں کی مردانہ کمزوریاں جس کثرت سے بڑھ رہی ہیں ان کے پیش نظر بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ برصغیر روز بروز قہر تباہی کی طرف جا رہا ہے۔

صحت جسمانی کی اہمیت

انسان کی دینی و دنیاوی زندگی کے تمام کاروبار کی بنیاد صحت جسمانی ہے ایسی بڑھاپہ و اخلاق اور تہذیب و تمدن کی شاندار عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ مگر نوجوانوں نے کثرت مباشرت سے اپنی صحت جسمانی کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اعضاء ریسرے کمزوری سے وہ تمام خیالات و جذبات وہ تمام آرزوئیں اور انگلیں جو شباب کا مایہ الاقیا ذخیرہ خاصہ ہیں۔ اس طرح مرد ہو جاتی ہیں جس طرح خواتین کے آنے پر چین کی رنگین بہاروں پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ جب جسم کی بنیاد ہی ہل گئی تو اعضاء ریسرے میں طاقت کہاں رہ جائے گی؟ اور جب اعضاء ریسرے کمزور ہو جائے تو پھر زندگی

کہاں اور زندگی کا لطف کہاں؟

نوجوانوں کی ناعاقبت اندیشی کے تلخ نتائج:

کثرت مباشرت سے جو مرد خاندانوں کو زریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ خانگی زندگی کی مسرتوں کے خرمین میں کشیدگی اور نفرت کی چنگاں پھونک دیتی ہیں۔ ایک حد کے اندر مباشرت کا جذبہ بھی شایہ فطری جذبات کی ذیل میں شامل ہے۔ فطری جذبات کی پذیرائی نہ ہونا زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے۔ خصوصاً عورت کی جوانی کو تو اس سے گھن لگ جاتا ہے۔ عورت کی زندگی کا حکمانہ مضمر محبت ہے۔ محبت اس کا اوزر صانع بنا ہے۔ ایک ناز بردار مطلق شوہر کے ساتھ وہ ایک ٹوٹی پھوٹی جھوپڑی میں بھی خوش و خرم رہ سکتی ہے لیکن ایک امیر و کبیر شوہر کے ساتھ جو اس کے جذبات جوانی کا قدر شناس نہ ہو۔ بیک بیک محلوں اور زکا رہلیوسات کی موجودگی بھی اس کے مطبوع خاطر نہ ہو سکے گی۔ نوجوان مردانہ طاقت سے عاری ہو جائے اس کا دل بھی پژمردہ ہو جاتا ہے۔ اس میں معصوم محبت کی حرارت بھی باقی نہیں رہ جاتی۔ بعض صورتوں میں ایسے نوجوان کا حراج بھی سخت چڑچڑاہو جاتا ہے۔ وہ ہر شے کو کاکٹ لکھانے دوڑتا ہے تو چیز اور ہونا ہی تھا۔ خواہ اپنی زندگی سے بھی اسے نفرت ہو جاتی ہے۔ ایسے شوہر کی موجودگی گھر کو کیوں ماقم کدہ عسرت نہ بنادے گی؟ عورت ایسے مرد سے سخت بدگن ہو جاتی ہے۔ اس کے دل میں اس کے لئے محبت کے جذبات باقی نہیں رہ جاتے۔ بعض اوقات ناکام محبت عورت کے خشمگین دل سے وہ چنگاریاں اٹھتی ہیں۔ جو تمام خاندان کے تنک و ناموس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہیں گھر وہ اپنی فطرت سے مجبور ہے۔ اسے کوئی الزام نہیں دیا جاسکتا۔ اس افسوس ناک صورت حالات کا الزام تمام تر ناعاقبت اندیش شوہر کے سر ہے جس نے اپنی غلط روش سے ایک پرست گھر کو راسخوں کا مڈن بنا دیا۔

نفسانیت کے بھڑکنے ہوئے شعلے:

زندگی کو تین اور سپردہ بنانے والی تعلیم سے ہمارے نصاب تعلیم کا دور سے بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہت سی وجوہات کی بنا پر نصاب تعلیم کی قسم کی ہو گئی ہے کہ

ہر طرف جذبات کی آگ کے شعلے ہی بھڑکتے نظر آتے ہیں۔ وہ رنگ بھرا قش جذبات کو فرو کر سکے کسی طرف موج مارنے دکھائی نہیں دیتی۔ رفتار زمانہ سے جذبات کی تسکین ہی جذبات کے ساتھ برتاؤ کرنے کا بہترین شعار قرار پا گیا ہے۔ ایک نوجوان کی آغوش میں ایک جین مست شباب یوں کچلتی ہے قہورہ زندگی کے دیگر تمام مشاغل کے سوا سمجھ کر اس کی گلستان شباب کی خوشہ چھٹی کرتے رہتا ہی اپنی زندگی کا مصلحتاً یہ مقصد بتا لیتا ہے۔ دنوں و راتوں کا صبح ہو شام ہوا ہے یوں کے ساتھ نفسانیت کے مکمل کھیلنے کے سوا اور کوئی کام نظر نہیں آتا۔ یوں ہی اس کی تمام امیدوں اس کی تمام آسکوں اس کی تمام آرزوؤں اور اس کی تمام سرفروں کا منبع و مخزن بن کر وہ جاتی ہے مگر جوانی کی یہ اندھا صند بدستی بہت جلد ایسے گل کھلاتی ہے۔ جن کی رنگین جلیوں میں نوجوان کو اپنی آسکوں اور آرزوؤں ہی کا خون جھلک نظر آتا ہے۔ اس وقت وہ ہزار چاہتا ہے کہ کاش کئی ہوئی جوانی اور لڑکا ہوا شباب ایک بار پھر واپس آ جائے مگر اب کیا ہوتا ہے۔ زندگی کا وہ رنگین اور بڑبڑا ہوا دروازہ کوشش کرنے پر بھی واپس نہیں آ سکتا۔

ندی میں گزرا ہوا پانی بھی کبھی واپس آیا ہے؟ بہترین دواؤں سے، مٹھی نند اؤں سے، ورنش سے، احتیاط و پرہیز سے جسم میں بلا خک و شبہ طاقت آ جاتی ہے۔ اذکار رفتہ تا مدد بھی مرد بن جاتے ہیں مگر یوں آخِر پھر بھی بیو ندی ہے۔ کئی ہوئی جوانی اور کھوپا ہوا شباب ہزار کوشش کرنے پر بھی اپنی قدرتی تابائی اور درخشانی کے ساتھ واپس نہیں آ سکتے۔

کثرت مباحثرت کی تباہ کاریاں:

کثرت مباحثرت مرد کے حسن و جمال کو اس کے جبروت و جلال کو اس کی طاقت و شجاعت کو اس طرح غارت کر دیتی ہے جس طرح ایک عجز و آ شوب کا کل بے پناہ آسمان سے تباہ کرنے والی عمارتوں کو چشم زدن میں زمین یوں کر دیتا ہے۔ مباحثرت کی کثرت مرد کے جسم سے جوانی اور شباب کی قوت اس طرح کھینچ لیتی ہے۔ جس طرح سے ایک باہرزن عطار گلکاب کے تازہ اور گلنفتہ پھولوں سے عرق کشید کر لیتا ہے۔ مباحثرت کی کثرت سے جسم جینے اس طرح بدمردہ و مضعف ہو جاتا ہے جس طرح سے عرق کشیدہ ٹکاب کی پتی مسل جاتی

ہے۔ کثرت مباحثرت کے عادی نوجوان چند مرتبہ کی فانی لذت کے حریس بن کر اپنی تمام زندگی کا آرام کو بیٹھتے ہیں۔ دنیا ان کی نگاہوں میں جوانی کی اسکوں کا ماتم کدہ بن جاتی ہے۔ کسی شے میں ان کو حسن و جوانی کا تابناک عنصر دکھائی نہیں دیتا۔ دنیا کی ہر کسی شے ان کی نگاہوں میں بوڑھی اور افسردہ ہو جاتی ہے۔ ان کی کمزوری اسے گرد و پیش ایک ایسا جہنم تیار کر لیتی ہے جس کی آگ میں کو کو کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایسے لوگ زمین کی پشت پر ایک بار گمراہ ہیں۔ مدد قدرت بھی ان کو اپنی آغوش شفقت میں لینے سے انکار کر دیتی ہے۔ ان کو کہیں گوشہ عافیت نصیب نہیں ہوتا وہ ہر طرف ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ بیکر حسن، مست شباب یوں جس کی محبت میں اسیر ہو کر اس نے ایک غلط روش پر چل کر اپنے آپ کو تباہ و برباد کیا تھا۔ اسے پائے استحقار سے ٹھکرائے گئے ہیں۔ دنیا باریوں اور حوصلہ مندوں کی جولا نگاہ ہے۔ اس میں کمزور دنیا تو اس لئے کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے۔

جوانی کے خرمن میں آگ:

مغربی کا فراد ا تہذیب و تمدن کے غزوہ خنزیر نے جہاں نئی پود کی دیگر شمار و قطار سے باہر امتیازی خصوصیتوں پر چھاپ مارا ہے۔ وہاں اس کی رکوں سے شباب کے خون کا آخری قطرہ بھی نچڑ لیا ہے۔ اس مادی تہذیب کے خوش منظر طوقان رنگ دیو سے متاثر ہو کر روحانیت کو اپنی منزل مقصود سمجھنے والے لوگوں کے دلوں میں بھی دایت برقی کا دوق و شوق پیدا ہو گیا ہے۔ بیکر انسانیت سے لطف اندوزی اب بٹائے نسل کی ضرورت کا سامان نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ روزمرہ کی لذت مشغولیات زندگی میں اس کا بھی بطور ایک دلت ویر مشغلہ راحت کے شمار ہونے لگا ہے۔ قدیم ہندوستان کے رشیوں، منیوں، عالموں اور فاضلوں کے روحانی تخیلات کو اب وہ اہمیت نہیں رہی آج سکر وائلڈ اور فریک میسز کو قماش کے جذبات پرست اور نفسانیت آموز شعلہ طرز ادیبوں کے دفتریب تجربات کو حاصل ہے۔ میاں یوں کی چاندنی رات کی رنگین طلوع میں اب معصوم محبت کے دل افروز مظاہروں کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت کی آگ سے کھیلنے کے لئے ہیں۔ کاش کہ یہ گمراہ نوجوان اس نکتہ و قیاس سے واقف ہوتے

کہ زندگی کے جس جوہر کے باہر نکلنے میں اس قدر لذت و راحت کے اسباب
 پہناں نظر آتے ہیں اسے جسم کے اندر رکھنے میں کس قدر عیش و راحت پہناں
 ہوگی۔ جسم انسانی سے جوہر کی ان چند سفید بوندوں کی حقیقی قدر و قیمت جنہیں
 مرد کا مادہ بنو یہ دیر غور مٹی کہا جاتا ہے۔ ایک لعل گراں بہا سے کم نہیں ہے۔ مگر
 ایک فانی لذت کا بار بار ذائقہ چکھنے کے لئے آپ حیات کی ان بوندوں کو نہایت
 بے دردی سے آبِ شوق کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔ جسم انسانی کا یہ لطیف جوہر
 نفسانیت کی آگ میں جلانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ایک نئی حسنیٰ کو عالم
 وجود میں لانے کے لئے پانگہ ہے گا ہے ایک فطری جذبہ کی تسکین کرنے کے لئے
 ہے لیکن شب و روز کی نفسانیت کے کھیل جو آج کل کھیلے جا رہے ہیں۔ فطری
 جذبہ کی ذیل سے باہر ہیں۔ انہیں سوائے نفس پرستی کے ایک ذلیل مظاہرہ کے
 اور کسی شے سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ ایک حسین و جمیل شریکِ زندگی کا آتشیں
 حسن زندگی کی شب و تاریک میں صاف صاف اجالا کرنے کے لئے ہے لیکن جوانی
 اور زندگی کے اسرار و رموز سے ناواقف نوجوانِ محسن کے اس آتشیں پیکر سے
 اپنا خرمِ جوانی بلکہ کشتِ زندگی بھی پھونک لیتے ہیں۔ اسے دوائے یہ کور و ذوقی!
 اسے دوائے یہ کور و ذوقی!



مقوی باہ خوش زائقہ دودھ

جودل دوماغ کو طاقت دینے کے لئے بھی اکسیر ہے۔
پانی میں بھگو کر پھیلے ہوئے بادام دس عدد لے کر خوب باریک مٹو
لیں اور جوش کھاتے ہوئے آدھ سیر دودھ میں ملا دیں جب دو تین جوش
آجائیں تو دودھ آگ سے اتار کر ٹھنڈا کریں۔ جب پینے کے لائق ہو جائے تو
اس میں حسب خواہش شہد ملا لیں شہد نہ ملے تو مصری یا کھاڑ ملا لیں لیکن شہد
ملانے سے زیادہ مقوی ہو جائے گا۔ یہ دودھ نہایت ہی خوش ذائقہ اور مقوی ہوتا
ہے۔ صرف باہ اور دماغ کا سفوف دوماش چھ ایک کر اوپر سے دودھ پیا جائے تو
زیادہ مقوی باہ اور دماغ کا سفوف دوماش چھ ایک کر اوپر سے دودھ پیا جائے تو

خمیرہ بادام نقرئی

جودل دوماغ کو طاقت دینے میں نہایت لاثانی چیز ہے
خوش ذائقہ ہونے کا یہ عالم ہے کہ اس پر ”طلاونے“ خوب است دیگر
بیاریہ“ والی مثالیں میں صادق آتی ہے۔ اعضائے ریکہ کی کمزوریوں کو دور
کر کے باہ کو بنیادی طور پر طاقت دیتا ہے۔
بادام نقرئی دس عدد لے کر خوب مٹو لیں شی کہ مکس کی طرح ملائم
ہو جائیں۔ ایک پاؤ شیر گاؤں لاکر آدھ سیر مصری میں شربت سے زیادہ گاڑھا تو ام
بنائیں۔ خوشبو کے لئے حسب ضرورت روح کیڑہ ملا لیں۔ دس عدد ورق
چاندی اور دو تولد دانہ لالچنگی کی کھل میں خوب باریک پیس کر اس خمیرہ میں
ملا دیں۔ پس نہایت لاجواب ناشتہ تیار ہے۔ دو سے لے کر چار تولد تک صبح کے
وقت استعمال کیا کریں۔ اوپر سے نیم گرم دودھ پیکیں پھر صحت دہسانی اور دل دوماغ
کی حالت کو دیکھیں کہ اس میں کس قدر ترقی ہوتی ہے۔ قوت باہ کے لئے یہ
نقد الی دوا ہے۔

ضعف مردی کو دور کرنے والے سفوف

گوکھر وادی چورن:

گوکھر وادی کھانڈ ستاور خم کوچ، کنگی، کھربئی۔ جملہ اود یہ ہم وزن
لے کر خوب باریک پیس لیں۔ اس میں برابر وزن مصری ملا کر بقدر ایک تولد ہر
روز سوتے وقت یا ایک تولد صبح ایک تولد شام نیم گرم دودھ کے ہمراہ کھانے سے
بے حد قوت باہ پیدا ہوگی اور مٹی کا زہی مانند شہد ہوگی۔

زنگہ چورن:

ستاور ایک سیر زنگہ وکلاں ایک سیر باری قد ایک سیر زست گودا ملی
ایک سیر بھلاوہ معطلی دو سیر بے مت کیمیر پود پھٹناک کچھ معطلی ایک سیر
ترکد (سوتھ مرغ سیاہ پھیل) نصف سیر مصری ساڑھے چار سیر۔ سب کو پیس
کر ایک سیر گائے کے گھی میں جب کر کے رکھیں۔ اس میں سے یکہ تولد تک صبح
دشام نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ نہایت مقوی باہ و مغلہ مٹی ہے۔

موصلی آدی چورن نمبر 1:

موصلی سفید موصلی سیاہ باری قد ستاور خم کوچ، گوکھر وادی
موصلی سفید جملہ اود یہ مساوی الوزن لے کر خوب باریک مٹو بنائیں۔ برابر
وزن مصری ملا کر اس میں سے دو تولد تک صبح و شام گائے کے نیم گرم دودھ کے
ساتھ استعمال کریں۔ نہایت مقوی باہ اور مغلہ مٹی ہے۔

موصلی عین تولہ تالمکمانہ چہ تولہ کوکھر دوتولہ۔ سب اجزاء ہار یک ہیں کہ برابر وزن مصری ملا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کو گائے کے گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے اور مادہ منویہ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

کرویر آدی چورن:

گمیر حیدر کی بڑا چمکا ایک تولہ موصلی سبیل پانچ تولہ منفرجہ کوچ سات تولہ۔ سب کو چیں کر برابر وزن مصری ملا لیں اور گرم دودھ کے ہمراہ صبح اور شام کو استعمال کریں۔ نہایت ہی مفقی باہ و دمک منوف ہے۔

اوجاٹ آدی چورن:

گم اوگن ہداری قد ستاور اسکندہ ناگوری۔ نہایت ہار یک منوف بنا کہ برابر وزن مصری ملا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ نیم گرم دودھ گائے کے استعمال کریں۔ خوب طاقت بخش ہے۔

ستاور آدی چورن:

ستاور کمری (توتڑی) ہداری قد کوکھر دوتولہ خشک۔ سب اجزاء کو الگ الگ ہار یک ہیں کر ملا لیں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس میں سے ایک سے لے کر دوتولہ تک روزانہ دونوں وقت نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ قوت باہ خوب بڑھتی۔

کام دیو چورن:

کوکھر دوتولہ منفرجہ کوچ آٹھ تولہ حم سکی چار تولہ ستاور چار تولہ ہداری قد آٹھ تولہ اسکندہ ناگوری ہارہ تولہ اڑوسہ ہارہ تولہ موصلی ایکس تولہ ست گوا ایکس تولہ مندل سرخ ایک تولہ دارچینی ایک تولہ الائچی خورد ایک تولہ الائچی کلان ایک تولہ قلعہ روزانہ ایک تولہ لوک ایکس تولہ آٹھ تولہ خشک ایکس تولہ ناگ کیر ایکس تولہ دوب کی بڑا سات تولہ کاسنی بڑا سات تولہ۔ سب کو

ہار یک ہیں کر سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس کو ایک تولہ صبح ایک تولہ شام گرم دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے صبح آدی میں گھوڑے کی مانند طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

مان سولاس چورن:

ج، قلعہ روزانہ دانہ الائچی خورد مندل سفید آٹھ تولہ خشک ہر ایک تین تولہ۔ کشتہ فو لا چہ ماش بیگ مصلی آٹھ تولہ بیج مصلی کئی کئی کستوری دس ماش۔ سب کو ہار یک منوف بنالیں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر ہفتہ چہ ماش صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ یہ منوف ہرجاج کے آدی کے لئے نہایت ہی مفقی باہ و دمک ثابت ہوا ہے۔

مدن پرکاش چورن:

تالمکمانہ موصلی سفید ہداری قد ستاور اسکندہ ناگوری حم کوچ، نکل سبیل کمری ستاور موچیں کوکھر دوتولہ قلعہ دال اڑد بریاں بیگ مصلی بسلو جن۔ جملہ ادویات مساوی الوزن لے کر نہایت ہار یک منوف تیار کریں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس میں سے ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو ہمراہ نیم گرم دودھ گائے کے استعمال کرنے سے صبح مدن یعنی کام پرکاش ہوتا ہے۔ قوت باہ و کام میں مارنے لگتا ہے۔

اسکندہ آدی چورن:

اسکندہ ناگوری سیاہ جل۔ دونوں اشیاء ہم وزن لے کر ہار یک ہیں لیں اور جی میں چرب کر کے ہتھار یک تولہ منوف دوتولہ شہد خالص میں ملا کر صبح و شام چاٹ کر لوپ سے نیم گرم دودھ گائے سے پیا کریں۔ بے حد قوی ہے۔

بروحار چورن:

بروحار کی بڑا کاسوف بنا کر اس کو سبز ستاور کے رس کی سات ہار چہ دے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اس میں سے دوتولہ چورن جی میں خوب چرب کر کے گائے کے دودھ کے ہمراہ دونوں وقت کمانے سے۔ بہ حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔

عقتر قرحا سوٹھ لوگ کسر قفل دراز چار ذری مندل سفید ہر ایک ایک تولہ۔ انہوں معطلی چار تولہ۔ سب کو ہر ایک میں سے ایک یا دو تولی منوف لے کر گائے کے دودھ کے ساتھ رات کے وقت کھانے سے ازالہ اسماک ہوتا ہے اور قوت جماع بھی بڑھتی ہے۔

گندھک آدی چورن:

آملہ سار گندھک معطلی آملہ خشک۔ دونوں ہم وزن خوب ہر ایک میں کر سبز آملوں کے رس کی سات پندہ دے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اس رس میں برابر وزن مصری اور شہد ملا کر بقدار چھ ہاش روزانہ استعمال کرنے سے بے حد قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔ ہاضمہ بھی تیز ہو جاتا ہے۔
ان تمام دوائیوں کو آلودیک میں باقی کر کے ہیں کیونکہ یہ جسمانی طاقت بھی بڑھاتی ہیں۔

قوت باہ کے چند ایک لاثانی نسخے

جن کے استعمال سے کثرت مہاشرت سے کھوئی ہوئی طاقت شریطہ طور پر دوبارہ حاصل ہو سکتی ہے

حیرت انگیز طور پر مولد و مغفل منی نسخہ

غذا کی غذا اور دوا کی دوا جو صبح کو بطور ناشتہ استعمال کی جاسکتی ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) موٹلی سفید پانچ تولہ (2) موٹلی سیاہ دو تولہ (3) شلب مصری پانچ تولہ (4) دانہ الائچی سفید دو تولہ (5) خستہ خرمائے ہندی دو تولہ (6) براہہ خوب چینی ایک تولہ (7) دار چینی ایک تولہ (8) مغز بادام آٹھ تولہ (9) مغز پستہ ایک تولہ (10) چار مغز سولہ تولہ (11) سیسوں اسنبول دس تولہ۔

ترکیب تیاری:

سب چیزوں کو الگ الگ ہر ایک میں کر پھر وزن صحیح کر کے آپس میں ملا لیں پس تیار ہے۔

خواص و افعال:

کثرت مہاشرت کی وجہ سے اگر جسم منی سے خالی ہو چکا ہو تو اس سے کثیر مقدار میں منی پیدا ہوتی ہے۔ سوکے ہوئے لاغر بدن کو تروتازہ اور تیار کر دیتا ہے۔ پانی ایسی بجلی منی کو کاڑھا کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ دائمی قبض کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ مین منی ہے۔ دماغ کو حیرت انگیز طور پر تقویت دیتا ہے اور صحت کو بڑھاتا ہے۔

طریقہ استعمال:

ایک تولہ دوائے کر ایک پاؤ گرم دودھ کھولتے ہوئے میں ملا کر پیچہ اُتار لیں اور مصری ملا کر گھس۔ سرد ہونے پر چھو سے مثل کبیر کے کھائیں۔ پس بے نظیر ہے۔

شباب آور

جو دو ہفتہ میں چہرے کا رنگ سرخ گھنار بنادیتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) چوب چینی دس تولہ (2) عشبہ میں تولہ (3) عتاب دلائی کلاں 45 دانے (4) منڈی دس تولہ۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویہ کو تھ کر چار سیر پانی میں رات بھر کی منی کے برتن میں گھس رکھیں۔ صبح صبح کر لیں۔ پس اکسیر شباب عرق تیار ہے۔

خواص و افعال:

خرابی خون کے لئے نہایت بے نظیر چیز ہے۔ گندے اور فاسد خون کو صاف کر کے چہرے کو کندن کی طرح چمکا دیتا ہے۔ خون کا خراب ہونا بھی قوت

باہ کی کمی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ پس ایسی حالت کے لئے عرق واقعی شباب آور ثابت ہوا ہے۔ اگر ایلا استعمال کیا جائے تو یہ عرق صرف خون کو صاف کرنے کے لئے ہے نظیر ثابت ہوتا ہے لیکن جب اسے پیچھے لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ عرق واقعی اکسیر شباب ہے۔ اس کے استعمال سے صاف اور صالح خون کی مقدار میں پیدا ہو کر قوت باہ کو از حد ترقی ہوتی ہے۔ صحت کو اس کے استعمال سے قابل رشک فائدہ پہنچتا ہے۔

ترکیب استعمال:

نہار نہ غسل و حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر ایک چمٹا تک شیرہ انگور میں دو تولیہ عرق شباب آور ملا کر نوش فرمائیں اور آدھ گھنٹہ بعد مغز بادام شر ایک تولیہ مغز خیارین ایک تولیہ نمک تارہ گاؤد تولیہ شکر زری دیسی کو ماش ملا کر استعمال کریں۔ اسی طرح ایک خوراک اس عرق کی شام کو بھی استعمال کریں اور اوپر سے حسب دستور نمک بادام وغیرہ کا مرکب نوش فرمائیں جس کی گزری جوانی کو واپس لا دے گا۔

لاٹانی مقوی باہ نسخہ

کوڑیوں کے مول بننے والا نسخہ جو اشرفیوں کے نسخوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) اجوائن دیسی حسب ضرورت (2) عرق لیوں کاغذی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:

ایک پتلی کے طاق میں اجوائن دیسی حسب ضرورت ڈالیں۔ اوپر سے لیوں کاغذی کا کپڑے سے چھاننا و عرق ڈالیں کہ اجوائن کے ایک انگلی اوپر تک آجائے۔ جب لیوں کا عرق اجوائن میں جذب ہو کر بالکل خشک ہو

جائے تو دوسری مرتبہ اتنا ہی عرق اور ڈال دیں۔ اسی طرح کل سات بار عمل کریں۔ پس کوڑیوں کی لاگت میں وہ نسخہ تیار ہے جو اشرفیوں کی قیمت رکھتا ہے۔

افعال و خواص:

یہ لاٹانی نسخہ ایک سینہ کاراز ہے۔ جو صرف ناظرین کرام کے پاس خاطرہ افشاء کیا جاتا ہے۔ کثرت مباشرت کی علت کے برہادر وہ لو جو ان اس سے حمودے ہی مرے میں گئی گزری قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب معدہ کمزور ہو چکا ہو بھوک بالکل نہ لگتی ہو یا کھانا یا چڑو بدن نہ بنتا ہو۔ اس وقت یہ نسخہ خصوصیت سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ یہ نسخہ مریش کی قوتات سے بڑھ چڑھ کر مقوی ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال:

ساز سے دس ماش نہار نہ صبح کھانا کھانے کے بعد دو پہر کو اور پھر شام کو یعنی نین من مرتبہ صبراء آب نیم گرم استعمال کریں۔

کرشن ٹانک پلو

یہ گولیاں نہایت آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں اور حیرت انگیز طور پر مقوی ہیں۔

اجزائے نسخہ:

ریچہ سٹو آئرن 16 گرین، کوئین سلفیٹ 30 گرین، سٹرکین 25/2 گرین، آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ 1/5 گرین۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویات کو ملا کر کسی صاف اور عمدہ کمرل میں آدھی چمٹا تک شراب براہی کے ذریعے کمرل کریں۔ جب گولیاں بننے کے لائق ہو جائیں تو دودھ گرین کی گولیاں بنائیں۔

نوٹ: یہ تمام ادویات ڈاکٹری ہیں۔ سٹرکین اور آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ

زہریں ہیں۔ جو عام لوگوں کو آسانی سے نہیں مل سکتیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہ نسخہ کسی ڈاکٹر سے تیار کروایا جائے۔

خواص و افعال:

کمزوری نامردی کو دور کرنے والی نہایت زود اثر عمدہ دوا ہے۔ چند ہی خوراکیوں میں اسے پیچ و فریب فوائد کا اظہار کر دیتی ہے۔ ایک دو ہفتوں کے استعمال سے جسم میں گئی ہوئی طاقت پھر واپس آئی شروع ہو جاتی ہے۔ قوت باہر کو اس دوا سے بہت مدد ملتی ہے۔ کھایا پیلا جزو بدن بنتا ہے۔ جسم اور چہرے پر سرخی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ نا طاقنی طاقت میں اور کمزوری اس کے استعمال سے شہ زوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ بھی خوب استعمال کرنا چاہئے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی صبح پیر اور ایک شام کو کھانا کھانے کے چندہ میں منٹ بعد ہر اندیم گرم پانی کے استعمال کریں۔

بے نظیر مقوی باہ گولیاں

جو نہایت آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں اور فوائد میں بے نظیر

ہیں۔

اجزاء نسخہ:

ایکسٹریکٹ آف گھس دامیکا آٹھ گرین، کوئین سلفیٹ 32 گرین، آئرن فاسفیٹ 32 گرین۔

ترکیب تیاری:

کسی نہایت عمدہ اور صاف کھریل میں اتول کوئین سلفیٹ اور آئرن فاسفیٹ کو ملا کر چند منٹ تک کھریل کریں۔ پھر ایکسٹریکٹ آف گھس دامیکا ملا لیں۔ عرق گلاب ملا کر کچھ منٹ تک خوب کھریل کریں تاکہ ایک جان ہو جائے۔ پھر اس تمام مرکب کی 32 گولیاں تیار کر لیں۔ بس وہ حیرت انگیز مقوی

نسخہ تیار ہے جس کی تیاری میں چند منٹ خرچ ہوتے ہیں لیکن جس کے مقابلے میں بڑے بڑے طویل طریقوں سے بننے والے نسخے پیچ ہیں۔

نوٹ: ایکسٹریکٹ آف گھس دامیکا کچلے کا ست ہوتا ہے جو ایک زہریلی چیز ہے اس نسخہ کی تمام دوائیں انگریزی میں ہیں۔ کسی ڈاکٹر سے تیار کروایا جائے۔

خواص و افعال:

یہ ڈاکٹری اجزاء کا نسخہ اپنے افعال و خواص کے اعتبار سے قوت باہ کی دواؤں میں ایک قابل قدر چیز ہے۔ دلی دماغ، معدہ، جگر تمام اعضائے جسمانی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ دودھ بھی اس کے استعمال سے خوب ہضم ہوتے ہیں۔ چہرہ اور جسم کا رنگ نکھر آتا ہے۔ بھلوس میں غصہ کی طاقت پیدا ہو کر کمزوری شہ زوری سے اور نا طاقنی طاقت سے بدل جاتی ہے۔ مرکز حاصل میں اس سے ایک برقی رو پیدا ہو جاتی ہے اور عضو مخصوص کی سوئی ہوئی رگوں میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس نسخہ کا کئی ہفتوں تک باہر سے استعمال کریں اور اس کے ساتھ دودھ بھی خوب استعمال کریں تو سب قسم کی کمزوریوں کا ازالہ کر کے کثرت مباشرت سے خالی کئے ہوئے نیم کو بیج سے مہر پور کر دیتا ہے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی صبح ایک شام کھانا کھانے کے بعد دودھ یا نیم گرم پانی کے دو چار گھنٹوں سے۔

کایا پلٹ مقوی گولیاں

جو تمام مقوی باہ دواؤں کی سر تاج ثابت ہوئی ہیں۔

اجزاء نسخہ:

(1) کشتہ فولا دوجہ اول چار تولہ (2) کچلے مدبر پانچ تولہ (3) ست سلاجیت پانچ تولہ (4) زعفران کشمیری ایک تولہ (5) کالی مرچ دو تولہ۔

ترکیب تیاری:

کشتہ فولا دوجہ صرف وہ استعمال کریں جو اس کتاب میں "فولا دوجہ" قوت

مردانہ کی کمزوری کے ذریعہ معائنہ درج ہے۔ کچلہ اس طرح مدد کریں کہ حسب ضرورت کچلے لے کر کسی چھتی کے برتن میں ڈال کر ادھک کے پانی میں چند روز تک بھگوئے رکھیں۔ بعد میں چند روز تک بھگیاور دس میں بھگوئے رکھیں۔ واضح رہے کہ یہ دونوں قسم کے دس کچلے کے اندر ہی جذب کر دیئے جائیں گے۔ گرائے نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد جب کچلہ ابھی کیلا ہی ہوا ہون دستہ میں خوب زور سے اچھی طرح گھٹ کر رکھ لیں۔ خشک ہونے پر کچلہ بہت مشکل سے کٹا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔ پتہ وغیرہ کچلے کے اندر ہی رہے گا۔ اس کے ٹکڑے کی ضرورت نہیں۔ اس ترکیب سے مدد ہوئے کچلے میں پتہ کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ سلاجیت کسی نہایت ہی مستحضر دوا خانہ سے لیں۔ سلاجیت میں آج کل بہت زیادہ دھوکہ ہو گیا ہے۔ تمام لوگ ہزار کوشش کرنے پر بھی اصلی سلاجیت حاصل نہیں کر سکتے۔ بڑے بڑے حکیم اور خطاط نقلی سلاجیت فروخت کر رہے ہیں۔ زعفران کشمیری بھی بالکل خالص اور کسی معتبر جگہ سے لیں۔ بڑے بڑے حکیموں اور عطاردوں کے ہاں کسی قسم کے پھولوں کے رنگے ہوئے ریشوں سے تیار کیا ہوا نقلی زعفران ملتا ہے جو کوئی فائدہ نہیں کرتا۔ اصلی زعفران بازار میں تقریباً نایاب ہو رہا ہے۔ لوگ نہایت بے دردی سے لوٹے جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ خوب سوچ سمجھ کر یہ چیزیں حاصل کریں۔ ولایت سے بھی زعفران ڈبوں میں آتا ہے اس میں دھوکے کا اندیشہ نہیں ہے۔

اس نسخہ کی تمام چیزیں نہایت احتیاط سے خالص مہیا کر لینے کے بعد اگلا قدم ان کو آج میں ملا لیتا ہی ہے۔ پہلے کالی مرچ کو کسی نہایت صاف اور عمدہ کمرل میں پیس لیں۔ پھر اس میں زعفران ملا لیں۔ پھر سست سلاجیت اور آخر میں کشتہ خولاد اور کچلہ مدد بہت ہی پارک کیا ہوا ملا کر چند گھنٹوں تک عرق کلاب کے ہمراہ کمرل کے ایک جان کر لیں اور پچنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ بس وہ لافانی نسخہ تیار ہے جو صحیح معنوں میں کئی کمزوری جوانی واپس لا دیتا ہے۔

افعال و خواص:

یہ نسخہ اپنے کایا پلٹ خواند کے اعتبار سے ایک معیاری نسخہ ہے۔ کوئی دوائی معوی گولیاں جن کی تعریف میں اخباروں کے صفحوں کے صفحہ سیاہ کر

دئے گئے ہوں اس کی طاقت جوش قوتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ تمام اشتہار دوا میں اس کے مقابلہ میں بیچ ہیں۔ یہ نسخہ بہت دیر سے ہمارے ہجر بے میں ہے اور کرام اسے ایک ماہے ناز نسخہ سمجھتے ہیں۔ اس میں یہ ایک امتیازی خوبی ہے کہ تمام اعضائے جسمانی کو قوت بخش کر باہو بنیادی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اس کی پیدا کی ہوئی طاقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ بہت مستقل اور پائیدار ہوتی ہے۔ دودھ کھی خوب ہضم کر کے جسم کو قابل رشک طاقت دیتا ہے۔ صحت اس کے استعمال سے نمایاں طور پر ترقی کرتی ہے۔ معدہ کی کمزوری کو دور کر کے ہمیشہ کے لئے دودھ کھی ہضم کرنے کی طاقت بڑھاتا ہے۔ جسم کی رگ رگ سے کمزوری اور ناقصاتی کو نکال بیٹھتا ہے۔ کچھ مدت تک لگاتار استعمال کرتے رہنا صحت کو واقعی قابل رشک بنا دیتا ہے۔ جسم کے تمام اعضائے ریکٹر کو قوت دے کر باہو بنیادی کو مضبوط و محکم کرنے کے علاوہ براہ راست بھی عضو تناسل میں تحریک و حیاں پیدا کرتا ہے۔ فریڈیک بے ایک بے نظیر نسخہ ہے جو ناظرین کرام کے اعقادہ کے لئے درج کتاب کر دیا گیا ہے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی صبح آدھ سیر دودھ کے ہمراہ ایک دوپہر کو کھانے کے بعد نیم گرم پانی سے اور ایک رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ۔ دودھ کھی اس کے استعمال کے دوران میں زیادہ استعمال میں لائیں۔ تین گولیاں کچھ گری کریں تو دو کھائیں۔ بھر ہو کہ پہلے کی روز صرف دو گولیاں ایک ہی وقت صبح اور ایک ہی وقت شام استعمال کریں۔ اس کے بعد موافق آنے پر ایک گولی دوپہر کو بھی کھانے لگیں۔

مروانہ امراض

اختلام

اگر بلاقتور انسان کو پندرہ دن میں ایک بار اختلام ہو جائے تو کچھ زیادہ تشویش کی بات نہیں البتہ اس حالت میں بھی احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہئے ایسے مریضین کو سر شام ہی کھانے سے فارغ ہو جانا چاہئے اور شراب پچائے قہرہ متبا کو اور دوسری گرم اور منشی اشیاء کو ترک کر دینی چاہئیں۔ سونے سے دو تین گھنٹے پہلے جو کچھ کھانا پینا ہو کھا پی لیں۔ کھانا کھاتے ہی دودھ پلائے یا پانی پی کر سو جانے سے اختلام ہو جاتا ہے۔ سونے سے پہلے پیشاب کر لینا ضروری ہے۔

میں اپنے زیر علاج مریضوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ اگر شام کے چھ سات بجے کھانا کھا یا ہو تو کھانا کھانے کے بعد کوئی چیز ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ نہایت

ایک نہایت ہی مجرب و مستند نسخہ

نسخہ:

(1) کشتہ فولاد درج اول (2) کشتہ ابرک سیاہ درج اول ایک ایک تولہ۔ (3) ستار (4) گوکھر دودھ تولہ۔

ترکیب تیار:

کشتہ فولاد درج اول استعمال کریں جو "فولاد اور مردانہ کمزوری" کے زیر عنوان درج ہے۔ کشتہ ابرک کی ترکیب بھی "اکسیری کشتہ جات کرشن" میں ملاحظہ فرمائیں۔ عام بازاری کشتہ استعمال کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا یہ کشتے خود تیار کریں۔ اول ستار اور گوکھر کو نہایت پار یک کر لیں۔ پھر ان میں کشتہ فولاد اور کشتہ ابرک ملا لیں۔ بس وہ بے نظیر دھات پش چورن تیار ہے جس کے مقابلے میں ہزاروں اشتہاری دوائیں بالکل فضول ہیں۔

افعال و منافع:

یہ دھات پش چورن ایک مدت سے ہمارے تجربے میں ہے۔ معدے کو اگرچہ بہت زیادہ قوت نہیں دیتا لیکن ویرج کو گاہ حاکر کرنے میں ایک بے نظیر چیز ہے۔ جب ویرج جسم میں بہت کم ہو گیا ہو جب لہو بھی اپنی ایسا چلا ہو تو یہ تو ایک اکسیر ہے کم مفید نہ ہوگا۔ چہرے کی زردی جسم کی لاغری دماغ کی کمزوری ہر وقت چپ کی ہی حالت رہنا ادا سی مستی کسی کام کا بچ کو دل نہ چاہنا وغیرہ تمام شکایات کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ ایک بے نظیر چیز ہے۔ بہت تیز نہیں ہے۔ اس لئے لگاتار بہت دیر تک استعمال کرتے رہنے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

ترکیب استعمال:

چادر ملی صبح چادر ملی شام ہمراہ دودھ تازہ استعمال کریں۔

نرم اور دودھ منقسم غذائیں کھائیں اور دھبی زیادہ مقدار میں نہیں۔ کچھ نمک رکھ کر
دستر خوان سے لٹکا کر کھانا چاہئے۔ کھانے کے معاملہ میں اگر ہمارے فوجان
خاص احتیاط اور پرہیز سے کام میں تو وہ یقیناً ڈاکٹر کی مدد کے بغیر اس خطرناک
مرض سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی غذا زیادہ مقدار میں کھاتا
ہے جو کہ اس کے کمزور معدے کے ناموافق ہے یعنی معیم نہیں ہو سکتی ہے تو
ڈاکٹر کی کوئی تدبیر اُسے اس بیماری سے نجات نہیں دلا سکتی۔

احتلام کے مریضوں کے لئے آدن سونے سے پہلے پیشاب وغیرہ سے
ناروغ ہونا ضروری ہے اور دوسرے دن کو جب آنکھ کھلے پیشاب ضرور کریں
چنت ہرگز نہ سوئیں بلکہ دایمی پہلو کے بل سوئیں۔ صبح سویرے بیدار ہونا بہت
ضروری اور مفید ہے۔ اس وقت مشانہ پڑھنا ہے۔ مشانہ کا ترجمہ جب مانی
کی نالی پر پڑتا ہے تو احتلام ہو جاتا ہے۔ سوتے وقت پاخانہ گاہ میں چپکائی
کے ذریعہ ٹھنڈا پانی پیہنچانا بہت مفید ہے۔ زیادہ گرم بستر میں سونا مضر
ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کو جب گرمی محسوس ہوتی ہے تو احتلام ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ
اخلاق اور مضبوط قوت ارادی رکھنے والوں کو یہ بیماری نہیں ہوتی۔

احتلام کے مریضوں کو صبح دشام باقاعدہ ہوا خوری کرنی چاہئے۔ شہر
کے باہر باغ کی کھلی ہوا زیادہ مفید ہے جہاں گرد و غبار نہ ہو۔ بہت زیادہ ناغی
اور جسمانی محنت کی کثرت سے انسان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور خصوصاً

وقت باہم ہوتی ہے۔ جسم پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ مرض احتلام میں اضافہ ہوتا
ہے۔ زیادہ نرم اور زیادہ گرم بستر نہ سوئیں۔ چار اُن کی نسبت کھڑی کے
تخت پر سونا زیادہ مفید ہے۔ صبح سویرے ہی بستر کو چھوڑ دیں۔ ایک بار آنکھ
کھینچنے کے بعد بستر پر کمر میں لینا مضر ہے اس حالت میں اکثر احتلام ہو جاتا ہے۔

احتلام کے مریضوں کے لئے صبح تازہ پانی سے غسل مفید ہے۔ وقت غسل
اپنے اعضا کی صفائی خاص طور پر کریں۔ اپنے عضو پر نی کی دھار باقاعدہ گرائیں۔
رات کو سوتے وقت اپنے عضو پر خاص طور پر کم از کم دس منٹ پانی کی دھار
باندھ کر گرائنا بہت مفید ہے۔

احتلام کے مریضوں کو غذا بہت سادہ اور دودھ منقسم کھانی چاہئے۔ کھجور
چپاتی، مونگ کی دال، گھیا، ٹیڈے، شلغم وغیرہ۔ گھیا توری سے مراد بھنڈی
توری نہیں بلکہ گھیا توری یا مونگ توری ہے۔ احتلام کے مریضوں کے لئے بھنڈی
توری نقصانی دہ ہے۔ مینتی، میٹھی، گڑ، تیل، ترش، مرغی، قیل، گرم اور تالین
غذائیں استعمال نہ کریں۔

جریان اور احتلام

جریان کیا ہے، کیوں ہوتا ہے۔ جریان کی مکمل تشریح اور اس کی علامتیں،
جسم پر جریان یا احتلام کا کیا اثر پڑتا ہے؟ بیماری کے دنوں میں کن کن احتیاطیں

کرنی چاہئیں۔ غذائیں اور پرہیز۔ جریان واحتمام کا مکمل علاج۔ جریان جس کو عام لوگ دھات مانا اور دھات گزنا کہتے ہیں۔ بیماری موجودہ نسل کے لئے یہ مرض گھن کا کام کر رہا ہے۔ بے شمار نوجوان اس مرض کا شکار ہیں۔ اس مرض میں پیشاب سے پہلے یا بعد یا درمیان میں سفید رطوبت نکلا کرتی ہے۔ اس رطوبت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ مٹی ۲۔ مذی ۳۔ دوی

مٹی انسانی جسم کا عطر ہے جو رگ دریشہ سے کشید ہو کر نکلتا ہے مٹی انسان کی اصل زندگی اور جبرہ حیات ہے۔ اس کی موجودگی سے بدن میں طاقت اور چمکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بدولت دل میں انگ اور مردانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مٹی کی حفاظت جوانی کی حفاظت ہے۔ مٹی ایک سفید رطوبت ہے جو شہرت کے وقت عضو کے سوراخ سے نکلتی ہے۔ اس کے نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ بوقت شہرت عضو کی اندرونی شیشی کی حرکت ہوتی ہے۔ اس حرکت کی وجہ سے شہرت کی گردن کے قریب جو گٹھی ہے اس پر دباؤ پڑتا ہے اور مذی نکل جاتی ہے۔ یہ گٹھی ایک ایسی لمبی ڈیڑھ اور چوڑی اور پونچھ کے قریب موٹی ہے اور وزن قریباً چھ گرام یعنی ڈیڑھ تولہ کے قریب ہوتا ہے۔

شہرت کے وقت مذی کا نکلتا ضروری ہے۔ اس کے نکلنے سے مذی کا

نالی نرم اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ اگر نالی نرم اور کشادہ نہ ہو تو نقدی طور پر مٹی دیر میں نکلتی ہے۔ اور دیر میں نکلنے سے سرد اور نامرد ہو جاتی ہے اور جلد نر نہیں پاتا۔ اس کے علاوہ اس رطوبت سے یہ فائدہ ہے کہ راستے کو ملائم کرتی ہے تاکہ مٹی سہولت سے خارج ہو سکے۔ بعض اوقات یہ رطوبت ضرورت سے زیادہ وقت بے وقت خارج ہونے لگتی ہے۔ اس کی وجہ شہرت کی گردن کے قریب والی گٹھی میں سوزش، گردن شامہ میں سوزش اور قیض کی وجہ سے بھی تحریک ہو کر یہ رطوبت زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے۔ اس کے اخراج سے زیادہ کمزوری نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ مریض اس دہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ مٹی خارج ہو رہی ہے اس لئے وہ ضعف محسوس کرتا ہے۔

دوی ایک سفید رطوبت ہے جو پیشاب سے پہلے پیشاب کی نالی کو صاف کرنے کے لئے نکلا کرتی ہے۔ چونکہ پیشاب تیزی کے ساتھ نکلتا ہے اور کچھ دیر تک جاری رہتا ہے اس لئے دوی پیشاب سے پہلے ہو کر نالی کو چکنا اور لیس دار کر دیتی ہے تاکہ پیشاب کے دیر تک خارج ہونے اور تیزی کی وجہ سے نالی میں خراش پیدا نہ ہو۔ دوی کی پیدائش اس گٹھی سے ہوتی ہے جو شہرت کی گردن کے قریب ہے۔ پیشاب کی حرکت کے وقت اس گٹھی پر دباؤ پڑتا ہے جس کا وجہ سے پہلے دوی نکلتی ہے۔

جب دوی زیادہ ہوتی ہے تو گالاجی ہو جاتی ہے اور پیشاب کے بعد

بھی خارج ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری میں داخل ہے۔ جب ان تینوں میں سے کسی ایک کا اخراج اعتدال سے بڑھ جاتا ہے تو اسے جریان کہتے ہیں۔ یہ ایک مہلک مرض ہے جس میں عام طور پر آج کل کے نوجوان مبتلا ہیں۔ لیکن ان سب سے خطرناک جریان مہی ہے۔ لوگ جریان کو معمولی مرض سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرض ہے جو کھن کی طرح انسان کو کھاجاتا ہے۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ امراض وقتی طور پر سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگ ان امراض کی طرف بہت جلد توجہ دیتے ہیں اور جریان وغیرہ امراض کی پروا نہیں کی جاتی۔

ترک جماع سے مہی کی زیادتی۔

مہی میں مناسب سے زیادہ تیزی اور سوزش۔

شہوت کی زیادتی یا کثرت جماع سے گردہ کی چربی پھلنا۔

مزاج میں حرارت کی زیادتی۔

ہر وقت جماع کا تصور ذہن میں رکھنا یا جماع کے متعلق کثرت سے تذکرہ کرنا ہے۔

قبض ہجانی، اغلام، کثرت مباشرت اور خیالات فاحشہ۔

لاچرکس نے جریان کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:-

مہی رقیق (پتل) ہو گئی ہو۔ اور اس کی رقت ہی جریان کا موجب ہے۔

وقت ماسکہ (مہی کے روکنے کی طاقت) کمزور پڑ گئی ہے۔

مہی میں زیادہ تیزی اور سوزش ہو۔

پورے خیالات شہوت کی زیادتی اور کثرت جماع سے گردہ کی چربی

پھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں پیشاب کے بعد یس وار مادہ

خارج ہوتا ہے جو اگر کڑیے پڑا لا جائے تو اس کا داغ پڑ جاتا ہے۔

جماع کے متعلق کثرت سے تصور کرنا یا اس کے متعلق باتیں کرنے سے اعضائے

منویر میں تحریک (جوش حرکت) ہو کر جریان کی شکایت ہو جاتی ہے۔

مزید تحقیق سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوئی ہیں:-

اگر مہی کا قوام اور رنگ صحیح ہو اور وقت جماع مہی کثرت سے خارج ہوتی

ہو اور ضعف محسوس نہ ہوتا ہو تو جریان کا سبب کثرت مہی ہوتا ہے۔

اگر مہی کا قوام رقیق ہو اور جماع کے وقت مہی سرعت سے خارج ہوتی

ہو تو جریان کا سبب مہی کی رقت ہے۔

اگر انزال کے وقت کافی مقدار میں مہی خارج ہوتی ہو۔ جماع کے بعد

پیشاب کے ساتھ سفید مادہ نکلتا ہو۔ انسان کمزوری محسوس کرتا ہو تو گردہ

کا ضعف جریان کا موجب ہوتا ہے۔

مہی خارج ہوتے وقت اگر تیزی اور جھل محسوس ہو۔ مہی کا رنگ زرد ہو

پیشاب بھی کبھی کبھی جلی کے ساتھ آئے تو جریان کا سبب مہی کی حدت ہے۔

اگر قبض کی وجہ سے مہی کے قطرے خارج ہوں تو مرین کو عموماً درد سر کا پی

وگرنہ تشکم کی شکایت رہتی ہے۔

اگر مباشرت کی زیادتی، خلق یا افلام کی وجہ سے جریان ہو تو مریض کا مزاج
وہمی اور چڑچڑا ہوتا ہے۔

ابتداء میں جریان تبض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس میں پاخانہ ذرا قبض سے آئے
یا تھوڑا سا زور لگایا جائے تو عضو کے ایک دو قطرے گر پڑتے ہیں۔ آہستہ آہستہ
یہ مرض یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ ہمیشہ پاخانہ کے اتھوڑے پاخانہ کھل کر آئے
یا تبض سے منی کے ایک دو قطرے گر پڑتے ہیں اور اس حالت میں علاج نہ کیا
جائے تو یہ مرض یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ عموماً منی پیشاب کے ساتھ گرنے لگتی ہے۔

زیادہ متوی گرم، ثقیل اور ترش اشیاء کے کثرت استعمال سے بھی جریان
کا مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لال مزاج، گرم مصالحہ، شراب اور چائے کے
بکثرت استعمال سے بھی جریان کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ
قبض، گمردہ اور شائد کی خرافی اور سحری کے باعث بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے
کثرت جماع میں منی زیادہ مقدار میں خارج ہونی شروع ہوتی ہے جس سے منی
پتلی اور کمزور پڑ جاتی ہے اور بغیر خیال اور الادہ کے نگلی شروع ہو جاتی ہے
افلام اور خلق سے منی کا خزانہ اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ منی کو تنصیبانی نہیں
اس لئے جریان یا احتلام کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ کثرت فکر، غم، بہت

زیادہ دماغی محنت سے بھی منی پتلی ہو کر جریان ہو جاتا ہے۔

منشی اشیاء، شراب، انگک، چرس، افیون وغیرہ اگر گرم خشک مصالحات
جیسے لونگ، دارچینی، لال مزاج کچے زیادہ استعمال سے بھی جریان کا مرض نمودار
ہو جاتا ہے۔ چونکہ ان کا اثر دل و دماغ، مسدود اعضائے رئیسہ پر پڑتا ہے اس
لئے اعضائے تناسلی میں اکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اکساہٹ اور بار بار حرکت
پیدا ہونے سے منی پتلی اور کمزور ہو جاتی ہے۔ اور انسان جریان میں مبتلا ہو جاتا
ہے۔

اس مرض میں مبتلا مریض کا دل و دماغ اور پٹے کمزور ہو جاتے ہیں۔ سر، کمر
اور پٹھلیوں میں درد رہتا ہے۔ بسا اوقات سر کچلنے لگتا ہے۔ حافظہ کمزور اور
ذہن کند ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں سستی آ جاتی ہے۔ کام کا ج سے جی گھبرا جاتا ہے
خیالات میں پریشانی رہتی ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اعضا شکنی ہر وقت
رہتی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا ہوا ہضم نہیں ہوتا۔ قوت باہ بہت کم ہو جاتی ہے
جماع میں لذت برائے نام رہ جاتی ہے اور مریض عورت کے ناقابل ہو جاتا ہے اور
سیح منوں میں نامرد ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں گرم، ثقیل، قابض اور ترش چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا
چاہئے۔ گرم مصالحوں کا استعمال بھی منہ سے ہے۔ کرلی، بنگی، گوشت، شراب
اور قہر وغیرہ کا استعمال بھی منہ سے ہے۔ جریان دا احتلام کے مریضوں کو نہایت

سادہ اور بھلہ ہونے والی غذائیں کھانی چاہئیں۔ مونگ، وال، چپاتی، شلیم اور پاک بک بہترین غذائیں ہیں۔ جریان دا اختتام کے مرلینوں کو مقوی غذائیں منس ہیں کیونکہ یہ دیر معصہ ہیں۔

علاج کے دوران میں نہ صرف جماع سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ شہوانی غیال سے بچنا چاہئے۔ اور رات کو جس وقت چشام وغیرہ کی حاجت ہو تو جس وقت آکھ کھلے چشام کر لینا مناسب ہے۔ جریان دا اختتام کے مرلینوں کے لئے ڈزائے تازہ پانی سے غسل بہت ضروری ہے۔ نلی کے نیچے اسی طرح میٹھ جائی کہ ریڑھ کی ہڈی پر پانی کی دھار پڑے۔ گرمیوں میں خواہ کتنی دیر نلی کے نیچے انسان بیٹھا رہے طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے مگر سردیوں میں زیادہ نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس موسم میں دس مندرہ منٹ ہی نلی کے نیچے بیٹھنا مناسب ہے۔ عین متناہل کو سرد پانی میں رکھنا بہت مفید ہے۔

جریان اور اختتام کے مرلینوں کو قبض کا خامی طبع پر خیال رکھنا چاہئے قبض سے یہ امراض عموماً پیدا ہوتے ہیں۔ قبض رفع کرنے کے لئے جہاں تک ہو سکے دوائیں استعمال نہ کریں۔ صبح سویرے اٹھ کر سرد پانی کا ایک گلاس اور روز رات کو سوتے وقت معمولی پانی کا ایک گلاس پیئیں۔ قبض عموماً دو دو ہو جاتی ہے۔ قبض کے لئے اگر دوا کا استعمال ضروری ہو تو ایسی دوا استعمال کریں جو قبض کے ساتھ جریان کو بھی مفید ہو مثلاً اسبغینہ کا دودھ کے ساتھ

پھا کھنا قبض کو بھی دور کرتا ہے اور جریان کے لئے بھی مفید ہے۔

بعض مرلین پا جامہ کی گڑ سے یا صحبت کے خیال سے ہی خارج ہو جاتے ہیں۔ جانا چاہئے کہ یہ جریان اعضائے مخصوصہ کے ذکی افس ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس صورت میں سب سے پہلے ذکاوت حس کم کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ موجودہ زمانے کے اکثر طبیب اس امر کا خیال نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ جریان کے اکثر مرلینوں کو صحت حاصل نہیں ہوتی۔ ذکاوت حس کے علاج میں سب سے پہلے مرلین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کمزور عادتوں کو ترک کر دے ورنہ بہترین علاج اور دوائی بھی فائدہ نہیں کرتی۔ نہ صرف خیالات نیک رکھنے چاہئیں۔ صحبت بد سے بچنا چاہئے۔ جریان و اختتام کے لئے تغیر مینا سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ ان کتابوں کا مطالعہ بھی ترک کر دینا چاہئے جن میں عشقیہ قصے کہانیاں ہوں۔

بعض لوگ عضو مخصوص کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔ عضو کے اگلے سرے پر جسے حشفہ کہتے ہیں۔ میل جم جاتی ہے۔ جس سے خواہی بعض اوقات سوزش اور ذکاوت حس کی وجہ سے جریان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ عضو کو صابن سے دو وقت خوب صاف کرنا چاہئے۔ عضو مخصوص کو سرد پانی میں رکھنا مفید ہے۔ اس سے نہ صرف ذکاوت حس دور ہوتی ہے بلکہ قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ٹب یا چرچی میں ٹھنڈا پانی بھر لیں اور اس میں بیٹھ

جائیں یا عضو کو کم از کم دس پندرہ منٹ روزانہ ٹھنڈے پانی میں رکھیں۔ اس سے جریان اور احتلام کو ناممکن پہنچتا ہے۔

کسی دیر اور کے سہارے سر کے بل کھڑے ہوں۔ شروع شروع میں پاؤں اور شواہی ہوگی۔ اس لئے کسی کی مدد سے ایسا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد مشق ہونے پر اکیلے بھی سر کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ سر کے نیچے کئی یا نرم پٹا رکھنا بہت مفردی ہے ورنہ دماغ پر اس ورزش کا اثر بہت بُرا پڑتا ہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر نیچے رکھیں۔ پاؤں خوب تنے رہیں۔ اس ورزش کے دوران میں ناک کے راستے سے خوب گہرے گہرے سانس لیں۔

اس ورزش کو کمپالی آسن کہتے ہیں۔ صبح کے وقت پاخانہ وغیرہ سے فارغ ہو کر کھلی اور صاف ہدایں اسے کرنا چاہئے۔ ایک منٹ سے ابتدا کر کے آہستہ آہستہ آٹھ منٹ تک بڑھائیں۔ اعضا کو زیادہ تکان نہ ہو ورنہ بھلے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ شروع میں خون زیادہ سرایت کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کا دماغ اسے برداشت نہیں کر سکتا اور انہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ورزش ایک منٹ سے شروع کر کے چار دن کے بعد دو منٹ، آٹھ دن کے بعد پانچ منٹ اور اس کے بعد دس منٹ تک بڑھائیں۔

اس کے متواتر استعمال سے نہ صرف جریان، احتلام کو آرام آجاتا ہے

بلکہ سرعت انزال و دور ہو کر قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم میں چستی اور چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ عقل بڑھتی ہے اور سوچنے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس ورزش کے لگاتار کرنے سے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کہ بطور جاتی ہے۔ کھانا خوب منعم ہوتا ہے۔ ایک سال لگتا۔ ورزش کرنے سے سر کے بال بھی کالے ہونے لگتے ہیں۔ ایک جرم ڈاکٹر نے اس ورزش کی بہت تعریف کی ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جس طرح قبول کو صاف کرنے کے لئے پانی ڈال کر اُسے اٹھا سیدھا کیا جاتا ہے اسی طرح انسان کے جسم کی صفائی اس ورزش سے ہوتی ہے۔ ہر روز یہ آسن کرنے سے جسم شیشے کی مانند اندر سے صاف ہو جاتا ہے اور جسم کے تمام رگ و ریشہ میں خون پہنچ جاتا ہے اس ورزش میں خون کا دورہ سر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے سر کے امراض کو ناممکن پہنچتا ہے۔ گردن مضبوط ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں کی طرف خون کا دورہ زیادہ ہونے سے یہ مضبوط ہوتے ہیں۔

جب انسان پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو پاؤں کی طرف خون کا دورہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس آسن میں سر کے بل کھڑے ہونے سے سر اور چھاتی کی طرف خون زیادہ آجاتا ہے۔ چنانچہ سر، منہ اور چھاتی کی طرف خون زیادہ اگر سرایت کرنے لگتا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا میں زیادہ خون آنے

کی وجہ سے زیادہ پاکیزہ اور صاف آجاتی ہے اور جلد بیمار پاؤں دور رہ جاتی ہیں۔

جریان و اختلام میں فرق

اختلام کیا ہے کیوں ہوتا ہے اور کب ہوتا ہے اس کی مکمل تشریح اور علاج اس کتاب کے حصہ اول یعنی پریم شاستری درج ہو چکا ہے۔ جریان کے جو اسباب ہیں اختلام کے بھی زیادہ تر وہی اسباب ہیں۔ جریان و اختلام میں فرق یہ ہے کہ جریان میں بیداری کی حالت میں بغیر ارادہ اور خواہش کے نسی خارج ہوتی ہے اور اختلام میں خواب کی حالت میں ایسا ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اختلام کو جریان کی جگہ اور ابتدائی شکل قرار دیا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ عموماً جریان کے بعد اختلام کو پہلے اختلام کی ابتدا ہوتی ہے۔

اختلام کے مختلف درجے ہوتے ہیں۔ سونے والا شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کر رہا ہے اور اس حالت میں انزال ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ خواب میں حسین عورت دیکھتے ہی یا بسود وغیرہ کا خیال آتے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ انزال کے وقت بعض اوقات آنکھ کھلی ہوتی ہے اور بعض اوقات بالکل بے خبری کی حالت میں انزال ہوتا ہے اور آنکھ بھی نہیں کھلتی۔ یہ مرض کا آخری درجہ ہے اور بہت خطرناک ہے کیونکہ اگر یہ بڑھ جاسے تو پھر دن رات خواب اور بیداری میں مٹی کا اخراج ہوتا ہے۔ جریان

اور اختلام دراصل ایک ہی قسم کے امراض ہیں۔ ان میں صرف درجن کا فرق ہے۔

بعض یورپی ڈاکٹروں کا قول ہے کہ جریان سب سے پہلے اختلام کی صورت میں شروع ہوتا ہے۔ ابتدا میں مہینہ میں ایک آدھ بار اختلام ہوتا ہے جسے ڈاکٹر مرض خیال نہیں کرتے۔ دراصل یہ مرض نہیں۔ اگر یہ مرض ہو تو سیر تک محدود رہتا ہے۔ اگر مرض ہو تو پھر اس کی رفتار بڑھتی ہے یہاں تک کہ ہفتہ میں دو ایک مرتبہ کی نوبت آجاتی ہے۔ اور پھر روزانہ یا ایک دو روز میں اختلام ہو جاتا ہے۔

نوجوانی میں جب کہ افسان طاقتور ہو مہینہ میں ایک آدھ مرتبہ اختلام ہو جانا داخل مرض نہیں ہے۔ ہر ایک چیز کے لئے اعتدال ضروری ہے۔ مباشرت کی طرح اگر اختلام میں بھی کثرت پائی جائے تو یقیناً یہ مرض ہے اور بہت خطرناک مرض ہے۔ اس کے علاج کی طرف بہت جلد توجہ دینی چاہئے۔ پریم شاستری مرض اختلام کی مکمل تشریح اور علاج درج ہے۔ کچھ خراج کئے بغیر اختلام کے بعض صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف بائٹین پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

جریان و سرعت انزال میں فرق

جریان و سرعت انزال سے ملتا جلتا مرض ہے۔ سرعت انزال کے اسباب

بھی وہی جو جریان کے ہیں۔ بوقت مباشرت، دخول کے وقت یا دخول کے فوراً بعد انزال ہو جانا اور پھر بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی ہے کہ عورت کے قریب جاتے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ مُرعت انزال کی دو صورتیں ایسی ہیں جو جریان میں بھی آسکتی ہیں۔ جریان کے مریضوں کو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محض کبھی حسین صورت کے دیکھنے سے انزال ہو جاتا ہے۔ یہ صورت دراصل مُرعت انزال کے تحت میں داخل ہے۔ مُرعت انزال کے مریض کبھی بعض اوقات عورت کی صورت دیکھتے ہی یعنی عورت کے پاس جاتے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

مُرعت انزال کے مریض کو بلا انتشار و ہوشیاری کے انزال ہو جاتا ہے اور یہ حالت جریان کی ایک قسم ہے۔ جریان میں بھی منی بلا انتشار خارج ہوتی رہتی ہے۔ مُرعت انزال جب بڑھ جائے تو کبھی حسین صورت کی صورت دیکھنے یا کسی کے تصور کرنے یا عضو خاص سے کسی لائم کپڑے کے چھو جانے سے بھی انزال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی حد یہی نہیں ہے بلکہ اس سے خطرناک حالت یہ ہوتی ہے کہ نہ عضویں جوش پیدا ہوتا ہے نہ حرکت (ہوشیاری) پیدا ہوتی ہے لیکن منی کا اخراج ہو جاتا ہے۔ جریان کے مریضوں کی بھی بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو مُرعت انزال میں جماع کا ادا کر تے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔

جو لوگ جریان میں مبتلا ہوں ان کے لئے مُرعت انزال لازمی ہے مگر مُرعت

انزال کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جریان کی شکایت ہو لیکن جب مُرعت انزال بہت ترقی پا جاتا ہے تو اکثر جریان بھی ہو جاتا ہے۔

جلفی

پاکستان کی موجودہ نسل کی بڑھتی ہوئی کمزوری کے اسباب سے ایک بہت بُرا صدمہ جلفی ہے۔ اس تباہ کن عادت میں عام نوجوان مبتلا ہیں۔ اس بد عادت سے عضویں رگوں اور سچڑوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ماتھے کی حرکت میں عضو پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ یہ رگوں جماع کی حرکت سے زیادہ سخت اور خشک ہوتی ہے۔ شروع شروع میں اعصاب میں قوت اور حرکت زیادہ پیدا ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ کمی آجاتی اور جسم بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ عضویں جوش بڑھ جاتی ہے جس کے باعث عموماً جھوٹی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور انسان بار بار اس فعل کو کرتا ہے۔

اس سے عضو کے رگ اور کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ان میں خون کا دورہ پورے طور پر نہیں کرتا۔ کبھی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے اور آخر کار انسان نامرد ہو جاتا ہے اور عضویں قدرتی جوش نہیں رہتا۔ اور حرکت پیدا نہیں ہوتی۔

منی کے کثرت اخراج سے اول ناقص منی پیدا ہوتی ہے۔ دوم منی کمزور اور تپڑ جاتی ہے اور حیرانات منی کمزور یا بالکل مردہ ہو جاتے ہیں۔ جلفی سے

منی کا خزانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کو ردانہ منی خارج کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اکثر حالتوں میں خزانہ منی اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ منی کو روک نہیں سکتا۔ جن کا نتیجہ خطرناک قسم کا جریان ہوتا ہے اور ہمیشہ پیشاب سے پہلے یا بعد یا خانہ کے وقت یا دن رات میں ہر وقت منی کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔

شرعت انزال کو یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ بعض اوقات جماع کے خیال اور ارادے کے بغیر ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ جن کا اثر دل اور دماغ پر بھی بہت بڑا پڑتا ہے۔ جن کو زود لوگ بزدل، کمزور اور ڈرپوک ہر قسم میں۔ معوضی سے کام لے گھبرا جاتے ہیں۔ دماغ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کی شکایت عموماً یہی ہے کہ نظر کمزور رہتی ہے۔ سانس پھٹک جاتا ہے۔

جن کو زود لوگوں کو ابتداء میں کسی معمولی خیالی سے بھی عضوی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر منی غلطی سے خراب کرتا ہے کہ جسم کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ تھوڑے کا اس طرح آنا کمزوری کی علامت ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اتنی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے کہ عورت کے پاس سونے سے بھی بیدار نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص نے سے شہوت ابھی جائے تو جماع میں لذت نہیں آتی۔

جن کی کثرت مباشرت سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ جن سے بے شمار لوگ جنون، وق اور سلی میں گرفتار ہو گئے۔ یورپی ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ وق اور جنون کے مریضوں میں ایک بہت بڑی تعداد اس عادت بد کے مریضوں کی ہوتی

ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جن سے منی کا اخراج ہوتا ہے۔ اس بات کی علامت ہے کہ توانے بدنی روئے تنزل ہیں۔ جن میں طبعی جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں منی کم بنتی ہے اور منی کے کم ہونے کی وجہ سے کم خارج ہوتی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور منی خون کا جوہر ہے جو ہمارے بدن کی تعمیر کے لئے بہت ضروری ہے اس لئے جب منی کم بنتی ہے تو بدن کی تعمیر میں کم صرف ہوتی ہے جن کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے۔

یورپی ڈاکٹر میکٹن نے لکھا ہے کہ جن شخص کا چہرہ زرد، پیلا، دھلا، ہٹکا طبیعت پریشانی مزاج میں شرم، آنکھ سے آنکھ لانے کی جرات نہ ہو، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ہوں تو سمجھ لیں کہ وہ مجنون ہے۔ ایک اور جگہ ڈاکٹر ڈکڑ نے لکھا ہے۔ اگر کسی طالب علم کا حافظہ شروع میں اچھا ہو پھر خراب ہو جائے تو سمجھ لیں کہ وہ جن کا عادی ہے۔

جن اور جماع میں کیا فرق ہے

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر ولسن کے خیالات

ہمارے جسم میں تقاضا طبعی طاقت بھری ہوتی ہے جن کا مخزن دماغ ہے یہ طاقت عصبی نظام کے ذریعہ اپنا کام کرتی ہے اور اس کی خوراک کا ذریعہ دماغ اور ایک قسم کے اعصاب بہت ہی لیکن مخلوق پر جن کا اتنا اثر ہوتا ہے

کہ وہ نہایت قیمتی اور زندگی کے جوہر کو بیٹھتا ہے جسے جسم بہت زیادہ عرصہ میں پیدا کرتا ہے اور اس جوہر کے ضائع ہونے سے نہ صرف دماغ ضائع ہوتا ہے بلکہ زندگی کا چشمہ خشک ہوتا ہے۔

کثرت جماع میں منی کا ضائع کرنا گویا جوانی ضائع کرنا ہے لیکن جانے منی ضائع کرنا گویا زندگی کو ضائع کرنا ہے۔ تمام پوشیدہ امراض کی بڑیر دو بدعات ہیں۔ اگر ان سے پرہیز کیا جائے تو مدت تک جوانی قائم رہ سکتی ہے۔ کثرت جماع سے منی کے کیڑے کمزور ہو جاتے ہیں اور کثرت جلق سے کیڑے مرتبہ ہیں اور کچھ کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ ایسے اشخاص کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اولاد کا ہونا ان کمزور کی تندرستی اور کافی تعداد میں ہونے پر منحصر ہے۔

جماع کے لئے عضویں جوش اور تناؤ و ہوشیاری ضروری ہے تاکہ دخول کیا جائے مگر جلق کی عادت بد سے یہ ممکن نہیں رہتا۔ جلق میں اعضا بے حس ہو جاتے ہیں اور پوری ایستادگی (ہوشیاری) نہیں ہوتی۔

لاختہ کی رگڑ جماع کی حرکت سے بہت زیادہ سخت اور خشک ہوتی ہے جلق سے عضو کے رگ و پٹے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان میں خون پورے طور پر دودھ نہیں کرتا۔ نیلی رگیں ابھرتی ہیں۔ کمزوری کے باعث ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ قوت شہوت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

جلق کا اثر معدہ کی گھٹیلوں پر بہت برا پڑتا ہے۔ وہ اپنی رطوبت پیدا کرنے کا کام ترک کر دیتی ہیں۔ اسی رطوبت سے معدہ کی طاقت بڑھتی ہے۔ جب اس میں کمی ہو جائے تو قیحہ ظاہر ہے۔ کھانا برا ہضم نہیں ہوتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔

لہذا یہ دونوں بدعات تین انسانی توانائی کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اور اس وجہ سے ان سے ہر حالت میں بچنا چاہئے۔

عورتوں کے متعلق وحشیانہ قیاسات

- ۱۔ عورت حسیہ کشیدہ قامت یعنی لمبے قد کی ہوگی اسکی اندام نہانی کا سوراخ اسی قدر کم طول ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں اس عورت کا رحم زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور مرد ایسی ستورات کو جلدی خوش کرتے ہیں کامیاب ہو سکتا ہے لطف یہ ہے کہ ایسی عورتیں عاشق مزاج بھی ہوتی ہیں۔
- ۲۔ جس عورت کا سمیت قدر ہوتا ہے اسکی شرمگاہ اسی قدر طویل ہوتی ہے۔ یعنی رحم نسبتاً دور ہوتا ہے۔ اور کوتاہ عصبوں والا مرد ایسی عورت کو مشکل سے ہی خوش کرتا ہے۔
- ۳۔ عورت کی آنکھ کے سرخ ڈورے اس کے فوری الشہوت ہونے کی دلیل ہوتے ہیں۔
- ۴۔ مغلوب الشہوت ستورات میں دلی محبت کا مادہ نام لکھی نہیں ہوتا۔

- ۵۔ جس عورت کی گردن چھوٹی ہو یا تھکی ہتھیلی پر زیادہ بکیریں ہوں گردن چھوٹی اور پی ہو پستانوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہو۔ درمیانی انگلیاں بڑی ہوں۔ بات چیت کرتے وقت رخساروں میں گرہا پڑے ایسی عورت نفس نغمی منحوس اور قابل اعتراض ہوتی ہے۔
- ۶۔ جس عورت کا رنگ خوبصورت اور قدر چھوٹا و بدن موٹا ہو۔ نازک مزاج ہو وہ خاندن کے لئے مفید ہوتی ہے۔ شہوت کا جذبہ بھی اس میں کم ہوتا ہے مگر خاندن کی جائز خوشی میں اسے کوئی اعتراض بھی نہیں ہوتا۔
- ۷۔ جس قدر عورت میں رشک کا مادہ ہوتا ہے۔ محبت کا درجہ اسی نسبت سے زیادہ ہوتا ہے۔
- ۸۔ جس عورت کے منہ کے دبانے کا زیادہ پھیلاؤ ہو۔ اسکی شرمگاہ کی فراخی کی دلیل ہے۔
- ۹۔ جس عورت کا رنگ خوبصورت ہو آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوں۔ ناک چھوٹی اور آواز دھیمی ہو وہ نیک نیت اور صاحب اولاد اور خاندن سے محبت کرنے والی ہوتی ہے۔
- ۱۰۔ جو عورت اپنا چہرہ اور جسم چھپائے رکھے وہ فاشعار اور نیک کردار ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ جو عورت ہنسنے سے بہت زیادہ خوبصورت ہو آنکھیں سرخ رکھتی ہو ناک چھوٹی اور آواز دھیمی ہو صاحب اقبال یا اولاد ہوتی ہے۔
- ۱۲۔ جس عورت کے سر کے بال زیادہ ہوں پستان بڑے ہوں خوش خلق ہوں تو اس کے ماں اولاد بہت ہوتی ہے۔

۱۳۔ جو عورت زور سے بولے حسن کھلا کر منہ سے بار بار انگڑائیاں لے اپنا بدن اور زبورات بار بار شوہر کو دکھائے۔ غصہ نہ ہوتا ہے عورت خاوند سے سچی محبت کرنے والی اور نیک ہوتی ہے۔
۱۴۔ جس عورت کی آنکھیں سرخ ہوں مگر وہ سرور و مسرورہ لگائے وہ جھگڑالو۔ بدچلن اور عیش و عشرت کی دلدادہ ہوتی ہے۔

۱۵۔ جس عورت کے پستان گردن اور پاؤں لمبے ہوں۔ اس کے دونوں پاؤں کی انگلیاں اٹھٹی برس یا جس عورت کی انگلیوں کی درمیان کی پچھوڑی ہر پاؤں کی انگلیاں زمین پر نہ لگیں۔ وہ بدسمت ہوتی ہے۔ اس کے لئے شوہر کی سرپرستی سے کبھی حلدی محروم ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔
۱۶۔ جس عورت کو اٹھنے بیٹھنے میں کوئی لحاظ نہ ہو کھلے منہ سے بات کر چلے۔ غیر مردوں سے دل لگی اور مذاق کرے وہ ناقابل اختیار ہوتی ہے۔

۱۷۔ جس عورت کی نپٹلی پر بال ہوں ناخن سفید سے ہوں۔ دانتوں کے درمیان شکاف ہوں۔ آنکھیں گول یا سرخ ہوں بلکوں میں بال کم ہوں۔ چلنے میں اونگی آنگھٹے پر چڑھ جائے اپنی عورت شاد و نادر رہی نیک ہوتی ہے۔

۱۸۔ جس عورت کی کمر گوشت سے خالی ہو۔ ہاتھوں میں لکیریں بہت ہوں گردن چھوٹی پٹلی اور چپٹی ہو۔ ہونٹ سیاہ مگر نالو سفید ہو۔ انگلیاں حمدار ہوں۔ ٹانگ پر نشان ہوتا ہو۔

۱۹۔ آنکھ چھوٹی ہو۔ سرٹ اونچا اور بڑا ہو تو ایسی عورت کے حین کا خون سیاہ اور نیلگوں یا تانبے کے رنگ کا ہو۔ اور سست ہو۔ جس کا خون حین زیادہ دن جاری رہے ایسی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔

عورت کا حسن

کوگ شامتر کی زور سے عورت کے حسب ذیل چار اعضاء سفید ہونے چاہئیں۔ چہرہ۔ ناخن۔ دانت اور آنکھ کی سفیدی چار اعضاء سرخ ہونے چاہئیں۔ مسوڑھے۔ لب زبان۔ ریشہ۔ حسب ذیل چار چیزیں گوارا ہونی چاہئیں۔ انڑی دونوں بازو سرانگشتاں اور تہ چار اعضاء لمبے ہونے چاہئیں۔ انگلیاں پلکیں سر کے بال اور قد چار چیزیں موٹی ہونی چاہئیں۔ گردن۔ ران۔ ساق اور سر۔ چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ ناک۔ منہ۔ سرا اور بغل۔ چار چیزیں تخت و دار ہونی چاہئیں۔ ناک۔ منہ۔ سرا اور بغل۔ چار چیزیں چوڑی ہونی چاہئیں۔ آنکھ شلے پیشانی اور سینہ۔ چار چیزیں تنگ ہونی چاہئیں۔ ناک کے سو راج منہ۔ ناف۔ اندر نہانی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ رحم۔ ہاتھ۔ پاؤں اور پستان چار چیزیں نرم ہونی چاہئیں۔ شکم۔ ریشہ۔ ناف اور شرمگاہ۔ بانوں کی زردی یا آن کا چھوٹا ہونا حسن کا عیب ہے۔ اسی طرح سے ہری زبان بغل منہ اور

ناک کا بڑا ہونا داخل عیب ہے۔

بدلو آنا۔ گردن رانوں اور سرخوں کا تیل ہونا سینہ تنگ ہونا ناک کے سوراخ بڑے۔ ماکھ اوریاؤں زیادہ لمبے اور سر زیادہ موٹا ہونا حسن کو عیب لگاتے ہیں آنکھ کی سیاہی اور سفیدی حسن کی شان بڑھاتی ہے۔ اگر آنکھوں میں زردی ہو اور سرخ لکیریں ہوں یا سیاہ داغ تو بیماری کی علامت ہے۔ ناخن کا اگلا حصہ سفید ہونا چاہئے۔ مگر انگلی سے ملا ہوا حصہ سرخ۔ انٹوں کا زردی یا سیاہی مائل ہونا یا ان پر میل جمع ہو۔ خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ سرخ لکیریں اور داغوں کے بالوں کا ہر سیاہ ہونا حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ آنکے کو چھلے ہوئے کندھے بد صورتی میں داخل ہیں۔ غرض حسن تناسب اعضاء کا نام ہے۔ مگر اس میں قدر خیال اور نقش و نگار کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ اس کے باوجود حسن کا معیار مختلف ہے۔ کوئی کسی کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

موالیے اچھنوں کو بہن شیریں پسودائی

محبت دل کا سودا ہے جس کی حسن سے بی آئی

بخری ملکوں میں مکر کا تیل ہونا حسن کا ایک ضروری حصہ ہے چنانچہ دنیا کی عورتیں مکر کو اس قدر پسند کرتی ہیں کہ انکی صحت خراب

ہو جاتی ہے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔ سرخ و نم، ادا سی، چڑچڑاتین، تنگ دلی، غصہ لاریخ، دغا بازی، مکاری، کشفی اور نفرت و خیر عورت کے چہرہ کو بگاڑتا ہے کہ اسے بد صورت بنا دیتی ہیں۔ اس کے خلاف خوش مزاجی اور زندہ دلی، نیک نفسی، صفائی، پاک خیالی اور دوستی حسن کو قائم رکھنے میں بلکہ اس میں اضافہ کرتی ہے

نراکت بھی حسن کی جان ہے لیکن یہ اعتدال
تم پھسم مرتے نہیں مرتے ہیں ان چار پر
ناز پر، انداز پر، رشتہ پر، گفتار پر

حسن کا طبی معیار

بال لمبے سیاہ اور ملائم اور لمبی اور کھنی، دانت سفید اور مضبوط، ہنوار اور چمک دار۔ آنکھیں صاف سیاہ اور چمک دار چہرہ صاف ملائم، کبیل داغ و خوں اور چھائوں سے پاک صاف ہونا چاہئے۔ زخمت میں سرخی اور سفیدی ہونی چاہئے۔ انسان کلال ہوں۔ بدن نہ بہت موٹا نہ ڈیلا صحت اچھی ہو۔ کنوچر اسی کا نام حسن ہے اور یہ بات اس وقت حاضیل ہو سکتی ہے۔ جب بدن کے اندر مٹہ خون ہو اور وہ باقاعدہ گردش

کڑنا ہو چہرہ کی کمزوری اور اندرونی کمی بخون کی علامت ہیں جو اچھے خدوخال ہونے کی صورت میں حسن کو بڑھ لگاتی ہے۔

ع سرور ڈے سرور اراں غنے سرور ڈے گنواراں دے یعنی جس کا سر بڑا ہو وہ بلند اقبال ہوتا ہے اور حسن سے پاؤں بڑے ہوں وہ گنوار ہوتا ہے عقلمندوں نے تجربہ کیا ہے کہ بعد تمام اعضاء انسانی کے متعلق دیکھ کر قیاسات اور تصورات قائم کئے ہیں۔ ذیل میں ہر ایک عضو کے بارہ میں مخلوق قیاسات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

سر: اگر سر بڑا اور بھرا ہو۔ بال گھنے ہوں۔ تو عقل مند بلند مسرت اقبال اور نیک کردار ہوگا۔ برعکس اس کے جاہل اور کند ذہن ہونے کی علامت ہے۔

پیشانی: اگر پیشانی نشادہ اور بھرا ہو تو عقل مندی اور خوش پیشانی عیسیٰ کی نشانی ہے برعکس سبک تنگ پیشانی اور اس کی ناہمواری نادانی اور غصے کی نشانی ہے۔ اگر پیشانی کے درمیان اوپر سے نیچے کی طرف شکن ہو تو غصہ اور رنج کی نشانی ہے ایسی باتیں مرد کی طبیعت کا خاصہ بن جاتی ہیں۔

اگر سرور یعنی بھون بھون کھینچی ہوئی اور بڑی ہوں۔ بال اگر گھنے ہوں تو بدمزاجی خود پسندی مفلسی۔ مجالت اور عروہ کی علامت ہے اگر بھون بھون یا سرمیستہ ہوں تو محبت پر کامدہ زیادہ ہوتا ہے۔ بھون بھون کا متوسط ہونا خوش مزاجی اور دیانت داری کی نشانی ہے۔

اگر آنکھیں لمبی متوسط یا بڑی ہوں تو نیک کرداری انکھیں کی علامت ہے آنکھوں کا گول ہونا جہالت کی نشانی ہے۔ گردہ چشم چالاک اور جلد جلد مارنے والے حیلہ ساز اور دھوکہ باز ہوتے ہیں۔

ناک: لمبی ناک عقلمندی طاقت وری: اور بلند اقبالی کی نشانی ہے اگر درمیانی اور اندر بھکی ہوئی ہو تو کم علمی اور مغلوب کی علامت ہے باریک ناک کم عقلی کی دلیل ہے بڑھ چکی ناک شرم اور فساد ہونے کی علامت ہے۔ اگر ناک چوڑی اور پھٹے بڑے اور کشادہ ہوں۔ تو شہوت پرستی کے جذبات کی کثرت ہوتی ہے۔ اگر مرہض کی ناک یک تخت طیرھی ہو جائے تو اس کی موت کی نشانی ہے۔

اگر کان درمیانہ درجہ کے ہوں ان میں بال بھی کمزور کان: نہ ہوں تو عقلمندی اور نیک عقلیت کی علامت ہے بڑے اور پتلے کان نیک کرداری عقلمندی اور طویل عمر کی نشانی ہے چھوٹے اور چھپٹے کان: جہالت اور زیادہ چھپٹے کان جہالت اور نادانی کی دلیل ہے۔

اگر سرور ہوں تو خوش اخلاقی اور نیک بختی کی ہوش: علامت ہے باریک ہوں تو نادانی اور خوش مزاجی کی نشانی ہوتے ہیں۔ بڑے ہوں تو جہالت اگر لمبے اور سیاہ ہوں تو کمینہ پر کی دلیل ہوتے ہیں۔

منہ: کھلا ہو تو شجاعت اور بہادر ہونے کی علامت ہے

اگر ہو تو بڑی کی نشانی ہے۔
اگر زبان سرخ ہو تو نیک اور خوش اخلاقی کی دلیل
زبان: ہے برعکس اس کے سیاہ یا زرد ہو تو نحوست
اور کم عقلی کی نشانی ہے۔

دانت: اگر متوسط درجے کے ہوں تو نیک بختی اور دولت
مندی کی نشانی ہے اگر دانت چھوٹے اور جدا
جدا ہوں تو عمر و رازی اور عقلندی کی علامت ہیں بہت بڑے
اور اہم مٹے ہوئے ہوں تو شرارت پسندی کی نشانی ہوتے
ہیں اگر دانت طے اور نامور ہوں تو معصہ پروازی کی
ذیل ہیں۔ اگر پورے بنیس نہ ہوں تو مفلسی کی علامت ہیں
اگر متوسط ہو تو دانی اور غیر مندی کی علامت
کھوڑی: ہے۔ اگر باریک ہوں تو نیک کرداری کی نشانی
ہے۔ اگر کھوڑی بڑی گوشت ہو تو جہالت کی دلیل ہے۔

اگر موٹی ہو تو عقلندی سجائی اور انصاف پسندی
گردن: پیدا لالت کرتی ہے۔ اگر چھوٹی ہو تو کمکاری اور
چوری کی کچھ عادت ہوتی ہے۔ باریک اور لمبی گردن والا
غیر دانش مند اور قوت مرزائے حق بھی پورا نہیں اُترتا۔

متوسط درجہ کا چہرہ نیک کرداری کی علامت ہے
بچہ: زرد چہرے والا فاسد خیالات والا ہوتا ہے۔
خشک اور کم گوشت والا ہو تو بد باطنی اور کم علمی کی نشانی
ہے۔ اگر شانوں پر بال بکثرت ہوں تو کابل کی نشانی ہے۔

اگر بازو لمبے اور ہلکے ہوئے ہوں تو سعادت مندی
بازو کی نشانی ہے بھوٹے بازو کم مانگی کی دلیل ہیں۔

بغل: کشادہ اور فراخ سینے والا انسان نیک صفت
ہوتا ہے۔ روپے پیسے کی کمی نہیں ہوتی۔ خشک
سینہ نحوست اور بد بختی کی نشانی ہے۔

سینہ: خشک بغل والا انسان زیادہ پیسے والا
نہیں ہوتا۔

اگر دونوں بڑے اور ایک جیسے ہوں تو نیک
پستان: چلتی اور دولت مندی کی نشانی ہے اگر ایک
پستان بڑا اور دوسرا چھوٹا ہو تو بد بختی اور عیاری کی علامت ہے

متوسط درجہ کا اگر ہو تو عقلندی اور نیک چلتی کی
پیٹ: علامت ہے اگر دوسرے سے زیادہ ہو تو خود پرستی
کی نشانی ہے جس کے پیٹ پزیرین چار خط ہوں وہ ذی علم
اور ذی شعور ہوتا ہے۔ دو خطوں والا عورتوں کی صحبت کا
مشاقق اور عیاش ہوتا ہے۔

اگر ذات بڑی اور گول ہو تو سعادت مندی
نات: کی نشانی ہے۔ ایسے انسانوں کو اولاد کا
سکھ بھی زیادہ ملتا ہے۔

اگر موٹی ہو تو انسان مخفی اور کمابھوت ہے سرخ
بھٹی: رنگ ہو تو بلند اقبالی اور زندہ دلی کی نشانی ہے
زرد رنگ کی بھٹی والا آدمی فاسق ہوتا ہے۔ اگر سفیدی

رنگ مائل لمبیا ہوا اور ان پر خط یعنی لکیریں بھی زیادہ
ہوں تو بدجنی کی نشانی ہے۔
جس انسان کی پیشانی پر لکیریں بہت کم ہوں تو وہ مجرد
رہتا ہے۔ اگر شادی بھی کرتے۔ تو اولاد شاذ و نادر ہی
ہوتی ہے۔

اگر ناخن مفرخی مائل ہوں تو صحت اور عقلمندی
کی نشانی ہے۔ لمبیاہ رنگ کے ناخن کم علمی
اور جہالت کی دلیل ہے۔

اگر تکی ہوں تو درازئی عمر کی علامت ہے باریک
اور نرم انگلیوں والا انسان نیک نیت ہوتا
ہے۔ موٹی دست و اور شیطانی انگلیوں والا عیاش اور آوارہ
اور چوری کی عادت والا ہوتا ہے۔

آئے سال ہزار ہا عورتیں وضع حمل میں مرتی ہیں۔ ہزاروں بچارے جو کہ وضع حمل کے
بعد اکثر ہو جاتا ہے۔ راسی ملک صدم ہو جاتی ہیں۔ وہ وقت کیسا ڈاک ہوتا ہے جبکہ ایک شخص
بچائے اس خوشی کے جو کہ اس کو اپنا بچہ دیکھ کر ہوتی تھی اپنی پیاری عورت سے بیشک کے واسطے
طیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر فرض پانا کہ پہلے اس شخصوں پر کچھ عرض کر دیں۔

اگر ایک شخص کا کوٹ پھٹ جائے وہ مرمت کے واسطے اس کو ایک جام کو دے دے اس
جیسا اس کوں ہوگا۔ وضع حمل چھ ناک وقت پر ہم اپنی عورتوں کو جاموں وغیرہ کی عورتوں کے
سپرد کر دیتے ہیں۔ ہمیں کوں جھنڈ کے گا کر بد قسمتی سے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ملک کے رواج
کے مطابق وضع حمل کے وقت تو خاندان ہاں رہ ہی نہیں سکا اور تعلیم یافتہ دایوں کا ہمارے ملک
میں بھائی مشکل ہے۔

آخر کریں تو کیا کریں

ایک مندر یہ ہے کہ پہلے عورت کو اچھی طرح سے تمام حالت سمجھا دیں اور تمام طریق اس
کے ذہن نشین کر دیں کہ جس سے وضع حمل آسان ہو سکا ہے۔ علاوہ ازیں دایہ کو پہلے ہی سے
منفیہ ہدایات دے دیں۔ اکثر دایوں کی اپنی اصل بہت کم ہوتی ہے۔ وہ صرف لکیر کی فقیر ہوتی
ہیں۔ ان کو سمجھا کر بھی کروانا مشکل بلکہ نہایت مشکل کام ہوتا ہے۔ ہاں بعض جھنڈ ہوتی ہیں اور
سمجھانے سے سمجھ سکتی ہیں۔ خاندان کو پہلے ہی سے حکما ان حرکات سے اس کو روکنا چاہیے جو کہ
اکثر وہ کرتی ہیں اور جن کا ذکر آئے گا یہ کہ

ایام حمل میں کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے

جس سے کہ وضع حمل با آسانی ہو پھر آئے مفصل طور پر ذکر کیا جائے گا۔ موٹی موٹی مرد
چار باتوں کا بھان بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

ایام حمل میں جوں جوں آسوں پر بوجھ پڑتا ہے۔ حاملہ کو قبض ہو جاتی ہے اور اکثر
پیشاب بھی رک کرتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قبض اور پیشاب

کے رکے سے بچ پیدا ہونے کا رستہ تنگ نہ جاتا ہے اور اس واسطے وضع حمل کے وقت بہت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ آجوں اور مٹانہ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے بعض عورتوں کے مٹانے وضع حمل کے وقت صرف اس واسطے پھٹ جاتے ہیں کہ پیشاب سے پر ہونے کی وجہ سے رستہ کو تنگ کر رہے تھے۔ ان دونوں کے واسطے کوئی خاص علاج کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نرم زردخم اور طاقورہ غذا اس کا اعلیٰ علاج ہے۔ اگر قبض ہو جائے تو کوئی سخت قسم کا جلاب نہ دینا چاہیے کیونکہ اسقاط کا اندیشہ ہے۔ زنجبین عرق کلاب میں گھول کر پلا دیں یا دو اڑھائی قولہ کھنصر عرق کلاب یا نمکرم دودھ کے ساتھ کھلا دیں اور اگر پیشاب کی رکاوٹ ہو جائے تو دودھ کی بجلی کی ایک گلاس صبح کو اور ایک شام کو پلا دیں مگر موسم سرما میں اشہ ضرورت کے سوا کسی کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ غصے سے پانی کا گلاس صبح اٹھ کر اور وقت شام پیشاب کھولنے کے واسطے کافی ہو گا۔ پچھلے دنوں میں نے ایک مریض دیکھی جس کی مرگی کی سی حالت تھی۔ اس کو بچی جے 12 دن ہوئے تھے۔ یہ کیا تھا۔ صرف ایام حمل میں پیشاب کا رکنا پیشاب کے رکے رہنے سے ہی ایک قسم کا زہریع ہوتا رہتا ہے اور بالاخر وہ اس بیماری کو پیدا کرتا ہے ہیں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

جیسے پختانہ اور پیشاب کا با فراغت نکلے رہنا ضروری ہے۔ ویسے ہی پینہ کا نکلنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بھی نہ نکلنے سے زہر اندر رہ جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ اس کے واسطے بھی کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ صرف کافی کپڑے پہنانا اور مردوں میں سردی سے بچنا اس کا علاج ہے۔ سردی نکلنے کے علاوہ پینہ زکام نزولہ کھانسی بخار جڑوں کا درد کھانسی کا درد وغیرہ امراض بھی ہو جاتی ہیں۔ جو غذا کھائی جائے۔ اس میں تین مہینے ہونی چاہئیں۔ جلدی ہضم ہونے والی مقدار میں تھوڑی اور طاقت دینے والی ہو۔ اسقاط کو مدد دینے والی نہ ہو مثلاً گیہوں کی روٹی دودھ سستی کے چاول مٹک کی وال اور کی وال یا ایک چاول مکھن کھی شہد کھانسی کثیرہ کیلا آملہ واکہ وغیرہ۔

بچہ کی بھائی اکثر عورتیں کھاتی ہیں۔ اس سے اسقاط ہونے کا اندیشہ ہے۔ باجرے کی روٹی بھی اسقاط کو مدد دیتی ہے تری کی عورتوں کو بہت خواہش ہوتی ہے یہ تھوڑی مقدار میں دینا چاہیے۔ انار و انڈا ملی اور لیٹوں کی تری عمدہ ہے۔ عورتوں میں یہ ایک عام خیال ہے کہ حاملہ عورت جو طلب کرے اسے دینا چاہیے۔ یہ بہت برا ہے جو عورت خواہش کرے اس کو صرف اس حد تک دینا چاہیے کہ جس حد تک مفید ہو۔ فرض کرو کہ آموں کا موسم نہیں اور حاملہ آم کی خواہش ظاہر کرتی ہے تو آپ کہاں سے دیں گے۔ اس طرح اگر وہ ایسی چیز طلب کرے کہ جس کی اور اس کے بچے کی صحت کو ہکا بکڑے تو آپ کو ہرزہ ہرگز نہ دینا چاہیے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک عورت ایام حمل میں حمل کی بڑی خواہش کیا کرتی تھی۔ اکثر مٹی یا چولہے کی مٹی یا کوئٹے کھانے شروع کر دیتی ہیں۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ حاملہ کا دھیان دوسری طرف لگا دیا جائے اور ان چیزوں کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ عمدہ کھنصر کے کھانے سے بھی ان چیزوں کی خواہش کم ہوتی ہے۔ بہت سی مہنگی اشیاء کے دینے کی بجائے ضرورت نہیں اگر قبض نہ ہو۔

کھانا جب کھایا جائے تو اچھا طرح سے چپا چکر آہستہ آہستہ کھانا چاہیے تاکہ جلدی ہضم ہو جائے۔ روزہ یہ یاد رہے کہ بدھشی ہو جائے گی اور بدھشی سے ایک قسم کا پیٹ میں درد اٹھے گا۔ یہ درد روزہ کی طرح ہو گا۔ لیکن ہے کہ بہت ہی نقصان کرنے جن عورتوں کو ہمیشہ غصہ رہتا ہے ان کا اسقاط ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ کھانے میں زیادہ پانی نہ پیئیں اور کھانا کھا کر بالکل پانی نہ پئیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد پانی پینا ہضم کو قوی کرتا ہے۔

حاملہ عورت کو اپنے گھر کے معمولی کام ضرور کرنے چاہئیں۔ بیکار بیٹھے رہنے سے جسم میں کمزوری اور سستی آتی ہے اور وضع حمل نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غریبوں کی عورتیں بمقابلہ امیروں کی عورتوں کے نہایت آسانی سے بچہ جنیتی ہیں۔ جو گر خاں کے نزدیک دو کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں سے وہاں سے ایک عورت کو جو

خان میں سودا لینے آئی اور 7-8 سیر کے قریب بوجھ لے کر گھر پہنچی، گھر میں دوسری عورت نہ تھی۔ ایک گھنٹے کے اندر پآسانی پچہ جن کراس گاؤں کی دوکان پر گئی اور سوکھ وغیرہ خرید لائی اور خود ہی بنا کر کھائی۔ یہ تو ہے قدرتی طریق پچہ پھنے کا اور اس کے مقابلے میں امیروں کی عورتوں کا جو حال ہوتا ہے وہ کس سے جتنی ہے۔ جن کے گھر میں نوکر چاکر ہیں اور جو گھر کا کام کرنا عار سمجھی ہیں اور ان کو بھی کسی نہ کسی قسم کی ہنگامی ورزش کر لینی چاہیے۔

بچپن سے لڑکیاں لاہور میں وہ ایسی عورتوں کی موت ہوئی ہے جن کے واسطے انگریز دانیال موجود تھیں اور غدریوں کی کچھ کی نہ تھی مگر یہ سب کیا کر سکتی ہیں جبکہ انہیں ایسا ست اور کڑو ہو کہ انہیں آٹول تک لانے کی طاقت نہ ہو۔ پچہ کھانا تو ایک طرف رہا۔ سنا ہے کہ پچھلوں کی عورتیں جتنی چلتی راستے ہی میں پچہ پآسانی جن کراس کو اٹھا کر چل نکلتی ہیں۔ افریقہ کی جنگلی عورتیں جو ہمیشہ نگلی رہتی ہیں اور جن کو دوشی کہا جاتا ہے۔ وہ صرف اس واسطے آسانی سے پچہ جتنی ہیں کہ وہ ایام حمل میں جماع نہیں کرتیں اور اپنے معمول کا روادار ہمیشہ کرتی ہیں مگر یاد رہے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جس میں بہت طاقت خرچ ہوتی ہو مثلاً بوجھ کا اٹھانا، پچھ بوجھ دار کا بستر اچھیننا وغیرہ

حالت عورت کا اکثر جی تھلا یا کرتا ہے اور اکثر تے ہو جاتی ہے۔ اس کا کچھ خوف نہیں البتہ تے آنا برا ہے۔ ہاں جی زیادہ تھلائے اور طبیعت بہت خراب ہو تو سوجے اٹھتے ہی زہا نیم گرم دودھ پنی لیں۔ طبیعت بہت ہی ٹھیک رہے گی۔

حالت کو چٹ گئے سے حمل کر سکتا ہے جیسے کوئی پیٹ پر لات یا نہ کامر یا یا حالت کے گر پڑنے سے پیٹ پر ضرب آئے بدن کو زور سے دھکا لگ جائے ہیں ان سے بچاؤ رکھیں۔

حالت کو جماع کی سخت ممانعت ہے۔

اگر حمل کے ظاہر ہونے کے ایک ماہ بعد تک حالت کو مندرجہ ذیل لٹو کھلائیں تو خدا چاہے لڑکا پیدا ہو اور سلامت رہے۔

نسخہ: مرجان 3 ماشہ صدف مراد یہ 3 ماشہ زہر مرہو خضائی 3 ماشہ تاریل 3 ماشہ مراد یہ ہلکے 3 ماشہ ورق نقرہ 2 ہدر کو تین دن لگا کے یا کسی اور مصفا پانی میں کھل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور بوقت صبح یا شام کو سوتے وقت بہ ہمراہ دودھ کھلا دیں۔

نوٹ (2): اگر بروز پھر ناک 4 ہدر ورق نقرہ کو ایک ایک کر کے دودھ گاؤں میں جو کہ بلور کے گلاس میں بھل کر کے حاملہ کو بوقت شب پلا دیں اور دو تین ماہ اس طرح پلا دیں تو بچہ خواہ صورت پیدا ہو۔ صاحب عقل اور بڑی عمر والا پیدا ہو۔

نوٹ (3): بوقت حمل 21 دن تک آب رسنوت حاملہ کو پلانے سے بچہ کو مرض چھک نہ ہوگی۔

نوٹ (4): حاملہ کو ساتویں آٹھویں مہینہ سے ہمیشہ دوسرے تیسرے روز روغن بادام شیریں 6 ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ گائے جس میں قدر سیاہ ملا ہو اس میں ڈال کر پلانا چاہیے۔ اس عمل سے عورت امراض پر سوت سے محفوظ رہے گی اور پچہ پآسانی پیدا ہوگا۔

نوٹ (5): حاملہ کا دل جس طرف لگا دیں دیا ہی پچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے تو بچہ رکھیں جیسا بچہ پیدا کرنا چاہیں دیا عمل کریں۔

اب میں مضمون پر آتا ہوں

280 دن میں پچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ دن پچھلے جنس کے لڈوں سے گئے جاتے ہیں پس اس وقت کے قریب پچہ کی پیدائش کے واسطے تیار رہنا چاہیے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے وہ پہلے ہی سے تیار رکھنی چاہیے۔ دایہ کو اطلاع ہونی چاہیے کہ وہ بھی تیار رہے اور بلانے پر چھٹ آئے۔

نچہ خانہ نہایت صاف کر کے رکھنا چاہیے اور کہہ اس قسم کا دنا چاہیے کہ بوقت ضرورت باہر کی ہوا کو اندر گزاردیں۔

جیسا کہ نچہ خانہ کا مصفا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح دایہ کا بدن اور کپڑے بھی مصفا ہونے ضروری ہیں۔ اس ملک کی دانیال آج کل اس قدر غلیظ راقی ہیں کہ اگر پاس سے گزر جائیں تو ناک دہانا پڑتا ہے۔ یہ پچہ اور نچہ۔ لڈوں کے واسطے نقصان دہ ہے۔ کلکتہ کے چھوٹے سے بلیک ہول میں جب 146 آدمی ہند کر دیئے گئے تھے تو ایک ہی

رات میں 132 آدمیوں کو کس نے ہلاک کر دیا تھا؟ غراب ہوائے۔ پس ہوا کی صفائی کی طرف زیادہ دھیان دیں۔ اگر یزوں کے زچہ اور چچہ بہ نسبت ہندو اور مسلمانوں کے کیوں کم مرتے ہیں؟ اس واسطے کہ وہ صفائی کی قدر جانتے ہیں۔

ہمارے ملک کی دایاں جہاں بدن اور کپڑوں کو نہایت غلط رکھتی ہیں وہاں فحش یہ ہے کہ ہر جگہ کے واسطے ایک ہی کپڑا رکھتی ہیں "مکملہ اور اس پر نم چڑھا" مختلف گھروں میں جاتی ہیں۔ کہیں کچھ تیاری اور کہیں کچھ تیاری ہوتی ہے۔ اس کی بوا اپنے ساتھ ہی لے کر ایک دوسرے گھر میں چلی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں کہاں ممکن ہے کہ زچہ اور چچہ سمجھتے رہیں۔ دانی کو چاہیے کہ جس وقت گھر آئے تو زچہ خانہ میں داخل ہونے سے پہلے کپڑے بدل لے۔ جب باہر جانے لگے تو ان کپڑوں کو اتار کر وہیں محفوظ جگہ میں رکھ جائے اور جاتے وقت وہی کپڑے پہن لے۔

دایا کو ناخن اتار کر رکھنے چاہئیں کیونکہ اسے اکثر اندر ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں ناخن لگ جائے۔

زچہ خانہ کو آگ سلا کر پہلے ہی ذرا گرم کر لینا چاہیے۔ یہ صرف اس واسطے ہے کہ اگر اس کے اندر نمی ہو تو دور ہو جائے۔ چچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ خانہ میں آگ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ذرا جبکہ نم دار ہو یا موسم سردی کا ہو تو آگ روشن کر سکتے ہیں۔ کنکوں کا زچہ خانہ میں سلانا ہوا کو گندہ کرتا ہے البتہ باہر سلا کر زچہ خانہ میں لے جائیں۔

ابھی ذکر ہوا کہ صفائی کی بہت ضرورت ہے مگر کیا دایہ اور زچہ خانہ کی صفائی ہی کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ زچہ اور چچہ کی صفائی کی سخت ضرورت ہے۔ آج کل زچہ اور چچہ کو جس حالت میں رکھا جاتا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ بچے کے پڑنے نہایت ہی غلط رکھے جاتے ہیں کیونکہ خرچ بہت ہوتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ خرچ کس بات پر ہوتا ہے۔ کون کہتا ہے کہ ریشمی اور عمل کے کپڑے استعمال کرو۔ بات صرف یہ ہے کہ چاہے معمولی کھدر کے ہی کیوں نہ ہوں۔ ان میں بدلہ اور میل ہاگل نہ ہونی چاہیے اور ان پر

سوائے چچہ دو پیرے کے صابون کے کیا خرچ آ سکتا ہے۔ ہر ایک کپڑے کا جوڑا ہونا چاہیے۔ جو آج دھوئے ہیں وہ کل پہنے جائیں اور امیر لوگ تو عمدہ انتظام کر سکتے ہیں۔

دایہ کے سوائے اور دو عورتیں بھی زچہ خانہ میں رہ سکتی ہیں۔ اس سے زیادہ جہاں ہوا کو خراب کرتی ہیں وہاں بے فائدہ ضرور ملے۔ چھنے والی کو بھی مگر باور دینی ہیں اور بعض تو چھنے کی مشکل حالت کے متعلق بات چیت شروع کر کے اس کو ڈرا دیتی ہیں۔

درد اٹھنے کے وقت سے لے کر چچہ پیدا ہونے تک اگر زیادہ دیر لگ جائے تو نہایت ہی بگلی خوراک دے سکتے ہیں مثلاً گائے کا دودھ سا گودانہ وغیرہ

دو چار دن پہلے اس کا خیال رکھیں کہ استریاں اور مثانہ صاف رہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ پیشاب یا پاخانہ رکنے سے بہت تکلیف راتی ہے اگر ضرورت ہو تو گلغہ یا ترنجبین عرق گلاب سے دے سکتے ہیں۔ جن کی خوراک گوشت شراب وغیرہ ہے۔ ان کے واسطے اربڑی کا قتل ہے۔ جس کو انگریزی میں کسٹرائکل کہتے ہیں۔ بہت ٹھیک ہے۔ مثلاً خالی رہتا نہایت ضروری ہے ورنہ پھٹ جائے کا اندیشہ ہے اگر عورت کو اس طرح مطمئن ہو کہ چچہ مثانہ سے پیشاب چرے اور زور لگانے پر بھی نہ ٹکالے تو گرم پانی میں کپڑے کو جھونکر کنکوں کے اوپر رکھیں فوراً پیشاب آ جائے گا۔

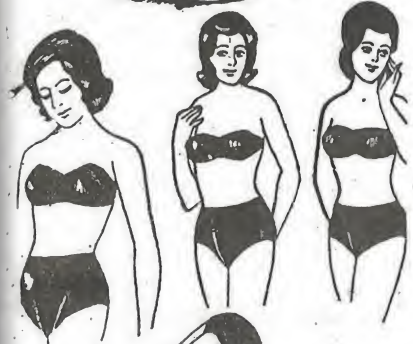
چھنے کی حالت

کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔

اول: درد کے اٹھنے سے رحم کا اندہ ابھی طرح کھلنے تک جو وقت لگتا ہے۔ اس کو پہلی حالت کہتے ہیں۔

دوم: رحم کا اندہ کھلنے سے چچہ ہونے تک جو وقت لگتا ہے۔ اس کو چھنے کی دوسری حالت کہتے ہیں۔

سوم: چچہ پیدا ہونے سے آئول کے گرنے تک جو وقت ہے۔ اس کو چھنے کی تیسری اور آخری حالت کہتے ہیں۔



گھرن انسان کی شاستریہ ودھی

گھرن انسان کے لئے اتم نئے پرات کال کا بتلایا جاتا ہے کیوں کہ پرات کال انسان کرنے سے دن بھر من پرش رہتا ہے آفتیہ کا نام و نشان مٹ جاتا ہے تھکاوٹ میں تیزی اور فری کا آٹھاس معلوم ہونے لگتا ہے۔

انسان کا نئے موریو نے کے پورہ ہی کا اتم اور لاپھر دوتا ہے جو جازا اور درشار تو میں 8 منٹ سے 15 منٹ تک اور گری کے موسم میں پورا آدھا گھنٹہ تک کیا جاسکتا ہے یہ بات تک کہ میں بھی کوئی ہائی نہیں ہے جب تک مستہشک (دماغ) میں پورن روپ سے تھنڈک نہ آجائے۔ سوچن دوشس والے کرش کو ساں کال کے نئے بھی انسان کرنا چاہئے اور جتنا بھی ممکن اور مناسب ہو سکے سوا چھ سوا تازہ اور تھنڈا پانی اڈھکلا کے ساتھ دماغ پر چھڑنا چاہئے۔ اس انسان کے لئے کنوینک ہی پانی سرد و اتم اور لاپھر دیکھا جاتا ہے۔ انسان کرنے والے کو پانی سو ہی کنوین سے نکالنا چاہئے۔ جاڑے کے موسم میں تو تھوڑی سی کسرت کر کے بدن کو گرم کر لینے کے بعد ہی انسان کرنا چاہئے پرتو اگر کسرت نہ بھی کی جائے تو کچھ پانی نہ ہوگی کیوں کہ گھرن انسان کرنے میں آپ ہی آپ شرر میں اشتہا آجاتی ہے۔

انسان کے پورہ نمست شرر کو ٹوٹھے اور موٹے تولنے سے پہلے پرکار گرہ

لینا چاہئے۔ اس بات کو سن دیو ہی سخن رکھنا چاہئے کہ تو کیا ملایم نہ ہو۔ تو کیسے رگڑنے کے بعد ہاتھ سے بھی بدن کو کھلی پرکار رگڑنا چاہئے کیوں کہ ہاتھوں سے رگڑنے سے ایک پرکار کی شدہ اور سرد و متحرک شدہ و دھت شکی اپن ہو جاتی ہے اور روم کو پوک چھدوں دوا و اثر شریہ کے اندر پروٹھ ہو شریہ کو پرتھجا شالی اور شکی پمپن بناتی ہے۔ شریہ کو کھلی پرکار رگڑ لینے کے بعد ایک اتھوادو لے پانی سے صرت منسک کو دھونا چاہئے کیوں کہ اگر سرد و پرتھم ہر نہ جھگو یا جائے تو منسک شریہ کی ایشما کھچ کر داغ پر بڑا اثر پیدا کرے جس سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو جائے۔ ساتھ ہی ساتھ من پر بھی دکاروں کا پرہیز ہونا چاہئے۔

شاستروں میں کہا بھی ہے (پنج اسناد نادنا شریہ) اسقعات پہلے منسک کو جھگو و غیر اسناد نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے سرد و پرتھم منسک جھگو کر اسناد کرے تپشچات نوٹے توئے سے شریہ کو پوکچ صرت دھوئی کو پلے ہوئے سوچ کی شکلی ہوئی گروں کو اپنے شریہ پر لیتے ہوئے دھیرے دھیرے ٹھننا چاہئے۔ تپشچات دھوئی کو کھلی پرکار باندھ اپنے آئینہ زوری کاوں میں لگنا چاہئے۔

(1) گرمی کے موسم میں تو روزی سایہ پرات دونوں وقت اسناد نہ کرنا چاہئے۔ اگر جازے میں ایسا نہ بھی کیا جائے تو کچھ بانی نہیں مگر پرات کال اسناد تو جازے میں بھی اور شریہ ہی کرنا چاہئے۔

(2) سینے میں ایک بار گرم پانی سے بھی اوشیہ ہی ہرنا چاہئے۔ نہاتے سے نہایت کلاستمال بھی کیا جائے اور اچھا ہے۔

(3) ندی تالاب کا نہا بھی اچھا ہوتا ہے۔ شاستروں میں تو بعد نہا نہا بھی مہو کاری بتلایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ گھڑیں نہاتے وقت بھی اگر پانی میں نمند کوئی لگا

نہانے کے بعد صاف اور سوچھ پانی سے نہایا جائے تو لایند ایک ہے۔

(4) تیز زبھی نہانے کی ایک لایند ایک کرنا ہے۔ کیوں کہ اس کرنا کے کرنے میں پرانے منسک شریہ کے انگوں کا کچھ نہ کچھ نشقت کرنی پڑتی ہے۔ خاص کر تیسرے کی کرنا سے سنا اثنت پرکشت ہو کر و ستیرن ہو جاتا ہے۔ بھیڑے شدہ اور بلقان ہو جاتے ہیں۔ تنھا منسک شریہ روگ نہ بہت ہو کر سرد رتھ، دم دار پچھ تیل اور کتا ہی ہو جاتا ہے۔

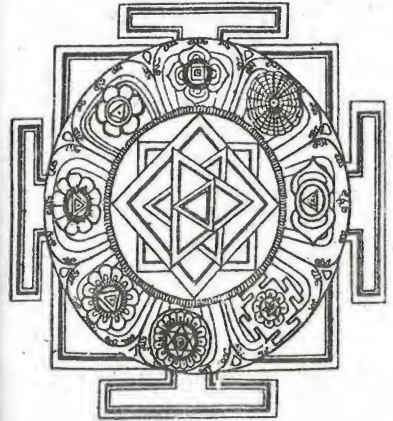
(5) جو جن کرنے کے تین گھنٹے پہلے یا پچھ اسناد نہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اسناد کرنے کے بعد ثرت کھانے یا کھانے کے بعد ثرت اسناد کرنے سے انگی بڑھ جاتی ہے اور انگی کے بڑھ جانے سے پاچن کر پائیں اسناد آتا ہے جس سے شریہ میں انیکوں جھینکر وادھیان اپن ہو جاتی ہیں۔

(6) روگی، دُرل اور کمزور و منشیہ کبھی ہننے میں ایک بار اوشیہ اسناد نہ کرنا چاہئے۔ پرتو سخن رہے کہ پانی ٹھنڈا ہونا چاہیے ساتھ ہی ساتھ بہت دھیرے دھیرے ٹھنڈا پانی سے اسناد کرنے کا اچھا سا برتھا چاہئے۔

(7) تو لیے سے رگڑنے اور تھوڑی کثرت کرنے کے بعد بھی اگر شریہ میں گرمی نہ اگر ٹھنڈک کا ہی اچھا ہوتا رہے تو کد پانی نہ کرنا چاہئے۔



(8) اسنادا گار کھلا، صاف، ہوادار اور پرکاشے ہونا چاہئے۔ اسناد کرتے سے اول تو شریہ پر کپڑے ہونے ہی نہ چاہئے اور اگر ہوں تو کم سے کم کپڑے ہونے چاہئے۔ سردا و تھم اور لایند کاری اسناد تو ذی ہے۔ لیکن ہو کر ٹوئے گروہ میں کیا جائے (9) ویرے پات ہونے کے بعد ثرت اسناد کا کرنا افسار لینے ہے۔



بچے کو روزہ سہ مہانے کا جنتہ

اگر چھوٹی عمر کا بچہ روزہ پڑھتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی کاغذ پر لکھو۔ اور چھ رات کے وقت جنتہ پڑھنے کے لئے میں ڈال دوں۔ پرماتما کی کرپا سے بچے کا روزہ اس وقت بند ہو جائیگا چ جنتہ یہ ہے

۷	۳۴	۱۳	۸
۱۷	۲۴	۶۱	۳۴
۱۷	۱۳۲	۷۱	۱۲۲
۷	۹	۹	۱۲

ہر ایک بیماری کو مہانے کا جنتہ

مندرجہ ذیل جنتہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے کے علاوہ اور آئندہ کے فعل کو بھی دور کرتا ہے۔ جب میں بھی نام لے مندرجہ جنتہ پڑھوں یا مفولام ۷ فتح ج ج م ۷ یا سیدائش جہاں گئے بھی مبرا و خوا والہ بھائی

در روزہ کو مہانے کا جنتہ

اگر کوئی عورت روزہ میں پھنسی ہوئی ہو اور بچہ نہ پیدا ہوا ہے تو عامل کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیوے۔ بحکم خدا بچہ ضرور پیدا ہوگا۔ لیکن ضرور احتیاط رکھنا

راج دربار میں عزت پانے جنتر

۳۶	۵۸	۱	۳۸
۱	۹	۶۲	۶۱
۸۷	۵۲	۱	۸
۸	۵	۸۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو چھل کی رقم سے لکھ کر

اپنی بجائے پانے تو راج میں ہو۔

(۲) جنتر بگ ٹکاب کے دس ہے

بھن ہڑے لکھ کر اپنے ہاتھ پر باندھے تو راج دربار میں پانے سے عزت ملے۔

کام ناشک جنتر

۹۳	۲۶	۱۶	۱۸
۳۶	۳۳	۳۲	۲۶
۲۶	۱۱	۱۲	۹۱
۲۲	۵۲	۶۵	۵۷

(۱) اس جنتر کو چھلے لکھتے ہیں اپنے

سوسے لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو کام واسنا

شانست ہونے۔

(۲) شہ جو گھڑی میں عورت کے غول سے کسی کا پتہ لکھ کر عورت کے پاس جاتے وقت کہیں تو شانست رہیں۔

بانجھ عورت کے بچہ ہو

۸۱	۳	۳۳	۷۵
۷۵	۵۸	۳۵	۲۱
۱۱	۳۸	۷۸	۲۳
۷۷	۸۵	۱۲	۲۷

(۱) بیٹے لکھتے ہیں ہر ایک رقم سے کہیں

کی سہی خانہ میں پڑے تو رات عورت

کی دین بھی پانے دوسے تو بچہ ہو۔

بچے روکے نہ کو بند کرنے کا جنتر

اگر کوئی بچہ روتا ہو تو کسی بھی چھپ کر تاہم نہ روتا بچہ ذیل جنتر چار دفعہ کاغذ پر علیحدہ علیحدہ لکھو ایک جنتر بچے کے گلے میں ڈال دو اور باقی کے تین جنتر وں کو بچہ کو دھڑکے پلا دو۔ پس بچہ کاروانا بند نہ جائیگا۔ اور بچے لگ جارتے گا۔ جنتر یہ ہے۔

۸	۹	۲۳	۸
۲۲	۲	۷	۲۰
۲۲	۱۲	۷	۶
۵۸	۵۷	۲	۲۳

چھپک سے بچنے کا جنتر

مندرجہ ذیل جنتر کو دم پتر پر پڑنا مندر سے لکھیں۔ پھر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ پس ایسا کہنے سے چھپک سے بچاتے مل جائیگا اور کوئی تکلیف نہ ہونے پانے گا۔ جنتر یہ ہے۔

سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری

پیشانی کا منتر۔ دھرم کو نکشیں توہ کے دن شنبہ کے کریمیں کے روزہ کے ساتھ سات روز تک عورت کو بھلائے تو بچا بچا ہو۔

پیشانی کا منتر

۹	۴۲	۱۳	۲۷
۳۳	۳۸	۵۶	۱۳
۹۸	۱۳	۲۷	۳۹
۷۲	۱۳	۷۱	۵۷

جس عورت کے صرف لاکھیں ہی

ہوتی ہوں۔ ان کے لئے اس منتر کو ۷۷ مرتبہ

پڑھ کر بھوک پر کھم کر کہو کہ اتوار

کے دن ہاتھ پر باندھے اور براہ راست شیر کے نشان کا توڑ بنا کر وہاں پہچائیں باندھیں تو ضرور بھروسہ لاکھیا پیدا ہو۔

پرسود کا درد دور کرنے کا منتر

۹	۳۷	۱۳	۲۷
۳۳	۳۸	۵۶	۱۳
۹۸	۱۳	۲۷	۳۹
۷۲	۱۳	۷۱	۵۷

جس عورت کو پرسود کا درد ہوتا ہو۔ وہ اس

منتر کو اتوار یا منگل کو ۷۷ مرتبہ کی سیاتی بنا کر بھوک پر

پڑھ کر کہے اور سو گھنٹہ دھوپ میں رکھ کر

گائے کے روزہ میں دھوڑ لے۔ پھر اس روزہ کو تھوڑا توڑ کر کے پاندہ عورت کو چاہیے

تو پر سونگ کی مراد ہو۔ یہ آدھ روزہ منتر ہے۔

پچھری بھگانے کا منتر و جنتر



جس دن پچھریات میں دھوکہ دیوں سونگے

تین ٹونگ کا کھات پر چھت جی بھگ جائے

(یہ کرمی کے روزہ میں آدھ روزہ میں کر اس کی سیاتی سے کھاتے کا منتر)

نومرتی اس جنتر کو کہو کہ الگ الگ ان نو نگڑوں کو بھلاؤ اور انہیں کی ترخی ملے کہ اس میں دو دوست بعد ان نگڑوں کو ڈالتا جلائے۔ تھوڑی دیر بعد سب پچھری بھاگ جائیں گے۔

شمیلا کا جنتر

۹	۳۳	۹	۵۱
۷۲	۳	۳	۵۲
۳	۲۸	۸۷	۹۱
۹	۵	۳۹	۳۵

(۱) اس جنتر کو کاندہ پر لکھ کر جس

بالک کے شیتلے لکھے۔ اس کے گے میں

باندھ دینے سے شیتلہ دور ہو جاتی ہے۔

(۲) اس جنتر کو کاندہ پر چھن سے لکھ کر اور گولگی دھوپ کا دھوپ دے کہ شیتلہ جس کے لگی ہو۔ اس کے گے میں تھوڑا بنا کر باندھ دیں۔

ناک بستے کا جنتر

۷	۳	۵۷	۳۲
۵۲	۹	۷۲	۵۲
۳۵	۵۳	۱	۱۱
۳۷	۸۹	۸۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو سونگے پر لکھ کر

بھوک پر چھانے سے ناک بستہ لگتی ہے۔

(۲) اس جنتر کو کتیر کے پتے پر سیاتی

سے لکھے اور شتر کا نام لے کر اس کو سونگے سے جمیدے تو اس کی ناک بستہ لگے۔

عورت کا دودھ بڑھے



اس جنتر کو اتوار کے دن گولڈنٹ سے یا وہ ہے انجیر

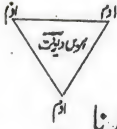
کے قلم بنا کر بھوک پر پڑھ لکھے۔ اور سامنے میں خشک

کر کے چاندی کے تھوڑا بنا کر۔ پچھری عورت کے

انہیں بازو میں باندھ دے۔ تو عورت کا دودھ بڑھ جائے۔



شتر و ناشک جنتر



ترکیب یہ اس جنتر کو کوسے کے پنکھ لے کر
مڑیل سے چمکے اور رات کے وقت پونچن کر کے
شمال میں گاڑا تو اسے تو دشمن کی اہانک مر جیو۔

بچھو کا زہر اُتارنا

اوم نموا آدیش گرد کا۔ سمندر سمندر ہے کائن۔ اس منتر کو پڑھ کرے۔ پھر جس کو زہر بچھو
نے لگا ہو۔ اس منتر کو پڑھ کر پانی پلاوے تو زہر اُتر جائے۔ کانا ہوا شانتی پائے۔

منتر آنکھ دکھنے کا

اوم نموا آدیش گرد کا۔ مرد کی آنکھ آنی۔ کہے۔ پھولے۔ پیرا کرے۔ گرد گرد کہی آگیا
کرے۔ گرد کی شمشیری پیرا۔ پھر دمنتر منظور داچ
ترکیب یہ ملک کی سات لکڑی تلے کر پیرا منتر پڑھ کر چاکے تو آنکھ اچھی ہوں۔



اُجائن کا جنتر

ترکیب یہ اس جنتر کو کوسے کے پھل سے
مسل دلو کے پھل سے۔ اور دومی پودک پونچن

کر کے لگے ہیں باندے تو پائین ہو۔

منتر پیلیا کا

اوم نمودیر بیکل اُسرال ناہرنگو دیو جی سوادى شکادی شُمال بھیل پیلیا کو بھنڈے۔
جھلے پیلیا ہے نہ نیک نشان جورہ ہلے تو ہون کی کان۔
ترکیب یہ سرسوں کا تیل کوندے میں لے کر پیس کے لتے پر ملت بادے تو
ٹھیک ہو۔ ہر بار منتر کا اُپان کر کے دن میں دو بار کہے کہ اس منتر کا سرور پریوگ کرے۔

دوئیہ ستھم بھن!



ترکیب یہ اس جنتر کو گورو جن سکھ سے بھون ہر پر لکھیں
اور شراب کے شُمت میں رکھ کر دھوئے خوب اچھی طرح
پوچھ کرے۔ پھر دوسرے دن نکل کر اپنی چوٹی میں باندے
تو اس کا بت اُتم پھل لے گا۔

منتر پچھو اتارنے کا

اوم نموکا رو دیش کا لکشی دیوی جہل بڑے استعمال جگی جگی لے پالی گئی۔ دس کالی
دس کالی دس پتلی دس تلہ۔ رنگ رنگ دس مکھی دس ٹھکا دس مہلی۔ رین کاوش ہنومنٹ
ہرے۔ رکتا کرے گرو گودکھ تاجہ۔ چھو منتر پور وارج۔
ترکیب یہ اس منتر کو گرجن کی ادیت سے ایک ہزار بار کہے۔ تیل کا دیکھ جلا دے

سٹانی کا بھوگ لگا دے اس طرح سیدہ کر کے جس کے کاٹا ہو۔ اُپلیں کی راکھ سات بار منتر
پڑھ کر کافی ہونی چکے کے چاروں طرف لگا دے تو زہر دھیرے دھیرے اُتر جائے گا۔

بدیش میں شتر و مارنے کا جنتر

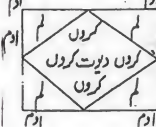


ترکیب یہ اس جنتر کو سور کے پنکھے سے
لکھ کر شراب کے حق رکھ کر اس کا منہ بند
کر دے اور شملن بھوڑی یا گڑا کرے۔ ایسا
کرتے ہے جب جس۔ ہاں سونج کی کرنیں
یا بارش پڑے گی۔ جب بارش گئے ہوتے
شرت پر درگ سوار ہوتا جائے گا۔

وشی کرن منتر

اوم نرکشم کاشنی اسوکی وٹانن بھوں فٹ سواہا۔

ترکیب یہ تنے کی پتیلی لے کر اس کا پوچھ کرے۔ اور مٹن رو کہ ہر روز ایک سو
باپ اکس دن تک کر کے پتیلی کے راتے پچھول لے کر جس آدمی پر ڈالے وہ فوراً گیس
میں ہو۔



اگنی ستمبھن جنتر

ترکیب یہ اس جنتر کو بھون ہر پر پتلی سیاہی

سے لکھ کر زمین میں دبلاوے۔ اور سات دن تک پانی دیتا رہے تو گنی جانت ہو۔

منسترانڈی باندھنے کا

کھناک پانی چلے گا پانی گھر سے چڑی بھیش پانی کا پی باندھی کہی پانی اوپر چڑی بھیش تالی
تے بھیروں کی لکھی اوپر نہنگہ گاجے باندھی باندھی لے لے تو گور کو تانہ راکے۔
ترکیب بہ راستے کی سات لکھری ہاکر ایک لکھری پر منسترانڈہ کر سات باندھی پڑ
لے تو وہ باندھی بند جائے گی۔ یعنی گرم نہ ہوگی۔ چاہے جتنی ترچا پڑے رکھا جاوے۔

منسترانڈہ کے درد کا!

اوم نمونائے دھانیائے کھنڈائے نمونہ۔ اس جنتر کو کہیں بلدکسی ایک کانسی کے
کوڑے میں بھرے ہوئے جل پڑھو گئے اور نمودر سا کپور ڈال کر روکی کو پلاوے تو دانست کا
درد فوراً چھا ہو جائے گا۔

چندر بھرمین وچار

سنگ۔ سنگ۔ دھن وغیرہ کا چندرہل پورب وغیرہ آٹھ دھان میں کر م سے ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔
گھری بھرمین کر ہے۔ چندرہل میں چکر کے انوسار دھان میں کر کام کرنا چاہئے۔
شیر کاہل کے لئے چندرہل داہنے اور سامنے کا اچھا ہوتا ہے۔ کسی کام کو کرنے سے

پلے اس کا دھیان رکھیں۔

سنگ۔ سنگ۔ اور دھن کا

چندرہل پورب میں۔ برکو۔ کنیا

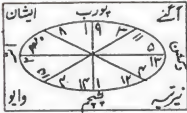
اور گر کا چندرہل دکن میں۔

میں۔ تلا اور کنیا کا چندرہل چیم

میں۔ کرک۔ برچک اور مین کا

چندرہل اتر میں داس کر ہے۔

اس بات کا دھیان رکھیں۔



یوگنی وشاچکر



پردانی پورب بسا۔ آوردیتا

وشی نواسا۔ یوگنی وشاچکر۔ یوگنی۔

کون میں چوتھے دھانی چیم تیرس دکن

برابے۔ جودش کے دن شوقی گاجے۔

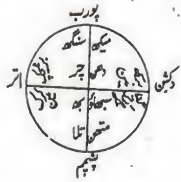
نوم ساس واپور مین۔ آٹھ آٹھ شنی۔

یوگنی سوکال دکھائے۔ سنگھ داہنے نہیں

دکھائے۔ بائیں چپے کرکھ ہوئی۔ بس چوس کے لکھن بی

آسن وچار

میں سمت ویدوں کے ساتھ آسنوں کا بھی مجید رکھا چاہئے۔ جیسا کہ شومیر: بتایا گیا
ہے۔ اس کے انوسار کر م کر م کو دیکھ کر م شکر پر آسن چکار تھے تو منسترانڈہ ہوا۔ جس



جگر پہ بیٹے اس کے نوچھے کرے۔ پھر جگر
کے لے ہوئے حرفوں کو دیکھے۔ اُس کے
بھی نوچھے کرے۔ پھر پہلے اکشر میں اترا
ہو دے۔ تو اسی میں آس بچا کر بیٹھے۔

اسی طرح دن اور دشاؤں کا بھی وچار
ہے۔ جس دن لکھنے اور منتر پڑھنے بیٹھے اس
دن پورب دشا میں کرے۔ دوسرے کو انہی
کون میں۔ دکن اسی طرح اتر میں ساتویں دن

کرے۔ اس کا کون خالی رہے۔ اگر شہ کام ہو تو چند رہیں وغیرہ کو سامنے رکھے۔ یوگنی دشا غول
نرکشت وار کو بیچے اور بائیں رکھے تو کھن سدھ ہو۔

وشی کرن سپاری منتر!

اوم نمو بھگوتے واسودھیائے ترلوک ناتھ ترپادارتائے اموکیم وشم کرو کرو سواہا۔
ترکیب: اس منتر کو سدی ہوگ میں ایک سو آٹھ بار پڑھے اور جس کو اپنے بس میں کرنا
ہو۔ اُس کا نام سپاری پر پڑھ کر چھو تک دے پھر جس کو یہ سپاری کھلا دے وہ بس میں۔۔۔

وشی کرن پان منتر

جُرسے پان جُزلے پان پکنی سپاری شوبت کمر داہنے کر میں چوتھی لے ہاتھ دس
لیوے۔ پچھ دس۔ تیس دس لے شری زنگو دیہ تھالی شگنی سیری بھگتی پُر و منتر ایشور
سدا یوگی کا واپ۔
ترکیب: ایک دہائی پان لاکر ملت باہر منتر پھونکے تو بے کھلا دے وہ بس میں ہوے۔

بچہ کا جسم کے اندر سوکھ جانا

نبشتات کے استعمال زیادہ یا گئے حدیثہ گرم اور رنج و اہم کے اثر یا گرمی و خشکی جانے کے باعث بعض دفعہ رحم میں بچہ سوکھ جاتا ہے اس سے بھی عورت کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے مردہ بچہ نکالنے کی جلد تدبیر کرانی چاہیے ورنہ کسی صورت میں بھی عورت کی زندگی نہیں بچ سکتی۔ سنسکرت کتب میں لکھا ہے کہ کثرت مختلف گرم خشک اور تر اشیا کے استعمال اور گرم غذا کھانے پینے کے بھی بچہ سوکھ جاتا ہے اور اکثر جانا ہے یا قتل از وقت پیدا ہو جاتا ہے۔

حاملہ کو کون کونسی احتیاطیں کرنی چاہیئے

حمل کی حالت میں مباشرت منع ہے اس استقراط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے ہندوستان میں ہر سال استقراط حمل سے مرمت سی جاتیں خالص ہوتی ہیں جسکی درج عام طور پر حمل کی حالت میں جہاں عہدہ غم نہ کرے اور غصہ پاس نہ آئے دیں خوش و خرم رہیں حمل میں عورت کے جذبات اور خیالات پاکیزہ رہنے چاہئیں بچہ ماں کے پیٹ میں ماں کے خیالات کا اثر قبول کرتا ہے شوم کو اس نواز میں نہ قسم کی احتیاطیں رکھنی چاہیئے حاملہ موی کہیائے خندہ پیشانی اور نرمی سے پیش آئے ہمیشہ اس کی دلجوئی کرے اور مباشرت سے کامل پرہیز کرے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے مگر اس معاملہ میں حیوان سے بھی بدتر ہے ہمیں جانوروں سے سبق سیکھنا چاہیئے تو مادہ کے حاملہ موی کے بعد اسکے قریب نہیں جانا ہم کچھ چکے ہیں کہ بچہ رحم کے اندر ماں کے خیالات کا اثر قبول کرتا ہے اس لئے



یاد رکھنا چاہیے جو لوگ حمل کے دنوں میں محبت کرتے ہیں وہ دنیا میں آئے
 دنوں کے لئے خواہ وہ مزاج بسنے کی تعلیم دیتے ہیں تو کچھ نقصان نہ ہوگا اور
 بزرگوں میں گندے خیالات زیادہ تر اسی وجہ سے پھیلے ہوئے ہیں کہ انکے والدین
 نہ حمل کے دنوں میں احتیاط سے کام لیں یا سست رہنا زیادہ محنت کرنا اور
 خوفناک غصے سننا نقصان دہ ہے اچھٹا کر دیا اور چھٹا کر لگنا سخت خطرناک
 ہے بعض عورتیں حمل کے ایام میں مٹی کو کھڑا اور ترش اشیاء بکثرت کھاتی ہیں
 اس سے منہ و غلیظ ہوتا ہے سخت پرہیز کرنا چاہیے حاملہ کے لئے زونا
 کو دنا بھاری زچہ اٹھانا منع ہے کسی چیز کو پردی طاقت سے اپنی طرف نہیں
 کھینچنا چاہیے رکونی دزنی چیزیں اٹھانی چاہیے رجن کاموں میں زیادہ طاقت
 صرف موان سے بچنا چاہیے سیر حیاں بہت آہستہ چڑھیں اور آہستہ آہستہ اتریں
 جھک کر بیٹھنا نہیں چاہیے جھک کر بیٹھنے سے جسم پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے
 حاملہ کو یہ دن آرام سے بسر کرنے چاہئیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بالکل
 سست اور کالی ہو کر بیٹھ جائے بلکہ اسے گھر کے ضروری کاموں یا اپنے ہاتھوں
 سے سرانجام دینے چاہئیں گھر کا معمولی کام کاج ایک حاملہ کیسے بہترین ورزش
 ہے حاملہ کے لئے صبح کی ہوا بخار دی اور شام کی چلن قدری بہت مفید ہے۔
 بعض نادان عورتیں حاملہ کو مشورہ دیتی ہیں کہ درد آدمیوں کے لائق خوداک
 کھانی چاہیے چنانچہ بعض عورتیں حمل کے دنوں میں اپنی خوراک بڑھاتی ہیں جس
 سے ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے حاملہ کو زیادہ پیٹ پھر نہیں کھانا چاہیے
 مہو کہ رکھ کر کھانا چاہیے چھٹے ہوئے آٹے کی بجائے بغیر چھٹا کما زیادہ مفید
 ہے حاملہ کو درد مضیق اور طاققت بخش غذا مقررہ اوقات پر اعتدال کے
 ساتھ کھانی چاہیے تغذیہ دیر سے مضیق ہونے والی تغذیہ اور ترش

چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے مرغی نما میں بھی مفید نہیں ہیں دودھ چاٹ
 کھینچ کر کھنی کھی اور صلی وغیرہ بہترین غذائیں ہیں پھلوں میں سنگتہ وغیرہ
 آم، سیب، کیلا اور انگوٹھ بہترین پھل ہیں اگر چائے کی عادت ہو تو جہاں بکر
 ہو سکے دودھ زیادہ مفید ہیں اسکو اہم کریں۔

ہلکا لباس تنگ اور پتلی نہیں ہونا چاہیے بلکہ ڈھبلا ڈھالا اور آرام دہ
 کمر پرستی اور آزاد بند کمر بنانا ضروری ہے بچہ کی پرورش پر رکاوٹ
 پیدا ہوتی ہے سردیوں میں ایسا لباس نہیں جو گرم ہونے کے باوجود دزنی نہ ہو
 یوں تو ادنیٰ ایڑی والی جوتی یا بوٹ ہمیشہ ہی ضرور سال ہیں اگر ایام حمل
 میں قطعی نہ پھینیں۔

ایام حمل میں پیشاب اور پاخانہ کا خیال رکھیں تبض تو ہمیشہ ہی نقصان دہ
 اور ایام حمل میں تبض کا خاص طور پر خیال رکھیں اگر تھوڑا تھوڑا پیشاب بار بار
 آتا ہو تو بارے وائر یعنی دلائق جو پاکی اتن تیار کر کے پین اگر تبض ہو
 تو بادام روغن کا مسلسل استعمال بھی بہت مفید ہے تبض کبھی نہیں ہوتا
 اس لئے ابتدائی ایام سے بچے کی پیدائش میں اس کا استعمال جاری
 رکھنا بہت فائدہ بخش ہے ایام حمل میں دانت ہرگز نہ نکلوں اسقاط
 حمل کا اندیشہ ہے۔ دانتوں میں درد ہو تو روغن دھنگ کا چھپا دیا تو دل کے
 سوراخ رکھیں درد جاتا ہے گا۔

حاملہ کے امراض کا علاج نہایت قریب اور احتیاط سے کرنا چاہیے تبض کی
 شکایات پر خلاف ہرگز نہ دیا جائے بلکہ کسی معمولی تبض کث چیز مثلاً کھنکھن وغیرہ
 کا استعمال کیا جائے جب جلاب سے حمل کے خارج ہونے کا اندیشہ رہتا ہے
 نماز کی حالت میں زیادہ پسینہ لانے والی ادویہ سے پرہیز کرنا چاہیے

راج مان جستر



اس جستر کو پہلی کی قسم سے لکھ کر اپنے بازو پر
باندھ کر اور جان ہو۔
(۱) اس جستر کو اگر گھب مل سے جھون پڑ
لکھ کر اپنی بجا پر باندھے تو راج دربار میں جانے سے موت لے۔

کا دیو ناشک جستر

۳۹	۳۶	۱۶	۱۸
۳۴	۳۳	۱۱	۹۱
۳۶	۲۲	۱۲	۳۶
۳۳	۵۶	۶۵	۵۷

اس جستر کو چھٹے ٹکڑے - اپنے لہو سے لکھ
کر اپنے پاس رکھیں تو کام دانت میں تادے۔
(۲) یہ جستر شہر گھری میں عورت کے
فون سے کاٹ کر لکھ کر استری کے پاس جاتے
دقت اپنے پاس دگے۔

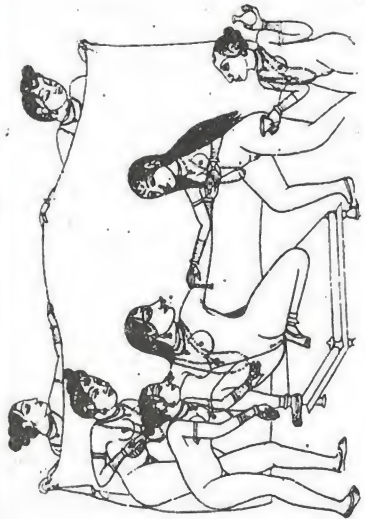
کشت چھوٹنے کا جستر

۱۱	۳	۹	۷	۱۳
۱۲	۱۳	۱۷	۲۳	۶۲
۲۳	۲۱	۲۲	۲۲	۸۸
۹۹				

اس جستر کو گھب کے دسی سے لکھا
کے برتن پر لکھ کر پھر اس کو دھون کر بھوتی کو
پلاہ سے تو اس کا کشت پلا جائے۔

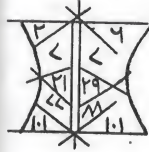
اس جستر کو گھب کی قسم سے لکھ کر بازو پر باندھے۔

کان درد سے چھوٹنے کا جستر | اس جستر کو آندہ کے دس سے
کاٹ کر لکھ کر اگر کان میں



باندھے تو کان کا درد دور ہو جائے۔

(۲) اس جتر کو ٹپسی پتر برہمے بھر میں اس کا رس نکال لے اور گرم کر کے کان میں ڈالے۔ تو کان کا کشت دور ہو۔ ساتھ ہی ٹپسی جھڑکا چھانچا کر کے اس کا مرین بھی کان میں ڈالے۔



زہر دہناتے کا جتر

۹۳	۲۶	۶۱	۱۷
۲۶	۴۳	۳۷	۴۵
۶۳	۱۱	۱۲	۹۱
۳۴	۲۵	۵۶	۷۵

اس جتر کو گردہ جن سے ریشم کے کڑے پائیں آؤں گا نام لکھ کر اس کے نیچے رکھے تو وہ پش نامر ہو۔

(۲) اس جتر کو تلخ کی مٹی سے بھونچ کر پکھڑا کر کھانے کی دھوپ دے کر جس آؤں کو کھائے۔ نامر ہو جائے۔

پراکرمی ہونے کا جتر

۱۴	۱۱	۹	۱	۷	۲۲
۸۸	۱۲	۵۰	۳۶	۳۷	۴۵
۱۵	۵۱	۴	۹	۸	۲۹
۱۷	۱۹	۱۱	۳۱	۱۲	۲۷

اس جتر کو صورت کی ناہولدی کے پانی سے لکھ کر صورت کے ساتھ بھوکے اور اس جتر کو دیکھا جائے تو پراکرمی ہو۔

(۲) اس جتر کو زہر خاند کی مٹی سے کافہ پرکھے اور دہن۔ کو بھوک دھاس کرتے وقت کھاتے کے نیچے رکھے تو پراکرمی بنے۔

غذا اور قوت مردی

ایک عام اصول:

جو خوراک ہم روزمرہ کھاتے ہیں وہی عمدہ میں کیےائی طریقہ سے تحلیل ہو کر صاف و صالح خون پیدا کرتی ہے۔ اسی خون سے وہ سفید جو ہر پیدا ہوتا ہے۔ جو زندگی کی بنیاد اور جوانی کی لذتوں کا خزانہ تصور کیا جاتا ہے اگر یہ خوراک ایسی ہوگی کہ اس سے تازہ خون بیکسر مقدار میں نہ پیدا ہو سکے تو اس سے یقینی طور پر قوت مردی کو نقصان پہنچے گا لیکن اگر یہی خوراک اپنے اندر ایسے اجزاء رکھتی ہو جن سے صاف اور تازہ خون باافراط پیدا ہو تو قوت مردی کو اس سے نقص پہنچنا ایسا ہی یقینی ہے جیسا کہ سورج کی شعاعوں کے دنیا میں ادھر ادھر بکھرنے سے اچالے کا ہو جانا۔ جو غذا میں دل و دماغ جگر اور معدہ کو تقویت دیتی ہیں وہ قوت باہ میں اضافہ کرتی ہیں اور اس کے برخلاف جو غذا میں اعصاب و ریشہ کو کمزور کرتی ہیں وہ قوت مردی کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔

قابض دوا میں:

وہ غذا میں قوت مردی کے لئے از حد نقصان دہ ہیں جو قبض پیدا کریں۔ قبض سے معدہ کا فعل تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ قبض کی وجہ سے معدے کے بخارات دماغ کو جتے ہیں تو اس سے وہ احساس ثبوت منہل ہو جاتا ہے۔ جس سے باہ میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کوئی اصول مقرر نہیں کیا جاسکتا کہ کھانا غذا یقیناً قابض ہے اور کھانا نہیں۔ مختلف انسانوں کے مزاج اور قوت باہ میں قوتیں مختلف ہیں جو چیزیں طبی اصول کے مطابق قابض شمار کی جاتی ہیں۔ تجربہ ثابت کرتا ہے کہ قبض لوگوں پر ان کا بھی کوئی قابض اثر نہیں ہوتا۔ پھر ان تمام چیزوں کی تشریح کے لئے ان صفحات میں کوئی تمییز نہیں ہے جو طبی طور پر قبض پیدا کرنے کی ذمہ دار نہیں مانی گئی ہے۔ اس لئے مختصر طور پر اتنا ذہن نشین کر لیجئے کہ کوئی غذا بھی جو کسی انسان کے لئے قابض ثابت ہوئی

جس وہ قابل ترک ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی مقوی اثرات کی حامل بتائی جاتی ہو۔ طبی طور پر چٹا اور اردو بہترین مقوی باہ دایس ہیں لیکن جن لوگوں کو یہ فیض میں جٹلا کر دینی ہوں۔ ان کو یہ یاد دہانی دینی چاہیے کہ یہ سخت نقصان پہنچائیں گی۔ اس لئے ان کے مقوی باہ داند کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی قوت کو برقرار رکھنے کے شائقین کو ان سے نسبتاً کم زور دایس کھالیا زیادہ بہتر ہوگا۔

گرم مصالحہ اور قوت باہ:

آج کل ہر خاص و عام کا رجحان طبع چٹنی اور مصالحہ دار چیزوں کی طرف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ واضح کر دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بعض تیز اور مصالحہ دار چیزیں ہر عمر کا باہ ہوتی ہیں لیکن اصولی طور پر ہر ایک تیز محرک باہ چیز قوت باہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت یہ احتیاط رکھنا چاہئے کہ کئی البتہ بہت زیادہ مصالحہ دار اور چٹنی چیزوں سے احتراز کیا جائے لیکن جہاں باہ کو تحریک دینے کی ضرورت ہو اور کوئی سخت گرم دوا نہ کھلائی جا رہی ہو سرلیض کا مزاج بادی ہو یا غلیظ ہو وہاں گرم مصالحہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

زیرہ باہ کو کم زور کرتا ہے:

زیرہ سیاہ و سفید اگرچہ قوت باہ سے لئے نہایت مفید ہیں لیکن باہ کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ اس کا بہترین ثبوت تجربہ ہے کہ کبھی بھی قوی البابہ شخص کو زیرہ دو تین تولیہ مقدار میں روزانہ صبح کوٹھ کر چلا دینا اسے دو تین ہفتہ میں پوری طور پر نامرد بنا دینے کے لئے کافی ہے۔

دھنیا قوت مردی کے لئے نقصان دہ ہے:

شنگ دھنیا گرم مصالحہ کا ایک بہت بڑا جزو ہے۔ ہنز دھنیا بھی چھوٹک وغیرہ لگانے کے لئے بہت کثرت سے استعمال میں لایا جاتا ہے لیکن بہت کم لوگ اس راز سے واقف ہیں کہ دھنیا باہ کے لئے از حد مضر ہے۔ ہنز دھنیا شنگ دھنی سے بھی زیادہ غیر مفید ہے اگر سبز یا خشک دھنیا ایک یا دو تولیہ مقدار میں کوٹھ کر چلا جائے تو اسے خاصے قوی بیکمر کو دو تین ہفتوں میں نامرد بنا دیتا ہے۔

گرم مصالحہ کے مقوی باہ اجزاء:

گرم مصالحہ میں دار چینی، مسوختہ، تیز پاٹ اور بڑی الائچی بہت مفید اجزاء ہیں۔ دار چینی دماغ کے لئے نہایت افسریدی فوائد رکھتی ہے اور باہ کو سمجھان میں لاتی ہے۔ مسوختہ بھی مرکز تعامل میں تحریک پیدا کرنے کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ تیز پاٹ اور بڑی الائچی بھی مقوی باہ اثر رکھتی ہیں۔ ان چیزوں کے دیگر فوائد دانستہ نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔ بعض لوگ گرم مصالحہ میں لوگ بھی شامل کرتے ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ لوگ ایک مفید جزو ہے لیکن دار چینی مسوختہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے اس بات کی ضرورت نہیں کہ لوگ گرم مصالحہ میں شامل کر کے اس کی تاثیر کو اور بھی زیادہ گرم اور ایک حد تک مضر بنا دیا جائے۔ لوگ کا ایک دو دانہ بھی صبح و شام استعمال کرنا گرمی پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا امیدیر رائے میں لوگ گرم مصالحہ میں بھی استعمال نہ کیا جائے۔

لہسن اور پیاز:

ہندوؤں کے معزز اور قدیم روش کے پابند گھرانوں میں لہسن اور پیاز کو سخت قابل نفرت سمجھا جاتا ہے۔ یونانی کے بعض برہمن کشتری اور بپے تو ان کے نام سے بھی گھبراتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں پیاز استعمال ہوتا ہے لیکن لہسن کو تو چھوٹا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے مگر یہ ایک سخت غلط فہمی اور طبی اصولوں سے ناواقفیت کا ایک افسوس ناک مظاہرہ ہے۔ ہندوؤں کے ریشموں اور مٹیوں کے بنائے ہوئے آپوریو یک گرفتوں میں لہسن کی تحریف میں زمین اور آسمان کے قلابے ملائے پڑے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لہسن اور پیاز دونوں چیزیں از حد محرک اور مقوی باہ ہیں۔ کچا پیاز کھانا شاید باہ کے لئے زیادہ مفید ہو لیکن اس کا چھوٹک لگا نہایت بخشش بھی ہے۔ کچے پیاز میں چند ایک تیز اپنی مادے ایسے ہوتے ایسے ہوتے ہیں جو مضر سمجھتے ہوئے ہیں لیکن پکانے سے ان کی پورے طور پر اصلاح ہو جاتی ہے۔ پیاز کے صحت بخش اور مقوی باہ اثرات زمانہ قدیم سے تسلیم ہوتے چلے آئے ہیں۔ مصر قدیم تہذیب کا گوارہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے احرام بناتے وقت کارکن کثیر مقدار میں پیاز استعمال کرتے تھے اور

اسے جسمانی قوت اور صحت کے لئے نہایت مفید مانتے تھے۔ لیکن پیاز سے بھی زیادہ مفویٰ باہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مفویٰ باہ اثرات نہایت ہی نمایاں اور قابل محسوس ہیں۔ اگر سالم بخود کی وال کو موسم سرما میں چھ ماہ سے ایک تولہ تک لیسن کا چھوٹک لگا کر کوئی بلغمی مزاج کا شخص دو تین ہفتے لگا کر استعمال کرتا رہے تو باہ کو اس قدر غیر معمولی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ آبیرو دیکھ کر اس طب میں ایسے شیوس مفویٰ باہ نے درج ہیں۔ جن کا جزو اعظم لیسن ہے۔ لیسن پتوں کو از حد قوت دیتا ہے۔ باری اور بلغمی امراض کا قلع قمع کرتا ہے۔ اس کے اس قدر فوائد ہیں کہ اگر ان کا تفصیل سے بیان کیا جائے تو کئی صفحے درکار ہیں۔ اس لئے صرف اسی قدر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ لیسن اور پیاز کے استعمال کرنے سے منہ سے ناگواری ہو آجانی ہے مگر اس کا علاج نہایت آسان ہے۔ تمھوڑا سا قند سیاہ (گرز) سو ف یا ایک لاکھ بیس منہ میں رکھ لینے سے بد بو نکلے ہو جاتی ہے۔

باہ اور مغزیات:

قوت باہ اور مغزیات کے استعمال کا نہایت گہرا رشتہ ہے۔ یہاں قلت مصلحت کی وجہ سے اس رشتہ کی تشریح کرتے ہوئے صرف اسی قدر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ تقریباً تمام قسم کے مغزیات قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ مغز بادام، مغز چغندر، مغز پستہ، مغز اخروٹ، مغز فندق خصوصیت سے اس بارے میں قابل ذکر ہیں۔ مغز بادام کے برابر پنے ملا کر چبانا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے۔

مغز بادام مقرر 6 ماشہ، موزہ 6 ماشہ، بخود بریاں 6 ماشہ، کالی مرچ 3 ماشہ، منبری 1 تولہ ملا کر مچ و شام چبانا باہ کے لئے اچھا اثر رکھتا ہے۔ اگر اس کے اوپر سے دودھ لپی لیا جائے تو اور بھی مفید ہے۔ مغز بادام مصری اور لیسن بوجھ نہار منہ حسب قوت باہ استعمال کرنے سے دل و دماغ اور تمام جسم کو قوت پہنچتی ہے اور اس طرح بنیادی طور پر قوت باہ کو قلع پہنچاتا ہے۔ مغز چغندر کو کھڑا ملا کر چبانا بہت مفید ہے لیکن مغزیات کا حد سے زیادہ استعمال معدے کو خراب کرتا ہے۔ مغز بادام چھیلے بغیر استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ مغزیات جسم کو بڑا کرتے ہیں اور

خصوصیت سے مفویٰ دماغ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کو وقت خاص پر صرف کمزوری دماغ کی وجہ سے انتشار ہوتا ہو ان کے لئے مغزیات کا استعمال بہت مفید اثر رکھتا ہے۔

قوت باہ اور پھل:

قوت باہ میں اضافہ کرنے کے مصلحا اور بے ریشہ دار آدم جاسن آژو کیلا سیب انگور خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جس موسم میں یہ پھل کثرت سے مل سکیں۔ اس موسم میں ضرور بکثرت استعمال کرنے چاہئیں۔ ترش اور ریشہ دار آدم بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے ہیں جب تک بارش نہ ہو آدم کا مزاج بہت ہی گرم ہوتا ہے۔ بارش کے بعد اس کی گرمی یکھ کر ہو جاتی ہے۔ پھر بھی بہت گرم مزاجوں کو اس کا کثرت سے استعمال غیر مفید ہے۔ جسم پر پھوڑے پھیلیں اور اکثر آنکھوں کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔ آدم جس کو اوپر سے دودھ کی کمی پینا اس کی گرمی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ آدم جس کو اوپر سے جاسن کا استعمال بھی نہایت ہی مفید ہے۔ جاسن کا استعمال آدم کے مضرات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ نیز اس کی قوت میں کمی مٹانا اضافہ کرتا ہے۔ جاسن خصوصیت سے گرم مزاجوں کو از حد مفید ہے۔ جن کو جگر کی کمزوری کی وجہ سے سرعت وغیرہ کی شکایت ہو یا کھانا کھانے سے ہوتا ہو۔ ان کے لئے جاسن کا استعمال ایک اکسیری علاج سے کم نہیں۔ جاسن جگر کو طاقت دیتی ہے اور جسم میں ناخون پیدا کرتی ہے لیکن اس کا کثرت سے استعمال قبض کی شکایت کرتا ہے اور اکثر صورتوں میں پیسے کا شکار کر دیتا ہے۔

آژو کا مزاج سرد ہے۔ اس کے سرد مزاجوں کے لئے غیر مفید ہے۔ گرم مزاجوں کو خصوصیت سے بہت مفید پڑتا ہے۔ آژو ایک کثیر اللغہ پھل ہے لیکن اس سے جو غلظت پیدا ہوتی ہے وہ ردی اور ناقص ہوتی ہے۔ کیلا گرم مزاجوں کی قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ جسم کو بڑا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال کھانا مکھن کرنے میں بہت کچھ معاون ثابت ہوا ہے۔ کیلے کے کثرت سے استعمال سے قبض اچھا رہا اور غلظت کم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا بہترین علاج تمھوڑے سے کچے چاول چبا

لیتا ہے۔ کیلے کے استعمال کے بعد دو چار ماشہ کپے چاول چبا لیتا بھی اس کا کوئی نقصان دہ اثر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔
سیب دل و دماغ، معدہ و جگر تمام اعضائے ریسیر کو طاقت دیتا ہے۔
قدرے قابض ہے ہر مزاج کو مفید ہے۔
انگور خصوصیت سے خون پیدا کرنے میں موثر ہے۔ ملینیا طبع ہے جسم کو طاقت و توانائی بخشتا ہے۔

قوت باہر چھاپچھ اور دہی:

چھاپچھ اور دہی قوت باہر کے لئے مفید نہیں ہیں بلکہ بعض صورتوں میں سخت مضر ہیں۔ یعنی یا بادی مزاجوں کو اگر ضعف باہر کی شکایت لاحق ہو تو چھاپچھ یا دہی کا بکثرت استعمال ان کے لئے زہرِ بلامل ہے کم خطرناک اثر نہیں رکھتا لیکن گرم مزاجوں کے لئے چھاپچھ اور دہی کچھ زیادہ نقصان دہ نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں مفید بھی ہیں۔ چھاپچھ اور دہی ہمیشہ پیٹے استعمال کرنے چاہئیں۔
کھانا دہی ترش چھاپچھ گرم مزاجوں کی باہر کے لئے بھی سخت مضر ہیں۔ دہی اور چھاپچھ قابض اثر رکھتے ہیں۔ پیٹے دہی میں مثلاً کھانا چھاپچھ گرم مزاجوں کے لئے اکثر صورتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

قوت باہر اور اجاز سر کردہ وغیرہ:

قوت باہر کے لئے کوئی چیز ایسی سخت مضر نہیں ہے۔ جس قدر اجاز سر کردہ چٹنیاں اور حتم قسم کی چٹنی ترش اور محض زبان کے ذائقہ کے لئے تیار کی ہوئی پکڑیاں وغیرہ لیکن قابلِ فحشوں نظارہ ہے کہ روز بروز کمزور اور قوت باہر سے عاری ہو جانے کے باوجود بھی لوگوں کا میلان طبع ان قابلِ باہر چٹنی چیزوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اجاز سر کردہ وغیرہ چٹنی چیزیں مٹی کا ستیانہ کر دیتی ہیں۔ پٹوں کو کمزور کر دیتی ہیں۔ دماغ اور حواس میں خلل ڈالتی ہیں لیکن شاذ و نادر طور پر گاہے گاہے زبان کا ذائقہ بدلنے کے لئے کسی چٹنی چیز کا استعمال کر لینا مضر نہیں ہے۔

قوت باہر اور دودھ:

دودھ ہے۔ دودھ میں وہ تمام ضروری اجزاء موجود ہیں جو زندگی قائم رکھنے اور جسم کی پرورش کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ دودھ ایک مکمل خوراک ہے۔ سبھی اس کا لطیف عطر ہے۔ دودھ اور کھجی انسان کی قدرتی خوراک ہے۔ جس سے جسم پرورش پاتا ہے۔ بھینس کی دھاریں قوت باہر بڑھا۔ نے کے لئے خصوصیت سے مفید ہیں۔ بھینس کا تازہ دودھ اس سے کچھ کم مقوی ہوتا ہے اور گرم کیا ہوا اور جوش دیا ہوا۔ اس سے بھی کم طاقت رکھتا ہے۔ جوش دینے سے دودھ کے کئی مفید صحت اور حیات بخش اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ گائے کا دودھ اس قدر مفید نہیں جس قدر بھینس کا دودھ۔ بھینس کا دودھ زیادہ قوت بخش ہونے کے سبب ثقیل اور بھاری ہوتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو بھینس کا دودھ پورے طور پر ہضم نہ ہو سکتا ہو وہ گائے کا دودھ ہی پئیں۔ بھورے رنگ کی بھینس کا دودھ اور سب رنگوں کی بھینسوں کے دودھ سے زیادہ مقوی ہوتا ہے۔ گائے کا دودھ بغیر جوش دیے نہ چینا چاہئے کیونکہ تجربات نے گائے سے ملنے کے مرض کی کثرت بتائی ہے۔ اس لئے گائے کا کچا دودھ اکثر مرض میں حل جتنا کر دیتا ہے۔ دودھ کوئی بھی ہوا گرم ہونے کے بعد زیادہ دیر تک پانی پڑا رہے تو اس میں کئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بھینس کے دودھ کی نسبت گائے کے دودھ میں بہت جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ اس لئے زیادہ دیر کار کھا ہوا دودھ بغیر جوش دیے چینا خطرناک ہے۔

گائے کے دودھ میں اکثر دھونے سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہی بھینس کے دودھ میں دو گن گھنٹہ کے اندر اندر ہی جراثیم پیدا ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ دودھ کی صاف جگہ رکھا ہوا ہو تو جراثیم زیادہ تر میں پیدا ہوتے ہیں لیکن ٹاپاک جگہ رکھنے سے جراثیم جلدی پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو تازہ دودھا ہوا دودھ پینے سے قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ جوش دیا ہوا دودھ پئیں اور جوش دینے سے دودھ کے قیمتی اجزاء ضائع جانے کا زیادہ خیال نہ کریں۔
سیاہ رنگ کی گائے کا دودھ تمام رنگ کی گائوں کے دودھ سے زیادہ اچھا اور صحت بخش ہوتا ہے۔

کھری کا دودھ باہر کے لئے غیر مفید ہے۔ باقی جانوروں کے دودھ کا ذکر کرنے کی یہاں گنجائش ہے نہ ضرورت۔

شہد حرارت فریزی کو براہینت کرتا ہے اور باہ کو طاقت دیتا ہے۔ جسم کو طاقتور اور توانا بناتا ہے۔ موافق آنے پر تمام جسم کی پرورش کرتا ہے۔ پختی اور باہی مزاجوں کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ قوت باہ کو بڑھانے اور جسم کی پرورش کرنے کے لئے اس کی طاقتیں اٹھانے سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ گرم مزاجوں میں اس کا استعمال اکثر غیر مفید ثابت ہوا ہے۔ گرم مزاج کو جوان زیادہ مقدار میں استعمال کریں تو اکثر خون خشک کر دیتا ہے اور چہرے پر زردی پھیلا دیتا ہے۔ قوت باہ کو بڑھانے کے لئے اسے دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد تھوڑی مقدار میں اس کا چاٹ لینا کھانے کو ہضم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے اور قوت بھی بڑھاتا ہے۔ شہد کو اٹھانے کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ شہد اور گاجر کھانا بھی کمال کا طاقت بخش اثر رکھتا ہے۔ شہد اور گھی کو ہوا ملا کر استعمال کرنے سے زہر پیدا ہوتا ہے۔ جو جسم کے لئے انتہا درجہ نقصان دہ ہے۔

چھوہارہ

چھوہارہ نہایت ہی مقوی باہ اور کثیر غذا پھل ہے۔ بدن کو مونا کرتا ہے۔ جسم کو طاقت دیتا ہے اور خون کثیر مقدار میں پیدا کرتا ہے لیکن اس کے استعمال سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اس لئے ایسے افراد کی شمولیت سے استعمال کیا جاتا ہے جو اس کے اس نقص کو دور کر سکیں۔ فاسی میں اسے خرا کہتے ہیں۔ مجون آرد و خرماساں کا مشہور و معروف مرکب ہے جو تولید و تقظیہ مٹی اور قوت باہ کے لئے قابل قدر چیز ہے۔ باہی ام کے بیان میں جو چھوہارے کے اجزاء والی چٹنی لکھی گئی ہے وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ غذا ہے۔ اسے استعمال نہ کر سکیں تو مندرجہ ذیل طریقہ سے استعمال کریں۔ چھوہارے کی تاشیر گرم ہوتی ہے۔ اسے موسم گرمیوں میں ذرا سوچ بچھ کر استعمال کرنا چاہئے۔

حسب طاقت جسمانی و حسب حالات موسم دو سے چار عدد تک چھوہارے لے کر رات بھر کی کورے برتن میں بھگور رکھیں۔ صبح ان کی کھلی نکال کر پیچک دیں اور نصف سر دودھ میں جوش دیں۔ چھوہارے نکال کر اس کا دودھ استعمال کریں۔ اگر چھوہارے گرمی نہ کرتے ہوں تو پہلے چھوہارے کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ بچہ مقوی باہ و مسکن بدن ہے۔ چھوہارے کے بہت سے مرکبات ہیں مگر چونکہ اس حصہ کو زیادہ طول دینا مقصود نہیں (اس میں تو صرف یہی بتانا ہے کہ کون سے مفردات مقوی باہ ہیں یا ذرا وضاحت کے لئے ان کے استعمال کرنے کے چند ضروری طریقے بتائے ہیں)۔ اس لئے انہیں دو طریقوں پر آکٹھا کیا جاتا ہے۔

پیاز

پیاز باہ کو حرکت میں لانے کے لئے ایک سلسلہ چیز ہے لیکن اس کی کثرت حافظہ کو کند اور دماغ کو خراب کر دیتی ہے۔ پیاز کے ساتھ کالی مرچ اور دار چینی کا استعمال کرنا اس نقص کی اصلاح کر دیتا ہے اور پیاز کو زیادہ مقوی باہ بناتا دیتا ہے۔ پیاز دال مصالحہ یعنی دغیرہ میں استعمال کرنا اس قدر زیادہ مفید نہیں ہو سکتا جس قدر مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی طریقے سے استعمال کرنے پر ہو سکتا ہے۔ سفید پیاز سرخ پیاز سے زیادہ مقوی ہوتا ہے۔

بے حد مقوی باہ نسخہ

پیاز سفید تین عدد لے کر کسی قلعی دار برتن میں رکھیں۔ اس پر گائے یا بھینس کا دودھ اس قدر ڈالیں کہ چار انگلیں اوپر تک آجائے پھر اس کو زہم آگ پر پکا لیں۔ جب گل جائے تو اتار لیں اور سرد ہو جانے پر اس کے برابر گائے کا گھی داخل کریں اور پھر آگ پر برائیں کریں اور برابر وزن شہد ملا کر توام کریں۔ اتار کر سرد ہونے پر اس میں سے نصف صبح اور نصف شام مرینٹھ کو کھلائیں۔ حسب قوت ہضم پیاز بڑے یا چھوٹے لیے جاسکتے ہیں۔ اس طریقے پر استعمال

کر گل جائیں۔ شہد ملا کر موسم سرما میں اس کچھر کو مٹوا کر کئی ہفتے تک استعمال کرنے سے قوت باہ حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔

مجنون سیر

لہسن کا مشہور معروف یونانی مرکب جو قوت باہ کے لئے عجیب و غریب فوائد کا حامل ہے۔

ترکیب تیاری: لہسن چھلایا ہوا اور بالکل صاف کیا ہوا آدھ سیر لے کر ایک سیر گائے کا دودھ میں پکائیں یہاں تک کہ گل جائے۔ اب اس میں شہد خالص 5 تولہ اور گھی خالص 5 تولہ شامل کریں۔ جب ابھی طرح آپس میں مل جائیں تو نیچے اتار لیں۔ پھر مندرجہ ذیل ادویات کو چھان کر اس میں اچھی طرح آپس میں گوندھ کر ملائیں۔ ادویات یہ ہیں:

لوگب۔ جائل۔ چاوتری۔ مرق سیاہ۔ مصطکی رومی۔ سونٹھ۔ الاچنی خورو۔ الاچنی کلاں۔ پوست بلیک کاہلی۔ دار چینی۔ ہر ایک دو تولہ گیادہ ماشہ۔ اگر زعفران۔ ہر ایک ساڑھے پانچ ماشہ۔
مقدار: موسم سرما میں صبح اور رات کو سوتے وقت 5 بیون ماشہ سے سات ماشہ تک استعمال کریں۔
فوائد: معدے کو طاقت دیتی ہے، بھوک خوب لگاتی ہے، بلغم کو رفع کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے، جسم کی رنگت نکھارتی ہے، حرارت غریزی کو براہینہ کرتی ہے اور بچوں کو طاقت دیتی ہے۔ بوزموں کو خاص طور پر موافق ہے۔ ست کو چست بناتی ہے۔

گاجر

مشہور معروف سبزی ہے، خصوصیت سے مجکر کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کی رنگت کو نکھارتی ہے پھرے پر سرخی کی لہر لاتی ہے، فرانس کی حسین عورتیں اپنے حسن و جمال میں نکھار پیدا کرنے کے لئے گاجر کا کثرت سے استعمال کرتی ہیں۔ اس میں قدرتی طور پر فولاد کے اجزاء شامل ہوتے ہیں اور یہی اس کی ساری

کرنے سے پیاز کی مضیف دماغ خاصیت زائل ہو جاتی ہے اور مقوی باہ خاصیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس ترکیب سے پیاز استعمال کیا جائے تو باہ میں بے حد تحریک پیدا ہوتی ہے۔ جن کا دل جماع کی طرف راغب بھی نہ ہو تو اس کے استعمال سے ان کو جماع کی اس قدر خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ بغیر عورت کے بھی جنٹس آسکتا۔

فوری اثر مقوی باہ چٹکلا:

چنے کی روٹی کے ساتھ پیاز اور گڑ کھانا قوت امتشا میں بے حد اضافہ کرتا ہے۔ چند ہی روز میں غضب کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ پیاز اور قند سیاہ دلوں چیزوں کو ملا کر کھانا فوراً ملحوظ لاتا ہے۔ آزمائش کر کے دیکھ لیں۔

بیحد مقوی باہ مرکب:

سفید پیاز کا رس 8 ماشہ۔ آدک کا رس 6 ماشہ۔ شہد 6 ماشہ۔ گھی 3 ماشہ۔
ترکیب تیاری: ان چاروں چیزوں کو ملا کر پیسے سے قوت باہ میں بیحد اضافہ ہوتا ہے۔ دو تین ماہ تک متواتر استعمال کرنا نہایت ہی عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ حسب قوت باہ ان چیزوں کا وزن دو گنا اور تین گنا تک کیا جاسکتا ہے۔ موافق آنے پر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ اوپر سے دودھ پینا بہتو چٹک لگن زیادہ مفید ہوگا۔ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

لہسن

لہسن پیاز سے زیادہ مقوی باہ اور پیاز سے زیادہ گرم ہے۔ غذا اور قوت مردی کے بیان میں اس پر ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا ہے۔ یہاں اس کے دو مشہور مرکب درج کیے جاتے ہیں۔

1۔ لہسن کو کچیر:

رشیوں اور فیوں کے بنائے ہوئے آریویدک گرنتوں میں لہسن کی کچیر کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ ایک تولہ سے لے کر دو تولہ تک لہسن کی پوتھیاں چیل کر رات بھر چھاپھ میں بھگو رکھیں۔ صبح کال کر دو دھ میں اس قدر جوش دیں

کرامات کا راز ہے۔ اس کی مقوی باہ تاثیر زمانہ قدیم سے سلسلہ ہے۔ شکر یا شہد کے ساتھ اس کا استعمال کرنا باہ کو طاقت دیتا ہے اور خواہش میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ موسم سرما میں کسی نہ کسی ڈھنگ سے حسبِ وقت بخم گاڑوں کا استعمال کرتے رہیں تو قوت باہ کی کمی کی شکایت نہ ہوگی۔ گاڑے کے دو نہایت مفید مرکبات درج ذیل ہیں:

حلوائے گزر مغزیات والا

جو مادہ منویہ کی تولید اور قوت باہ کی فراہم کے لئے نہایت بے خطا چیز ہے۔ چکی پکی خوش رنگ گاڑیں لے کر پانی سے دھوئیں۔ پھر چاقو سے چمیل کر اندر سے سخت سی منوٹی نکال دیں۔ اب گاڑے کو لے کر باریک کدو کس کر لیں یا سل بنے پر باریک چیں لیں۔ اس طرح کی باریک پسی ہوئی گاڑیں ایک سیر ہوئی چائیں۔ اب انہیں ایک سیر دودھ میں جوش دیں حتیٰ کہ بالکل گل جائیں اور دودھ بھی خشک ہو جائے۔ اس کے بعد ایک قلعی دار برتن میں ڈیڑھ پاؤنچ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ نیچے بھلی آگ جلائیں۔ جب بھی خوب سرخ ہو جائے تو اس میں ابلی ہوئی گاڑیں ڈال کر بھونیں حتیٰ کہ بالکل بریاں ہو جائیں۔ نہ تو جیلے جائیں اور نہ بجی ہی رہیں۔ اس کے بعد آدھ سیر مصری باریک بھی ہوئی ملا کر پانچ منٹ تک آگ پر ہی رہنے دیں۔ پھر آگ سے اتار کر رکھ لیں اور مندرجہ ذیل مغزیات جو کوب کر کے ملا دیں۔ لیکن حلوائے گزر مغزیات والا تیار ہے۔ وہ مغزیات یہ ہیں:

مغز بادام شیریں (چیلے ہوئے) مغز ناریل مغز پستہ 5-5 تولہ مغز اخروت مغز چلغوزہ مغز فندق مغز چر دھنی 2-2 تولہ۔
ترکیب استعمال: بوقت صبح ناشتہ کے طور پر ایک چمچناک سے لے کر دو چمچناک تک استعمال کریں۔

نوٹ: دیگر حلوائے گزر مغزیات والا میں پندرہ سولہ نیم برشت اظہوں کی زردیاں بھی ملا لیں تو اس کے مقوی باہ فوائد میں بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جریان احتلام نامردی کو دور کرنے والے نہایت پُر تاثیر سادہ نسخہ

موجس 6 ماشہ مصری ایک تولہ دودھ گائے نصف سیر۔ خوب جوشا کر صبح و شام پئیں۔ دو ماہ میں نامردی بھی مرد ہو جائے گا۔

ختم کوچ 5 تولہ۔ تالکھانہ 5 تولہ۔ مصری کوڑہ 10 تولہ نہایت باریک سفوف بنا کر ایک ایک تولہ صبح شام ہر اہ نیم گرم دودھ پئیں۔ جریان احتلام کا نام نہیں رہے گا۔

بداری قد ایک تولہ نہایت باریک چیں کر اس میں برابر وزن مصری ملا کر ہر روز صبح شام دودھ گائے کے ساتھ استعمال کرنے والے کی مٹی کی تمام نیاریاں دور ہوں گی۔

دال اور مقشر ایک تولہ نہایت باریک چیں کر ڈھائی تولہ بھی میں بریاں کریں اور جب سرخ ہو جائے تو اس میں ایک پاؤ گائے کا دودھ ڈال کر بطور کھیر پکا لیں اور مصری ملا کر ہر روز صبح کے وقت کھایا کریں۔ یہ غذا ذرا نفیس ہوتی ہے۔ پہلے ایک تولہ شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھائیں۔ پانچ تولہ دال تک لے جائیں۔ اس انداز سے بھی دودھ کا وزن بھی بڑھاتے جائیں۔ ازل ورجہ کی مقوی ہے۔

زین قد ایک سیر لے کر ہاتھوں کو تیل لگا کر چاقو سے چمیل ڈالیں اور

باریک باریک بھگو کے کرکڑی میں نصف سیر گئی ڈال کر بریاں کر لیں جس قدر وزن ہو اس سے سلواں حصہ قائل ملا کر خوب چیس لیں اور چار گنا مصری باریک کر کے ملائیں۔ اس میں سے دو تولہ میج اور دو تولہ شام غراہ نیم گرم دودھ استعمال کریں۔ ناقابل برداشت طاقت پیدا ہوگی۔

گائے کے آدھ سیر دودھ میں ایک تولہ ستارہ کا سنوف ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ ڈیڑھ پاؤدہ جائے۔ پھر اس میں مصری ملا کر ہر روز رات کو سوتے وقت پیا کریں۔ نہایت مقوی باہ ہے۔

سکمل کے درخت کی بیز چھال لے کر اس میں سے دو تولہ رس نکالیں اور اس میں دو تولہ مصری ملا کر صرف رات کو تنک کھائیں۔ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے بے شمار بیج پیدا ہوگا۔

بداری قد ایک تولہ گولہ کارس چھ ماشہ بھی ایک تولہ ہر روز میج و شام ملا کر پینے سے طاقت بڑھ جاتی ہے۔

بداری قد کا سنوف ایک تولہ گولہ کارس دو تولہ ملا کر کھلائیں اور لوہے سے حسب ضرورت گائے کا دودھ نیم گرم مصری ملا کر چیس۔ نہایت مقوی باہ ہے۔

آملہ خشک نہایت باریک سنوف بنا کر سات مرتبہ بیز آملوں کے رس میں بھگوئیں اور خشک کر لیں۔ پھر سنوف بنائیں۔ اس میں دو چنہ کھاڑ ملا کر گائے کے نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ باہ نمک اور جریان کو دور کرتا ہے۔

بداری قد خشک خوب باریک چیسیں۔ اس میں آملوں کی طرح بیز بداری قد کے رس کی سات پچہ دیں اور خشک کر کے سنوف بنائیں۔

اس میں دو چنہ کھاڑ ملا کر گرم دودھ کے ہمراہ ہر روز ایک تولہ سے دو تولہ میج و شام استعمال کریں۔ نہایت مفصلہ مٹی و مقوی باہ ہے۔

استحلاہ جریان قطعی طور پر دور ہو جاتا ہے۔

خشک ستارہ کا سنوف کر کے بیز ستارہ کے رس میں بشرح صدر سات پچہ

دیں اور پھر خشک کر کے سنوف بنائیں۔ کنا کھاڑ ملا کر نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک تولہ سے دو تولہ تک ہر روز میج و شام کھایا کریں۔ بے حد مقوی و داغ جریان ہے۔

پوست میج کوٹ کٹا رہ ایک تولہ خوب چکل کر کسی سفید پٹے میں پٹی باغہ کر نصف سیر دودھ میں ڈالیں اور اس میں نصف پانی ملا کر اس قدر جوش دیں کہ تمام پانی جل کر صرف دودھ عیارہ جائے تو اس میں مصری ملا کر برابر چالیس روز تک استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے نامردی تک دور ہو جاتی ہے۔

گل سیاہ دو تولہ کوکر دو تولہ دونوں کو خوب باریک چیس کر نصف سیر دودھ بکری میں بلور کیکر پکا کر استعمال کریں۔ اس سے خلق اور انغلام سے پیدا شدہ نامردی رنج ہوتی ہے۔ تین ہفتہ تک استعمال کرنا چاہئے۔

آرد سنگاڑہ حسب ضرورت لے کر گھی میں بریاں کریں اور چاشنی ملا کر بلور علوا بنائیں۔ اس کو چالیس روز تک کھانے سے جریان اختلاہ نامردی چلی جاتی ہے۔

منظر ادام چھ ماشہ بنئے ہوئے چنوں کی دال چھ ماشہ دونوں کو چیس کر ہمراہ دودھ گائے میج و شام کھانے سے خوب طاقت پیدا ہوتی ہے۔

آٹھ ماشہ سنوف سنگندہ ناگوری نصف سیر گائے کے دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ ڈیڑھ پاؤدہ دھ جائے۔ اس میں تین چار تولہ مصری ملا کر ہر روز پینے سے چالیس دن میں طاقت خوب بڑھتی ہے۔ رنگ دن بدن سرخ ہوتا جاتا ہے۔

لہسن نصف سیر خوب چھیل کر صاف کریں اور اس کو کوٹ کر چار سیر دودھ میں ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ گھویا بن جائے۔ جب گھویا بن جائے تو اس کو نصف سیر گھی میں بریاں کر لیں اور ٹھنڈا کر کے دو سیر شہد ڈال کر میون تیار کریں۔ ایک تولہ سے تین تولہ تک ہمراہ دودھ دونوں وقت استعمال کریں۔ نہایت مقوی باہ مولد مٹی و نمک ہے۔ اس کے

استعمال سے قلعہ بھی نہیں ہوتی۔ مرض نامردی بھی اس سے رنج ہو جاتا

ہے۔ چلی بول خشک پانچ تولہ پوست مولسری پانچ تولہ ستارہ پانچ تولہ
موجس پانچ تولہ سب کو نہایت بار یک صوف بنا کر برابر وزن کھاٹ
ٹلا کر اس میں سے چھ ماشہ صغیر چھ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھائیں۔
اس کے چند روز استعمال کرنے سے دیرج شہد کی طرح گاڑھا ہو جاتا

ہے۔ چچا کو نہ بول کی چلی ہم وزن لے کر خوب بار یک چیں لیں۔ اس میں
ایک تولہ صغیر ایک تولہ شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے
سے طاقت بڑھتی ہے اور جریان احتلام کو کاٹ دیتا ہے۔
کوئلہ برکوز پوست درخت گلز دووں کو سایہ میں خشک کر کے دو چند
مصری ملائیں اور اس میں سے ایک ایک تولہ روزانہ ہمراہ دودھ استعمال
کریں۔ جریان احتلام اور کمزوری کا بھی علاج ہے۔

بعض لوگ اعتزاز میں کرتے ہیں کہ برتھ کنٹرول نسل کشی کے مترادف ہے۔ بالکل
سب سے بڑی نسل کشی یہ ہے کہ آپ ایک بچہ پیدا کریں اور اس کو پیٹ بھر کے
روٹی بھی نہ کھلائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب بچوں کی مناسب پرورش اور تعلیم و
تربیت نہیں ہوتی۔ وہ بچے قوم کے لئے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کمزور، ناتوان، بیمار
بچے ملک اور قوم پر بوجھ ہیں۔

جیسا کہ ٹیڈی ڈاکٹر میری سٹوڈنٹس نے مجھ کو لکھا ہے کہ
"جملہ کو روکنے کی جتنی بھی تدبیریں ہیں وہ رحم میں ٹپے ہوئے بچے کی
ہلاکت کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ تباہی زدہ مرد کے نطفہ کو عہدت کے
اندھے کے ساتھ ٹھنڈے سے روکتی ہیں۔ یعنی جراثیم کشی کو بچہ دانی کے توجہ
پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جاتا ہے۔ یوں بھی کروڑوں جراثیم ایک
انزال میں خارج ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک کپڑا بھی زمانہ اندھے
سے مل کر حمل ٹھہراتا ہے۔ اور باقی کروڑوں کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں
جب بے شمار جراثیم مسمیٰ خود بخود ہلاک ہو جاتے ہیں تو قدرت کے
ہاتھوں ان کروڑوں ہلاک ہونے والوں میں ایک اندھا اضافہ کر دینے
سے کیا بوجھ ہے؟"

برتھ کنٹرول کے یہ معنی نہیں کہ بچے بالکل پیٹ ہی نہ کئے جائیں۔ بلکہ اس کا

مطلب یہ ہے کہ غلط کے ماتحت پیدا کئے جائیں۔ ہر سال بچہ پیدا کرنے کی بجائے
تین چار سال بعد بچہ پیدا کیا جائے۔ ایک بچے کے بعد دوسرے اس وقت پیدا کرنا
چاہئے۔ جب ماں کی صحت اس بات کی اجازت دیتی ہو۔ مالی حیثیت اچھی ہو
بچے کی پرورش، تعلیم و تربیت اور بیماریاؤں وغیرہ کا خرچ برداشت ہو سکتا ہو۔
بقول لیڈی ڈاکٹر میری سٹوٹس اپنی مرضی کے مطابق اولاد کی تعداد کو کم رکھنے
یا زیادہ کرنے کے علم کو جاننے اور اس پر عمل کرنے سے بچی فزع انسان کی راحت
خوشی اور ناراضی الہی میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ برتر کنٹرول کے
امولوں پر عمل کرنے سے طیوں، کوڑھیوں، پانکھوں، کوئے ٹکڑوں، آتشکد اور
سوزاک کے مریضوں کی تعداد میں کمی ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان امراض میں مبتلا مریضوں کے ہاں اولاد پیدا ہونے سے
رک جائے گی۔ نہ ان کے ہاں اولاد ہوگی اور نہ والدین سے بچوں کو بیماریاں وراثت
میں ملیں گی۔ اور اس کا ترقی اور لازمی نتیجہ ہماری قوم کی جسمانی و روحانی اور
دماغی ترقی ہوگا۔

ایہ طبی اصول ہے کہ جب تک عدوت کی جسمانی اور دماغی نشوونما مکمل نہ
ہو جائے۔ اسے اولاد پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ کم عمری میں قومیت کی شادی بھی
نہیں کرنی چاہئے۔ یہ نہ صرف ماں کے لئے ہی مفید ہے بلکہ بچے کے حق میں بھی مفید
ہے۔ ماں کی تندرستی اور صحت پر اولاد کی تندرستی منحصر ہے۔

۲۔ ایک بچہ پیدا کرنے کے بعد تین چار برس تک دوسرا بچہ پیدا کرنے سے بچنا
چاہئے۔ بچے کی پیدائش کے وقت عورت ایک طرح سے زیادہ جسم حاصل کرتی ہے
اس لئے وضع حمل کے بعد اسے کچھ مدت آرام کی ضرورت ہے۔

۲۔ ماں باپ بی سے اگر کوئی ہتھک، سوزاک، آتشک، مرگی، پاگلگی، وغیرہ
بیماری میں مبتلا ہو تو انہیں اولاد پیدا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ والدین کو
کوئی آہ نہیں کہ وہ دنیا میں بیماریوں کی تعداد بڑھائیں۔

۳۔ والدین سوزاک میں مبتلا ہوں تو عموماً بچہ اندھا پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ جن والدین کو تپ دن ہوا کے ہاں ایسا کمزور بچہ ہوتا ہے
جس سے تپ دن کا بہت جلد حر ہو سکتا ہے۔

۵۔ مرگی، پاگلگی وغیرہ امراض والدین سے بچوں کو وراثت میں
مٹے ہیں۔

۶۔ جن نمائک میں برتر کنٹرول کے امولوں پر عمل ہوتا ہے اور ایک بچے کے بعد
دوسرا بچہ تین چار سال کی مدت کے بعد پیدا کیا جاتا ہے وہاں مضبوط اور تندرست
اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جانا چاہئے کہ تندرست اور خوبصورت لڑکا ایک درجہ
بیمار اور کمزور لڑکوں سے الگ درجہ بہتر ہے۔ اسی طرح سبب طرح ایک سورت
لاکھوں قماروں سے بہتر ہے اور زیادہ روشنی دیتا ہے۔

۷۔ دوسرے ملکوں میں لوگ اپنی مرضی سے صرف اس قدر اولاد پیدا کرتے ہیں

جس کی وہ اچھی طرح سے پردوش کر سکیں اور اس کی تمام ذمہ داریوں کو آسانی سے برداشت کر سکیں۔

مثال کے طور پر انگلستان، جرمنی اور امریکہ کو لیجئے وہاں کے لوگ اپنی مرضی سے اداوارہ پیا کرتے ہیں۔ ان کے بچے کچھ زمین تزرست اور توانا جیتے ہیں۔ اور آج وہ لوگ جہاں کی آبادی ہندوستان کے متاثرہ میں کچھ کچھ نہیں ہے ہندوستانیوں پر اپنا سائنس دانوں اور شہ زوری کے طفیل حکومت کر رہے ہیں۔

۶۔ ان وجوہ کی بنا پر برتھ کنٹرول کی تباہی پر عمل پیرا ہونا خاص طور پر ہندوستان کے لوگوں کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ انہیں اپنی ترقی کے لئے کوشش کرنا تاکہ وہ بھی دوسری قوموں کی طرح مضبوط اور تندرست بن سکیں۔ اور اس طرح سے ہندوستانی لوگوں کی جسمانی اور داخلی قوت کی حفاظت ہو سکے نیز ملک کی اقتصادی حالت جو ہماری تباہی کا سب سے بڑا سبب ہے دوسری پر اُجاس ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کمزور آدمی طاقت والے آدمی کی نسبت بہت کم جسمانی اور داخلی مشقت کرنے کے قابل ہوتا ہے اور ایسے شخص کی مزدوری بھی اسی حساب سے کم ہوتی ہے۔

برتھ کنٹرول میں قدرت کا ماتھ

کیا قانون قدرت برتھ کنٹرول کے حق میں ہے؟ قدرت پر ایٹم بوم کو دیکھ کے بے گناہ کیا تدبیریں کرتی ہے؟

قدرت کو اس بات کا پورا احساس ہے کہ اگر پر ایٹم بوم کی رفتار حد سے بڑھ گئی تو دنیا کی آبادی روز بروز بڑھتی چلی جائے گی اور آخر کار یہ زمین انسانوں کے بسنے کے لئے ناکافی ہو جائے گی۔ اس لئے قدرت خود بخود ایسے حالات پیدا کرتی رہتی ہے جس سے دنیا کی آبادی بھرتا م رہے اور تاسل حد سے زیادہ نہ بڑھے۔ چنانچہ ذیلی میں وہ طریقہ درج کئے جاتے ہیں جو خود قدرت انسان کے برتھ کنٹرول کے لئے استعمال کرتی ہے۔

زندہ انسانوں کی ہلاکت

پہلا طریقہ جو قدرت اختیار کرتی ہے وہ یہ ہے کہ کمزور اور بیمار بچوں کو ہلاک کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں قریباً بیس فی صد بچے ایک سال کی عمر پانے سے قبل ہی مر جاتے ہیں اور جب ضرورت ہو تو قدرت اس ہلاکت کو ملکوں کی باہمی جنگ، زلزلہ، طاعون و ہیضہ وغیرہ بیماریوں کے ذریعہ زیادہ وسیع کر دیتی ہے تاکہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کی اقتصادی مساوات

تاقم رہے۔

متمدن انسان اکثر قدرت کے ان رسائی ہلاکت کے راستے میں روک پیرا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مریضوں اور پاجون کے لئے جو زندگی کی دوا میں حصہ لینے کے قابل نہ رہے ہوں اور جنہیں قدرت بھی رحم کے قابل نہ سمجھتی ہو مریض خانے اور غریب خانے وغیرہ بناتے ہیں۔ لیکن یہ اسی تمدن کا کرشمہ ہے کہ جہاں وہ ناقابل انسانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں دُشمن کی اقتصادی مشکلات نے انہیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ تاسل کو روکنے کی مصنوعی تدابیر سمجھیں اور ایسے طریقے استعمال میں لائیں جس سے انسان کی فائتہ پرائش نہ ہو سکے۔

چنانچہ برتھ کنٹرول انسان کی اسی کوشش کا نتیجہ ہے جسے اب تمام متمدن ممالک میں بہت ضروری خیال کیا گیا ہے۔ اور جو اس لحاظ سے مذکورہ بالا قدرتی وسائل کی نسبت بہتر ہے۔ کیونکہ قدرت انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے ہلاک کر دیتی ہے لیکن برتھ کنٹرول کے ذریعے انسان کی پرائش ہی کو حسب ضرورت روک دیا جاسکتا ہے۔

پیدائش کو روکنا

اگرچہ برتھ کنٹرول کے وہ طریقے جو انسان کے ایجاد کئے ہیں، قدرت

کو دنیا کی آبادی کا تناسب قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ خود قدرت ایسا کوئی طریقہ استعمال نہیں کرتی جس سے اولاد پیدا ہونے سے روک جائے۔

قدرت ایسے بہت سے طریقے استعمال کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ منی کے کیڑوں کو اندھا پیدا کرتی ہے۔ جب وہ خارج ہوتے ہیں اور عورت کے رحم میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں آنکھیں نہ مچنے کے باعث راستہ نہیں ملتا۔ اپنی منزل مقصد پر پہنچنے کے لئے انہیں چھ سات اینچ کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ جس کے لئے قریباً چار روز کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ لیکن راستے میں انہیں نفاس وغیرہ کے اندر سے گزرنا پڑتا ہے، جہاں ان میں سے اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور اس دوا دھوپ میں صرف طاقتور اور تیز رفتار کیڑے ہی زائمانڈے تک پہنچ سکتے ہیں۔

گویا قدرت ایک شخص کی ایک ہی دفعہ خارج شدہ منی میں سے بھی اکلک کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ جن میں سے ہر ایک کیڑا پھر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قدرت کے دوسرے طریقے

قدرت نے پرائش کو روکنے کے لئے یہ اصول بھی بنایا ہے کہ حمل وضع

جن اور ادا آسام میں جب کہ بچہ دو دوہ تیار ہو مٹا عورت کو دوسرا حمل نہیں ہو سکتا یہ ایک ایسی رکاوٹ ہے کہ اگر یہ موجود نہ ہوتی تو ہر عورت اپنی عمر میں بیسیوں بچے پیدا کرتی۔ لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا اس لئے اس قسم کی رکاوٹیں پیدا کر دیں۔

اگر حمل اور بچہ کو دو دوہ پلانے کی مدت دو سال گنی جائے تو عورت کی تیس سال تک عمر میں یعنی پندرہ برس سے ۴۵ برس تک پندرہ سے زیادہ بچے پیدا نہیں ہو سکتے اور وہ بھی بہت شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اگر قدرت کی طرف سے رکاوٹیں نہ ہوتیں تو خدا جانے کیا قیامت برپا ہوتی۔

برہمنہ کنٹرول کی انسانی تدابیر

لہذا انسانے نے برہمنہ کنٹرول کی جو تدابیر سامنتی کے ذریعے موجود زمانہ میں ایجاد کی ہیں، ان کے علاوہ زمانہ قدیم سے تہذیب و معاشرت اور مذہب نے بھی ایسی تدابیر انسان کو بتا رکھی ہیں جن سے انسان کی زیادہ افزائش نہ ہو بہت حد تک روکی جاتی ہے۔ لیکن ان تدابیر، معاشرۃ اور مذہب ہی تدابیر کا ذکر خالص علمی موضوع ہے۔ جن کا اس کتاب کے ساتھ تعلق نہیں کیونکہ یہ کتاب برہمنہ کنٹرول کے علمی فوائد اور ان کے حاصل کرنے کی بعض ترکیبیں بتانے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ اس لئے علمی بحثوں کو چھوڑ کر ہم اصل

غرض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

پردہ کی رسم

سائنس کی روشنی میں حمل روکنے کے بے شمار مصنوعی اور غیر مصنوعی مضید اور غیر مضید طریقے، مانع حمل آسے، دوائیں اور غلائیں، حمل روکنے کی سوئی مند کامیاب تھاپریک کی بہترین کتابوں کا پتہ۔

پردہ بھی ایک حد تک مانع حمل چیز ہے کیونکہ پردہ کے ہوتے مرد اور عورت آزادی کے ساتھ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ نہ مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور نہ ان کے دلوں میں دوسلے اٹھیں گے۔ لیکن یہ عورت کی جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے موجودہ تمدن نے اس کو بھی ایک فضول اور تفریونی رسم قرار دیا ہے۔ عورت کی جسمانی صحت پر پردہ کے مضراتات کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے رواج دینا یا مانع حمل کے طور پر اس کا استعمال ایسا ہی ہے جیسا کہ برہمنہ کنٹرول کی تدابیر پر عمل نہ کرنا کیونکہ اس طرح سے بھی عورتوں میں بیماریاں پیدا ہونا یقینی ہے۔

نچر دیالورن برہمنہ

سب سے عمدہ اور بہترین برہمنہ کنٹرول پورن برہمنہ ہے۔ بشرطیکہ

انسان اس پر عمل کر کے۔ اس طریقہ کو انگریزی میں نیگیٹو برتھ کنٹرول
NEGATIVE BIRTH CONTROL کہتے ہیں۔

تجربہ چکر جنسی جماعت سے پرہیز کراتا ہے۔ اس لئے نافع تداخل
ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بعض باندوں کو اپنی ذاتی اغراض کے منہ
جماعت سے تمام عمر کے واسطے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جسکی اسکی صحت یا عمر
کی مدت میں کمی قسم کا نقصان واقع نہیں ہوتا البتہ تجربہ انسان کے لئے ایک
غیر خطری چیز ہے۔ کیونکہ انسان کو فطرت نے وہ قوتیں عطا کی ہیں جو اسے ہمارے
کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ اس لئے یہ بات کہ انسان عورت کے قریب نہ جائے
وہ عورت حاملہ نہ ہو سکتی ہے۔ ان اگر اس پر کوئی عمل کر سکے تو یہ برتن کنٹرول کا
سب سے عمدہ بہترین اور افضل طریقہ ہے۔ چونکہ عام انسانوں کے لئے یہ
ناممکن ہے۔

اس لئے برتن کنٹرول کے لئے مصنوعی اور سائنٹیفک طریقے ہی کامیاب
ہو سکتے ہیں۔

جماعت سے پرہیز

شادی شدہ لوگوں کو جماعت سے تعلیق پرہیز کی ہدایت کو دنیا اسلام
تک اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ ان زیادہ سے زیادہ پرہیز ممکن ہو سکتا ہے۔

چاہیں کہ دھرم کی آبادی کے لئے ملازمتیں کہاں سے آئیں۔ اسکی لئے اب تو ہندو مت
میں ملازمت اور مزدوری بھی نہیں رہی۔ چنانچہ آئے دن خودکشی کی وارداتیں ہوتی
رہتی ہیں۔

یورپی باہر باہر ناقص نے ایک تصوری بیان کی ہے کہ:-
"اگر آبادی کو روکا نہ جائے تو وہ دو گنی کی نسبت میں بڑھتی جاتی ہے
اور اس کے مقابلہ میں خوراک صرف ایک گنا کی نسبت سے زیادہ ہوتی
ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آبادی ۲-۳-۸-۱۶ کی نسبت
میں بڑھتی ہے تو خوراک صرف ۱-۲-۳-۴ کی نسبت سے زیادہ
ہوتی ہے۔"

اور اس کے معنی بالکل صاف ہیں کہ آبادی کی رفتار خوراک کی نسبت بہت تیز
ہے اور اگر یہی حالت رہی تو ناقص کے خیال کے مطابق:-
"ایک زمانہ آئے گا کہ دنیا میں لوگوں کو پریٹ بھرنا بھی سمیت دشوار ہو
جائے گا۔"

ناقص نے اس کے دو علاج تجویز کئے ہیں:-

ایک تو یہ کہ ملک میں اڑیاں ہوتی رہیں یا بادلوں کا زور رہے تو آبادی بڑھنے
سے روک جائے گی۔

قبض

قبض تو ہمیشہ ہی نقصان دہ ہے مگر آیام میں یہ تنبہ کا خامہ بچایا، رکھنا چاہئے۔ حاملہ کو قبض عموماً غذا کی بے احتیاطی سے ہوا کرتی ہے۔ اس لئے قبض مرغی اور نابغی غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ زود ہضم اور نرم غذائی، نیز سبز یا، اور پھل وغیرہ میں۔ مثلاً دودھ، سبزی، پالک، شلغم، گود، سنگترہ، آم، انگور، گنا، سرہا، چنے کا شوربہ وغیرہ غذائی، زود ہضم بھی ہیں اور قبض کشا بھی ہیں۔ کھانوں کے درمیان کافی پانی پیا جائے اور وقت مقررہ پر پانخانے میں جانے کی عادت ڈالی جائے۔

قبض کو دور کرنے کے لئے سخت قسم کا جلاب لینا خطرناک غلطی ہے ایسی سینٹ دوا سے پرہیز لازم ہے جس کے اجسزا معلوم نہ ہوں۔ جلاب لینے سے حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت ہرٹھ کا مرتب یا لگھڑ استعمال کریں۔ معمولی قبض میں رات کو سوئے وقت تیرہ ڈیڑھ تو لہ باوام روغن یا روغن زیتون دودھ میں پی لینا چاہئے۔ باوام روغن تو اگر شدید زہانہ حمل ہی۔ سے استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہے قبض کی شکایت کبھی نہیں ہوتی اور اہل کے علاوہ بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ قبض دور کرنے کے لئے انیما بہت مفید چیز ہے۔ بعض لوگ غلطی سے اسے مفر سمجھتے ہیں۔

خوشی

حاملہ عورت کے لئے خوشی سب سے زیادہ مفوری دوا ہے۔ رنج و غم اور اداسی اس کے پاس تک نہ پہنچنے دیں۔ نگر، ہار، خوف، غم اور غصہ میں بچے کی نشوونما رکھ جاتی ہے۔ اس کی شکل و صورت میں فرق آ جاتا ہے۔ حاملہ کے اس پاس خوشی اور نشاط کی نفا ہونی چاہئے۔ غذا زود دوسرے رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ حاملہ کی ہمیشہ دلجوئی کریں اور اس کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے اسے صدمہ پہنچے گا اندیشہ ہو۔

لباس سے۔

حاملہ کا لباس ہر موسم کے مطابق نہایت بھاری نہ بہت چست ہونا چاہئے بلکہ نہایت سادہ، ہلکا اور ڈیلا ڈھالا ہو۔ کمر پٹیاں اور چست کپڑے بالکل چھوڑ دیں۔ آزاد بند کبھی کبھی کر نہیں باڈھنا چاہئے تاکہ کمر پر کسی قسم کا دباؤ نہ پڑے۔ زمانہ حمل میں اونچی ایڑی کا بوٹ بہت خطرناک چیز ہے۔

ڈر یا خوف

حاملہ کے لئے سونے مکان میں رہنا، ششماں یا تیزستان میں جانا، رزخو کے نیچے تنہا آنا جانا مناسب نہیں۔ حاملہ کو ایسے مقامات جہاں کسی

ڈوریاخوت کا اندیشہ پر برسرگز نہیں جانا چاہئے۔ عورتوں کا دل نرم ہوتا ہے اور وہ بہت جلد درجایا کرتی ہیں۔ ڈوریاخوت سے استغاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے حاملہ کے سماعت میں یہاں تک احتیاط کی ضرورت ہے کہ جب کسی دوسری عورت کے بچہ پیدا ہونے کا وقت ہو تو حسا۔ کو دکان نہیں جانا چاہئے۔ نہ چہرے کی تکلیف دیکھ کر حاملہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ حاملہ کے کسی نہ چہرے کی تکلیف یا دانات کا ذکر تک نہیں کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر ولسن کی فقہی ہدایتیں

۱۔ حاملہ کے ماضیہ میں فرق آجاتا ہے۔ اور وہ بہت زیادہ مرعہ بخاری اور تقویٰ غنائی مہتمم نہیں کر سکتی۔ اسے تفصیل اور دیر مہتمم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حاملہ کو زود مہتمم اور طاقت بخش غذائیں کھانی چاہئیں۔ حاملہ اگر عموماً غذا کھا کر کام کاج نہ کرے تو ماضیہ اور بھی خواب ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کمزور اور دولا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ حاملہ کو گہرا مصروفی کام کاج ضرور کرنا چاہئے۔ اس سے ہلکی ورزش ہو جاتی ہے جو غذا کے ہضم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ سخت ورزش سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ولایت کی اکثر عورتیں ٹینس اور بیڈمنٹن وغیرہ کھیلتی ہیں۔ لیکن آیام حمل میں ان کھیلوں سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ کھانا چنے اور اچھلنے کودنے

سے حمل کرنے کا اندیشہ ہے۔

۳۔ آیام حمل میں عورت کو کسی بات میں بھی حد اعتدال سے نہیں بڑھنا چاہئے تاکہ دل دواغ اور معدہ درست حالت میں رہیں۔ اور ماضیہ وغیرہ میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔ معدے کو غلیظ کرنے والی چیزیں مثلاً کوئلے، مٹی وغیرہ سخت پرہیز کریں تاکہ بچہ خوبصورت پیدا ہو۔

۴۔ حمل کے دنوں میں تصویر اور تصور کا بہت اثر پڑتا ہے۔ حاملہ کو دل کش اور خوبصورت تصاویر دیکھنی چاہئیں۔ حاملہ بد صورت تصویر نہ دیکھے اور نہ ہی برا تصور اپنے دل میں لائے۔

۵۔ حاملہ کی طبعی پیشاب کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ حاملہ کے لئے قہض سخت نقصان دہ اور مضر ہے۔ قہض ہونے پر فوراً دفعیہ کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ حاملہ کے لئے تیز جلاب سخت نقصان دہ ہے۔ لیکن بعض اوقات سخت قہض سے بھی استغاط حمل کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ کوئین اور گرم خشک دوائیں بھی مضر ہیں۔ جلاب تھے یا پسینہ لانے والی دواؤں کا استعمال نہ کریں۔ ان سے حمل گر جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۶۔ حاملہ عورت کو جماع سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بعض اوقات جماع کے وقت شہوت کے جوش میں بچہ والی کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل گر جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ وہ گہرا غصہ کرے، ہرگز نہ جاتا ہے۔

تازہ پھلوں کی خاصیت

اڑو و حرارت کو کم کرنے میں مفید ہے۔ ذیابیطس میں مفید ہے۔
 آم: مقوی ہے گردہ مثانہ کو قوت دیتا ہے۔
 انار: بیضوں کی زیادتی درد جگر رفع کرتا ہے۔
 پیتھیا: زیادتی بیضوں کی کوٹھکانا اور غدا کو مستقیم کرتا ہے۔
 حلاوت: ذیابیطس کے لئے بیوقوف ہے۔
 سبب: اختلاج قلب رفع کرتا ہے۔
 خوبانی: بلبریا اور صفراوی بخار میں مفید ہے۔
 کھجور: خون بڑھاتی اور طاقت دیتی ہے۔
 لیموں: صفراوی نئے فستلی میں مفید ہے۔
 آلوچ: خون صفرا کے بخش کو کم اور خارش رفع کرتا ہے۔
 امرود: بعد غذا کھانے سے نقص دور کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔
 انگور: خون بڑھاتا ہے اور جسم کو طاقت و ریتا ہے۔
 تربوز: گرمی کا اثر کم کرتا ہے اور پیشاب صاف کرتا ہے۔
 حنظل: پیشاب لانا اور گردہ مثانہ کو صاف کرتا ہے۔
 سرکہ: جگر و مثانہ کی گرمی کا تار ہے۔ خون بڑھاتا ہے۔
 گنا: معدہ اور مثانہ کی سوزش رفع کرتا ہے۔
 ماشا: سنگترہ: جگر کی حدت دور کرتا ہے۔

بچہ جننے کی پہلی حالت

دم سفید رنگ کا ایک نرم گوشت والا عضو ہے جو کہ مثانہ اور اعضاء کے درمیان واقع ہے۔ اس کی شکل کو اس طرح بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ ایک شیٹن اندر سے خالی کر کے ہاتھ سے چپٹا کر دو۔ یہ دم کی شکل ہے۔ اس کا موٹا سراور اور چھوٹا ٹھپے رہتا ہے۔ منہ بچہ کی طرف ہوتا ہے اور وہ فرج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ جس وقت حمل ہوتا ہے۔ دم کا منہ ایک قسم کے کاڑھے دارے سے بند ہو جاتا ہے۔ خوشتر اس کی بچہ اس میں سے گزر سکتے۔ اس کو کافی کھلا ہونا چاہیے۔ اس کھلنے کو بچہ جننے کی پہلی حالت کہتے ہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت جب یہ منہ سارا کھل جاتا ہے تو اس کا تھیرا قریب پندرہ انگل ہو جاتا ہے۔ درد کے اٹھنے ہی منہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ درد کیا ہے؟ دم کا سکڑنا۔ درد جب اٹھتی ہے تو دم سکڑ کر ذمول کی طرح تن جاتا ہے اور پھر ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور درد کو آرام آ جاتا ہے پھر سکڑنا شروع ہوتا ہے اور درد اٹھتا ہے۔ اس طرح دم کے سکڑنے سے منہ کھل جاتا ہے۔ اس جگہ پر اتنا خیال رہنا چاہیے کہ درویش دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک بچی اور دوسری جمونی۔ جمونی درد میں خوراک وغیرہ کی بے اعتدالی سے پیٹ میں ہونے لگ جاتی ہیں اور بچی درد میں ہیں۔ جو دم کے سکڑنے سے اٹھتی ہیں۔ بچکان صرف یہ ہے کہ بچی درد کے ساتھ دم سے کچھ پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے اور پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے دم سخت معلوم ہوتا ہے۔ درد اکثر کمر سے شروع ہو کر پیٹ کی طرف آتی ہے۔ خدا کی قدرت یہ ہے کہ ہر ایک درد کے بعد حمولہ سا آرام آ جاتا ہے ورنہ عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور بچہ بھی مر جاتا ہے چونکہ دم کے سخت رہنے سے خون کا بہاؤ بند ہو جاتا ہے اور بچہ کی موت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے اس لیے اس حالت میں حاملہ کو کمرے میں ادھر ادھر آہستہ آہستہ چلنا چاہیے اگر بہت تکلیف ہو تو دمٹ ذرا بیٹھ جائے پھر آہستہ چلنے لگے۔ اس طرح درد کو بڑھائے تاکہ دم کا منہ اچھی طرح کھل جائے۔ اس طرح چلنے سے سر پہلے نکلتا ہے جو کہ لہات ضروری ہے۔ آج کل دایمال اس پہلی حالت میں حاملہ کو کھٹا کر کہتی ہیں کہ "دور کرو" جیسا کہ پانخانہ کے وقت کیا جاتا ہے اور اس طرح اس بے چاری کی طاقت کو پہلے ہی دہجہ میں لاکر کر دیتی ہیں اور اس طرح اس حالت میں زور کرنے کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔

نفس تو یہ ہے کہ حاملہ عیاری کی زور کرتے کرتے آنکھیں بھی سرخ ہو جائیں مگر وہ کہنے سے نہیں کہتی۔ ”بچی زور کر“ اگر ضرورت ہے کہ بچہ ہسانی اور جلدی پیدا ہو تو جننے کی پہلی حالت میں عورت کو تکلیف نہ دو بلکہ اگر ممکن ہو تو کئی دودھ وغیرہ حوڑا حوڑا دیں تاکہ طاقت قائم اور دل کو فرحت ہو مگر زیادہ مقدار میں دینا ٹھیک نہیں۔ بعض دایاں کی کٹورے کئی اور دودھ کے پلوا جتی ہیں۔ یہ بہت بُرا ہے مگر جو چیزیں گرم ہوں۔ اس حالت میں دایہ کا فرض ہے کہ گاہے بگاہے یہ دیکھتی رہے کہ پہلی حالت کتنی ختم ہوئی ہے اور کتنی باقی ہے مگر بار بار ہاتھ ڈالنا عورت کو تکلیف دیتا ہے۔

رحم کے اندر بچہ ایک جگہ میں رہتا ہے اور وہ جگہ پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قدرت نے اس واسطے کیا ہے کہ جگہ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے بچے کو تکلیف نہ ہو جوں جوں منہ کھلتا ہے۔ جگہ سمیت بچہ آگے کو آتا ہے۔ درد کم ہونے سے بھر ذرا اوپر چڑھتا ہے۔ اس طرح یہ جگہ چھوٹے سے کیلہ کا انداز کام دیتی ہے۔ جب منہ مکمل جاتا ہے تو عورت کا بچہ ہے اور بعض نے بھی کر دیتی ہیں اور پھر جگہ بچت جاتی ہے۔ اس سے ایک آواز نکلتی ہے جس کو عجائب میں ڈکی پسکی عورتیں کہتی ہیں۔ اس وقت پانی خوب بہتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پہلی حالت اب ختم ہوئی اور اب دوسری شروع ہے۔

مگر بعض اوقات یہ جگہ نہیں پہنچتی اور بچہ جگہ سمیت پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ ابھی طرح کھلنے سے جو پانی شروع ہو جاوے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ دایہ دیکھتی رہے کہ منہ مکمل کیا ہے یا نہیں۔ آدھ گھنٹہ میں ایک دفعہ دیکھنا کافی ہے۔ اس طرح دیکھنے کا یہ بھی قاعدہ ہے کہ بچے کا کون سا عضو پہلے نکلتا ہے۔ 97 فیصدی پہلے سر ہی آتا ہے اور یہ قدرت ہے۔ اس سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے۔ تقریباً 3 فیصدی پہلے بارود آتے ہیں۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بازوؤں کا پہلے آنا ہے۔

کبھی کبھی ایک ہاتھ دو پاؤں کبھی دو ہاتھ ایک پاؤں اور کبھی دونوں ہاتھ دونوں پاؤں وغیرہ بھی کھل سکتے ہیں۔ ان سب کا ذکر پیچھے آئے گا یہاں صرف اتنا ذکر کافی ہے کہ کس طرح معلوم ہو کہ سر پہلے آتا ہے۔ دایہ کو آہستہ سے انگلی ڈال کر اندر اور دم کے منہ پر پھیرنی چاہیے اگر گول بڑا جسم ہے تو یہ سر ہے یا چتر۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو دیکھو کہ اس میں بڑی معلوم ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو سر ہے اگر جڑو ہوں تو ان کے درمیان مقصد بھی معلوم ہو سکے گی۔ بعض دایاں حاملہ سے کپڑا پھکواتی ہیں۔ یہ بھی اس کی طاقت کم کرنے کے سوائے اور کچھ نہیں کرتا۔

یہ پہلی حالت میں جس قدر آہستہ اور عمدگی سے گزرے ٹھیک ہے بلکہ اگر دو درودوں کے بعد عورت ذرا سو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس کی حالت بھال ہو جائے گی اور تکلیف کم ہوگی مگر یہ خیال رہے کہ بہت زیادہ دیر اگر اسی حالت میں گزر جائے تو طلاق ضروری ہے۔ 2 گھنٹہ سے لے کر 24 گھنٹہ تک اس کی میعاد ہے۔ 24 گھنٹے شاذ و نادر ہی گتے ہیں اور وہ صرف انہی عورتوں کو جو پہلی ہی بار بچہ جنیتی ہیں۔ 10 گھنٹے زیادہ سے زیادہ انتظار سے اس کا علاج ہماری بنیادی عورتیں خوب جانتی ہیں اگرچہ اصول سے واقف نہیں۔ وہ عورت کے بالوں کو اس کے منہ میں پکڑاتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جس سے عورت کو تھو تھو آئے۔ ایکیائیاں آئیں۔ ایکیائیاں آنے سے منہ کھلتا ہے اور اس طرح بال منہ میں پکڑنے سے دل حلا کر ان کے آتی شروع ہو جاتی ہیں۔

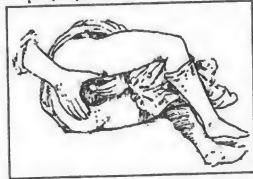
نوٹ: بعض عورتوں کو خود بخود پہلی حالت میں ایکیائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ عمدہ ہے۔ برا خیال کر کے بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔

جننے کی دوسری حالت

جب رحم کا منہ کافی کھل جائے اور جگہ کا غلاف پھٹ جائے تو بچہ کا سر جھٹ منہ پر آ جاتا ہے اور دم کے منہ سے لے کر فرج تک ایک سیدھا راستہ اس کے واسطے بن جاتا ہے۔ یہ دوسری حالت باقی دو سے مشکل بلکہ نہایت مشکل ہے۔ دوسری حالت میں کھڑا ہونا یا اندر اندر پھرنا معسر ہے۔ اس واسطے اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ پہلی حالت کب ختم ہوئی۔ اس کے ختم

ہوتے ہی بچہ تھوڑی دیر میں پیدا ہو جاتا ہے اگر کوئی خاص سبب مانع نہ ہو تو اس حالت پر کھڑے رہنے یا بھرنے سے اندیشہ ہے کہ بچہ باہر آ کر زمین پر نہ گر پڑے جو بچی کے خلاف سمجھنے سے پانی نکلتا ہے۔ دم بہت ہی سکتا ہے اور اس طرح سکتا کہ بچہ کو آہستہ سے دیکھتے ہیں کہ بچہ زرا ڈھیلا ہوتا ہے اور بچہ زرا اوپر کو چڑھتا ہے۔ بے سمجھ دایاں کتھی ہیں کہ کوئی بھوت چڑیل اس کو پیچھے کھینچ رہی ہے۔ وہ جہالت تیرا ستیاناس!

جب دوسری حالت شروع ہو جائے تو عورت کو ہستے پر ہانگیں کر ڈٹ جھٹ جھٹ الٹا دیں۔ گھٹنوں کو اس کے پیٹ کی طرف کر کے ان کے درمیان ایک مونا کیے رکھ دیں۔ دایہ اکثر چت لادیتی ہیں۔ اس سے انعام لہانی سے متعدد تک کا چڑا چٹ جاتا ہے۔



کیونکہ چت لٹانے سے جب بچہ کا سر باہر آتا ہے تو اس کا بوجھ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ ایک کرڈٹ لینے سے بچہ کا بوجھ ایک طرف کو پڑتا ہے اور گھٹنوں کے درمیان جو تکیہ رکھ دیا جائے تو دونوں راتوں کے علیحدہ رہنے کے سبب بچہ ہاسانی نکلے گا اور زچہ کو بھی سہارا رہے گا۔ اس دوسری حالت میں سانس کو اندر کھینچ کر زور لگانا مفید ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو زور کرا دیں ایک عورت زچہ کے پیچھے بیٹھ جائے اور پیٹ پر زرا ہاتھ رکھے۔ کبھی کبھی دونوں پہلوؤں پر ہاتھ پھیرے۔ اس سے زچہ کو آرام آتا ہے۔ یہ عورت جب تک کہ بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ اس کے پیچھے بیٹھی رہے اور آہستہ سے پیٹ پر ہاتھ رکھے رہے۔ بچہ کا سر خود بخود ہاسانی نکل آئے گا۔ سر کے نکلنے ہی اس کی گردن کے ارد گرد ہاتھ پھیر کر دیکھ لے کہ نال لپٹی ہوئی نہیں ہے کیونکہ بعض بچوں کے نال گلے میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ پیدا ہوتے ہی اگر وہ نہ کھول دی جائے تو بچہ کی

موت کا اندیشہ ہے۔ آہستہ آہستہ نرم نرم ہاتھوں سے کھول کر سر کے اوپر سے اندر کر دینا چاہیے۔ اگر بچہ زیادہ ہوں تو بہت دیر لگ سکتی ہے۔



اس قسم کی حالتوں میں بچوں کے کھولنے کی بجائے ایک بندھ بچہ کی ناف کی طرف اور ایک زچہ کی طرف لگا کر قبضی سے نہایت ہوشیاری سے ان بچوں کو کاٹ دینا چاہیے۔ سر جب نکل آیا تو کندھے نکلنے میں پھر زرا اوپر ہو جاتی ہے۔ نال بقی دایاں جلدی کرنے کے واسطے سر کو کھینچتی ہیں۔ جس سے بعض اوقات سر کو جھٹکا لگ کر بچہ جان بحق ہو جاتا ہے۔

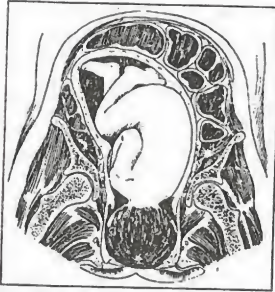


بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کو خون بہت لگ جاتے تو بھی اندیشہ ہے۔ سر کے نکلنے کے بعد اگر تھوڑی دیر میں باقاعدہ درد اٹھے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر درد کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اور تدبیر کرنی پڑتی ہے اور وہ اس طرح کہ زچہ کے پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیریں۔ اس سے درد پھر اٹھے گا اگر درد اب بھی کم ہو تو پھر دیری نہیں کرنی چاہیے کیونکہ بچے کے دم کھٹنے کا اندیشہ ہے پھر اس کو باہر ہی کھینچنا مناسب ہے مگر سر سے پکڑ کر تو ہرگز نہ کھینچیں۔ دایہ دونوں ہاتھوں کی دو دو ایک ایک انگلی اندر داخل کر کے بچے کی بطنوں میں اڑا کر اس کو آہستہ آہستہ سے باہر کر لیں۔ اس سے بچہ اور زچہ کو ہرگز تکلیف نہ ہوگی مگر اس طرح بچہ کھینچنے سے پہلے ایک صحت زچہ کے پیٹ کو دبا کر پکڑ لے ورنہ خون جاری ہونے کا

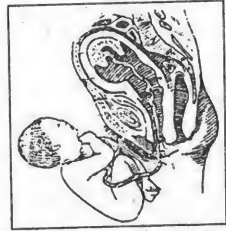


اندیشہ ہے اور سر نکلنے کے بعد صورت جو پیچھے پیچھے کر چلے پر ہاتھ رکھے ہوتے ہیں۔ اس کو اپنا دوسرا ہاتھ پیٹ پر دبا کر رکھ دینا چاہیے اور جب چھاتی تک بچہ باہر آ جائے تو چپے والا ہاتھ اٹھائے اگر پیٹ پر دیسے ہی ہاتھ رکھے جب تک آنول نہ گر جائے تب تک اس ہاتھ کو پیٹ پر رکھے۔ اس سے خون بالکل جاری نہ ہوگا جب چھاتی نکل آئے تو اب اس کے پیدا ہونے میں کوئی دیری نہیں رہی۔ منٹوں میں پیدا ہو جائے گا۔ پیدا ہوتے ہی آہستہ آہستہ سے لٹا کر بچے کو

ایک طرف کر لیتا چاہیے کیونکہ بعض اوقات پیدا ہونے کے بعد زچہ کے اندر سے خون کی ایک دھار نکلتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دھار بچے کے منہ، ناک، کان، آنکھ وغیرہ پر پڑ جائے۔ اس طرح اس کو ایک طرف کر کے اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر اس کے اندر ہوگی جو غلاطی ہو دور کر دینی چاہیے۔



اس غلاطی کے دور کرنے کے بعد بچہ کی نال کاٹنی چاہیے۔ ناف کے طرف تین انگلی چھوڑ کر ایک بندہ نیچے وغیرہ کا لگا دیں۔ دھماکا وغیرہ سخت ہونے کی وجہ سے نال کے کٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس سے آگے دوسری طرف آدھ انگلی کے فرق پر ایک دوسرا بندہ لگا دیں اور دونوں بندوں کے درمیان سے تیز قبضی سے آسانی کاٹ ڈالے۔ رگڑ رگڑ کر کاٹنے سے بچے کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں اتنی بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر بچہ نہ روئے تو نال ہرگز نہ کاٹنی چاہیے کیونکہ اگر رو رہا نہیں تو اس کے یہ متقی ہیں کہ بچہ ابھی سانس نہیں لیتا ہے اور اس کی زندگی ماں کے خون پر ہی منحصر ہے۔ اس حالت میں اگر نال کاٹ دی جائے تو سوائے موت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔



منہ سے غلاط نکالنے کے بعد بچہ اگر نہ روئے تو خضے پانی کے چھیننے منہ پر لگا دیں۔ اس طرح بچہ ایک دو سکیاں لے کر رونے لگ پڑے گا۔ اگر نہ روئے تو ایک برتن میں خضہ پانی بھر کر گردن تک پہنچ کر ڈبو کر جھٹ آہستہ سے نکال لیں۔ بچہ جھک اٹھے اور رونے لگ پڑے گا اگر نہ روئے تو دوسرے شیر گرم (شیر گرم) پانی میں ڈبو دے۔ اسی طرح دو تین بار ہماری ہاری خضے پانی اور گرم پانی میں ڈھوتے رہیں جب تک کہ بچہ رونے نہ لگ پڑے۔ بچہ کی پیٹ پر چھکیاں دینے اور ناک میں پر پھیرنا بھی بعض اوقات کارگر ہوتا ہے۔ اگر یہ تدابیر خدا خواستہ نہ پہنچ کر لائے میں کامیاب نہ ہوں تو آخری تدبیر یہ کرنی چاہیے کہ بچہ کو گودی میں چپٹ لٹا دیں اور دونوں بازوؤں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیں اور ذرا اوپر اٹھا کر اس کے منہ میں ایک پھونک ماریں۔ پھونک مارتے ہی دونوں بازوؤں کو اس کی پسیلوں سے لاکر ذرا دبا دیں پھر اسی طرح ذرا اوپر کر کے اس کے منہ میں پھونک ماریں اور اسی طرح پھونک دے رہیں پھر خدا نے پاپا تو بچہ سکیاں لینے لگ پڑے گا اور آخر کار مددہ سانس لے کر رونے لگ پڑے گا۔

ایک بات اور قابل بیان ہے اگر پیدا ہو کر غلاط وغیرہ نکالنے کے بعد بچہ نہ روئے اور نپلا پین منہ آکھ وغیرہ میں پڑ جائے تو صحت بغیر بندہ ہانسنے کے نال کو ناف کی طرف سے فیچی سے کاٹ دیں اور ۵ ماشہ کے قریب خون نکل جانے کے بعد نال کو ہاندہ دیں۔ نپلا پین بھی دور ہوگا اور بچہ بھی رونے لگ پڑے گا ہاں اگر نہ روئے تو پھر منہ بھاللاتر ایک سے اس کو نالانے کی کوشش کریں۔

ہماری دانیال بجائے منہ پر چھیننا مارنے کے سر کو پانی میں ڈبوئی ہیں۔ یہ نقصان دہ ہے۔ بعض تو سر میں چپا کر پھونگیں مارتی ہیں۔ پھونگیں مارنا فائدہ مند ہے مگر مرہیں چپانے کا فائدہ نہیں کیونکہ بچہ گری سے بھن جائے گا۔

ایک ضروری بات جو انگریز کرتے ہیں

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بہت کمزور ہو تو زچہ کی طرف سے نال سونت کر خون کو اس کی نال کے رستے سے بچے کے جسم کے اندر داخل کر کے بند لگا دیں۔ نال کے خون سے ہی بچہ کی زندگی ہے جو تھوڑا سا بھی اندر گھسنا چاہے گا تو طاقت عظیم دے گا۔

انگریز دانیال جو بچے کو کمزور دیکھتی ہیں تو اس طرح سونت کر خون داخل کرنے کے علاوہ نال کاٹنے ہی زچہ کی طرف کی نال کے سرے سے لٹکتے ہوئے خون کی دو چار بوندیں بچے کو پلا دیتی ہیں۔

تدبیر تو عمدہ ہے مگر شاستروں میں لکھا ہے کہ مواد کو نال کی طرف نہ سوتا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خون نال کا برا ہو تو بچے کو نقصان نہ پہنچے۔ سو یہ دیکھ لینا چاہیے۔

نوٹ: (1) بچے کے پیٹ کی طرف نال کاٹنے وقت جو بند لگایا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کے راست خون بچے کے اندر سے نکل نہ سکے ورنہ بچہ مر جاتا ہے اور جو دوسرا بند آؤنل کی طرف لگایا جاتا ہے۔ اس کے دو فائدے ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ خون رہنے کے سبب آؤنل بھاری ہو کر جلدی کر جائے اور دوئم یہ کہ اگر خدا خواستہ دوسرا بچہ پیٹ میں ہو اور دونوں کی نال ایک ہی ہو تو دوسرا کہیں مر نہ جائے۔

نوٹ: (2) اگر دو بچے پیٹ میں ہوں تو ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بچے کے پیدا ہونے کے بعد دوسرے کے واسطے بھی وہی عمل کرنا چاہیے جو پہلے بیان کیا۔ پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے دایہ معلوم کر سکتی ہے کہ آیا کوئی اور بچہ اندر ہے یا نہیں۔

نوٹ: (3) نال کاٹنے وقت مواد کو پیچھے ہٹا کر اگر 12 دانہ مروارید ہلستہ داخل کر کے اوپر ہاندہ کر کاٹیں اور ہر روز ایک دانہ اس کا بچہ کو کھلا دیں تو لکھا ہے کہ بچہ ترقی عمر میں آئے گا۔

چپک میں جتا نہیں ہوتا۔ انگریزوں نے تو اس کے واسطے ٹیکہ لگا کر شاستروں میں ان کے واسطے بہت سی ہل بہل اہل اندام لکھی ہیں اور نادانی سے جو نقصان ہوتے ہیں۔ ان سے کون واقف ہے۔

نوٹ: (4) بچہ کی پرورش کا ذکر تو علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا یہاں صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ نال کاٹنے کے بعد شہد اور مٹی ملا کر سونے کی صاف سلاخ سے بچے کو چٹائیں۔ اس سے اس کا پیٹ صاف ہو جائے گا اور بھر شیر گرم پانی سے جس میں ذرا سا نمک ملا ہوا ہو۔ ہوشیاری سے ٹھنڈا کر بدن کو اچھی طرح ملائم کیڑوں سے نرم نرم پونچھ کر ملائم کیڑے میں ہی لپیٹ کر بخفاعات رکھیں۔ یہ سب کام ایک طرف ایک عورت کرتی رہے اور دایہ زچہ کی طرف دھیان رکھے۔ دو اور عورتیں اسی واسطے پاس ہر وقت موجود رکھی جاتی ہیں۔ 24 گھنٹہ کے بعد ماں کے پستان دھو کر اوپر کی آٹھ دس یونیس گرا دیں اور پھر بچے کو چھائی پر لگا دیں۔

اب پٹنے کی دوسری حالت میں جو دلاوت غیر طبعی ہوتی ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کو مضر دلاوت بھی کہتے ہیں۔ اس کے مختلف سبب ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان مختصر درج کیا جاتا ہے۔

(1) قوت دافعہ نرم (یعنی اس کا سکڑنا اور سکڑ کر بچہ کا دھکیلنا) کم ہو جائے اور اس لیے بچہ کو نہ ٹھال سکے تو اس کو ہماری دایاں ٹھنڈی پیڈریں کھتی ہیں۔

علاج: دل کو تقویت دینا اور مددات کا استعمال کرنا ہے۔ ایک انگریزی روایت ”اپلیا“ اس کام کے واسطے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے۔ اس کی ایک دینی خرابک ہے اور عمل والے گھر میں ضرور دینی چاہیے۔ شیشی میں بند کر کے ایسے مقام پر رکھی چاہیے کہ جہاں عمدہ روشنی پہنچتی ہو۔ یکس دفعہ میں بند کرنے سے اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہاں شیشی کی الماری ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس کی دو تین پڑیاں اس طرح بچے کو باہر کر دیتی ہیں کہ جیسا کسی نے اندر سے دھکیل دیا ہو اور درد ہاتھہ ایک پڑیہ سے اپنی شروع ہو جاتی ہے۔ درجہ کا منہ کھلے میں اگر درد ہو تو یہ کھول دیتی ہے۔ پہلے انگریز ڈاکٹر ”ارگٹ“ استعمال کیا کرتے تھے مگر درد زہر ہے۔ اس

سے کئی طرح کے خوف ہیں مگر یہ روایت کسی وقت دو۔ مدد دے گی۔ اس درد کے کھلانے سے زچہ کو طاقت پہنچتی ہے اور تکلیف کوئی نہیں ہوتی غرضیکہ یہ نہایت اہلی روایت ایجاد ہوئی ہے۔

2- رحم کے منہ کا سخت ہونا

اس سے منہ بچہ کی مقدار کے برابر کھل نہیں سکتا اور وہ باہر نہیں آ سکتا۔ ایسی حالت میں بعض اوقات درد ہاتھہ ہوتی ہے مگر چونکہ منہ سخت ہوتا ہے۔ زچہ کو کتنی تکلیف ہوتی ہے کہ خدا حافظ۔ اس کے واسطے کبوتر کی بیٹھ مقرر کرنا شہد خالص راز کر رحم کی گردن تک پہنچ دیں۔ ”اپلیا“ اس کے واسطے بھی فضاہ کا اثر رکھتا ہے بلکہ اس کے تیر تو بجا ہے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد ہی زچہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جلتی ہوئی آگ پر کسی نے پانی ڈال دیا ہے۔

تیسرا سبب رحم کے منہ کا دوسری طرف ہو جانا ہے

یہ حالت اکثر ان عورتوں کی ہوتی ہے کہ جن کا بچہ و فراخ ہوتا ہے اور ایسی حالت میں عورت کو سیدھا لانا کر ہوشیار دایہ کے ذریعہ آہستہ آہستہ پھیر کر کچھ سیدھا کریں اور چت لانا کر لہا کھینچ کر وضع حمل کر دینیں۔

4- جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ مثانہ کا بول سے پر ہونا ایک سبب مضر دلاوت کا ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ وقت تک ہوتا ہے۔ پچکاری بہت کام دیتی ہے۔ بول کے ٹھالنے کے واسطے ایک انگریزی آلہ ”کیتھیلر“ ہوتا ہے۔ اس سے مثانہ بڑی جلدی خالی ہو جاتا ہے اگر یہ بھی موجود نہ ہو تو مددات دیں۔

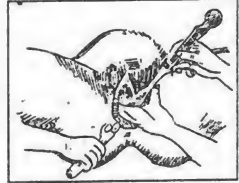
خم کا زہر: سوئف پر سیاہ زخاں خورد و زعفران اجڑائیں کو جوش دے کر پلا دیں۔ وزن بقدر ضرورت۔

پانچواں سبب تنگی وضع حمل کا بچہ کے

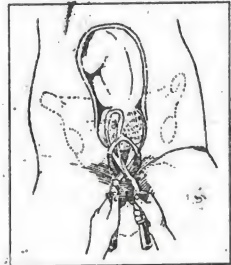
اعضاء کا لمبے اور موٹے ہونا ہے

یعنی اگرچہ رحم وغیرہ کا منہ اچھی طرح کھل جائے مگر جب اب بھی اس میں نہ گزر سکے۔ کہتے ہیں کہ حقد من (قدیم زمانے والے) زچہ کا پیٹ چاک کر کے ٹھلا کرتے تھے۔ ڈاکٹر بچے کو

کاٹ کر اندر سے نکالتے ہیں۔ نیز اوزاروں سے کام لیتے ہیں۔ اس کا علاج سوائے خدا کی مہربانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ خدا یہ دن کسی کو نہ دکھائے اور بعض اوقات بچہ تو بڑا نہیں ہوتا مگر رحم چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے۔ بات وہی ہے۔ شیطان دایاں جو جلدی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں جانتیں۔ انہیں حسیہ ہونی چاہیے کہ بچہ کو کبھی کبھار نہ نکالیں کیونکہ جہاں اور حالتوں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہاں اس حالت میں دونوں کی موت کا خوف ہے۔

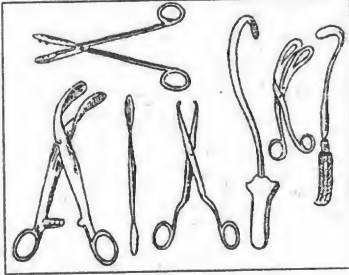


مریض کے دل کو تسلی دینی چاہیے۔ گھبراہٹ قائم وغیرہ سنگھار نیکہ لانی چاہیے تاکہ ذرا آرام ہو جائے۔ خدا یا میرے عجیب کارخانے ہیں۔



۵۔ سبب مسر ولادت کا بچہ کا سر کی بجائے کسی اور عضو کا پہلے آنا ہے۔ ہر ایک کا ذکر نیچے کیا

جاتا ہے۔



چوتروں کا پہلے آنا

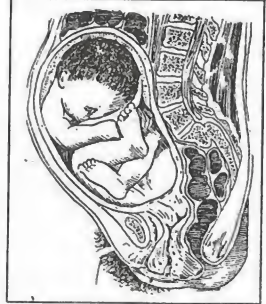
جب کو بچے پہلے نکلتے ہیں تو پانی جاری ہونے کے بعد جب ہاتھ سے دیکھیں تو بچے کے دونوں کولہے اور پانچانہ کی جگہ بخوبی معلوم ہوتی ہے اور ذرا اوپر اٹھ لی جانے سے لڑکی یا لڑکے کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ بعض اوقات بچے سمجھ دایاں بچے کے منہ میں ہاتھ جانے کو عقدہ میں جانا سمجھ کر قطعی سے نتیجہ نکال لیتی ہیں۔ بیشتر اس کے کہ کوئی تدبیر اس کے واسطے کی جائے۔ کمال یقین اس بات کا کر لینا چاہیے کہ درحقیقت چوتروں کا پہلے آنا ہے یا کہ سر۔ منہ کا سوراخ پانچانہ کے سوراخ سے کہیں بڑا ہوتا ہے اور پچھے کا پانچانہ کی جگہ پر اٹھ کر رکھیں تو وہ اٹھ کر رہتا ہے۔

طاوہ ازیں منہ میں جو اٹھ جائے تو مسوڑھے و زبان صاف معلوم ہوتی ہے اور اس طرح کوئی شک نہیں رہتا کہ کیا اول آتا ہے اور پانی جاری ہونے سے پہلے بھی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ

پہلے کیا آ رہا ہے اگر سر پہلے ہوگا تو جملی کا غلاف تباہ ہوگا اور اگر کوہا پہلے آئے تو جملی کا غلاف ڈھلا رہے گا۔ بعض اوقات بچہ کا پاخانہ نکل جاتا ہے۔

ایک اور بھی پیمان بہت عمدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سر پہلے ہوتا ہے تو جملی کے پٹنے ہی پانی زور سے نکل کر جھٹ بند ہو جاتا ہے کیونکہ منہ پر سر آ چکا ہے اور پانی نہیں نکلے دیا مگر دوسری حالت میں ایک دفعہ کا شروع ہوا پانی جب تک نکل نہ نکل جائے بند نہیں ہوتا ہے اور زیادہ تر یہی وجہ ہے کہ عورت کو اور حاتوں کی نسبت زیادہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جب حرام پانی خارج ہو گیا تو بچے کو آسانی دیکھنے کا کام کون کرے گا۔ ہوشیار دایہ کا کام یہ ہے کہ وہ جب تک ممکن ہو سکے اس جملی کو پٹنے نہ دے اور رحم کا منہ اچھی طرح کھلنے کے پیشتر جملی پھٹ گئی تو تکلیف زیادہ ہوگی اور احتیاط رکھیں کہ بار بار ہاتھ ڈالنے میں نہیں غافل وغیرہ نہ لگ جائے۔

جب دایہ کو یہ معلوم ہوگا کہ کوہا پہلے آ رہے ہیں تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں کرنا چاہیے کہ ناف تک بدن کو خود بخود نکلے دے۔ آگے سب کچھ اسی طرح کرنا چاہیے۔ جس طرح کہ پاؤں کے پہلے آنے پر کرنا ہوتا ہے اور جس کا ذکر یہ کیا گیا جاتا ہے۔



گھٹنوں یا پاؤں کا پہلے آنا

کبھی ایک اور بھی دونوں پاؤں اکٹھے آتے ہیں اور ہاتھ ڈالنے سے کھٹنے کی دونوں طرف 2 کول سی ابھری ہوئی ہڈیاں معلوم ہوتی ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں خالی جگہ اور گھٹنوں کا جوڑا اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ پاؤں کی ایڑی بھی اور کندھے میں کھٹنے کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل کا خیال رکھیں۔

ایڑی ایک ہڈی سی معلوم ہوتی ہے اور کھٹنے میں ابھری ہوئی ہڈیاں معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی میں صرف ایک ہی گردہ بھی نوکار ہڈی ہوتی ہے اور کندھے میں بھی ایک ہی ابھری ہوئی ہڈی ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ پھیرنے سے گلے کی ہڈی اور گردن کی ہڈیاں وغیرہ معلوم ہوتی ہیں۔ پاؤں میں جھٹ ہی معلوم ہو سکتے ہیں مگر ہاتھ اور پاؤں میں آپس میں دھکا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

اول: پاؤں کی انگلیاں انگوٹھے سے درجہ بدرجہ چھوٹی ہوتی جاتی ہیں۔ ہاتھ کی دیکھی نہیں۔
دوئم: پاؤں کا انگوٹھا باقی انگلیوں کے برابر ہوتا ہے اور ہاتھ کا ساری انگلیوں سے دور ہوتا ہے۔
سوم: ہاتھ کی نسبت پاؤں کا انگوٹھا بہت موٹا ہوتا ہے۔

چہارم: پاؤں کا انگوٹھا جس طرف ہوتا ہے۔ وہ حصہ بھی بالی والی طرف سے زیادہ موٹا اور کول ہوتا ہے۔

پنجم: ہاتھ میں ایڑی نہیں ہوتی۔

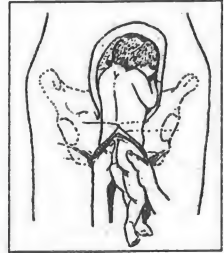
ششم: ہاتھ بازوؤں کے ساتھ ایک ہوا ہوتا ہے مگر پاؤں نہیں ہوتا۔

ان کے علاوہ ایک اور پیمان بھی ہے کہ ورد کے اٹھنے ہی اندر ہاتھ ڈالنے سے بچہ کا بدن محسوس ہو تو سمجھ لو کہ پہلے کھٹے یا پاؤں آئیں گے اگر سر کوہا پہلے نکلیں گے تو بدن معلوم نہ ہوگا۔ احتیاط اس کے واسطے بھی دینی ہے جو کے واسطے ذکر ہوئی۔

جب تک بچہ ناف کے باہر نہ آئے۔ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اعانہ نہانی کے واسطے دایہ کو ہاتھ رکھ چھوڑنا چاہیے کہ نیچے دباؤ نہ پڑے۔ جلدی جوانے اور کپٹنے کی کوشش بالکل کرنی چاہیے اگر پاؤں سے لے کر چھاتی تک دیر لگ جائے تو سر آسانی سے نکلے گا کیونکہ

پاؤں سے لے کر چھاتی تک بدن درجہ مودہ ہوتا ہے۔ جب وہی نکل گیا تو سر کے واسطے رستہ کافی ہو گیا۔ خیال صرف اس بات کا ہونا چاہیے کہ درد یا کادہ اٹھتا ہے یا نہیں اگر درد کم ہو جائے یا نہ رہے اور ناف نکلنے میں ڈرامہ ہو جائے تو ”ایچکا“ ایک رتی کھلا دینی چاہیے اور دوائی موجود نہ ہو تو پیٹ پر آہستہ ہاتھ پھیرنے سے درد اٹھتا ہے۔ پاؤں سے لے کر چھاتی تک جتنا جسم ہے۔ اس میں صرف پچترہوں کا کھٹنا مشکل ہے سو اگر نکلنے میں دیر معلوم ہوتی ہے تو ان کو آپ نکال لینا چاہیے۔ ایک انگلی پھوں میں لگا کر آہستہ سے اس وقت کھینچے کہ جب درد اٹھے مگر اندام نہانی کے نیچے ایک ہاتھ کا سہارا رکھنا ضروری ہے۔

جب ناف تک جسم باہر آ گیا تو اب دایہ کی ہوشیاری کا وقت ہے کیونکہ دم کے اندر آنول کے ساتھ لگی ہوئی بچے کی ناف ہوتی ہے۔ اس کو نال کہتے ہیں اور نال اصل میں تین تین ہوتی ہیں۔ دو پتلی اور ایک موٹی۔ پتلی دو ٹائلیں سے خراب خون واپس جاتا ہے اور موٹی نال سے عمدہ خون بچے کے اندر داخل ہوتا ہے۔



پتلی دو ٹائلیں موٹی کے اور گرد اس طرح لپی ہوئی ہوتی ہیں کہ ایک ہی نال معلوم ہوتی ہے۔ اس طرح گویا بچے کی زندگی نال کے ذریعے ہے۔ ناف تک بچہ باہر آ جائے سے نال اوپر کی طرف ہوتی ہے۔ اس واسطے خطرہ ہے کہ چھاتی تک نال کٹ جائے اور بچہ اس طرح مر

جائے کہ جیسے کسی کا گھبراہٹا جاتا ہے جوں ہی کہ باہر نکلے۔ دایہ آہستہ سے ایک انگلی اندر داخل کر کے نال کو کھینچ کر بچے کی ہڈی کے نزدیک خالی جگہ میں اکٹھی رکھ دے گویا ذیلی کر دے تو پھر نکلنے وقت دباؤ نہیں پڑے گا مگر احتیاط پھر بھی ضروری ہے۔ اس کے پاس بیٹھی رہے اور ہار ہار دیکھتی رہے کہ نال پھرتی ہے یا نہیں۔ جس طرح دل پھرتا ہے اگر نال اچھی طرح پھرتی ہو تو دوائی کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں نال پھرنے سے قسمی ہے ہیں کہ بچہ آسانی سانس لے رہا ہے مگر جب نال پھرتا آہستہ آہستہ کم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ اگر بچہ جلدی پیدا نہ ہوا تو موت لاحق ہے۔

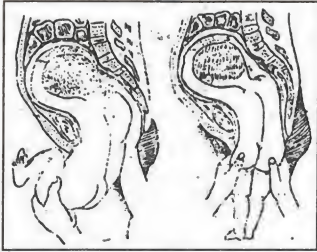
خون کے دورہ کم ہونے کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ بچہ ہانپنے لگتا ہے جب یہ موقعہ آئے تو پھر دیر نہ کرے اور ہاتھ ڈال کر بچہ کا سر نکالے۔

ہماری تاجیہ دانیوں نامک نکالنے ہی کھینچنا شروع کر دیتی ہے۔ اس سے عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اگرچہ یہ ناممکن ہے کہ سارا بدن بچہ کا باہر آ جائے مگر جب سر کا وقت آئے گا تو ایک ہی جھٹکے سے جان پروا کرے گی اور گردن نکل جائے گی یعنی ٹوٹ جائے گی۔

جب پاؤں پہلے آئیں تو سارے جسم سے سر کا کھٹنا ہی مشکل کام ہے کیونکہ جیسا کہ پہلے اٹھا یا جا چکا ہے۔ پاؤں پہلے نکلنے سے عمل کا سارا پانی جلد بہہ جاتا ہے۔ گردن تک باہر آتے آئے دم خالی ہو جاتا ہے اور سری اندر رہ جاتا ہے گویا کہ دم کے اندر اس پانی کے ہونے سے جو دھکیلنے کی طاقت تھی وہ کم ہو جاتی ہے۔ سر باہر آئے تو کیونکر لہذا اس سے بھی ثابت ہوا کہ اب بچے کے سر نکلنے میں دیر ہو یا نال کا پھرتا کم ہو تو ہاتھ ڈال کر بچہ کو نکالنا چاہیے۔

طریق اس کا یہ ہے

بائیں ہاتھ کی ایک یا دو انگلیاں بچے کے منہ میں پھنسانے اور دایہ ہاتھ کی ایک یا دو انگلیاں پیچھے گردن پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کے مساوی زور سے لہات آہستگی سے باہر کر لیں۔



نوٹ: (1) گھٹو یا پاؤں کا ٹکٹا ایک ہی جگہ روج ہوا ہے۔ اس واسطے کہ ان کی تدابیر ایک ہی ہیں۔ اگر گھٹنے پہلے آ جائیں تو بھی دو چار روز کے بعد پاؤں ہی آ گئے ہو جاتے ہیں۔
 نوٹ: (2) ہانپنے کے بعد نکلا ہوا بچہ چونکہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ جلدی نہ روئے۔ اس حالت میں دو ہی تدابیر کرنی چاہئیں کہ جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔
 نوٹ: (3) اگر کوئی بچہ ٹکٹس تو 33 فیصدی بچے فوت ہو جاتے ہیں اور جو گھٹنے یا پاؤں پہلے ٹکٹس تو 50 فیصدی مر جاتے ہیں۔

بچے کے ہاتھ پہلے ٹکٹنا

بچہ یہ معلوم ہو جائے کہ بچے کے ہاتھ پہلے ٹکٹنے والے ہیں تو دایہ کا سب سے بڑا اور لہاے ضروری کام یہ ہے کہ جملی کو نہ پھینے دے یعنی پانی اندر روئے دے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ لڑچ کو چپ چاپ لٹائے رکھیں اور ہاتھ ڈال کر دیکھتے وقت بہت احتیاط سے دیکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ اٹلی کے دہاؤ یا ناخن وغیرہ لگ جائے تو جملی پھٹ جائے۔

دوئم: خود لڑچ ضرور دینے سے باز رہے۔ بچہ کا ہاتھ پہلے آنا بہت تکلیف دہ ہے اگر اسی وقت انتظام نہ کیا جائے اور جملی پھٹ کے دم سے ہاتھ باہر آ جائے تو لڑچ کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے اور بعض خوش نصیب لڑچوں کے بچے خود بخود واثق جاتے ہیں مگر اکثر دایہ کو ہی لٹانے



بعض دانتیاں دونوں کندھوں پر زور دے کر نکال لیجی ہیں مگر اس طرح 100 میں سے 20 ہی بچے زندہ نکلتے ہوں گے کیونکہ بچے کی گردن پر زور دینا بچہ مر جاتا ہے۔

ایک ضروری بات

بچے کے بازو تھاپی لگائے اس کی چھاتی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں جب ناف تک بچہ آ جائے تو آگے احتیاط رکھی جائے کہ بازو پیچھے ہٹ کر سر کے دونوں طرف چلی جائیں۔ چھاتی سے اتر کر اور دونوں پہلوؤں کے ساتھ لگ کر باہر آنے چاہئیں اگر دایہ جلدی نہ کرے اور بچے کو بالکل بھینچنے تو خود بخود وہاں سے ہٹ کر پہلوؤں کی جانب آ جاتے ہیں اگر سر کے اوپر ہو گئے ہوں تو چھاتی ٹکٹنے سے پہلے آہستہ سے منہ کی طرف سے اس طرح کہ بازوؤں کو بل نہ پڑے دونوں پہلوؤں کے ساتھ ملا دینے چاہئیں۔

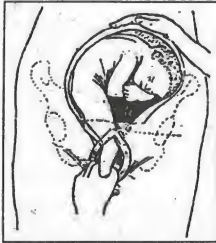
کی ضرورت ہوتی ہے۔ دایہ کو ہوشیار رہنا چاہیے اور جب دیکھے کہ رحم کا منہ کھل گیا ہے مگر پانی ابھی تک جاری نہیں ہوا تو ناریل کے تیل کو اپنے ہاتھ پر مل کر آہستگی سے اندر داخل کر کے پانچویں انگلیاں جوڑ کر رحم کے اندر داخل کرے اور جملی کو اس طرف کرے کہ جس طرح بچے کا پیٹ ۱۰ ہو پھر آہستگی سے جملی کو پھوڑ دے۔ ہاتھ رحم میں ہونے کی وجہ سے منہ بند ہے اس واسطے پانی تو نہیں بھے گا مگر نہایت ملائحت سے جملی کے اندر ہاتھ ڈال کر بچے کے ایک یا دو پاؤں پکڑے پاؤں پکڑے ہی اگر درد اٹھے گا تو پھر خود بخود دالت جائے گا اگر ایسا نہ ہو تو پاؤں کو پکڑے رہے جس وقت درد اٹھے پاؤں کو نیچے کی طرف سرکائے۔ پچا لٹ جائے گا۔ پاؤں نیچے اور ہاتھ دوسرا اوپر ہو جائے گا۔



جہاں زچہ طاقتور ہو وہاں ایک پاؤں نیچے اتارنا چاہیے اور جہاں کمزور ہو وہاں دونوں ہی پکڑے۔ جب ایک پاؤں پکڑا جائے تو پہلے ایک باہر آتا ہے اور دوسرا پیٹ کے ساتھ لگ جاتا ہے پھر جب کوہلے نکلے ہیں تو ایک ٹانگ کے ساتھ ہونے کے سبب راسٹ کھل جاتا ہے اگرچہ زچہ کو تکلیف تو ہوتی ہے مگر بچہ کا سر بآسانی نکل آتا ہے مگر دونوں پاؤں کو نیچے کرنے سے کلیدوں کی جگہ کم ہوتی ہے اور اس واسطے وہ جلدی نکل آتے ہیں اور پھر بچے کا سر نکلنے میں دیر ہوتی ہے۔

اور سر نکلنے میں دیر ہونے سے بچہ کی موت کا خوف ہے۔ ایک بات یہ یاد رکھو کہ اگر پاؤں کی نسبت نکلنے نزدیک ہوں تو گھٹنا ہی پہلے پکڑ کر اتار لینا چاہیے۔

ایک بات اور قابل بیان معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ بچہ کا دایہا ہاتھ پہلے نکلے والا ہو تو پاؤں یا گھٹنا بائیں پکڑ کر اتارنا چاہیے اور ہاتھ بائیں نکلے تو دایاں پاؤں یا گھٹنا پکڑ کر اتارنا چاہیے۔ اس طرح بچے کے پھیرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے مگر ہاں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کونسا ہاتھ نکلے والا ہے۔ اس کے جاننے کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔ چہرہ کا ہاتھ پہلے نکلے اس کی دوسری طرف کا گھٹنا یا پاؤں پکڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جتنا ہاتھ پہلے نکلے اس ہاتھ کے ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ بغل میں داخل کریں پھر بغل سے براہ کی طرف ہاتھ لے جانے سے اسی طرف کے پاؤں یا ہاتھ پر ہاتھ پڑے گا یہی اس کو پھوڑ کر دوسرا گھٹنا یا پاؤں پکڑ لیں۔



نوٹ: ذکر ہوا کہ جب رحم میں ہاتھ ڈالا جائے تو ہاتھ کو پیٹ کی طرف رکھنا چاہیے مگر اس بات سے ساتھ ہی ہوشیار رہنا چاہیے کہ بچے کی نال پر زور نہ پڑے۔
نوٹ: جب بچے کے پھیرنے کے لیے ہاتھ رحم میں ڈالا جائے تو جس وقت درد اٹھے۔ اس وقت ہرگز نہ ڈالا کریں اور جو رحم میں ہاتھ ڈالنے کے بعد درد اٹھے تو جب تک درد بند نہ ہو جائے۔ ہاتھ کو اسی جگہ پر ٹکائے رکھیں۔

یہ تو اس ذہنت کا ذکر ہوا کہ جب رحم کا منہ مکمل گیا ہو اور پانی جاری نہ ہوا ہو اور اگر منہ ابھی طرح نہ کھلا ہو اور پانی بھی ابھی طرح جاری ہو گیا ہو تو کیا کرنا چاہیے۔

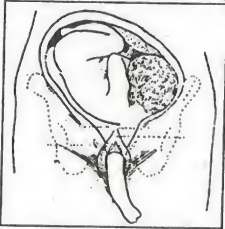
ہاتھ کی پشت کو اسی طرح دھون ماریں سے چڑ کر آہستہ سے داخل کر کے پانچویں انگلیاں جوڑ کر رحم کے منہ میں رکھے اور آہستہ آہستہ انگلیوں کو پھیلا دے۔ اس سے منہ مکمل جائے گا مگر ایسے زور سے نہ پھیلا دینے کہ منہ پھٹ ہی جائے۔ اس دوران میں دوسرے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو ابھی طرح پکڑے رہنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو یوں جب ہاتھ اندر داخل ہو گیا تب آگے دہی ترکیب ہے۔ سب سے مشکل حالت وہ ہے جب کہ رحم کا منہ مکمل گیا ہو اور پانی جاری ہو چکا ہو اور ہاتھ باہر رحم کے آچکے ہوں۔ خدا کے عجیب کارخانے ہیں جب بچے کا سر پہلے نکلتا ہو تو اس کے پاؤں اور گھٹنے رحم کے منہ سے بہت دور ہوتے ہیں مگر کیا ہی خوب ہے کہ جب ہاتھ پہلے نکلیں تو گھٹنے اور پاؤں رحم کے منہ کے بالکل نزدیک ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہاتھ رحم کے اندر داخل ہی نہ ہو سکتا اگر بازو کھینچ کر نکالنے تو بچہ اور زچہ اکثر جان بحق ہو جاتے اگر بازو کو پیچھے کرتے تو یہ تین مشکل فقاہر بازو ٹوٹ جاتے۔

غور کر کے خوب دیکھا

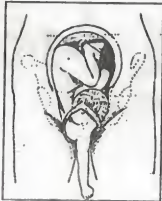
خدا کی ہمتی خدا ہی جانے

پس جب ایسی حالت آجائے تو سارا ہاتھ اندر داخل کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ایک دو انگلیاں داخل کر کے ان سے گھمٹے اور پاؤں کھینچ لینے چاہئیں کیونکہ ان کے کھینچنے سے ہاتھ خود بخود باہر چڑھے گا۔

ان سب حالتوں میں جب پاؤں پہلے آگئے تو اس کے واسطے آگے وہی ترکیب ہے جو پاؤں کے پہلے آنے کی صورت میں ذکر ہوئی ہے۔



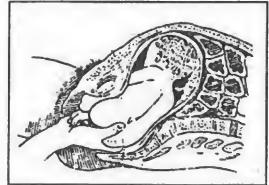
نوٹ: کہنی یا کندھے پہلے نکلیں۔ ان کے واسطے بھی وہی ترکیب ہے جو ہاتھ پہلے نکلنے کے واسطے جان کی ہے۔
نوٹ: اگر سر کے ساتھ ہاتھ اور بازو نکل آئیں۔ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اکٹھے نکل آئیں۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اکٹھے نکلیں یا ہاتھ ہی اور ٹال اکٹھے نکل آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟ کچھ مشکل نہیں ہے۔



ذرا سوچ چاہیے مثلاً اگر سر کے ساتھ ہاتھ اور بازو نکل آئیں تو آہستہ سے ہاتھ یا بازو کو اندر کر دے۔ اس طرح سر ہی باقی رہ گیا اور پیٹنے کی وہی حالت آگئی۔ اگر بہت نکل آئے ہوں تو پھر اسی طرح پاؤں یا کھٹنے کو پکڑ کر بچے کو گھما کر اس بچے کو کمرے آگے وہی ترکیب ہے جو پاؤں پہلے آنے کے واسطے ہے۔



اگر دونوں ہاتھ یا پاؤں نکلے گئیں تو دونوں پاؤں کو ذرا کھینچ کر دم سے باہر کرے۔ اس طرح ہاتھ اندر رہ جائیں گے اور پاؤں باہر آ جائیں گے۔ ایسی حالتوں میں زیادہ احتیاط اس بات کی رکھنی چاہیے



کہ کہیں جلدی سے پاؤں کی جگہ ہاتھ پکڑ کر بچے نہ کیے جائیں۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نکل آئے تو اس کے واسطے بھی یہی ترکیب ہے۔



اگر ہاتھ پاؤں کے ساتھ نال بھی نکل آئے تو نال کو اوپر چڑھائے اور پاؤں کو نیچے کھینچے۔ نال کو اوپر چڑھانے کی ترکیب یہی رکھنی جاتی ہے۔

بچے کی نال کا پہلے نکلنا

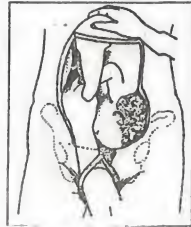
اس میں بچہ کی جان کا بہت خوف ہے کیونکہ بچہ کی جان اسی نال پر منحصر ہے۔ ذرا دباؤ پڑ گیا اور خون کی آمد و رفت میں خلل پڑا تو بچہ کی جان کی خیر نہیں ہے۔ لہذا اس حالت میں اور حالتوں سے کم تکلیف (اگر ایسی حالت میں ابلی ان کے گڑھے تک نہ پہنچے تو اوزار استعمال کیا جاتا ہے)



ہوتی ہے۔ بچہ کی نال تو شاذ و نادر ہی پہلے نکلتی ہے۔ جب پہلے نکلے جھٹ پیچھے ہاتھ پاؤں کولہا
سر آتا ہے۔ جب سر پہلے نکلے تو نال اکثر کم آتی ہے اور جو بچہ کے ہاتھ پاؤں یا کو لمبے پہلے
نکلیں تو اکثر اس کے ساتھ نال آ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب سر پہلے نکلتا ہے تو دم کا منہ
بخوبی بند ہو جاتا ہے اور باقی لکسی حالتوں میں نہیں ہوتا اور کوئی چیز باہر نہیں آ سکتی۔



برخلاف اس کے جب پاؤں اور غیرہ نکلیں تو دم کا منہ ابھی طرح بند نہ ہونے کی وجہ سے اس
کے ساتھ نال بھی باہر آ جاتی ہے بخفا منہ بچہ ذیل صورتوں میں نال کا سر کے ساتھ آ جانا بھی ممکن ہے۔
(جبکہ سر کے ساتھ ہاتھ آئے مگر ابھی ہاتھ دور ہو تو ہاتھ اوپر کیا جاسکتا ہے اور صرف سر سامنے)



جب بچہ کا سر معمول سے چھوٹا ہو۔

بال بہت ہی لمبے ہوں۔

سر کے ساتھ ہاتھ بھی نکلیں۔

زچہ کے گردے کی بڑی بہت چھڑی ہو۔

جب جڑے پیدا ہوں۔

دم اصلی جگہ سے ادھر ادھر ہٹ جائے۔

جھلی میں بہت پانی بھرا ہوا ہو اور وہ پانی اچانک باہر آ جائے۔

جب نال پہلے آئے تو پچھانا مشکل نہیں ہے کیونکہ دم کے منہ پر بلکہ انعام نہانی تک نال کا
چھٹ نکلتا ہوا اور پھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ وہ چار اچھٹ دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ نال ہی ہے اور
جب بچہ پیٹ میں سر جائے تو نال پھڑکتی نہیں مگر ابھی طرح یہ دیکھنے سے شبہ تو بالکل نہیں رہتا
کہ یہ نال ہے یا دیگر عضو۔

جب نال پہلے آئے تو سب سے زیادہ احتیاط اس بات کی چاہیے کہ اس پر دباؤ نہ پڑے۔
جب تک بچہ دم میں رہتا ہے جب تک نال پر دباؤ لازم نہیں اور جب دم سے منہ باہر نکل آ گیا تو
احتیاط نہیں رہتا۔ واہ تیری قدرت اس کے ساتھ اگر نال آئے تو زیادہ دباؤ نہ جانے کا خوف
تھا۔ اس کا کیا اعلیٰ انتظام کر دیا کہ دم سے منہ باہر آ یا اور دباؤ کا خوف کم ہو گیا۔

اس بات پر خیال رکھ کر کہ نال پر دباؤ نہ پڑے۔ عورت کو جس طرف سے نال نکلی ہو اس
سے دوسری جانب لٹا کر ہاتھ اندر داخل کر کے دو تین انگلیوں سے نال کو اکٹھا کر کے جب درد
بند ہو۔ اسی وقت انگلی سے دم کے اندر کر دی اور وہاں دوسری درد اٹھنے تک انگلیوں سے قسارے
رہے اور جب تک جائے تو ہاتھ نکال لے کر نال بھر کر پڑے۔ اس طرح چڑھائے۔ چاہے
کتنی دفعہ کیوں نہ چڑھانی پڑے۔

نوٹ: نال اگر اول نکلے تو بہت کم بچے جیتے ہیں۔ احتیاط اس بات کی ہے کہ دباؤ نہ پڑے اگر
درد اٹھنے ہی نال نکل آئے تو سمجھ لو کہ بچہ کی جان کی خیر نہیں ہے کیونکہ بہت مدت تک دباؤ
نال پر پڑے گا ہاں اگر بچہ پیدا ہونے سے تھوڑی دیر پہلے گرے تو اتنا اندیشہ نہیں ہے۔

ہیں ایک گھڑی کے بعد ہاتھ اندر داخل کر کے بجلی کو پھوڑ ڈالے بس پانی جاری ہوتے ہی دروازے کا اور کچھ پھینکا جائے گا۔

جوزے سے پچہ دم میں اس طرح رہتے ہیں کہ ایک کا سر دوسرے کے پاؤں کے ساتھ ہوتا ہے۔

پچہ کا سر اگر پہلے نکلے تو دوسرے کے پاؤں پہلے نکلے ہیں اور جو پہلا آسانی سے پیدا ہو تو دوسرا بھی آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بجلی پھوڑ دینے سے بھی کچھ پیدا نہ ہو تو گھڑی دو گھڑی بعد کچھ کے پاؤں کو پکڑ کر پچے آہستہ آہستہ ہٹا لینا چاہیے۔ آگے وہی ترکیب ہے جو پاؤں کے پہلے آئے کی صورت میں ذکر ہوئی ہے۔ جب پہلا کچھ پیدا ہو جائے اور یہ معلوم ہو کہ دوسرا کچھ اندر ہے تو آؤں کو دوسرا کچھ پیدا ہونے تک نہ ٹکانا چاہیے جب دوسرا کچھ پیدا ہو جائے گا تو آؤں خود بخود گر پڑے گی مگر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دو پچے پیدا ہونے کے سبب دم کمزور ہو جاتا ہے اور جلد ہی نہیں سکتا۔ اس واسطے آؤں کچھ دیر بعد گر آتی ہے اس کا ٹکرنہ کرنا چاہیے مگر جب دیر بہت ہو جائے تو ہاتھ داخل کر کے ٹکال سکتے ہیں مگر دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہات احتیاط سے جس کا ذکر آؤں نکالنے کے بیان میں آگے گا۔

دوسرا کچھ پیدا ہونے کے بعد ایک انگریزی دوئی۔ ”آرک آف رائی“ ایک ماشہ کے قریب نکلا دینے سے دم صحت سکر جاتا ہے اور آؤں باہر آگرتی ہے۔

نوٹ: تین تین چار چار پچے بھی اکٹھے پیدا ہو سکتے ہیں۔

نوٹ: بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ درجہ ایک کچھ آج ہے اور ایک اگلے دن۔ کئی عورتوں کو

ایک کچھ ہونے کے دوسرے دن جوزے سے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض عورتوں کو چودہ چودہ ایکس ایکس دن کے بعد دوسرا کچھ پیدا ہوتا ہے۔ مقررہ کرنے کے بعد بھی اکثر کو یہی کہنا پڑتا ہے۔

عزت پیدا کرنے کا تعویذ

عامل کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی عزت کو فروغ دینا چاہتا ہے تو مندرجہ ذیل تعویذ کو کسی کاغذ پر تحریر کرے لیکن خود ضروری حاجات سے فارغ ہو کر نہادھو کر بلکہ اچھی طرح صاف ہو کر عمل شروع کرے اور جب کچھ لے یا دے اس تعویذ کو مشک سے لکھا جائے کہ بہت جلدی اثر کرے پھر اس کو اپنے

۲۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۸	۱۷	۳۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۳	۲۱
۳۵	۳۰	۲۰	۳۰

پاس رکھ چھوڑے۔ جہاں جائیگا عزت اور شہرت حاصل کرے گا۔ اور تمام لوگ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے۔ اور عزت کریں گے۔

محبت و عزت بڑھانے کے ختم

حرف داؤ تانیے کی تختی پر بنا کر اس کے اوپر لکھے۔ لکھنے کا وقت

۳۲	۳۹	۳۲
۳۳	۳۵	۳۸
۳۸	۲۱	۳۶

بیک ساعت کا جو مینی جس وقت قمر

برج اسد میں طلوع ہووے خیر نہایت

ہی اچھا اور بہت جلد اثر کرنے والا

ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس پر احتیاط سے عمل کیا جائے۔

مندرجہ ذیل منتر کو ہر دن کمال پر تحریر کرے اور سورج و ریش قمر

خبر یہ ہے۔

۷۹	۸۶	۲	۸
۷	۸۳	۶	۸۲
۸۵	۹	۶	۱
۴	۶	۷	۸۲

محبت و مقصد حاصل
کرنے کا خبر
مندرجہ ذیل خبر پر ایک قسم کا

مطلب حاصل کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے اور اس کو اقرار کے دن ملے گی

سے کا غور نہ کرنا اور نیچے اپنا مطلب
جس کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تحریر
کر دو پھر اس کی ایک نئی بنا کر کسی کو لے
سکوئے مل جلا دو اور سات دن تک
باقاعدہ پتل کر دو اور ساتھ خبر تر پھو
اوم اوم سر نیک سر نیک

خاوند کو عورت سے دور کرنے کا منتر

اگر کوئی عورت اپنے تہی سے غصے ہو جائے تو مندرجہ ذیل خبر کو
استعمال کرے اس خبر کو پھول کے برتن پر سرخ صندل سے لکھ کر
پانی میں ڈال دیا جائے۔ جب کھل جائے تو بعد ازاں رنجیدہ عورت
تو وہ پانی پلا دیا جائے۔ تو عورت پیئے ہی خاوند سے غلطی کا اتراف
کرے گی اور ہمیشہ کے لئے جہاں کا نام نہ لے گی اور آگے سے بھی نہ۔

نہایت کا اظہار کرے گی۔
اور کبھی کوئی خیال تہی کی بابت
دل میں نہ لائے گی۔
خبر یہ ہے۔

۳۸	۳۵	۲	۷
۸	۲	۳۲	۳۱
۳۲	۲۹	۹	۱
۲	۶	۳۰	۳۳

عمل بانجھ عورت کے واسطے

صبح سویرے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اثنان
کرے اس طرح سے چالیس روز تک ایک سو ایک تک بانو
بڑھ کر روز کھلا دے مگر کھلانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس
خبر کو لکھ کر نوم جاجر کر کے عورت کے دائیں ہاتھ میں باندھ دے
جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس خبر کو جو کہ ہاتھ کے ساتھ باندھ
لیا گیا ہے۔ نمونہ میں ڈال دے۔
نوٹ: جو ہند سے دائرے میں لکھے گئے ہیں وہ خبر کی پیاں
کے ہیں پ

۱۷۴۷۳	۸	۱۷۴۷۴	۱	۱۷۴۷۹	۱	۱۷۴۷۶	۱
۱۷۴۷۸	۲	۱۷۴۷۵	۲	۱۷۴۸۲	۵	۱۷۴۷۷	۳
۱۷۴۷۸	۳	۱۷۴۸۷	۶	۱۷۴۷۳	۹	۱۷۴۷۱	۹
۱۷۴۷۵	۱۰	۱۷۴۷۱	۷	۱۷۴۷۹	۴	۱۷۴۸۰	۴

میتھن

میتھن اُس کر یا کا نام ہے جس کے دوارا رشتہ کی ایتھتی اور لے ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ بھی کہے تو ایتھتی نہ ہوگی کہ میتھن ہی پر شرعی کا سارا دار و مدار ہے۔ میتھن کا دُون کرتے ہوئے آچاریوں نے اُس کے آٹھ و بچھاگ کئے ہیں جو اس پر کار ہیں :-

سمن، کیرتن، کیلی، درشتی پات، گیت بھاشن، سنگھ اڈھ و سا
اور کر یا نور کی ایتادی ایتادی آٹھ پر کار کہ میتھن مانا گیا ہے۔
سمن - کسی استھان پر پڑھ کر، دیکھ کر، کر یا پتر کو دیکھ کر دھیان لگ
ہو جانا ہی سمن کہا جاتا ہے۔

کیرتن - استریوں کے زوپ، رنگ گن اور انگوں کی بری بھاؤ کرنا ایتھا
اشلیل گیتوں کا گانا ایتادی ایتادی۔

کیلی - استریوں کے ساتھ تاش شترنج،
گرفیہ و ایتھ کوئی کھیل کھیلتا۔

پرکشٹن - کسی استری کو بار بار درشتی
سے دیکھنا۔



گتھ بھاشنم - استریوں کے ساتھ
بیٹھ کر قہقہے کہانی کہنا، انھیں گھانا سنانا، شرمگازد سُون کو تیا سنانا ایتادی

سنگھاپ - کسی اپڑ پتھ استری پر منگدھ ہو کر اس کو پراپت کرنے کے لئے
کببھدھ ہو جانا اور پراپت کرنے کی کوشش کرنا۔

اڈھ و سائے - استری سمجھو گھٹھ کو معلوم کر کے اس کے لئے
پریے نکل ہونا۔

کر یا پورتی - پرکشٹن ہی سمجھو گھٹھ کے ویرے دان دینا ایتادی ایتادی
آٹھ پر کار کے میتھنوں کو کام شاستر کاروں نے اور ایتھ آچاریوں نے مانا ہے۔
یہ آٹھوں پر کار کے میتھن تو ایتھ کال سے ورت ہوتے چلے آ رہے
ہیں اور پر بربھ ہیں۔ ان کے علاوہ تین پر کار کے میتھن آج کل اور بھی لظ میں
آ رہے ہیں جن کو اب نوین بنتھینا کا نوین اڈھ و سائے بھی کہا جاتا ہے تو بھی ایتھتی
نہ ہوگی۔ جو کہ اس وٹے کو لکھتے ہوئے لکھیں گے کہ پ رہی ہے تھکا کلیجا مٹھ کو آ رہا ہے،
تی لکھنے کی آگیا نہیں دے رہی ہے مگر تو یو دوک سمان کو شجیت کرنے کے ابھیرائے
تھکا پر سنگ کو پرتھون کرنے کے خیال سے اس اشلیل وٹے کو بھی لکھنے پر مجبور
ہونا پڑ رہا ہے۔

ان تینوں میتھنوں میں سر و پتھم گدا میتھن ہے جس کو لوٹدے بازی
یا اغلام کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ میتھن عام طور پر چھوٹے چھوٹے بچوں کے
ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور ان کے خون کو کشت کر کے کا کار بن جاتا ہے۔ شوک
تواس بات کا ہے کہ ان وشیلوں کی شکستہ دے والے وہی پھان و بھاؤتے ہیں
جو انکے شکستہ نیت کے جاتے ہیں اور اس نشت میتھن کی شکستہ بچوں کو انکے
ماستروں دوارا ہی پراپت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ولسن دن پر تین زور کرنا
رہا ہے۔ جب زکشت ہی شکستہ بنے ہیں تب اور وٹے کا کہنا ہی کیا ہے۔ جیسے ہی
لوٹے اسکو لوں میں گئے ویسے ہی ان کو اس تاش کاری کر یا کی شکستہ ملی اور
دن دوئی زات چوگی ترقی کرنے لگی۔ کسی کسی کو تو یہ عادت بڑھاپے تک نہیں چھوڑتی

اور دن دوئی رات چوٹی ترقی کرتی ہی جاتی ہے۔

یہ دُرگ کتنا شکاری اور بھیانک ہے اس کا بتلانا ہی کچھ اور دشمن ہے کیوں کہ لکڑی میٹھن کرنے اور کرانے والے دونوں کے دونوں ہی ناش کاری مارگ کی اور اگر سرخوے پٹے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے بارے میں اتنا ہی کہنا پر اہت ہے کہ اگر جوں میں سکھ کی لالسا ہووے تو اس دُروہ سن کی اور بھول کر بھی درشتی بات نہ کریں۔

دوسرا میٹھن ہے ہمت میٹھن جس کے بہن ماتر سے ہی رواج ہونے لگتا آ ہے کیوں کہ اس دُروہ سن نے تو دلش مستی ناش ہی کر ڈالا۔ ڈاکٹر کیل کا کہنا ہے کہ ہمت میٹھن وہ تیز گھڑی ہے جس کو تشفیہ اپنے ہاتھوں سے ہی اپنے پیر میں مارنا ہے اُس ایگانی ٹورکھ کو اُس کے تک کچھ حیت نہیں ہوتا جب تک اس کا ہر دے،

مستشک اور ٹورکھ اسے ایک دم بکھتا اور نر بل نہیں ہو جاتا اور ان آویلوں کے نیچے اور نر بل ہونے کے ساتھ ہی نوٹن دوش، مش گھڑت، پر میہ، گرمی، سوزاگ، بیماری، بیماری، بیماری اور پران باری روگوں کے حملے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن مندری ایک دم نر بل، شریل، چھوٹی

اور گرد و جاتی ہے۔ جوانی کے وقت ہی ہر پہلو پر گردن پر سوار ہو جاتا ہے۔ چہرے کی چمک دھمک اور کھنکی کا کہیں پتہ نشان بھی نظر نہیں آتا۔ اس میٹھن نے بالوں کو ایک دم نر بل، رستہ، اور ششک بنا ڈالا۔ اس ہمت میٹھن میں اتنے دوش ہیں کہ اگر ان کا دُرگ کیا جاسے تو یہ گتھ اسی پر سنگ میں پر پورن ہو جائے کھوٹے



کورا کا کورارہ جائے اتنا یواس وٹے کو اسی استھان میں چھوڑتے ہیں۔

تیسرا آئینہ تجا سپد میٹھن پشو میٹھن ہے جو آئینہ آٹنے اور کاٹنے پشوؤں کے ہی لئے ہوتا ہے۔ اس وٹے کے کچھ تو آسکوں بلے میں مگر ابھی تک سری نظروں میں یہ گھٹنا نہیں آئی البتہ اخباروں وغیرہ میں کبھی ایسا پڑھنے میں آوٹے آج ہے۔ مجھے پورن روپ و شواہ ہے کہ پُر وکٹ دونوں میٹھنوں کا دُورن پڑنے سے ہو چکا ہے کہ اس میٹھن کی بھیشستا کا انوکھو کس گے۔ اس پر کارا کھڑا ہیں اور تین نوین کل ہلا کر 11 بھید میٹھن کے رکھے گئے ہیں مگر ان میں سے تین نوین میٹھنوں کی اور توہین میں بھی نہ بھگتنا چاہئے۔



میٹھن کا استھان

میٹھن کے لئے جو استھان نیت کیا جائے اس کے پتلے اور بجائے میں آت ہی بدھیانی اور چار تیر سے کام لینا چاہئے کیوں کہ گرجا دھان سنسکار کا یہ منگھیرہ کیندر ہے۔ گرجا دھان سنسکار کے ایک ٹھیں سے ٹھیں و ستوئے لیکر ٹری سے پڑی و ستو کا اثر گرجہ میں پڑتا ہے۔ یہ پرتیش بات پر اہت ہو چکی کہ حوالہ میٹھن کا استھان بھی پر کارا دھانتا کے ساتھ بنانا اور بنانا چاہئے۔

گرجا دھان سنسکار کے لئے نکر اعلاہ، ہوانا، ہندو، مسجیت، گجھت اور برکاش نے ہونا چاہئے۔ اکوں، تاخوں اور امارا یوں میں ہندو، گجھت، پشپوں سے ششکیت گھڑتے رکھے رہنا۔ ادھر ادھر شیشوں کی بجائوٹ نیچے لگلا اور نر دوش ہندو چاروں سے بھی ہوئی پششکیت گھٹا استھان بنانا ہندو، گجھت، ہندو، دانی دو ششکیت گجھت اگر ان کو بھی پر کارا مسجیت کرنا چاہئے تو دونوں ششکیتوں کے سرمانے دو

جو کمال جن پر سدر سو اپنے لوگوں اور گلاسوں میں ڈھکا ہوا پانی تھا اور خشک مشعلان قنادی کھانے کے بدلہ رکھوا نا چاہئے، بیان دان، اثر و... کمال جان ابتدائی قنادی سب سامان تھا اسخان ہونا چاہئے۔ اگر کان وادے سے پریم ہو تو کان وادے کا سامان بھی رکھنا تھا انھن ہونا چاہئے۔ اگر کان وادے سے پریم ہو تو کان وادے کا سامان بھی رکھنا تھا انھن رکھ دینا چاہئے۔ کہنے کا تیسری یہ کہ اس کے کس پر کار سجا کر رکھنا چاہئے کس میں جا کر پریش استری پریش کام کے دشمنی جوت ہو جائے اور کام دان سے پرے کرتے ہوئے

نماگم سے پور و کرینوالے کا لیے

دواہ ہو جانے کے بعد اور نماگم کے نور و استری اور پریش دونوں ہی ایک دوسرے سے ایک دم ان بجلیہ رہا کرتے ہیں مگر ایک شکلی ہوتی ہے جو دونوں کے پرے سے اٹھوں میں اٹھل پھل جاتے۔ بتی ہے اس شکلی اٹھو الا اسکا نام ہے پریم!



پریم کیسے لیا را اور چتا کر شک مشد ہے اس کے بھتر سوارگ اور ترک دونوں ہی دو دان ہیں۔ ذکر آفا کر دنا

کھتو ہے کہ Those who love in spirit shovendire

in میں جو اتیرک چرے سے ایک دوسرے کو ہوں اسی کا نام پریم ہے اور جن دو استری بنا اس پر کار کا پریم ہو وہاں اس کا ہم نہا ہے

پریم وہی ہے جس میں کسی پر کار کا سوار نہ ہو کوں کہ تچا پریم لیے پریمی کسی۔ کت کا بدلہ نہیں چاہتا اور وہ بھی نہیں جانتا کہ اپنے پریم کو اپنا پیار کیوں ہے چنانچہ جوت نافہ مشعل کی اور یار ورتی جی میں اسی پر کار کا پریم تھا۔

یار ورتی جی نے اسی پریم کی چنگاری میں اپنے شریر کو بھسم کر دیا۔

کام شاستر کاروں نے اس پریم کے چار کارن مانے ہیں۔

(1) اچھیا س سے ہونے والا پریم۔ یہ پریم اچھیا س کرنے سے بڑھتا ہے جسے گانا بجانا، ناچنا ابتدائی کریاؤں سے پریم۔

(2) وچاروں سے ہونے والا پریم۔ جو پریم کسی پر کار کی اچھیا شاکو ہرے میں رکھ کر کیا جاتا ہے وہ وچاروں سے ہونے والا پریم کہا جاتا ہے۔

(3) پرین کرنے سے آتین ہونے والا پریم۔ دھیان میں رکھ کر کسی کو بھی پرین کرنے سے جو پریم ہوتا ہے وہ پرین کرنے سے آتین پریم کہا جاتا ہے۔

(4) وشیوں سے آتین ہونے والا پریم۔ جو پریم اندریوں کے وشنے دوارا آتین ہوتا ہے وہ وشیوں کا پریم کہا جاتا ہے۔ دیکھ کے اندر پریم ہی سار و متو ہے بنا پریم کے دنیا کا کوئی کام نہیں چلتا۔



دن چیزیا کے مکھیہ کام داشتن

بارہ انگل ارتھات لیے ایک بالشت لمبی نیم، ہوا، پور، بہر و ابتدائی قنادی کی جان لیک اس کے ایک سرے کو لیکر دانت سے چکل کر کوئی بنائے اسی کو نیچے سے دانتوں کو بھی پر کار کر گور گور کر دانتوں کو ممکن اور مناسب کچھ تو دانتوں کو شلے لکے کوئی نہیں بھی استعمال کیا کرے جودانتوں کو مضبوط اور کثرت بناوے۔

پاکوں کی جانکاری کیسے کچھ لوگ نیچے سے جاتے ہیں جودانتوں کو کثرت اور مضبوط بناتے ہیں۔ (تو تھ پاؤد و تو تھ ویشٹ، نی کی مینوں کے بہت سے آئے ہیں)

(۱) شہد، سونگھ، مریج اور پیل کو باریک میں دانتوں میں علیحدہ کرتوں کو
پشت اور سر رُوھ بناتا ہے۔

(۲) سیندھا نیک اور سرسوں کا تیل ملا کر بجن کرنا بھی دانتوں کو پشت کرتا ہے۔

(۳) تیج پھل نیک لکڑی کا چورن دانتوں میں ملنا بھی اتنت لاکھ لائی ہے۔

(۴) آؤر چار بھاگ، ہریرا دو بھاگ، ہریرا ایک بھاگ، مریج ایک بھاگ،

پیل ایک بھاگ، طوٹا ایک بھاگ، سیندھا نوں اک بھاگ، سانجھ نوں ایک بھاگ،

سوچر نوں ایک بھاگ، پٹنگ ایک بھاگ، باجو پھل ایک بھاگ سے بنا ہوا بجن دانتوں

کو بجر کے سمان مضبوط بناتا ہے۔

(۵) جامن کی لکڑی جلا کر دانتوں کو ملنے سے مسوروں سے بہتا ہوا خون

بند ہو جاتا ہے۔

میٹھی دانتوں میں ہوا، تیکشن میں کر بچ، کر دوی میں نیم اور شیل داؤنوں

میں شیر سریشھا مانا گیا ہے۔ دانت خیر کرتے رہنے سے دانت، اگلا، جہوا تھا سمست

مکھ روگوں کا ناش ہوتا ہے۔ رچی پڑھتی ہے، شری میں سواچھا اتی ہے تھا ایک پر نولم

ہوتا ہے۔

شیشل جل سے گلے کرنے سے کھٹ، ترشا، اور کل کا ناش ہوتا ہے۔ مکھ

سواچھا اور صاف ہو جاتا ہے اور اگر تھوڑے گرم پانی سے گلے کئے جائیں تو کھٹ

اوردچی، پیل تھا دانتوں کی دُرگندھ دُور ہوتی ہے۔

وٹن تھا مریج سے پیڑت روگیوں کو تھا شیش روگ والے رکت

پتے دا لے، اور جس کی آنکھیں دکھتی ہوں گرم پانی سے گلے کر میں۔



گائے کا دُودھ بڑھے

۹۳	۶۲	۰۸	۱۶
۶۳	۴۲	۳۳	۴۶
۷۳	۱۱	۲۱	۹۱
۴۳	۵۲	۵۶	۵۷

(۱) اس جنتر کو جن سے لکھ کر گائے

کے گائے میں باندھ کر دُوب دُوب دکھا کر اس کی پوجا کرے تو دُودھ ضرور بڑھے۔

(۲) اس جنتر کو گائے سے کائے پر لکھ کر بنے کہے ہیں تو بڑھنا کر گائے کے گائے میں باندھ دے تو دُودھ فوراً بڑھے۔

آدھا شیشی کا منتر

اوم نمون میں بیسی بانوی اچھل پیر پر جلتے کو دکھو شاخیں پر شیشی بھل کھائے۔ آدھا توڑے پھوڑے۔ آدھا زون موڑے۔ کھول دھرنے جو گھوٹ اپنا آدھا شیشی جلتے۔
رکھیں۔ زمین پر ہاتھ پائی گئے اور سات آگنی گھیریں کاتا پئے اسی طرح کنی مرتب کرے تو آہستہ آہستہ آدھا شیشی کا درد ٹھیک ہو جلتے۔

بخار ناشک جنتر



ترکیب یہ۔ بلدی کے دس کی سیای جا کر بڑوں یا لکھ کے کائے سے پان پر اس جنتر کو لکھے اور دومی پورک پوچھ کر کے اس پان کے بچے کو سریش کو دکھاوے تو آکھتر بخار ناش ہو۔

پریت ناشک جنتر

۸۵	۶۵	۱	۳۵
۶	۲۳	۲۶	۱۵
۲۵	۸	۸۵	۱۶
۸	۸۳	۷۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو سنبھ کے دن کائے پر کالی

سیای سے لکھے اور پوچھ کر کے اس میں لکھ لگائے تو محبت ٹوٹ جائے۔

(۲) اس جنتر کو گائے سے لکھ کر سبھی کے مطابق سیدہ کر کے جے تم پریم کرتے ہو اسے دکھا تو پریم کا ناش ہو۔

بلائے دُور کرنے کا جنتر

۹۵	۶۷	۶	۹
۶	۳	۹۵	۵۲
۷۶	۲۲	۹	۸
۷	۵	۷۶	۵۲

(۱) اس جنتر کو بھون پتر پر چمن سے

لکھ کر دومی پورک پوچھ کر کے گھر میں لگا دے تو گھر کی سب بھلتے دُور ہو۔

(۲) اس جنتر کو کائے پر لکھ چمن سے لکھ کر بڑوں پر باندھے تو بھلتے دُور ہو۔

پریم بڑھانے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو کپور سے کائے پر لکھ کر ظیل جلا

دیں تو پریم بڑھے۔
(۲) اس جنتر کو ریشمی رول پر رول سے لکھ کر جس سے تم پریم کرتے ہو اس کے آغوش سے اس رول میں آگ گھارا دو۔ تودہ پریم کرتے گئے۔

پرورش میں کن یا توں کا خیال رکھنا چاہیے

عام عورتوں میں عادت پائی جاتی ہے کہ بچہ خواہ کسی سبب سے روکنے
وہ فوراً دودھ پلانا شروع کر دیتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ بار بار دودھ
پینے سے بچے کا معدہ خراب ہو جاتا ہے یہ بچہ بعضی کی شکایت میں مبتلا ہو کر
اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے بچے کے لئے نہانے اور سونے کے
اوقات مقرر ہونے چاہئیں بعض مائیں بچوں کو انیون کھلاتی ہیں تاکہ
وہ غائلہ پڑا رہے اور مال آزاد کے ساتھ کھڑے کھڑے دھندوں میں لگی رہے ایسا
بہرگز نہ کرنا چاہئے اس سے بچے کی جسمانی اور دماغی طاقت اور بچے کی
ذہنیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے جب بچہ ہوتا ہے تو بعض مائیں
بچے کے خاموش کرنے کے لئے جھوٹے میں لٹا دیتی ہیں اس لئے جب ہونے
تک وہ جھوٹے کو بھلاتی رہتی ہیں اب بچے کو اس کی عادت پر پڑ جاتی ہے
اس ذہن تک خاموشی میں ہوتا ہے کہ اس کو متواتر نہ جھٹایا
جائے اس سے بچے کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے بچے کا نازک پیچھا
لی جاتا ہے۔ بعض مائیں باگھر کے دروسے لڑکے بچہ کو نہ بھرنے میں اس
طرح اچھالتے ہیں جیسے تپیلوں کو پتیا کرتے ہیں اس سے بھی بچے کی صحت
پر برا اثر پڑتا ہے بچے کو دودھ پلانا کہ بھی ادھر ادھر حرکت نہ دیں یہاں
تک کہ بچہ کی چار بائی بھی غیر خاموش کرنے کے لئے سب سے عمدہ
ترکیب یہ ہے کہ اس کو آہستہ آہستہ پیچھا لیں اور سریلی آواز میں
نرسی سنائیں بعض مائیں اور بچے کی کڑی بوڑیاں جب کھیتی میں نہ بچہ
مذکورہ سے تو اسے بہلانے کی غرض سے اس کی پھوٹنے لگتی ہیں

تر بھوون وشی کرن جتر



اس جتر کو پچھلے جتر میں زمین کی سیاہی
بنا کر اندر کی گہ سے بھون پر لگے اور چند
کرہن یا دیوالی کی دھت کو کاشی کے برتن میں
تھوڑا سا گھب کا قطر ڈال کر اس جتر کو رات بھر
اُس میں بھونکے دیں۔ دوسرے دن سے اس
کا نیکہ ہاتھ میں لگادے۔

تر لوکیہ وشی کرن بھوون ناتھ جتر

اوم: بھوون نپا سست بھوونانی سادھ جوں۔ اوں تر فٹ سوا۔
تر۔ یہ۔ اس تر کا ایک ٹاکہ بار بپ کرنے سے آکاش پاتل کے سب جو وشی
بھوت بنے ہیں۔

کام ناشک جتر

۹۳	۲۶	۱۶	۱۸
۳۶	۳۳	۳۳	۳۶
۳۶	۱۱	۱۲	۹۱
۳۳	۵۲	۶۵	۵۴

اس جتر کو پچھلے جتر میں اپنے لہو سے
لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ تو چاہے جتنی گرم
چیزیں کھا دے یا کھا دنا شانت رہے
(۱) یہ جتر شوگر میں عورت کے
فون سے کھانے پر لکھ کر مہرت کے پاس بانے سے پہلے اپنے رکھیں۔ تو کھا دنا سنا نہ رہے۔

بچہ آخر انسان کا بچہ سے فراعہ کتنا ہی تھا ہر فطرتاً اس حرکت سے
اس کو ایک قسم کی شرم سی آتی ہے اور سب بحث کو بزرگوں سے
پہنچا پھڑانا چاہتا ہے کبھی زور سے دو تباہ کبھی کبھی منسی منستا
ہے یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل بہت برا ہے اس طرح بچے کی رنگیں
ماس کی عادی ہو جاتی ہیں چند بار کرنے سے وہ خود بخود اپنی پہلو کو کٹے
لگتے ہے اگر یہ عمل جلدی نہ چھڑایا جائے تو آگے چل کر بڑی خرابیاں پیدا
ہوتی ہیں لہذا ایسی شرمناک حرکت نہ خود کریں نہ کسی کو کرنے دیں۔
بچپن کے بعد رنگین کا زمانہ آتا ہے اس وقت بچے کی بہت سخت
نگہ رانی رہتیں کیونکہ ایک ساتھ کھیلنے والے شرمیلے بہت ہی مذموم
حرکات سیکھ کر لے لے جاتے ہیں کال بولنگ رواج ہو گیا ہے لگائی ہوئی
بد نظری اور بری عادتوں سے بچوں کو ضرور روکیں بگڑنے کو دور
دور دھوپ کے لئے اتنا ضرور دھت دیں جس سے وہ خوب خشک کر دیں
نہیں سوئے اور انہیں خراب خیالات یا کسی قسم کی بد فعلی کا موقع ہی نہ ملے
اس سے ان کے قوی مضبوط ہوتے جائیں گے اور صحت بھی برقرار رہے گی
اور سے تعلیم کے علاوہ ماں باپ کا فرض یہ بھی ہے کہ اپنے طور پر
بچائے چلا اچھے سے کی کہانی یا جن پری کے قصوں کے شاندار قوی
روایات اور نیک اور بزرگ لوگوں کے واقعات سنائیں تاکہ ان کا
اچھی باتیں کرنے کی ترغیب ہو جو والدین اپنی والدہ کی صحت اور
تعلیم و تربیت کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں بالفاظ دیگر جن کا بچہ پیس
طریق پر گذرتا ہے وہ بڑے بڑے بڑے آدمی بنتے ہیں والدہ زندگی وال جان ہو
جاتی ہے اور طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا ہو کر عذاب و تعذیب کی موت دھات

ہیں بچوں کی پرورش کے متعلق آپ کو مکمل معلومات کے لئے ۲ روپے آٹھ
آنے کا مٹی ڈور بھیج کر ہدایت نامہ پرورش بچگان منگو میں۔
والدین کی جہالت یہ کتنی جہالت ہے کہ بچہ جو بولنے لگتا
ہے تو سب سے پہلے اسے کالیاں سکھاتے
ہیں اور حیرت ہے کہ والدین اس پر خوش ہوتے ہیں ماں باپ کی خوشی
دیکھ کر بچہ خیال کرتا ہے کہ وہ کچھ بول رہا ہے بہت اچھی بات ہے پھر
تو وہ کالیاں کی خوش مشقی کرتا ہے ایسے والدین بہت نہیں بلکہ ایسے بچوں
سے دشمنی کرتے ہیں جن کا خیال وہ انہیں جلد بولنے چاہیے کی زبان پر چونکہ
کالیاں چڑھ جاتی ہیں اس لئے وہ وقت بے وقت بلا عاقل سب
کو کالیاں دیتے لگتا ہے بعض والدین بچے کی بات عادتوں کو یہ گھر نظر
انداز کر دیتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر خوب ٹھیک ہوا ہے گا۔

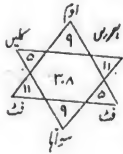
یہ خیال بہت غلط اور نقصان دہ ہے جو عادی بچپن میں پختہ ہو جاتی
ہیں ذہن آخر تک برقی ہیں والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو مشروغ
ہی سے نیک عادتیں سکھائیں بچوں کے لئے سائنس شکل الف لا ذکاء
صورت نہ بولنے دیں انہی نے وہ والدین کو جو کچھ کرتے دیکھتے ہیں وہ یہاں
خود کرتے لگتے ہیں بچوں کو زبانی بھی تعلیم دیں۔

آپ بچہ کو کہتے ہیں کہ گائی نہ دو اور خود اس کے سامنے دو گول کو
گائیں دیتے ہو تو آپ کی نصیحت کا بچہ پر کیا اثر ہوگا آپ بچے کو کہتے ہیں
کہ صبر نہ بولو اور ننگے پاؤں نہ پھیرو مگر وہ اس کے سامنے صبر
بھی بولتے ہیں اور ننگے پاؤں بھی پھیرتے ہیں اس حالت میں آپ کی نصیحت
بہر کوئی اثر نہ ہوگا۔



रश्मी में संवस घोली सकड़ी की यानिन्द सुलगता
है, अरसर संवस की अज्ञानता के पारिवारिक-सुख
पाति भी उसी आग में स्वाहा हो जाती है।

ذیگر پتی وشی کرن جستر۔



ترکیب یہ اس جستر کو مجموع ہتر پر
کوش پکشی انکا وشی بھرنی پجستر شی انار کی قلم سے
لکھ کر ایک سو اکیس مرتبہ آئے کی گولیں میں رکھ
کر چھلپوں کو کھلا سے اور سب ہے بعد کی گولی کو
چاندنی کی تمویذ میں ڈھ کر داہنی بجا پر باندھے تو
اس کو پتی وشی میں ہو۔

موہنی مٹر

ایوم اٹھا ار شورائے سر دھن کو بی نام ہوں۔ فٹ فٹ ہوں ہوں موہا۔
ترکیب یہ اس مٹر کا ایک لاکھ بار جب کر سدی کر لے۔ پھر آگے کش ہر
ایک دمی منی سات بار پڑھ کر تلک اتھے پر لگائے تو سب سوزن۔ یہ سہ ہوں۔

سر و موہنی تلک

کنکم اور سیندور کو ملا سے
گور جن بھی ساتھ ملا سے
آنولاس میں پھیر گھلا سے
وا کا سندر تلک لگا سے
دیکھ جگت موہنت، ہوا دے

شتر و دمن کی ترکیب اس متر کو دشمن پر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر پھینکے تو دشمن کا دمن ہو گا۔ اور اپنی جیت ہو۔ یہ نچھپے ہے۔ متر ذیل میں درج ہے۔
 "اوم شتر و دمن ہوں بھٹ۔ سوا با۔ اس متر کو ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر مارے تو دشمن زیر ہو۔"

دشمن پر فتح حاصل کرنا

اگر تمہارا دشمن بہت بلوان اور زبردست ہے۔ اور کسی طرح تمہارے دشمن میں نہیں آتا تو مندرجہ ذیل متر کو پڑھ کر ایک کٹوری میں آگ یا دھواں کا دودھ بھر کر راستے میں رکھ دے۔ میری لگے دن سے ہی کتے کی طرح ہو جائے گا اور تمہارے ساتھ پھر بھی دشمنی کرنے کو تیار نہ ہو گا۔ متر ذیل میں درج ہے۔
 "اوم ہیری ناٹک۔ دوش دوش۔ ہوں۔ بھٹ۔ سوا با۔"

سرد جن وشی کرن متر اوم نبو آدیش گرد گا۔ راجہ ہو ہوں۔ پرما موزل۔ موزل پرچا جینا۔ جنو منٹ روپ میں بکت۔ کو موزل۔ جو رام چندر پرینا۔ گرد کی کشتی پیری بکتی۔ پھر متر ایشور وادچ۔

ترکیب۔ اس متر کو پیلے آئیں دن تک ایک ہزار باب اور چترمن۔ بھول۔ دھوب۔ دھپ نیو یہ سے روز بروز کرتا رہے۔ تو رام چندر بی کا دھیان کر کے۔ چوراہے کی دھول اٹھا کر اس پر ایکس بار اس متر کو چپ کر لیتے پر تلک لگائے۔ پھر جہاں بھی وہ جا دے۔ جس سے باتیں کرے جو جگا دیگھے۔ وہوش میں ہودے

جذبہ شہوت کی غرض و غایت

آفرینش عالم کا فریضہ:

زمانہ قدیم و جدید کے علما و فضلا کی تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچادی ہے کہ دنیا میں کسی انسان کی قوتیں لازوال نہیں ہیں۔ بلکہ ایک وقت آتا ہے کہ جب اس کے اعصاب و جوارح کا روپ باز زندگی کی مشقت سے افسردہ و مضطرب ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ اس کے جسم کی عجیب و غریب شیزری حرکت کرنے سے قطعی طور پر معذور ہو جاتی ہے۔ اسے حالت کا نام اقطاع زندگی یا موت ہے۔ اب اگر نظام عالم کو برتر اور مظلما بدی ہے اور اس میں گری آدم کی ہنگامہ نیزی ضروری ہے تو قدرتی طور پر کسی ایسی تدبیر و تجویز کی احتیاج پیدا ہو جاتی ہے جس سے پروردگار پر انسانی زندگی کے نقش و نگار قطعی طور پر محفوظ نہ ہونے پائیں۔ آفرینش عالم کی حکمت کاملہ نے اس غرض و غایت کے لئے مرد و عورت کے اجسام کی ساخت کچھ اس طرح سے بنائی ہے کہ دونوں کی یکجائی سے ایک تیسری قسمی وجود میں آتی ہے اور اس طرح سے دنیا نوع انسان سے خالی ہونے نہیں پاتی کیونکہ سلسلہ تولید و تامل کی وجہ سے دنیا سے کوچ کرنے والوں کی جگہ ہمیشہ پر ہوتی رہتی ہے۔

اولاد کی محبت:

اولاد کی پرورش اور تربیت کی تعلیم اگرچہ تمام مذاہب عالم نے فرض انسانی میں داخل کر دی ہے لیکن تاہم فطرت انسانی کے کھرے خواہد کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ اگر انسان کے دل میں اولاد کی محبت پیدا نہ کر دی گئی ہوتی تو کوئی اس باور کراں کو اپنے سر لینے کے لئے تیار نہ ہوتا اور قدرت کا بقاء نسل کا جو مقصد دنیائے انسانی سے وابستہ ہے وہ فوت ہو جاتا اور اولاد کی محبت سے تو انسان شاید

پورے طور پر اولاد ہونے کے بعد ہی واقف ہوتا ہے لیکن اس جذبہ کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اولاد کی پیدائش کی طرف انسان کے دل کو بھردر مٹا دھت لے جاتی ہیں۔

جوانی کے آفتیں جذبات:

عورت کی محبت ہی ایک ایسا زبردست حربہ ہے۔ جس کے سامنے شاید کوئی سرکش سے سرکش انسان بھی سہیلی کر جاتی نہیں کر سکتا۔ انسان کے دل کی پوشیدہ ترین گہرائیوں سے خود بخود دایک ناقابل ضبط خواہش پیدا ہوتی ہے جو کشاکش کشاکش اسے عورت کی آستانِ حسن پر لے جاتی ہے اور نامیرہ فرسائی کے لئے مجبور کرتی ہے۔ مرد کی جوانی اور عورت کے آغوشِ دلکش کی تمام اسکی انجام کے دو آغاز ہیں۔ شباب کی منزل میں قدم قدم رکھتے ہی مرد کے سینہ میں ایک بے پناہ آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی شیطانی افشائیں عورت کے دستِ ستانی ہی سے تسکین پزیر ہوتی ہیں۔ اسی طرح عورت کی جوانی بھی ایک طوفانِ مستی و آرزو ہوتی ہے۔ باغِ عمر میں جوانی کی بھاری آتے ہی اس کے حسن کی نغمہ گانہ کلیاں دستِ سخن میں بچنے کے لئے چٹکتے گئی ہیں۔ مرد اور عورت کا اتصال میں خدا نے ناقابلِ تحریر لذتوں اور راحتوں کے خزانے مستور کر دیے ہیں جنہوں نے ان دونوں کا وجود ایک دوسرے کے لئے ناگزیر بنا دیا ہے۔ اگر ان دونوں کے سینوں میں پروردگارِ عالم نے محبت کی اس قدر آگ نہ رکھ دی ہوتی تو شاید قدرت کا جو مقصد ہائے نسل انسانی کے متعلق ہے وہ کبھی پورا نہ ہو سکتا نہ مرد و عورت ایک دوسرے کی رفاقت کے تئیں ہوتے اور نہ اولاد پیدا ہوتی۔

لذتِ مواصلت سے قدرت کا مقصد:

مگر اس سے بھی ایک قدم آگے جیسے تو معلوم ہوتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے خاص فعل یعنی مباشرت میں اس قدر عیش و راحت کے فردوس پوشیدہ کر دیے گئے ہیں کہ انسان کا دل اولاد پیدا کرنے کے مقصد کو پیش نگاہ نہ رکھتا ہو ابھی فطری اکتسابِ لذت کے لئے اس کی طرف راغب ہونے کے لئے مجبور ہے۔ دنیا میں لاکھوں اور کروڑوں مرد اور عورت محض اکتسابِ لذت کے

لئے شب و روز مباشرت میں مشغول ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مرد و عورت کے پوشیدہ اعضاء کی یکجائی حرکتوں میں عیش و عشرت اور لطف و لذت کے بے پایاں خزانے اس لئے نہیں پوشیدہ کئے گئے کہ جوانی کی امداد و مددستی میں محض ایک فانی لذت کے لئے مرد اور عورت اپنے حسن و جوانی کا مستیاناں کر لیں۔ بلکہ یہ لذت اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کرنے میں والدین کو جو تکالیف و مصائب برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اس کے پیشِ نظر مرد و عورت ہمیں اولاد پیدا کرنے ہی سے باز نہ آجائیں اسی مقصد کے پیشِ نگاہ قدرت نے دونوں میں اس قدر محبت پیدا کر دی ہے کہ ایک کا وجود دوسرے کے لئے ناگزیر ہو گیا ہے۔ مگر زندگی کے اسرار قدرت کے قوانین سے ناواقف لوگ قدرت کے علیحدہ کا جائز استعمال کرتے ہیں۔ بٹائے نسل کے مقصد کو جس کے لئے قدرت نے مرد و عورت میں دالہا نہ محبت اور مباشرت میں ناقابلِ تحریر لذت پیدا کی ہے۔ فراموش کر کے شب و روز لذت پرستی میں گزارتے ہیں اور اسے جوانی کا بہترین انجام تصور کرتے ہیں۔

فطری اور غیر فطری جذبہ شہوت:

کہا جاسکتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے مقصد سے قطع نظر بھی مرد اور عورت کی باہمی مباشرت فطرتِ انسانی میں داخل ہے اور ایک صحیح الاعضاء جو ان عورت اور مرد دونوں کا دل محض اکتسابِ لذت کے لئے ایک دوسرے کا متلاشی و متلائی رہتا ہے۔ مرد چاہتا ہے کہ عورت کے جس کی رعنائی کی تمام گفٹہ سامانیاں اپنی دست درازائی سے لوٹ لے۔ اور تو جوان عورت یہ چاہتی ہے کہ یہ مرد کا جسم اس کے جسم میں جذب ہو کر رہ جائے۔ بلا شک و شبہ یہ بالکل درست ہے کہ مباشرت کا جذبہ فطری ہے اور قدرتی طور پر انسان کا دل اس کی طرف راغب ہوتا ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مرد و عورت شب و روز ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونے میں غی مشغول رہیں۔ نہ دن و یکسے نہ رات نہ صبح و یکسے نہ شام۔ جس وقت جی چاہے جسم کے بہترین جوہر کو لذت پرستی کے لئے نہایت بے دردی سے آبِ شور کی طرح بہانا شروع کر دیں۔ چونکہ مباشرت کا جذبہ فطرتِ انسانی میں داخل ہے۔ اس لئے باخوف تردید اس بات

کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ جس وقت بلا کی سپردی خیال کے محض اندرونی قوت و جوش جوانی کے زور سے یہ جذبہ باجمہر سے قور داد و غورت ایک دوسرے کے آغوش و گلستا کی راحتوں سے لطف اندوز ہوں لیکن وہ خواہش جو ایک چمکی ہوئی لذت کو بار بار چمکنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ فطری اور قدرتی نہیں ہوتی۔ اسے فطرت کی نسبت عادت کہنا زیادہ موزوں ہے۔ فطرت انسانی کا یہ خاصہ ہے کہ جو کام بار بار کیا جائے۔ خواہ وہ کتنا ہی تباہ کار اور مضر کیوں نہ ہو۔ اس کی خواہش دل میں خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے۔ جذبہ باک کی باگ ڈور دیکھنی چھوڑ دی جائے تو سرکش گھوڑے کی طرح ہر لحظہ تندہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ آگ کے شرار ہیں جو ذرا ہی ہولناک سے بھڑک اٹھتے ہیں اور اگر کچھ دیر ان کی طرف سے انسان لاپرواہ ہو جائے تو پھر اس قدر صدمہ کھینچ اور تڑپو جاتے ہیں کہ کشت زندگی کو جلا کر خاکستر سیاہ کر دیتے ہیں۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایک ہی قوت ایک ہی تعلیم و تربیت اور ایک ہی ماحول میں پلے ہوئے دو انسانوں میں سے ایک شب دور و زلفسانیت کی تکمیل کھیلنے میں مصروف رہتا ہے۔ جب بھی اس کا جی نہیں بھرتا۔ دوسرا سال چھ سینے میں بھی محض ایک آدھ مرتبہ اپنی شہوت کی آگ کو بجھاتا ہے لیکن اس کا دل بھر جی ڈانواں ڈول نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کی باگ ڈور کو مضبوطی قائم رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا دل نسبتاً زیادہ ثابت قدم رہتا ہے۔ دوسرا اپنے جذبات کو کھلا چھوڑ دیتا ہے اور فطری جذبہ فکس بلکہ عادت اسے سخت نئے نفسانیت کے سامان تلاش کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کوئی شے نہیں بلکہ چند ایک صورتوں میں۔ یہ منافقات کی وجہ جذبہ شہوت کی فطری طور پر کی دہشتی بھی قرار دی جاسکتی ہے۔ تاہم ایک قاعدہ کلیہ ہے۔ جس سے کوئی دانشمند انسان انکار نہیں کر سکتا کہ اگر صورتوں میں شہوت کے جذبہ کی جبری محض عادت اور ہر وقت شہوانی خیالات میں فرق رہنے سے پیدا ہوتی ہے اسے جوانی کے فطری جوش یا لادہ کے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں میں مباحثات ہمیشہ سخت مضرتناہ کن اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔

جوانی کی تختوں کا لذیذ معاوضہ:

اولاد کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی مرد و عورت میں فطری طور پر

مباحثات کا جو جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی درحقیقت اولاد کی پیدائش ہی کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر پرودگار عالم نے ان کی فطرت میں ودیت کیا ہے اور چونکہ اس سے قدرت اپنا مقصد بھانے کی صورت میں حاصل کرتی ہے۔ اس لئے اس نے مست شباب جوانوں کو ان کی محنت کا یہ ایک لذیذ معاوضہ دے دیا ہے کہ مباحثات میں بے پایاں لذت پیدا کر دی ہے۔ ان کو اس بات کی کلی اجازت ہے کہ حسب طاقت و جوش جوانی جب فطری طور پر دل ایک دوسرے کی آغوش کے لئے چلے خوب بھی جگر دلوں کے ارمان نکالیں اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں۔ بلاشبہ مرد و عورت کی یکجائی کا قابل بیان لذتوں کی حامل ہے لیکن مباحثات کو محض اکتساب لذت کا ذریعہ بنالینا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ گاہے گاہے تڑپے ہوئے دل اپنی چش ایک دوسرے کے سینے سے لگ کر اور ایک دوسرے سے محبت اندوز ہو کر بجھائیں۔ تو یہ عین قانون قدرت کے مطابق ہے۔ مگر احتمال کی حد سے گزرتا اور موقعہ ہر وقت مباحثات میں لگے رہتا ایک ایسا گناہ عظیم ہے جس کی سزا کی اور دنیا میں نہیں بلکہ اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

دو دھاری نکلوار:

گھڑت مباحثات مرد و عورت دونوں کو خزاں رسیدہ شاخ کی طرح مضحک کر دیتی ہے۔ مرد اکثر صورتوں میں جبرپاں اور سرعت ایسے نامرد اراض میں چٹکا ہو جاتے ہیں اور شرمندگی کی وجہ سے عورت کو تھکانے کے قابل بھی نہیں رہتے عورت جھش کی گونا گوں خرابیوں اور جریان الرحم وغیرہ میں مبتلا ہو کر اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہو جاتی ہے۔ جذبات کی گرمی اور محبت کے ہنگامے دونوں طرف سے سرد ہو جاتے ہیں۔ عورت مرد سے اس لئے متنفر ہو جاتی ہے کہ وہ اس کے جذبات کی پذیرائی کرنے کے نا قابل ہو جاتا ہے اور مرد اپنی پوشیدہ کردہ رویوں کی وجہ سے عورت کو نہ دکھاتے ہوئے شرمسار ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں کے سینے آرزوؤں اور اربانوں کے مدفن بن کر رہ جاتے ہیں۔ اب نہ دو جوانی رحمتی ہے اور نہ جوانی کے دلوں نے حسن میں وہ خوشیاں باقی رکھی ہیں نہ عشق میں دہر کر مایاں۔ وہ گھر جو جنت کی عیشوں پر فائدہ

زن ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ کثرت مباشرت مجاہدوں کا کام کہہ دین چاہتا ہے۔

اپنے پاؤں پر کھانڈی:

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے اگرچہ کثرت مباشرت مرد و عورت دونوں کے لئے سخت مضر اور تباہ کن ہوتی ہے لیکن واقعات اور مشاہدات اس حقیقت کے بھی شاہد ہیں کہ کثرت مباشرت شخصی مرد کے لئے نقصان دہ ہے جتنی عورت کے لئے نہیں ہے۔ عورت کے جسم کی سادگی کچھ اس قسم کی پہلی نگاہ کے مرد سے ہم آغوشیوں میں بے احتمال بھی اس مرد کی نسبت بہت کم نقصان پہنچا سکتی ہے۔ چنانچہ اگر باب نسا طاس حقیقت کا ہمہ رخ شہوت جہاں ہمارے حسن میں بالا خانوں پر ایسی مصمت فرش نازنین بھی دکھائی دیتی ہیں جو اگرچہ چند دھار سے باہر مردوں سے مباشرت کر سکتی ہوتی ہیں مگر ان کے حسن کے ہمہ رخ روز میں ایام شباب کی سی تابائی پائی جاتی ہے۔ مرد اگر اس قدر بے احتمال ہے کام لے تو اس دولت قوت و شباب کا بہت جلد دیر پا رکھ جائے۔ غامی زندگی میں کثرت مجاہدت سے عورت پر ایک نہایت ہی سخت ہر انداز تک و ناموس اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ شہوت پرست ہو جاتی ہے اس کے نفسانی جذبات میں اس شدت کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہر وقت کی مباشرت کے بغیر اسے اپنے جوفانی ہی بے لذت اور پشیمانی نظر آنے لگتی ہے لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مرد قدرت کی طرف سے اس قدر بے پیاں قوت لے کر پیدا نہیں ہوا ہے کہ کثرت مباشرت کرنا ہو اس کی اپنے جوش جوانی کو برقرار رکھ سکے اس کی قوت باہر بہت جلد اسے جواب دے دیتی ہے لیکن کثرت مباشرت سے عورت کی خواہش جماع روز بروز تیز و تند ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ جتنی اور تندگی سے جماع کی طالب ہوتی ہے لیکن کثرت مباشرت کی صحبت میں مرد روز بروز کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور اس کے جماع کرنے کی حرکات میں روز افزوں دھچکا پھان آئے لگتے ہے۔ جس سے عورت کے جذبات کو سخت خشم لگنے ہے و دل ہی دل میں مرد سے سخت بیزار ہو جاتی ہے اکثر صورتوں میں یہ بیزاری نہایت خطرناک صورت حالات کا پیش خیر ثابت ہوتی ہے۔ مرد کی تکمیل

مجاہدت سے مطمئن نہ ہو کر کسی غیر مرد کا دست دیکھتی ہے۔ جو شوہر اپنی بیویوں سے ضرورت سے زیادہ جماع کرتے ہیں ان کو اس بات سے غافل نہ ہونا چاہئے کہ وہ بآواز بلند طور پر خود ہی اپنی مصمت مآب بیویوں کو مصمت فرشی اور آبرو بائگی کی نہایت اعلیٰ حد کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ایسی تعلیم جس کے نقوش عورت کے دل و دل پر اس مضبوطی سے محسوس ہو جائیں گے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو کوڑے میں کامیاب نہ ہو سکے گی۔ ایسی صورت میں عورت صرف اسی وقت تک ان کے قبضہ میں ہے۔ جب تک ان میں اس کی روز افزوں نفسانی خواہشات کی بے پیاں طاقت قوت موجود ہے۔ جس دن اس قوت میں زوال آ گیا اس دن عورت کا جہتو بے شک ان کے قبضہ میں رہے لیکن اس کا دل کسی اور کے ساتھ ہو گا اور بعض حالات میں شاید جسم بھی ان کے قبضہ میں نہ رہے۔ کیونکہ لذت کی خاطر ہمیشہ استیجاب مند واقع ہوتی ہے۔ جس شاعر اہ پر اسے ڈال دیا وہ دلچسپ گروہ جتنی کے شہب رخ فراق سے بے نیاز ہو کر رات کے پست و بلند کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی اسی شاعر پر ایک سرکش اور مت زور کمزور کے کی طرح فراتے بھرتی چلی جائے گی۔ جب ایک دفعہ آپ نے اسے شہوت کی چاٹ لگائی پھر اس کی قوی بیک مرد کے سوا دشمنیں بیوسات یا جواہر نگار زہرات سے میری نہ ہو سکے گی۔ وہ خاندانی تک و ناموس کے تمام قواعد و ضوابط اور سوسائٹی کے مرد و عورت کی تمام قواعد کو کھڑکڑا کر اپنے غم کے ساتھ بھاگ جائے گی جو اس کے دشمنین جذبات کو فرو کرنے کا سامان اپنے پاس رکھتا ہو۔

جوہر حیات کی قدر و قیمت

لعل و گہر سے بھی قیمتی ہے:

مندیہ پانی کی وہ چھ لکڑی جو طوطے دنگین میں بیکر نہایت سے لطف اندوز ہوتے وقت مرد کے صحنہ تجویس سے خارج ہوتی ہیں۔ لعل و گہر سے بھی زیادہ قدرت رکھتی ہیں۔ مگر گندہ ذوق و گورنگارہ جوان جسم انسانی کے اس نہایت قیمتی خزانہ کو محض چھ مٹ کی لذت کے لئے بے دریغ لٹا دیتے ہیں۔

جو ہر حیات جسم انسانی کے بہترین اجزاء کا مجموعہ ہے جو خزانہ مٹی میں اولاد کی پیدائش کی غرض و غایت کے لئے رکھا گیا ہے۔ وہ چشم حیات جس کی برکت سے لاکھوں اور کروڑوں روپیہ سے بھی گراں قدر انسان کرم عدم سے عالم وجود میں آ سکتا ہے۔ اس قابل نہیں ہے کہ اسے محض نفس پرستی اور ہوس رانی کے لئے ضائع کر دیا جائے۔

ایک ہی چیز کی مختلف قیمتیں:

تازہ ترین تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ خون کے تقریباً اسی قطروں سے ایک قطر وئی کا تیار ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کی مباشرت میں مٹی کی بیسوں قطر سے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ چند منٹ کی لذت کے لئے کس قدر خون کا خون کرنا پڑتا ہے۔ دراصل اس عوض و معاوضہ کی دنیا میں کوئی نئے ملا قیمت ہاتھ نہیں آ سکتی۔ جو شے بھی ہم اپنی زندگی میں حاصل کرتے ہیں اس کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ قیمت ضرور ادا کرنی پڑتی ہے۔ بیکہ نساہیت سے ہم آنکھوں کی لطف کی قیمت بھی نہیں اپنے خون کے بہترین اجزاء کے صطری صورت میں ادا کرنی پڑتی ہے لیکن جب بیکہ نساہیت سے ہم آنکھوں کا مقصد آفریش اولاد ہو تو یہ قیمت دے کر ہم ایک کراں قدر نفع خریدتے ہیں۔ جب اس کا مقصد ایک فطری جذبہ جوانی کی پزیرائی ہو تو ہم یہ قیمت دے کر گویا ایک دل کو مٹی میں لیتے ہیں اس دل کو جو محبت کے بیش بہا جواہر کا گنجینہ ہے مگر جب بیکہ نساہیت سے ہم آنکھوں کا مقصد محض نفس کو محفوظ کرنا اور ایک ہوس کا راندہ بدہ کی تسکین ہو تو گویا ہم نفع و مکر اور کراں کے عوض میں خنزیر یا بے خبری دیتے ہیں۔

ایک دفعہ کی مباشرت سے دو آرب جانداروں کا قتل:

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ گناہ کا نیت سے بھی ایک نہایت گہرا تعلق ہے تو لذت پرستی کے لئے مباشرت کرنے والے مرد و عورت انتہائی درجہ ظالم و گنہگار ہیں کیونکہ محض ایک مرتبہ کی مباشرت میں جسم انسانی سے خارج ہونے والی مٹی میں تقریباً دو آرب جیتے کرم موجود ہوتے ہیں جن میں ہر ایک کرم عورت کے اعضا سے نکل کر مل ٹھہرانے کی صلاحیت رکھتا ہے محض لذت پرستی کے لئے

مباشرت کرنے والوں کی نیت جیتے جانے کرموں کی کثیر تعداد کو تباہ و برباد کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگرچہ اس وقت بھی اربوں جیتے جانے کرم موت کے گھاٹ اتار دیے جاتے ہیں۔ مل ٹھہرانے کے لئے تو صرف ایک ہی کرم کی ضرورت ہے باقی تمام کرم جو ایک ہی انزال میں دو آرب کے قریب ہوتے ہیں ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کرموں کے ضائع کرنے میں مباشرت کرنے والے مرد و عورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر گناہ کا تعلق نیت سے تسلیم کیا جائے تو اولاد کی خواہش سے مباشرت کرنے والے مرد و عورت کسی طرح گنہگار قرار نہیں دیے جاسکتے لیکن نفسانیت کے کھیل کھیلنے کی صورت میں تو وہ یقیناً گنہگار ہی ہیں۔

جوانی کے گلستان کی بہار:

بعض لوگ جسم انسانی کے اس گراں بہا جو ہر کو پیشاب یا پاخانہ کی طرح ایک فضلہ ہی سمجھتے ہیں اور اس کا اخراج بھی پیشاب یا پاخانہ کی طرح نہایت ضروری قرار دیتے ہیں مگر وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اگر مباشرت کے ذریعے سے اس جو ہر کو خارج نہ کیا جائے تو یہ دوبارہ وہ جسم جس میں جذب ہو کر طاقت و قوت جبروت و جلال امت و شجاعت اور دیگر تمام مردانہ صفات کو حیرت انگیز طور پر ترقی دیتا ہے۔ جسم میں تمام قابل قدر خلیاں اس جو ہر حیات کی بدولت ہی پیدا ہوتی ہیں۔ دل و دماغ، معدہ و جگر اور دیگر تمام اعضاء جسمانی کی کامل و مکمل نشو و نما کے لئے جسم سے مٹی کے بکثرت اخراج سے تمام جسمانی طاقتیں زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ جس عمر میں جسم نشو و نما پاتا ہے اگر اس عمر میں جو ہر حیات بکثرت خارج ہو جائے تو جسم کی نشو و نما قطعی مکمل رہ جاتی ہے تقریباً چودہ سال کی عمر میں دیرین جسم میں ایک نمایاں قوت رکھنے لگتا ہے۔ اسی کے ٹھہر کے ساتھ جسم میں تمام مردانہ طاقتوں اور دل میں تمام مردانہ صفات کا نشو و نما ہوتا ہے۔ جسم میں دیرین (مٹی) کے پیدا ہونے ہی چہرے پر ایک نئی دلکشی اور جلد کی رنگت میں ایک نیا نکھار آ جاتا ہے۔ آنکھوں میں فسون کا ری اور چال ڈھال میں مردانہ جلال پیدا ہو جاتا ہے۔ آواز سے ایک نئی دھڑکی اور ایک نیا عجب

برسنے لگا ہے فرسید تمام جسم کی کا یا ہی پلٹ جاتی ہے مگر نوجوان اپنی غلط کاریوں سے اس عمر میں مٹی کو ضائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی نشوونما رک جاتی ہے جوانی کا رنگ و روپ ان پر گھرنے ہی نہیں پاتا ان کی آواز میں ایک نہ زانہ پن اور ان کی اداؤں میں ایک سردی سی پائی جاتی ہے۔ چہرے پر شاباب کا نور برسنے کی بجائے لذت برسنے لگتی ہے۔ دل میں شجاعت و ہمت کے جوہر پیدا ہی نہیں ہونے پاتے۔ ایسے نوجوان کو نہ جوانی کا لطف حاصل ہو سکتا ہے اور نہ دین کا ان کی دنیا تا کام ان کا مقصد برباد۔ دھوبی کے کتے کی طرح وہ نہ گھر ہی کے رہتے ہیں نہ گھاٹ کے دوسروں کو قافہ پہنچانا درکار نہ خود اپنی زندگی کو بھی کامیاب و کامران نہیں بناسکتے۔ جسم انسانی میں جوہر حیات ہی ایک ایسی متناطبی طاقت ہے جو اپنے گرد و پیش کو تغیر کرتی ہے لیکن جو جسم جوہر حیات سے خالی ہو چکا ہو اسے دنیا میں بدر کی شوگر کی کھائی پتی ہیں۔ حوادث زمانہ کا تیل تندر و اسے خس و خاشاک کی طرح چھڑھڑھاتا ہے۔ ہالے جاتا ہے۔ ان میں زندگی کی کوئی بات باقی نہیں ہوتی۔ ان کا شمار زندوں کی بجائے مردوں کی صف میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔

کیا مٹی کو جسم میں محفوظ رکھنا خطرناک ہے؟

سلطنت کے قدیم محلی جینوں میں بتا کر ایک قسم کا ذکر آتا ہے جو جوانی کو روکنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام کاجور ہے۔ اس کا علاج خوبصورت اور جوان عورت سے مباشرت کرنا بتایا گیا ہے۔ بہت لوگ استدلال کرتے ہیں کہ جس طرح مٹی کو جسم کے اندر دے رکھنے سے کام پیدا ہوتا ہے اسی طرح مٹی کو روکنے سے اور بھی مٹی کی بنیادیں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لہذا مباشرت سے اجتناب سخت نقصان دہ ہے۔ ایسے غلط بین لوگوں کی رہنمائی کے لئے اس مسئلہ پر بھی کئی قدر روشنی ڈال دینی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ کام جو جسم میں مٹی کو روکنے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ شہوت کے جذبہ کے جوش کو روکنے سے پیدا ہوا ہے۔ دل میں مباشرت کی لذت کے حصول کے لئے بے پایاں جذبات کا ایک طوفان پیدا کر لیا جائے اور مجبوریت نہ ملنے یا کسی اور وجہ سے اس طوفان کی شدت کو دیا جائے تو واقعی اس سے بہت دور رس اور

عظیم الشان نقصانات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اگر دل جذبات شہوت سے پاکیزہ رکھا جائے تو مٹی کو جسم میں تمام ضرورت رکھنے سے بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا لیکن موجودہ زمانہ کی طرز معاشرت اور جدید تہذیب کی آغوش میں پردوش پائے ہوئے ماحول کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تقریباً ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان اپنے دل کو جذبات شہوت سے قطعاً خیر رکھ سکے۔ اس مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور شہوت کو ایک فطری جذبہ قرار دیتے ہوئے اس بات کی توجہ ازت دی جاسکتی ہے کہ ایک نوجوان اپنی فطرت اور طاقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ میں ایک دو بار پیکر انسانیت سے ہم آغوشی کا لطف حاصل کر لے مگر اس حقیقت سے کہ جوش شہوت کو روکنے سے چونکہ جسم کی بنیادیں لاحق ہو جاتی ہیں۔ یہ استدلال کرنا گمراہی ہے کہ ایک نوجوان مباشرت کے بارے میں اندھا و صندرش اختیار کر لے اور شب و روز عورت کے گلے کا حار بنارے۔

جذبات کو دبانے کا خطرناک نتیجہ:

ایک جوش شہوت ہی کیا کی بھی جذبہ کی طوفان خیزی کو دیا لینا خطرناک ہو سکتا ہے۔ انسان کے دل پر کوئی نہایت ہی جاں مسل صدمہ گزرے کہ جس سے دل کی دنیا درہم برہم ہو جائے۔ اس وقت اگر دل کا بخار آتسوڈ کی راہ نکال نہ دیا جائے تو مٹی کی طور پر سوت واقع ہو جاتی ہے۔ انگریزی زبان کے مشہور ترین شاعر فیض نے اپنی ایک نظم میں اسی حقیقت کو بے غائب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک مدح جین نازنین کا مردہ شوہر میدان جنگ سے لایا جاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر نازنین کے دل پر اس قدر سخت صدمہ گزرتا ہے کہ اس کی آنکھوں سے بھی آنسو نہیں نکل سکتے۔ ہر طرح سے کوشش کی جاتی ہے کہ اس کی آنکھوں سے جاری ہوں کیونکہ بصورت دیگر موت کا خطر آٹھنی ہے۔ جب چند منٹ تک سب کوششیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ نازنین کی آنکھوں سے کوئی آنسو نہیں نکلتا تو ایک بوڑھی دایہ ہشتی سے اور نازنین کی گود میں اس کا کفٹ جگر دے دیتی ہے۔ بس دایہ کا جادو چل گیا۔ نازنین کی آنکھوں سے فراخ کوہ سے آنے والی ندی کی سی روانی پیدا ہو گئی۔ جب اس نے Sweet my child I live for thee ”میرے پیارے بچے میں تیرے لئے زندہ رہوں گی۔“ کہتے

ہوئے بچے کو پہنچ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ بچہ دھم کے شدید جذبہ کی طرح اگر خوشی کے کسی بے پناہ جذبہ کو محض انسان دل سے باہر نکلنے کا موقع نہ ملے تو وہ بھی انسان کی جان کے لیے مہلک ہے۔ کتنے ہی مفلس و نادار لوگوں کے نام یک یک کئی لاکھ روپیہ کی لائبریری کا انعام نکل آنے سے فرط خوشی کے مارے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اسی طرح جذبہ شہوت کی شدت کو دہانا بھی بلاشبہ خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے لیکن یہ انفس ناک صورت حالات صرف اسی وقت ممکن ہے جبکہ انسان کا دل نہایت حساس ہو۔ جسم میں ویرن کی از حد حرکت ہو اور محض خرام حینہ پر جذبہ شہوت رانی ہی کی غرض سے دل آگیا ہو مگر اس زمانہ میں ایسی مثالیں شاذ و نادر ہی دیکھی گئی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کبھی ہی نہیں گئیں۔

جذبات کی سیری کا غلط طریقہ:

شہوانی خیالات میں ہر وقت سرشار رہنے کی وجہ سے اگر مباشرت کا جذبہ تیزی و وسوسہ سے پیدا ہو تو کئی دیر تک مباشرت سے اجتناب کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے لیکن جذبات کی تیزی و وسوسہ کو دبانے کا یہ ایک غلط اور تباہ کن طریقہ ہے کہ رد و افزوں جذبات کی سیر کے لئے نت نئے سامان تلاش کیے جائیں۔ اس طرح اس آگ پر گویا تیل پڑتا جائے گا اور پھر یہ آگ بھی کبھی بجھ سکے گی اور اس کی شعلہ افشانی انسان کے جیڑے اختیار سے باہر ہو جائیں گی۔ جذبات شہوت سے دل کو پاک و صاف رکھنا زندگی میں ایک پاکیزہ اور زہد اندوز اختیار کرنا ہی اس انفس ناک صورت حالات کا بہتر سد باب ہے۔ اس جگہ یہ واضح کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کثرت مباشرت کے عادی ہو جانے سے محض عادت کی بنا پر جو شہوت کا جذبہ بار بار پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اس قدر تیزی و وسوسہ نہیں ہوتی کہ اس کا دہالینا خطرناک نتائج و عواقب کا ذمہ دار ہو سکے بلکہ اس کا دہالینا تو نہایت خوشگوار نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس سے انسان کی قوت مردی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا ہے اس کا دل طاقت و شجاعت اور ہمت و جرأت کا ایک نیا جوہر حاصل کرتا ہے۔ اس کی رگوں میں جواں مردوں کا جوش مارنے لگتا ہے۔ ایک پاکیزہ زندگی سے بدی کی طرراغب ہونے میں اس قدر ہمت اور جرأت سے کام لینے کی ضرورت پیش نہیں آیا کرتی۔ جس قدر کہ ایک

لہجہ پرست اور ہوس کا زندگی سے خود ضبط و خود آگاہ زندگی کی طرف اٹھنے میں پیش آتی ہے۔ اور اٹھنے میں بلاشبہ بہت بڑی ہمت اور شجاعت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی قابل تحسین ہوتے ہیں۔

اجڑے ہوئے چمن میں پھر سے بہار:

جب خواہشات نفسانی اور جذبات شہوانی کی خزاں جوانی کے ہرے بھرے اور سرسبز و شاداب گلستان کو کسو کسو پر جانے میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جب جوانی کے شیش و معشر کی رنگین دلاویز سائیں گرہ پڑ پاؤ جاتی ہیں۔ جب انگنوں اور آرزوؤں کے گھماے رنگارنگ ہوس کا یوں کی باسوم کے تند و تیز جھوکوں کی تاب نہ لا کر سر جمائے جاتے ہیں۔ اسی وقت نوجوانوں کی آنکھوں پر سے غفلت اور غلط کاری کی پٹی نکلتی ہے۔ جب چار گھر کا اٹھالوٹ نکلتے ہیں۔ اس وقت صاحب خانہ بیدار ہوتے ہیں۔ مگر؟ اب پیچھے کیا ہوتا ہے جب چڑیاں چمک نکلیں کہتے۔ "لٹی ہوئی دولت ہزار کوشش کرنے پر بھی ساری کی ساری دوبارہ واپس نہیں مل سکتی۔ جب لالہ گل کی جوانیاں ہی ختم ہو چکی ہیں پھر ان میں بہار کے رنگ و بو کا طوقان بھی شادابیاں اور کچھیں بھرنے سے قاصر رہتا ہے۔ جس طرح فراز کوہ سے آنے والی ندی کا گزرا ہوا پانی دوبارہ فراز کوہ پر واپس نہیں آ سکتی۔ کوئی شہنشاہ کہ دنیا بھر کے اطمینان دہار اور حکماے گرامی نے اپنی ہزاروں سال کی سرگرم تحقیقات اور تجربات کی بدولت بہت سی اکسیر الاثر دوائیں ایسی دریافت کیں ہیں جو گزری ہوئی جوانی کو واپس لا دینے کی دعویدار ہیں۔ سینا سیوں کا دعوئی ہے کہ ان کے پاس ایسے کایلیٹ کشتہ جات کا خزانہ موجود ہے جو جوانی کی لٹی ہوئی دولت کی کشتہ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دوائیں پھر بھی ایک بیڑہ ہی ہیں۔ قدرتی طاقت کچھ اور چیز ہے اور بیڑہ کچھ اور حاصل کی ہوئی طاقت کچھ اور چیز۔ ہمارا تجربہ ہے کہ کبھی ہوئی جوانی ہزار کوششوں سے بھی اپنی پوری خوبصورتی اور اپنے پورے جوش و ذلولے کے ساتھ واپس نہیں آتی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو نوجوان جذبہ شہوانی کی شہ تارک میں یکے کے بعد یکے راہ ہو کر اپنا تمام اثاثہ لٹا چکا ہو اس کے لئے اب کوئی چارہ کار کی صلاح درہا ہی نہیں۔ دوا اب بہت کچھ کر سکتی ہیں..... کشتہ

جات بہت حد تک صحیح معنوں میں ٹوٹے ہوئے جسم کو دوبارہ کاغذ دیتے ہیں۔ بعض کا پالٹ اکسیریں ایسی بھی ہیں جو سر جھانے ہوئے چہروں میں بہار کے تازہ کسلے ہوئے پھولوں کی شکلگیاں اور تازہ گیان بھرجتی ہیں۔ جبریاں پڑے ہوئے چہروں کو جوانی کے نقش و نگار سے آراستہ کر دیتی ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی تجربہ یہی بتاتا ہے کہ قدرتی جوانی جتنی غلط کاریوں سے تباہ و برباد کر دی جائے تو اس کا اپنی پوری قوت سے واپس آنا ناممکن و محال ہے۔

پریم کشاری کا زخم کاری:

یہ روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ و برباد کی ہوئی طاقت اپنی قدرتی شکل میں دوبارہ واپس نہیں آ سکتی اس لئے جن کج فہم اور مجرہ لو جوانوں نے کثرت مباشرت کی ”پریم کشاری“ سے اپنے تئیں نیم بسلی کر لیا ہو انہیں چاہئے کہ اس زخم کو معمولی نہ سمجھیں اور کبھی یہ امید نہ رکھیں کہ اس کا کھاؤ کسی اشتہاری دوا سے چند دنوں میں بھر جائے گا بلکہ استقلال اور محنت سے اس کے علاج و معالجہ میں مصروفہ ہیں۔ وہ خوش قسمت جوان جو ابھی نفس پرستی کی آگ سے بچے ہوئے ہیں۔ وہ صحت اور جرأت سے کام لے کر اس آگ سے دور رہنے کی کوشش کریں جو جوانی بلکہ زندگی کے خرمین کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

”معصوم تفریحات“ اور نو جوان:

ہوس کاری اور لذت پرستی کا چمکا بادِ موسم ہے۔ جس کے ایک ہی جھونکے سے گلشنِ ہستی کے گلشنے اور شادمان پھول نذرِ رخسار ہو جاتے ہیں۔ نفس و سرکش سب تازی ہے کہ اگر اس کی مٹان کو مستعدی سے تمام کر نہ کر لیا جائے تو بڑے بڑے شہسواروں کو دے چٹکتا ہے۔ ہوس کی بزم آرائیوں اور نفس پرستی کے خیالات سے کوسوں دور رہنا ہی جوانی کو پاکیزہ رکھ سکتا ہے۔ صحبت صالحہ، مردانِ خود کا گودِ خدا مست کے سوانحِ حیات کے مطالعے اور ضبطِ نفس کے متعلق بلند پایہ کتابوں کے بہترین اصولوں کو اپنانا ہی بتانے ہی سے جوانی کے تیز و تند اور سرکش جذبات صراطِ مستقیم پر چل سکتے ہیں لیکن عصرِ جدید کی یہ ”معصوم تفریحات“ جنہیں تہذیبِ کبریٰ کے شدائی لوازماتِ زندگی میں داخل سمجھتے

ہیں۔ نو جوانوں کو جلد از جلد ”جوانی کی رنگین راتوں“ کے لئے چشم برہنا دیتی ہیں۔ وہ اس ”مسن“ کو تو بہ چمن ادا نہیں؛ جذباتِ خیرِ رقص؛ زامِ قریب ناز و غمزے اور تفریحی تفریحی سے زیادہ سترخمیں صدمائے نفوس کا سننا۔ رشتی روباں میں باندمی ہوئی دو چار خوبصورت جلد کی حسین و جمیل کتابیں ہاتھ میں لے کر کئی ایسے تانگے کے پیچھے سائیکل چلاتا جس میں کوئی ”حسبِ فضا“ بیٹھا ہوا ہو۔ ریلوے اسٹیشن پر خریدنے آنے کے وقت عموماً جوان تانہ زبوں کا خصوصیت سے جائزہ لینا سزا کرتے وقت ترین میں اس ڈبے کی خاص طور پر تلاش کرنا جس میں آٹھیں سینکے کا سامان موجود ہو۔ وغیرہ وغیرہ اور غیرہ وغیرہ۔ یعنی ایسے اور بھی سینکڑوں اور ہزاروں مواقع ہیں جن سے فائدہ اٹھانا تہذیبِ نو کی اصطلاح میں ”معصوم تفریح“ یا خدا کی قدرت کا نظارہ کرنا ہے۔ کوئی ایک راہِ راست سے ہٹکے تو اسے کوئی سمجھائے بھی مگر یہاں تو سارا آدے کا آدای بکڑا ہوا ہے۔ بھابی فضا اور ماحول ہی یکساں قسم کے ہو گئے ہیں کہ صرف ایک ”عورت“ ہی ہمارا رخ نظر بن کر رہ گئی ہے کوئی رسالہ اشعار اس کے ٹائیکل پیچ پر بھی تمھاری نگاہوں کو ایک تو بہ چمن سینکے کی برق پاش نگاہوں سے ساتھ پڑے گا۔ کوئی کینڈا دیکھے وہاں بھی ”کوئی نہ کوئی“ اپنی دلا ویزوں اور کارستانیوں کا پورا پورا مظاہرہ کر رہی ہوگی۔ برہنہ تصویریں اور نیم عریاں نو ”آرٹ“ میں داخل ہیں۔ یہی ”آرٹ“ اور ”خدا کی قدرت“ کا نظارہ ہے۔ جس نے نئی پود کو جوانی اور جوانی کی انگلیوں اور ترنگوں سے محروم کر کے کوئی ”خدا کی قدرت کا نظارہ“ ہی دکھا دیا ہے۔

پیش یا افتادہ نصیحتیں اور میں:

اس قسم کی پیش یا افتادہ نصیحتوں سے شاید آپ مجھے پرانے زمانے کا کوئی ہر وقت ”ہری ہری کا سمن کرو“ کہنے والا سنا ہو رہے ہو جس یا ہر بات پر لا حول و لا قوت کہنے والا مولوی تصور فرمائے لگیں اور مجھے اس بات کا طعنہ دیں کہ مجھے خود زندگی کو دلچسپ بنانا نہیں آتا اور میں دوسروں کو بھی جوانی اور زندگی کے بہترین لذائذ سے محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا اثر ام سے بنایا اور اس قسم کا اعتراض یا نکل بے سرو پا ہے۔ میں اپنی زندگی کو دلچسپ بنانا بھی جانتا ہوں اور دوسروں کو بھی جوانی کے بہترین لذائذ سے

مردم رکھنا نہیں چاہتا۔ میری نگاہ میں جسانی اور روحانی دونوں قسم کے جذبات انسان کی فطرت میں داخل ہیں۔ ایک جائز اور صحت دہندہ انداز جوانی اور زندگی کا لطف اٹھانا بھی جوانی اور زندگی کا بہترین مصرف ہے مگر میرے خیال میں زندگی کا لطف اٹھانے کا وہ طریقہ جو چند سال بعد ہی خود زندگی کے لئے وبال جان بن جائے۔ کسی گناہ کبیرہ سے کم نہیں ہے۔

نظارہ بازی کا دل پر اثر:

بہت سے ”پنڈت کار“ لوگ اس بات پر میرا استہزاء کریں گے کہ میں پاکیزگی کو ”گناہیں بچنی رکھنے“ کے ساتھ وابستہ کرتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ پاکیزہ کاری کی صفت یہی دینی سازد سامان کی دلفریبیوں سے بھاگنے میں نہیں بلکہ ان کا مردانہ وار مقابلہ کرنے میں ہے۔ پاکیزگی دل کی پاکیزگی کا نام ہے اگر دل پاکیزہ ہے تو ساری دنیا بھی پاکیزہ ہے۔ ایک پاکیزہ کار انسان ہوس کی بزم آرائیوں کے درمیان رہ کر بھی پاکیزہ کار رہ سکتا ہے مگر دینانے ایسے سختے بلند نگاہ پاکیزہ خمیر اور خود آگاہ نفس پیدا کیے ہیں جو گناہ کی دنیا میں رہ کر بھی پاک دامن رہ سکیں؟ ایک سرسبز و شاداب برگ ترے سایہ سے نرم چتر اور کوئی ہوئی؟ ایک سنگ خارا کی چٹان سے زیادہ سخت چتر اور کوئی ہوئی؟ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک سرسبز چتر کا سایہ سنگ خارا کی چٹان پر ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنا نقش ثبت کر دیتا ہے۔ پھر آپ کی طرح کسے ہیں کہ ایک کوخیز نو جوان کا پختہ دل حسین و جمیل نظاروں میں بھی دلچسپی لے اور پھر اس کے دل میں ان سے لطف اندوز ہونے کا ذوق و شوق بھی پیدا نہ ہو۔ عورت کے حسن کے میخانہ میں داخل ہونا اور پھر شراب کی گرمی نہ ہو جانا۔ یہ پانچہ کار تو جوانوں کے لئے ناممکن و محال ہے۔ حسین و جمیل انسانی مظاہرہ میں دلچسپی لینا تو کھلانے والے ”پنڈت کار“ لوگوں کے دلوں پر بھی اپنا نقش چھوڑے بغیر نہیں رہتا لیکن چونکہ دوسرے کاروباری سرگرم مصروفیت حسن پرستی کے ان نقش و نگار کو کئی قدر دھندلا کر دیتی ہے اس لئے وہ یہ دعوئی کرتے ہیں کہ اگر دل نگاہ کے ساتھ نہ ہو تو ”قدرت کا نظارہ دیکھنا“ کوئی بات نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ دعوئی سوافیدہ غلط ہے۔ ان کا دل نگاہ کے ساتھ ضرور ہوتا ہے اگر دل نگاہ کے ساتھ نہ

ہو تو ان کے دل میں اس قسم کی بیہودہ خواہش ہی پیدا کیوں ہوتی۔

میرا ذاتی مشاہدہ:

ان باتوں کو کبھی جانے دیجئے۔ میرا روزمرہ کا مشاہدہ اور تجربہ میرے اسی بیان کی حرف بحرف تائید کرتا ہے جسے کسی طرح سے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ ملک کے سربراہ اور دروہ دواخانوں میں پوشیدہ امراض مردانہ کے اس کثرت سے غلطوٹ آتے ہیں کہ دنیا بھر کی تمام دوسری بیماریوں کے متعلق غلطوٹ کی تعداد بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان تمام غلطوٹ کے بڑھنے سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ یہی کہ ان کا مقابلہ کار لوگوں نے حسین و جمیل صورتوں کو دیکھنے کا شوق پیدا کر کے شب و روز عورت ہی کے خوابوں میں غور و حسن پرستی کا درجہ دے کر بیوی سے ہر وقت لپٹے رہنے کو عورت کی عزت افزائی کا ثبوت تصور کر کے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے اور اب زندگی سے بیزار اور مایوس ہوئے بیٹھے ہیں۔ یوں صاحب! یہی ہے نا ”قدرت کا نظارہ“ اور اسی کا نام ہے نا ”زندگی کا لطف۔“

قدرت کا ایک مسلمہ قانون:

ہم جس ہم جنس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ قدرت کا ایک مسلمہ قانون ہے۔ کوچہ بازار، سینما ہاں میں؛ اشیش کے پلیٹ فارم پر؛ ٹرین کے ڈبوں میں؛ سیر گاؤں میں؛ زمانہ کالجوں کے دروازوں پر چکرانہ بنال کو دیکھ کر ان کے حسن و جمال کے تصور سے لطف اندوز ہونا اسی قسم کے دوسرے خیالات کو اپنی طرف کشش کرتا ہے حتیٰ کہ دل حسن پرستی کے خیالات کی ایک جولا نگاہ بن جاتا ہے۔ ہر انسان کی دلی و دماغی قابلیت و استعداد کے مطابق یہ خیالات چند گھنٹوں میں؛ دنوں میں؛ ہفتوں میں؛ مہینوں میں یا سالوں میں جذبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عمل بغیر خیال کے کبھی تصور میں نہیں آسکتا اور جب خیال ایک جذبہ کی شکل اختیار کر لے تو عمل کی منزل اس سے بہت دور نہیں ہوتی۔ شب و روز کی تاک بھاک مرد و عورت کے حسن کا مٹوا بنا دیتی ہے اور عورت کے حسن کے متوالے بن کر بھی نفس پرستی سے باز رہ سکتے والے صاحب ہمت دنیا نے بہت زیادہ تعداد میں پیدا نہیں کیے۔ لہذا عوام کے لئے یہی بہترین لائحہ جوانی ہے کہ وہ حتیٰ الوسع اپنے خیالات کو عورتوں کے حسن سے

اس تاجناک حسن کے نقش و نگار کو بھی وحنہ لا کر دیتا ہے اور خود اپنی درخشاں حیاتی کو بھی ساون کی برستی ہوئی راتوں کی طرح منفرد و نادر اور تاریک بنا لیتا ہے۔

وہ فرشتہ جس نے شیطان کا لباس پہن لیا:

مرد کی زندگی کا کل نظرخشوت پرستی اور ہوس رانی سے بہت زیادہ بدلتا ہے۔ اس کی ان خوشیوں میں وہ جتنی ہے کہ وہ ہر دماغ پرستی کی تائیناں بھی اس کی حریف نہیں ہو سکتیں۔ وہ دنیا میں جہالت و گمراہی اور نفس پرستی و سیاہ کاری کی تاریکیوں کو جگانے کے لئے اپنی تھانیں اب وہ خود سو گیا ہے جسے دنیا کو ہوس کا یوں کے قعر لذت سے نکالنا تھا۔ وہ خود سیاہ کاریوں میں گھوم گیا ہے! حیف کہ ایک شیرازاں نے شیوہ رو باجی سکھایا ہے! حیف کہ ایک فرشتہ نے شیطان کا مسلک اختیار کر لیا ہے! ابوی ایک عصمت مآب دہوی ہے۔ وہ کسی نوجوان شہر کی ہوس کاریوں کے لئے سامانِ لذت نہیں ہے۔ وہ زندگی کے رنج و راحت میں ایک ہر درد و غم کا ہر دم کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ کسی نفس پرست کی نفس پرستیوں کی آگ کا خرمن بننے کی نہیں ہے۔ از دو باجی زندگی کی کدھر فضا میں آج ہی تاج کا ہوا جائیں۔ اگر نوجوان اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کو اس کے پہلی رنگ میں دیکھیں..... حواسِ حسانی کے نہیں جتنے تھکے مسافر کوں کی پاس بچانے

کے لئے ہوتے ہیں۔ ڈوب مرنے کے لئے نہیں۔ جو کورنگاہ ان میں ڈوب کر مرے گا۔ وہ خود اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا اور موتی ایسے شفاف چشمہ کے پاکیزہ پانی کو کبھی گندہ کر دے گا۔

پاکبازی اور سیاہ کاری کا انجام:

خدیجہ انساں کو صحت یاز کی معشرت اور جوانی کے اس بہشت میں
 تک لے جاتا ہے۔ جہاں بہار ہی بہار ہے۔ جہاں نعمتی فخر ہے۔ جہاں
 ہی محبت ہے لیکن کس پرستی انسان کو اس تختِ اختر میں لے جاتی ہے جہاں
 جوانی ہے نہ جوانی کا لطف جہاں نہ زندگی ہے نہ زندگی کی راتیں۔ جہاں
 جوانی تنہاؤ کی موت کا دھرام ہے اور زندگی مصائب کے ایک طویل
 سلسلہ کا جام۔

بدن میں تازہ خون پیدا کر کے چہرہ سرخ بنادینے والا ناشتہ

مغربیادام 10 عدد۔ الہی خورد 2 عدد۔ چوہارہ 2 عدد۔

ترکیب تیار کی: تینوں چیزیں رات کو کٹی کے کورے برتن میں بھگو رکھیں۔ صبح نکال کر مغربیادام کو چیل لیں۔ الہی کا چھکا جدا کریں۔ چوہارے کی گٹھلی نکال ڈالیں۔ تینوں چیزوں کو پتھر کی سل پر یا کوڑی میں اتنا بار یک دھوئیں کہ مکھن کی طرح ملائم ہو جائے۔ اب پانچ تولہ مسری ملا کر چند منٹ تک گھوٹ کر یکجان کر لیں۔ اس کے بعد ان سب چیزوں کو گائے یا بھیس کے پانچ تولہ مکھن میں ملا کر چاٹ لیں۔ یقین کیجئے کہ باہ کو بنیادی طور پر طاقت دینے کے لئے یہ خوش ذائقہ چٹنی کسی طرح اچھے والے خیرے سے کم نہیں ہے۔ زرد اور مرجھائے ہوئے پھرے اس کے استعمال سے چند ہی دنوں میں سرخ ہو جاتے ہیں۔ لاغروں سے کئے ہوئے جسم بھی چند ہی ہفتوں میں سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ اس لذیذ ناشتہ سے تمام جسم کی قوتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا اور دوا نہیں لیکن کمزور معدہ ہو تو پہلے نصف دن سے شروع کریں۔ یہ پشٹی علی الصبح ہی چاٹ لی جائے۔ دوپہر کا کھانا اس کے پورے طور پر منقسم ہو جانے کے بعد کھائیں۔ جن کی قوت ہاضمہ کافی تیز ہو وہ اس چٹنی کے استعمال سے ایک گھنٹہ بعد نیم گرم دودھ پئیں تو اور بھی بہتر ہوگا۔

اختناق الارجم (ہسٹریا) باؤ گولہ

ہسٹریا کیوں ہوتا ہے؟ کیا ہوتا ہے؟ ادکب ہوتا ہے؟ ہسٹریا کی کی مکمل تشریح۔ ہسٹریا اور مرگی میں فرق۔ عودت کے مہم پر ہسٹریا کا کیا اثر پڑتا ہے۔ غذائیں، پرہیز اور علاج پر بحث کی گئی ہے۔

اسی مرض میں مر لیڈ کا گلا گھٹسا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا تعلق رحم سے ہے۔ اختناق کے منطقی معنی بھی گلا گھٹنے کے ہیں۔ اسی لئے اسے اختناق الارجم کہتے ہیں۔ اسی بیماری میں مر لیڈ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے گولہ اٹھ کر سینہ کی طرف آتا اور گھٹے میں پھنسن جاتا ہے۔ اسی واسطے اسے باؤ گولہ بھی کہتے ہیں۔! ہاں لوگ اسے شجوت پریت، جمن، چڑیل کا اثر جانتے ہیں اور تعویذ پڑانے والے کہتے ہیں۔ جن سے اپنی دولت کو ضائع اور مر لیڈ کی صحت کو تباہ کر بیٹھتے

ہیں۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے دو اسباب بہت اہم ہیں۔

۱۔ مہنی کا ایک مدت تک اپنے مقام میں رُکے رہنا۔

۲۔ حیض کے خون کا دم میں جمع رہنا۔

یونانی حکماء کا قول ہے کہ جن نازک مزاج لڑکیوں کو بچپن میں مقوی اور مرض غذائیں کثرت سے ملتی ہیں اور جن میں شہوانی خیالات کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی شادی کوئی نہیں ہوئی وہ لڑکیاں عموماً اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ بیماری اکثر ان نازک مزاج لڑکیوں کو ہوتی ہے جو مرضی اور مقوی غذائیں کھانے کے باوجود ناقص رہتی ہیں اور ناز و نعمت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ شہوانی خیالات سے جو بھارات اٹھتے ہیں۔ وہ اند ہی اند جمع رہتے ہیں اور بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

غیر عقدہ، قبض، خونی عین کا کی کے ساتھ آنا یا بالکل ہی بند ہو جانا اکثر اس بیماری کا باعث ہوتا ہے۔ جن عورتوں کے خاوند ضعیف یا وہ اور سرعت اتران ہیں اور ان کی تسلی نہیں ہوتی اور عورتیں طاقتور ہیں اور ان کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور یا وہ بیوہ ہو جاتی ہیں یا پھر شادی نہیں ہوتی اور جماعت جیسر نہیں آتا تو مہنی یا خونی حیض جسم میں رُک کر فاسد ہو جاتا ہے اور اس کے بھارات اکثر کرم و داغ کی طرف پڑھتے ہیں اور اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔

عام طور پر یہ شکایت دم کی خرابی سے دیکھنے میں آتی ہے۔ دم کے علاوہ

معدہ، آنت، دل و دماغ میں بھی اس کا فساد سرایت کر جاتا ہے۔ چنانچہ شروع ہونے سے پہلے مریضہ کا کلیجہ جلتا، جی متلانا اور پیٹ میں نفخہ سا معلوم ہوتا ہے جمائیاں اور انگریزائیاں آتی ہیں۔ بدن بھاری اندر سست ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ سانس تکلیف سے آتی ہے۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ سر میں درد اور انگوٹھ کے سامنے اندھیرا سا چھایا جاتا ہے۔ مریضہ بدحواسی جو کہ پیر مارنے لگتی ہے۔ اور یہ بوجہ کہنے لگتی ہے مہنی کر یہ ہوش ہو جاتی ہے اور گرہ پڑتی ہے۔

انقطاع الرحم اور مرگی میں دماغ منقود اور عقل بیکار ہو جاتی ہے۔ اعتقاد قائم میں مریضہ سب کچھ سنتی اور سمجھتی ہے اور اس کی عقل قائم رہتی ہے۔ مرگی میں دماغ کی کیفیت ہوتی ہے۔ یادداشت نہیں رہتی۔ نیز مرگی میں منہ سے جھانک نکلتی ہے اور اس میں نہیں نکلتی۔

اگر مریضہ خود ہی ہے تو اس کی شادی بہت جلد کر دینی چاہئے۔ شادی کے بعد یہ شکایت عام طور پر خود بخود دور ہو جاتی ہے۔ اس بیماری میں بادی اقبل، مقوی اور زیادہ گرم چیزوں کا استعمال بہت ضرر ہے۔ زیادہ جاگنا، مشق نہ کرنا، افسانے پڑھنا، سینما وغیرہ دیکھنا بھی نقصان دہ ہے۔ زود حیض غذائیں اور لطف پہل بہت مفید ہے۔

دودھ کی حالت میں مریضہ کی انتہوی کی مصلیوں اور پاؤں کے ٹوٹنے سے اور رائی خوب زور سے ملیں۔ مریضہ کے چہرہ پر ٹھنڈا پانی پھیریں۔ پس

میرنیا وغیرہ منگوائیں۔ گندھک یا گوگل کی دھوئی ناک کے سامنے مفید ہے بلغمیہ کا نام لے کر زور سے اس کے کان میں پکاریں۔ تھوڑی دیر کے لئے مرلیفہ کا ٹکڑا اور منہ بند کریں۔ دایہ اپنی انگلی میں خوشبو دار روغن مثلاً روغن چینیلی یا روغن سوسب وغیرہ میں قدر سے مشک حل کر کے ٹھکا کر مرلیفہ کے رحم میں لگائے۔ ان میں سے جو ترکیب مرلیفہ کو خوش بین لانے کے لئے کارگر ہو عمل میں لائی جائے۔ اس کے بعد مرض کا اصلی سبب دریافت کر کے علاج کرنا چاہئے۔

اگر ہشتر یا کاسبب ترک جماع ہو گیا کہ اکثر بیوہ عورتوں اور فوجانہ میں ہوا کرتا ہے تو اس کا بہترین علاج شادی ہے۔ اگر بیوہ کی شادی ناجائز سمجھی جائے تو حفظ صحت کے لئے گاہے گاہے بذریعہ نقد مناسب مقدار میں خون نکھلانا مفید ہے۔ اگر ایام ماہواری میں نقص کی وجہ سے یہ بیماری ہو تو اسباب معلوم کر کے علاج ہونا چاہئے۔

جریان الرحم یا لیکوریہ

فی زمانہ نوے فی صد عورتیں اس نامرادر میں مبتلا ہیں۔ یہ مرض پوشیدہ طور پر ان کی تندرتی، صحت اور قوت کو گھٹنے کی طرح کھاتی ہے۔ یہ بہت موذی بیماری ہے جو عورت کا جسم کانٹے کی طرح کر دیتی ہے۔ اس سے عورت کے حسن و جمال کو گھٹا دیتا ہے۔ اگر علاج کی طرف جلد توجہ نہ دی

جائے تو یہ مرض عورت کو نامرود بنا دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے جریان منی مرد کو نامرود بنا دیتی ہے۔

جریان الرحم کی زیادتی سے عورت کی خواہش جماع منقود ہو جاتی ہے۔ صحت و شباب کی تباہی کے ساتھ عورت کے رحم میں حمل بٹھانے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بانجھ عورتوں میں سے ۵۰ فی صد عورتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں حین کی خرابیوں اور جریان الرحم کی وجہ سے حمل نہیں بٹھرتا۔

یہ نامرادیاری جس قدر روز بروز بڑھ رہی ہے اسی قدر اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اکثر عورتیں خرم و حیا کی وجہ سے اپنے شوہروں سے اس نامرادیاری کا ذکر کرتے ہوئے شرماتی ہیں۔

عورت کے اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے اس بنا پر کہ اس مرض میں عورت کے رحم سے رطوبت کا سیلان ہوتا ہے۔ اس لئے اسے سیلان یا جریان الرحم کے نام سے پکارتے ہیں۔ انگریزی میں اسے لیکوریہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اسباب موصوفہ

رحم کی اندرونی حصے کے دھم کے دھم سے یہ شکایت عموماً پیدا ہوتی ہے اسقاط حمل، جماع کی کثرت، جسم میں خون کی کمی یا کمزوری، بچپن میں حمل قرار پانے، رحم کے محل جانے، وادائیں یا مائیں جانب جھک جانے، رحم کا دھم،

اندام نہانی کے عدم کی وجہ سے بھی یہ بیماری عورتوں کو ہو جاتی ہے۔ کثرتِ شرب و نوشی، کثرتِ گوشت خوردی، گرم اور تیز مصالحہ مہات کا استعمال، بھلی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ بسنِ مستورات تین، لال، مرقع اور گرم مصالحے اس کثرت سے کھاتے ہیں کہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خونِ حین کا آنا اور چار یا پنج روزہ جاری رہنا تو صحت کی علامت ہے لیکن حین کا زیادہ عرصہ تک جاری رہنا یا خون کا بہت زیادہ مقدار میں خارج ہونا مرض میں شامل ہے۔

سیلابِ قحطی اور بدھمی بھی اس مرض کا باعث ہوتی ہے۔ گھوڑے کی مولی، پیدل، سحر، زیادتی، محنت و مشقت اور دن و رات چیریں اٹھانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ خونِ حین کے کثرتِ اخراج اور سفیدی سے عورتِ عیبت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ طبیعت پریشان رہتی ہے۔ کام کاج میں بھی جی نہیں گستا۔ جسم میں ہر وقت تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ آ جاتا ہے۔

علامات

سفید اھ قدرے گاڑھی رطوبتِ عورت کے اندام سے اکثر بہتی ہے جس کے سبب سے عورت کا جسم دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرے پر زردی

چھا جاتی ہے۔ کمر اور سر میں درد رہتا ہے۔ بعض اوقات ہر کچھ اتنا ہے اور بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ پتھریوں میں عموماً درد رہتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ جب تک عورتوں کو اس مرض سے صحت حاصل نہ ہو جائے ممکن قرار نہیں پاسکتا۔ اگر اس مرض کا فوراً علاج نہ کیا جائے تو مرض خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے اور عورت کی زندگی کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

سیلانِ الرحم عورتوں کے چہروں کو بے نور، جسمانی طاقت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ فی زمانہ نوے فی صد عورتوں کے چہروں پر وہ شادابی اور رونق نظر نہیں آتی جو صحت و شہاب کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے اس قدر کہ جن عورتوں کے چہروں پر بظاہر کچھ شادابی نظر آتی ہے وہ بھی اندر ہی اندر سے کھوکھلی ہو رہی ہیں۔

سیلانِ الرحم کے مریض کو ضعف، ہضم اور قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ طبیعت بڑھال اور بے حد حسرت رہتی ہے۔ کوئی کام کاج کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ حین کے آیام میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ حین بے وقت بے قاعدہ اور دور سے آتا ہے۔ اندام نہانی میں درد اور خارش محسوس ہوتا ہے۔ رطوبت کا اخراج کبھی زیادہ ہوتا ہے۔

پروہیز و علاج

اسی بیماری میں مبتلا عورت کو نہایت صاف ستھرا اور دل خرم رہنا چاہئے

غٹم اور فکر سے یہ بیماری بڑھتی ہے۔ قبض کا خاص طور پر خرابی کھین، تھیں، ترش، گرم اور دیرینہ غذائیں منع ہیں۔ سادہ، آروغ، مضمین اور مضر غذائیں کھائیں۔ کدو، پاک خرفہ، ٹیٹا، اگھیا، قوری، مونگ کی دال، کھجڑی وغیرہ متفرق غذائیں ہیں۔ گرم، ترش، مروج، گرم، تھیں اور بھیم بڑا کرنے والی تمام غذاؤں سے پرہیز کریں۔ زیادہ چلنا، اچھلنا، کودنا، وزن فی چیز میں اٹھانا اور کثرت محنت سے بھی بچنا چاہئے۔ اس بیماری میں جمنا کی سخت ممانعت ہے۔ اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھیں۔ اس مرض میں عورت کو اپنے اندام نہانی کی صفائی کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہئے۔ دبزدطوت کی خواش سے درد اور زخم کا اندیشہ ہے۔ پاؤں بھر گرم پانی میں تین چار ماہ تک ٹھکڑی ملا کر دن میں دو تین بار ڈوش کرنا مفید ہے۔

مندرجہ ذیل روشنیوں میں سے کسی ایک سے ڈوش کرنا مفید ہے۔ دن میں دو تین بار اندام نہانی کو کسی روشنی سے دھوئیں۔

روشن نمبر ۱۔ ایٹم ایک ڈرام۔ پانی ایک پائینٹ ملا کر حسب تاعدہ استعمال کریں۔

روشن نمبر ۲۔ سلفاس ہائڈرام۔ ٹیکچر لوٹنڈ کپاؤڈ دو ڈرام۔ پانی ایک پائینٹ۔

روشن نمبر ۳۔ سلفو کارلوٹ آف ڈیک ہارڈرام۔ پانی ایک پائینٹ۔

روشن نمبر ۴۔ پریگنیٹ آف ڈوٹاشن اگرین۔ پانی ایک پائینٹ۔

مندرجہ ذیل روشنی تیار کر کے اس میں روٹی بھگو کر اندام نہانی میں رکھیں۔ ایٹم ایک ہارڈرام۔ اگھلی ہارڈرام۔ ایٹم ٹینک ہارڈرام صاف پانی ۲ اونس ملا کر تیار کر لیں۔ حسب طریق اندام نہانی میں رکھیں۔ متواتر استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

حسب ذیل انگریزی دواؤں میں سے کوئی دوائی استعمال کریں۔ خورداک اور طریقہ استعمال تیشیوں پر درج ہوتا ہے۔

کاڈیورائل (COD LIVER OIL)

اسکاس املیشن (SCOTT EMULSION)

انٹر کارڈیل

ایسٹر سیرپ (EASTER SYRUP)

اس مرض میں ماڈرن کیمیکل دواؤں۔ پرانی میوہ منڈی۔ لاپور کی مشہور دوا

سپاری پاک عورتوں کے لئے مفید ہے۔ سپاری پاک بہت مشہور آیور ویدک دوا

ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مفید ہے۔ اس دوا میں بڑی خوبی

یہ ہے کہ دوائی دواؤں کے مقابلے میں یہ دوا ہندوستانی عورتوں کے مزاج کو

بہت موافق ہے۔ سستی ہونے کے باوجود جادو کی مانند اپنا فوری اثر دکھاتی

ہے۔ اور اکثر حالتوں میں صحت حاصل ہو کر حمل قرار پا جاتا ہے۔

بچ پیدا ہونے سے پہلے حاملہ کو جو درد محسوس ہوتا ہے وہ ابتداء میں ہلکا ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اور وہ شدید ہوتا ہے۔ اس کی طبی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اوپر کا گوشت سکڑنے لگتا ہے اور سکڑنے والی ایک طرح کی لہریں چلتی ہیں۔ جو عموماً تھوڑے سے تھوڑے دن کے بعد جلتی ہیں۔ انہی لہروں کی وجہ سے حاملہ کو تھوڑے سے تھوڑے وقفہ کے بعد درد محسوس ہوتا ہے۔

اگر درد کے ساتھ زچہ کو خون آنا شروع ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مفتریب بچ پیدا ہونے والا ہے۔ وضع حمل کے وقت انعام نہانی سے پانی بہتا ہے۔ بعض عورتوں کو ایک آدھ دن پہلے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں عورت کو کمال آرام کرنا چاہئے۔ اور خون روکنے کے لئے کسی ٹھنڈی چیز کا استعمال مفید نہیں۔

لیکن اکثر عورتوں کو وضع حمل کے وقت ہی خون آتا ہے اور طبی نقطہ نگاہ سے ہونا بھی یہی چاہئے۔ جب درد کی ابتدا ہو تو حاملہ عورت کو کمرے میں آہستہ آہستہ ٹھکانا چاہئے۔ اکثر عورتیں درد کے شروع ہوتے ہی چار پائی پر لیٹ جاتی ہیں۔ یہ سخت غلطی ہے۔ اگرچہ درد کے وقت چلنے پھرنے سے بظاہر حاملہ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن دراصل تھیلے سے زچہ کو بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور وضع حمل آسانی ہو جاتا

ہے ورنہ بچ تکلیف سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر حاملہ کو ٹھکانا گوار ہو تو اسے خوش گوار شغل میں لگ جانا چاہئے۔ اور اگر بیٹھے میں آرام ہو تو اس میں بھی ہر حال نہیں۔ مگر چار پائی پر لیٹنا مفید ہے۔

جب زچہ کو اصل درد شروع ہو۔ یعنی کمر، پسلی اور شانہ میں شدید درد محسوس ہو۔ جسم کا پچھلا حصہ بخار کی فعلوم ہوتا ہو خون آنا شروع ہو جائے اور حاملہ کو محسوس ہو کہ بچ پیٹ سے نیچے اتر رہا ہے اس وقت حاملہ کو بستر پر تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھ جانا چاہئے۔

وضع حمل کے وقت آبی تھیل جھٹ جاتی ہے جس میں بچ محفوظ ہوتا ہے۔ اور پانی زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اس وقت بچ کا سر فراخ کے ساتھ لگ جاتا ہے اور آہستہ آہستہ نیچے سرکنا شروع ہوتا ہے۔ یہ وقت ہے جب کہ حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور شدید درد ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب کہ زچہ کو اپنی طرف سے بھی نیچے کو زور لگانا چاہئے۔

بعض عورتوں کو کم تکلیف ہوتی ہے اور بعض عورتیں ان دردوں سے چوڑ چوڑ ہو جاتی ہیں۔ مگر کام کام کا صحت و شقت اور سر و غیرہ کرنے والی عورتوں کو کم تکلیف ہوتی ہے۔ اور ناز و نصبت میں پرورش پائی ہوئی امیر آرام طلب اور کالہ عورتوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ صحت و شقت کرنے والی مزدور عورتوں کو امیر عورتوں کی نسبت

کم تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

درد کے دوران میں حاملہ کو گرم گرم دودھ پلانا بہت مفید ہے۔ اس سے درد کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ حاملہ کو وضع محل سے دو تین گھنٹہ پیشتر اینا کرنا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ وضع محل کے وقت اینٹڑیاں خالی ہونے سے بچہ باسانی اور بغیر تکلیف کے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح بچہ کے نیچے سر کرنے کے لئے پیٹ میں زیادہ کھلی جگہ ہوتی ہے۔

اینکا کے بعد حاملہ کو گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے اور اندام نہانی کو لاسول لوشن سے دھونا چاہئے۔ اگر گھر میں اینکا کا سامان موجود نہ ہو، تو گلیسرین کی تہ پانچا خانہ گاہ میں رکھ لینے سے کھل کر ٹھا آجاتی ہے۔

شباب یا جوانی دیوانی جوانی کے دشمن اور محافظ جوانی برہمچر شباب یا جوانی

ہوانی انسانی زندگی کا وہ زمانہ ہے جبکہ انسان کے تمام اعضاء اپنی اصلی حالت میں مضبوط اور توانا ہوتے ہیں۔ طرح طرح کی انگلیں اُٹھتی ہیں۔ آدمی دنیاوی کاروبار سرانجام دینے کے قابل اور اپنی ہوتا ہے ۱۸ سال سے لیکر ۲۵ سال کی عمر تک کا عرصہ عین شباب کا زمانہ ہوتا ہے۔ شادی خاتمہ آبادی کے لئے کھی ہی زمانہ تیزوں ہے جس کے لئے بچپن میں سیکھے سے بچے کو گود میں لئے کریمیں اور بیاں دیا کرتی ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ بڑا تیرہ گاجوان بنے گا۔ وہیں تیارہ لائے گا۔ آپ کھائے گا۔..... وغیرہ یہی وہ عالم ہے جس کے متعلق چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے۔

ع جوانی کا صدمہ ادھر دیکھ لینا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے برصیت ملک میں اس عالم شباب یا جوانی کے زمانہ کو بعض نوجوان صحیح اور قدرتی طریق سے نہیں گزارتے بعض تو تھالان وطن اور نوجوانان ملک صحت بیکار شکار ہو کر والدین کی غفلت اور اسپر دہی کے باعث

صحبت بدکشمار ہو کر یا کن اور طرح گمراہ ہو کر جوانی کے قیمتی درخت کو بے جا طریق سے نہ کاٹنا چاہیے۔ یہ جھل سبز اردن نوجوان ناطق خود اپنی جوانی کے دشمن ہو کر کمزور و ناتواں بلبہ ناکارہ ہو کر مایوس و زندہ در گور ہو جاتے ہیں۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے۔
 جوانی کی دعا گار کو کون کون مانتا لوگ دیتے ہیں۔

یہی ربطے مٹاتے ہیں جوانی کو بحال رکھنے کو
نوجوانوں کا فرض ہے کہ اپنی جوانی کو برفراز رکھنے کیلئے کم از کم
شادی ہوئے نہ کہ اپنی بیوی بچہ و بیچ (منی) کی حفاظت کریں بڑھچڑھ کا
الٹن کر دیں۔ آواز دھڑکوں اور دیگر برائی صحتوں اور نازیبا حرکات سے
پچھلے اور نجس کتب سے احتراز کریں اعلیٰ حلق یا بازار کی عورتوں
سے بچیں۔ شادی کر کے بھی اعتدال کے اصول کو مد نظر رکھیں ایسی اور
تاہن شادی والے مضمون کے عنوان میں بیان کی جا میں گی۔

جوانی کے دشمن اور ان سے بچنے کے متعلق ہدایات
صحبت ہد: آوارہ لڑکوں یا غنڈوں یا بدعاشوں کی صحبت بھی
نوجوانوں کے چال چلن کو بگاڑ دیتی ہے۔ اس سے بچکر رہنا چاہیئے
بازاری یا آوارہ لڑکیوں اور عورتوں کے دام میں بھی نہ آنا چاہیئے
محش کتب: محش ناول مثلاً قصا ویرا اور خرب الاخلاق کتب کا
مضامع نوجوانوں پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اسی و ہدایت کتب کا پڑھنا
فکرتیں ہیں۔

نیشی اشیاء: شراب، انیم، پوست، ہنگ، چرس، گانجا وغیرہ

یاسی اور وجہ سے گھرا کر جوانی کا مستیاماس کر لینے ہیں۔ بے حاشہ ہوگا
اگر نہیں جوانی کے دشمن اور نصیب یا بد بخت نوجوان قرار دیا جانا
ہے جوانی کو تباہ کر لینے والوں کی حالت زار پر رحم تو کیا رونا تک آجاتا
ہے انہی نوجوانوں پر قوم کی زندگی کا دار و مدار موقوف ہے۔

انہی نوجوانوں پر آمندہ بہترین قوم اور نسل کی پیدائش کا مسئلہ قائم رہ سکتا ہے یہی وہ زمانہ ہے جبکہ جوانوں کی صحیح راہ پر گامزن کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بلاشبہج بہترین طریقہ یہ ان کی رہنمائی کرنے کی جائے بلکہ نہ نصیحت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں والدین اس معاملہ میں شرم نہ کرتے ہیں۔ انہی بے جا شرم کا نتیجہ ہے کہ نوجوان گمراہ ہو کر طرح طرح کی ناز و سحر کاٹ کر گزرتے ہیں۔

جس پر نہ صرف وہ خود بلکہ والدین بھی بعد میں ان کی حالت پر کف افسوس مٹے رہتے ہیں۔ لیکن عکبات وقت بھر ہاتھ آتا نہیں بچے بڑے ہوئے مشکل سے بھی اس کی حالت نہ ایا کرتے ہیں یہ شباہ زمانہ وہ ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے۔

یہ دنیا عجب کسر لئے فانی دیکھی
ہر پیشہ بیاں کی اتنی حالتی دیکھی
ہر کمرہ جو نہ جائے وہ بڑھایا دیکھا
حاکم جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی
دوستو سیرج کیا ہوا شباب یا کھوئی جوانی و پس نہیں آیا
کس کی اشتہار کی عجیبوں کے چنگے پڑے الفاظ طاقت کی گولیاں یا
طلا سب یعنی چیزیں میں بچاؤئے ہوئے مشکل سے ہی سہرا
کرتے ہیں نوجوانوں کو شرف سے ہی جوانی کی حفاظت کرنی چاہئے

نشیبی چیزیں خورانی کی دشمن ہیں۔ ان سے صبر و حذر کر رہنا چاہیئے۔ نفاکو اور گریٹ کے پینے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ان سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔
حلق: اپنے لٹھکوں خورانی کا استیلا ناس کر لینا اسے شستہ زنی بھی کہتے ہیں یہ نہایت نقصان دہ فعل ہے پس اور بھی کمزور ہو کر عضو تناسل اپنے اصلی معیار پر نہیں رہتا۔ اس عادت بد سے نقصانات حد زیادہ اور دور رس ہیں۔ اگر جلدی اس عادت کو نہ چھوڑ دیا جائے۔
 نور و جوہر مردانہ سے محروم ہو کر مباشرت کے لائق نہیں رہتا خدادی ہو جانے پر بیوی کو خیریاں خوش اور مطمئن نہیں کر سکتا۔ شرمندہ ہو کر بڑی طرح ناگاہی کا منہ دکھتا ہے۔ اس فعل بد کے شکار مایوس ہو کر خودکشی کر لیا کرتے ہیں۔ اخراجات اُس کے دن جتنے چاہئے شہوات مثلاً ثرات کی تیاری اور دہنبا غائٹ اسکے پڑھنے سے لٹھکوں کا کھانا ہو گا وغیرہ وغیرہ اسی مرض کے مریضوں کیلئے رگے رہتے ہیں مریضوں کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے۔ اشتہار و مندوں کی چاندی ضرور ہوتی ہے۔ نوجوانوں یا درکھو۔ یہ عادت انتہائی بدووم ہے اور انتہائی نقصان دہ اور ضرر رساں ہے جریان احتلام شستی نامردی اور رماچی امراض اس عادت کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں بھول کر بھی اپنے لٹھکوں خورانی کا استیلا ناس نہ کرنا چاہیئے۔
 شتایات سے بعض مستورات بھی کئی طریقوں سے مثلاً بیسیوں کا نفا کر اور اور بزم کھانا کھانا عادت بد کا شکار ہوتی ہیں کئی مریضوں اور یا سمجھ لو کہ کیاں حلیٰ و فصل کے ذریعہ باہمی فعل کر کے اپنی قسمت سے ٹانھو و بٹھنی میں۔ حلق کے شکار مردوں کی طرح اس بڑی عادت والی مستورات بھی طرح طرح کی زنا عادات بد میں مبتلا ہو کر

خطرناک امراض کا منہ دکھتی اور قبل از وقت ہی عدم آباد کا طوطا صل کرتی ہیں مردوں کی طرح مستورات کو بھی اپنی خواہش اور حسن کی قانچی کیلئے ایسے فعل کرنا تو درکنار بھول کر بھی ایسی حرکات کرنا نہ دنیا چاہیئے۔
اختلام: خلاف وضع فطری فعل کو اغلام یا عام الفاظ سے نوٹے باذہبی کرنا کہتے ہیں۔ یہ فعل بھی حلیٰ جیسا قیاس اور نقصان دہ ہے سو ساشٹی اور سرکاری قانون کے مطابق اس فعل کا کرنا سخت جرم ہے۔ جو لوگ عوام اور سرکار کی نظر سے بچ کر یا دوسرے الفاظ میں قدرت سیک اور گورنمنٹ عالیہ کے نظریہ اور قانون کے خلاف چوری چھپے ایسے فعل کرتے ہیں وہ نہ صرف آخر کو ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ بلکہ بہت بُری بیماریوں کا شکار ہو کر طرح طرح کے دکھ اٹھاتے ہیں۔ حلق کے مریضوں کی طرح اس عادت کے شکار بھی بالآخر شستی نامردی کا منہ دکھتے ہیں اور جو بہر مردانہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مردوں یا نوجوانوں کو بھول کر بھی ایسے فعل کی طرف دھیان نہ دینا چاہیئے۔
نوت: آخری باب میں ایسی بُری عادتوں کے نتیجہ پر جو امراض حق ہوتی ہیں ان کے علاج کے لئے مجرب نسخے لکھ دیئے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔
 امساک کی ادویات: ایسی دواؤں میں انیم وغیرہ زہریلی اشیاء اور دھواں سمی قسم کی نقصان دہ چیزیں ملا دی جاتی ہیں حتیٰ انوسع امساک کی ادویات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بالآخر ایسی وائیاں دائمی نقصان کا موجب ثابت ہو کر لگتی ہیں:

اس کی حفاظت نہیں کرتے وہ جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں جوانی کا لطیف
اُٹھانا انہیں نصیب نہیں ہوتا۔ مایوس زندگی کے داغ کاٹ کر نیکل ان
وقت عدم آباد کو روانہ ہو جاتے ہیں اگر زندہ بھی رہیں تو طرح طرح
کی خطرناک امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔

برہمچریوں کو بچھڑنے والی زندگی کی مہمیت پر یہ لطف ہوتی ہے
وہ ہمیشہ خوش و خوش اور شادمان رہتے ہیں۔ برہمچاری کے چہرے
پر جلال ہوتا ہے اس کی نگاہوں میں جھک رہتی ہے ایک خاص رعب
ان کی شکل سے نمایاں ہوتا ہے۔ برہمچاری روری اور بہادری میں
بے نظیر لائق ہوتا ہے ایک ہندی شاعر نے کہا ہے کہ

ساگر کے چون ترن میں تو کا ہے پردھان
نیوں تینوں ساگر ترن میں برہمچریہ پرمان
تیر توپ سے جو لڑے سونو ویر نہ ہوئے
برہمچریہ پان کرے دیکھاوتے سوئے

تاریخ اور دھرمک کتب میں بتاتی ہے کہ بیاں برہمچاری کا امام
نخس جنگا جیسے شہسوار سکندر بہادر اور گیتا کے روزگار تھے جو برہمچریہ
کا پالن نہیں کرتا اس کا جسم بھاریوں کا گھر ہوتا ہے زندگی اس کے لئے
دبا جان ہوئی ہے سچی خوشیاں اور اچھیں اسے نصیب نہیں ہو سکتیں
برہمچریہ سے انسان قوی ہوتا ہے نیز بہادر اور جواہر ہوتا ہے۔ گویا
بہادری اور برہمچریہ لازم و ملزوم ہیں۔ بڑے بڑے بہادر اور دلاور
انسان تھے آج تک ان کے سہری کا ناموں کو یاد کیا جاتا ہے۔
ہما نا گاندھی نے جو دنیا کے ممتاز لیڈر اور انسانی سرپرستی شمار ہوتے

ہر بچپن کی شادی: یہی جوانی کی سب سے بڑی دشمنی ہے۔ بائیں
ہونے پر مدد عورت کی شادی کرنا چاہئے۔

جوانی کا بہترین محافظ برہمچریہ

برہمچریہ کے معنی برہم کا بچ ہیں اس سے منی ویرہ اور انگریزوں میں کہتے
ہیں انسان کو جوانی آپ کو اس طرف المخلوقات ہونے کا دعویٰ کرتا
ہے۔ واجب ہے کہ اس کی خوب حفاظت کرے قطعاً اسے ضائع نہ ہونے دے
برہمچاری کا بچ یا ویرہ انسانی جسم میں ایک نعمت ہے اس لئے اس کی
حفاظت کرنا انسانی فرض ہونا چاہئے۔ گیتا میں ویرہ کو جسم میں ٹھکنے
کو تپ مانا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ تقریباً ۸۰ فیصد خوراک کے
خشک سے ایک قطرہ خون کا بناتے ہیں اور ۸۰ قطرہ خون کے مل
کر ایک قطرہ ویرہ کا بناتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ویرہ کتنی
قیمتی چیز ہے اور ایسی بیش بہا نعمت کی کس طرح قدر کرنی چاہئے۔

غافل اور نہ سمجھ انسان تہوت کے زیر اثر نہایت بے دردی سے
ویرہ خارج کر کے خوش ہوتے ہیں اور اس کا نام عیش و عشرت کہہ
دیتے ہیں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس قدر قیمتی چیز کو ضائع کرنا
عقل مند کی کام ہے یا حماقت کا فعل؟ کسی عقلمند نے کہا ہے۔

کہ یہ ویرہ خارج ہونے وقت عارضی خوشی دیتا ہے اور پھر لاندھی
طور پر نہیں اس کے بچا اخراج پر فحش بھی ہوتا ہے اگر یہی جوہر
تمہارے اندر ہے تو قیاس دہی خوشی ہے جو انسان ویرہ کی حفاظت
کرتے ہیں برہمچریہ بدھارن کرتے ہیں ان کی عمر لمبی ہوتی ہے یہ لوگ

ہیں۔ برہمچریہ کی بہت تعریف کی ہے۔ خود انہوں نے ۱۹۹۹ء سے برہمچریہ دھاندن کیا ہوا ہے۔ یہ اسی کی برکت ہے کہ آج کل ۴۷ سال کی عمر میں وہ تین تین مہینے کا بریت رکھ سکتے ہیں، آندہ ان کی دماغی حالت ناقص رہ چکا ہے۔

نوجوان برہمچریہ یا درکھنا گونا مینی زندگی کا اصول بنا لو۔ انسان اس پرکار شدہ ہو کر صحیح معنوں میں دنیاوی خوشیوں اور راحتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اگر نہ یادہ غرض نہیں تو شادی تک ضرور برہمچریہ کا پالنا سکھیو۔ شادی تک ضرور ریشہ دربر بچاری رہو۔

بڑی بیوی چھوٹا خاوند

یہ شادی بچپن کی شادی سے اختلاف رکھتی ہے۔ بچپن کی شادی سے اصل مراد لڑکا یا لڑکی دونوں کا نابالغ ہونا ہے مگر اس میں ایک بالغ ہوتا ہے۔ دوسرا نابالغ جب کبھی کسی بڑی عروال بالغ لڑکی کی شادی کسی نابالغ کم عمر لڑکے کے ساتھ کر دی جاتی ہے تو اسے چھوٹی بیوی اور بڑا خاوند کہا جاتا ہے اس کے متعلق کئی قصے اور ناول چھپے ہیں تاہم محقق طور پر یہ یہاں اس شادی کا نتیجہ ورج کیا جاتا ہے۔ لڑکا بالکل نابالغ ہوتا ہے اور لڑکی بالغ ہوتی ہے لڑکے کو یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ جو کسی بہن بنائی گئی ہے۔ اس کا اس سے تباہی رشتہ ہے۔ والدین جب ان دونوں کو بیک جا رہنے کی آزادی دے دیتے ہیں۔ تو عورت جب اپنے نابالغ شوہر کے پاس جاتی ہے تو وہ دھڑلے مار مار کے رونے لگ جاتا ہے اگر وہ اسے

بیار کرنے کی غرض سے بچہ بھی لے تو وہ روزنا چلاتا اور یہ کہتا ہوا دور بھاگتا ہے کہ اماں مجھے منت مارو۔ اس پر وہ بچاری عورت نادم ہو جاتی ہے اور اس کو بہت بُرا بھلا کہتی ہے اور ساتھ ہی اپنے ماں باپ کو خوب کسوٹی ہے اگر کچھ غرض تک یہی حالت رہ کر لڑکے میں معمولی ہوش آجائے اور وہ اس لڑکے پر چلنا اختیار کرے تو وہ خدیجی یوم میں بچے بھیل کے ٹوٹے کی طرح بیکار رہ جاتا ہے اگر لڑکا بہت ہی نادان ہے تو کسی بیوی کوئی دیر پر لڑکے ختم کر لیتی ہے اس وقت اس پر ہنوت کا کیفیت سوار ہو جاتا ہے تک وید کا خیال ذکر کر کے سوخت خواہ ادنیٰ آدمی کیوں نہ ہو نو بھوت یا یہ صورت اس بات کا خیال نہ کر کے صرف یہ دیکھ کر کہ یہ جوان ہے۔ میری خواہش پورا کر سکتا ہے اسی سے اپنا دل لگا لیتی ہے پھر کیا ہے دونوں خاندانوں کی ناک فم کر کے ایک طرف رکھ دیتی ہے جس سے یہیں جسے نتائج اس شادی کے۔

عورت کے جذبات

مرد و بیوی عورت کسی ضعف کا جو ان میں جس قدر اسے حیات سے واسطے ہوگا۔ اس قدر اس میں قوت و تحمل زیادہ ہوگی اور جس قدر مزاج عاشقانہ ہوگا اور اسی قدر اس کی روح متنی ہوگی کہ اس کو کوئی ہم جنس مل جائے جس سے ساتھ وہ اپنی زندگی کو وابستہ انجا دکرے۔ لیکن یہ خواہش کم و بیش ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔ انتہا درجہ کا خشک مزاج بھی اس خواہش سے محروم نہیں ہوتا چنانچہ ہم کو ایسے بہت سے واقعات کو علم ہے کہ ایسے آدمی جو دنیاوی کاروبار میں گرفتار ہیں ہر قسم کی کامیابی

نصیب، لیکن صرف ایک رفیق زندگی نہ ہونے سے ایسی زندگی گزارنے میں گویا ان کی روحانی مستی چھین گئی ہیں۔

اگر وہ کار میٹر، اس آرزو کو نہایت لطیف پیرایہ میں اس طرح بیان کرتا ہے کہ دنیا میں ایک ایسی ذات کا ہونا ضروری ہے جس سے ہر قسم کے خیالات کا تبادلہ کیا جاسکے جس سے کوئی رائے مخفی نہ ہو سیکے بلکہ اگر حیرت انگیز ایسا ہی معجزہ ہو کہ جیسا خود اپنا جس سے تعلقات میں میں خود کا اختیار نہ ہو جس کی ذات سے ہر وقت اور ہر ساعت ایک نئی روشنی ملے جس کے ساتھ فطری ہمہ دی ہو یعنی اس کی ہر خوشی سے راحت اور ہر سوچ سے تکلیف بچے۔ ایسی ذات کی دریافت کی آرزو روح کی ضروری ترین خواہش ہوتی ہے۔

صنف نازک کی بے بسی

عورت کے وجود میں آرزوئے لذت تنہائی لہروں کا آئینہ باز جزو ہوتا ہے جس طرح تندر کے حواریاں کے خلاف کوئی قدرت نہیں رکھتا اسی طرح عورت و مرد کے جذبات کے مقابل میں کوئی اصلیت نہیں رکھتی بعض عورتیں تو ان باتوں کا مطلق خیال ہیں کہ نہیں لیکن اکثر عورتیں اس محکومیت سے بے حد ناظر ہوتے ہیں عورت مرد کی خواہش کے سامنے سبقت نہ سہیج کر رہی رہی میں مرد اسکے وجود سے جب چاہتا ہے۔ نااندر اٹھتا ہے اور جب چاہتا ہے بائبل و فراموش کر دیتا ہے عورتیں بعض امور میں مرد سے بالکل موافق نہ ہوتی ہیں ایام حیض زمانہ حمل جب نواذ کے پچھلے شک میں رہ کر رہتا ہے اس کے بعد بچہ کی پیدائش و زمانہ نفاس یہ سب ایسے فوارے ہیں جن پر مرد کو کوئی اختیار نہ ہے ہونا اور بظاہر بھی اس

مرد چاہتے ہیں کہ ان کو ہر شخص جانتا ہے لیکن صنف نازک کی زیادہ تنہائی اور بے بسی تنہائی اور جزو انسان کے مشاہدے سے رہ جاتا ہے اس لئے ان کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی۔

ہر ایک انسان تندر کے رشتے کو اسے اس وقت اسے جب حوا بھا با نہ ہوا اس کو جہاں نکلا یاں دیکھتے ہی امید بھری دہان ریت نظر آئے اور وہ عالم غیظ و غضب میں تندر کو فکروں مزاج کے یہ کوئی تشددی ہے۔ پس ایک محبت کہ نبوالے مشوہ کو یہ تلون انجی بیوی کی اس رہی سے مشغول ہو گا۔ اس سے اپنے جسم کو اپنی خواہشات کے برخلاف تنہائی لہر کے ایام تنہائی دیتے ہوئے ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔

اس مسئلہ کا ایک اور حصہ یہ ہے اور عورت اسے بھی کوئی وقت نہیں دیتی جاتی اس عورت کی مظلومیت دیکھیے۔ جسکے تنہائی جذبات اور جہاں میں اور اس کا شوہر اس کے جوہن کے سمجھنے سے ناظر رہتا ہے اس زمانہ میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کی خواہش سطحی ہوتی ہے اسکو محبت کی پیچیدہ راسخوں کا علم نہیں جس سے واقف کار انسان ہی لذت حاصل کرتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنی بیوی البتہ متلون مزاج زبان و راہ از ذوال فہم نظر آئے گی۔

بعض حالات میں جماع کے ممانع ہے

۱۔ کھانا کھانے کے بعد کھانا کھانے کا ہی مقصد نہ ہوا تھا خالی پیٹ اور کھانا کھا کر فوراً جماع کرنا اسی واسطے منع ہے کہ تنہا طبیعت غذا کے ہضم کرنے کی خواہش رکھتی ہے اگر جماع کی خواہش پیدا ہوگی تو غذا ہضم نہیں ہوگی جس سے کئی امراض پیدا ہونگے خالی پیٹ کرنے سے قوت زائل ہوگی جس کا نتیجہ ظاہر ہے

۲۔ ریاہنت شقاق کے بعد بھی فیصل ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ طبیعت آرام کی خواہش مند ہوتی ہے اس کے خلاف کرنے سے برا نتیجہ نکلنا ہے۔

۳۔ بخوردی کی حالت میں عیامت اسی وقت نہ کرنی واجب نہیں کہ اس سے غلبہ اور بھیس پھیل کر کونڈھان بہنیتا ہے۔

۴۔ دن میں بھی جماع کرنا درست نہیں کیونکہ فیصل و حشبانہ مانا گیا ہے اور اگر اس میں عمل سے حمل قرار دیا گیا تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ سچا بیہوگ اور جماع کرنے والے کو نسیان کا عارضہ ہو جائے گا۔

۵۔ شدت مسر میں جماع کرنے سے خشکی اور شدت گرمیاں جماع کیا جائے تو صفراوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ ریح و نجی کی حالت میں جماع نہ کرنے سے جو کچھ پیرا بیہوگاہ بدستور اور بد مزاج ہوگا۔ اس لئے پرہیز لازم ہے۔

۷۔ خمارستی کی حالت میں جماع نہ کرنا منع ہے کیونکہ دل و صلی حالت میں نہیں ہوتا اسی واسطے قولہ کندیہن اور بے خوف ہوگا۔

۸۔ شوہر کے سامنے جماع کرنے سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ مغوس شمار کیا جاتا ہے۔ (۹) اگر صبح سفر کو جانا ہو تو سب سے پہلے جماع نہ کریں ایک تو کو نوری کے سبب مغرب میں تکلیف ہوگی دوسرے بچہ ٹھیک پیدا نہیں ہوگا۔

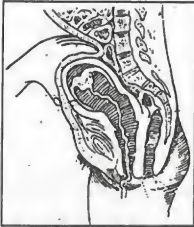
۱۰۔ بوقت طلوع و مغرب آفتاب کے جماع نہ کریں ورنہ بچہ چربا و زہن ہوگا (۱۱) ہر سال سے کم عمر والے کو بہتر جماع نہ کرنا چاہئے کیونکہ بھی اس کا ویرج خام ہوتا ہے (۱۲) ساٹھ برس کی عمر کے بعد جماع کرنا اس وجہ سے منع ہے کہ اس عمر میں لذت جماع جاتی رہتی ہے۔ (العتبار کی مجبوری ہر نو مضافۃ نہیں)

جننے کی تیسری حالت

یعنی

آئول کا گرنا

خدایا میرے محبوب کا رخا ہے۔ تیری مہمان تو آپ ہی جانتا ہے۔ لاکھوں مائل اور کروڑوں میلے تیری ایک ہاتھ بھی کچھ پار نہیں پاسکتے۔ ایک ایک ٹکے کو دیکھنے سے تیری قدرت آشکارا ہے۔ وہی آئول جو ۹ ماہ پیٹ میں رہی اگر کچھ پیدا ہونے کے بعد اس کا ذرا سا گلا اندر رہ جائے تو دہر ہلال کا کام دیتا ہے اور بخار کو پیدا کر کے جان کو تلف کر دیتا ہے۔ اس کے اندر رہنے کا یہاں تک خوف ہے۔ جو مٹی کا بچہ پیدا ہوتا ہے تمام گھر کی عورتیں شور مچانے لگ جاتی ہیں۔ ہائے آئول نہیں گری! اب کیا ہوگا! دانی جلدی کر۔ ہماری دانیاں بے علم اور نا بوجھ جھٹ ہاتھ ڈال کر کھینچتی ہیں اور عورت کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں۔



کیونکہ جب تک آئول رحم سے چھوٹی نہیں۔ اس کا صفحہ کر باہر نکالنا گویا تو ذکر باہر لے آنا ہے۔ اس سے کچھ نہ کچھ اندر رہ جائے گا۔

بچہ پیدا ہونے کی گھڑی کے اندر مال اکثر خود بخود گر جاتی ہے۔ دس یا پندرہ منٹ کے بعد درد اٹتا ہے۔ آئول رحم سے باہر آ جاتی ہے۔ اب جب رحم سے چھوٹ کر باہر آ گئی تو ہاتھ ڈال

کر کئی بار ارد گرد محمد ادیں کہ بجلی یا اور چیز پیچھے ہو یا ذیلی سی ساتھ لگی ہو تو پلٹی جائے۔ اس طرح گھماتے گھماتے آہستہ آہستہ ہمارے آئیں۔

ایک گھڑی کے بعد اگر ورد اٹھے تو پتہ پر آہستہ آہستہ پھیرنے اور انگریزی دوئی اچکا یا اسکاٹ آف نکالی کا دینا نہایت مفید ہے۔

زچہ کے بالوں کو اس کے منہ میں ڈال کر حلق تک پہنچایا جائے تاکہ انکائیاں لینے سے دم پر زور پڑے۔

بجوج پتر۔ سانپ کی کینچلی دونوں کو انعام نہانی میں پہنچا دیں۔

بندال ڈوڈی کا کڑوا کنڈو سانپ کی کینچلی سرسوں کی دھونی بھی بہت مفید ہے۔

نوٹ: بچہ کا سر کل آنے کے بعد جب کندھے سے لگنے لگس تو اس وقت سے لے کر جب تک آول نہ کرے۔ ہاتھ سے پیٹ کر دباے رکھنا چاہیے اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

بچہ کی پیدائش کا ذکر مختصراً کر کے دست بستہ اتنا اس ہے کہ ان باتوں کو جس قدر ممکن ہو سک۔ دانیوں کو سکھلا دیں تاکہ ہماری دانیوں کچھ واقعیت حاصل کر کے ہمارے گھروں میں ٹھیک کام کر سکیں۔

خدا وہ دلی جلد لائے

جبکہ دلیہ کا چھ تعلیم یافتہ دانیوں کے ہاتھ آئے اور ایسا نازک ذمہ داری کام کام کام جھاموں اور دوسوں کی بے علم عورتوں کے ہاتھ سے گل جائے۔

جب وضع حمل میں تکلیف ہو

تو مندرجہ ذیل دیسی ٹوٹکے مفید ہیں

پتہ کنڈا جس کو لہار مارک یا چڑچڑا بھی کہتے ہیں۔ اس کی جڑ پانی سے خوب باریک بنیں کر ناف کے نیچے ران اور انعام نہانی پر لیپ کر دیں۔ پچھتہ پیدا ہو جائے گا۔

یہ پتہ کنڈا ایسی سخت چیز ہے کہ جب حالت نہایت سخت ہو اور بچہ نہ پیدا ہوتا ہو تو اس

کی جڑ تازی چار انگلی اچھی طرح صاف کر کے تاکہ کھردری نہ رہے۔ حاملہ کے اندام نہانی میں داخل کر دے اور حاملہ حائلوں میں اس کو استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں دم کو باہر کھینچ لانے کی طاقت ہے۔

نوشادر۔ پودہ دونوں کو رگڑ کر کٹی بنا کر اندر داخل کریں۔

اسی تیل اور شہد رگڑ کر رانوں اور تنوں پر لیپ کریں۔

سانپ کی کینچلی کی دھونی دیں۔

بندال ڈوڈی بھی مفید ہے۔

گھوڑے کے دم کی دھونی بھی بچے کو جلد پیدا کرتی ہے۔

سانپ کی کینچلی مٹی کے برتن میں رکھ کر جلا دیں اور راکھ کو گٹھ دیکھیں اور پوت ضرورت شہد میں ملا کر عورت کی آکھ میں سرسہ کی طرح سے لگا دیں تو بچہ فوراً پیدا ہوگا۔

جب درد لگا پڑ جائے اور اس کا ہاتھ نہ کرنا منظور ہو تو رتی 2 رتی کینچا (گنڈویا) جس کو قاری میں خرابین کہتے ہیں۔ پان میں رکھ کر عورت کو کھلا دیں۔

تے کی جڑ پانچ تے کے پانی میں رگڑ کر کٹی بنا کر اندر رکھے۔ ترہ یعنی حلال۔

حجم گرج 3 ماشہ سونف 3 ماشہ سوئے 3 ماشہ حجم بیٹی 3 ماشہ بڑھ کی جڑ 3 ماشہ مٹھی 3 ماشہ کا جرشاندہ بنا کر پلانا بہت مفید ہے۔

الٹاس کا چھٹا تولہ یا سوا تولہ کا جرشاندہ شکر ملا کر پلایا جائے تو مفید ہے۔

جننے کے بعد زچہ کی حفاظت

زچہ خانہ صاف اور سترا ہونا چاہیے۔ ہمدار بنائیاں پیدا کرتا ہے۔ جگہ اچھی نکلی ہوئی چاہیے۔ کم از کم چار سات گز لمبی اور تین چار گز چوڑی ہونی چاہیے۔ اگر ہو سکے تو زچہ خانہ کا دروازہ موسم گرما میں جنوب کی طرف ہونا چاہیے۔

ہمارے گھروں میں جب عورتوں سے یہ کہا جائے کہ وہاں کچھ موجود ہے اور ہمارے ارد گرد بھی ہے تو وہ کہا کرتی ہیں کہ چلتی تو نہیں اور نہ ہی دکھائی دیتی ہے۔

صاحبان

وہ عورتیں جو ہوا کا دھڑ ہوتا بھی اچھی طرح نہیں جانتیں۔ ان سے کیڑکرتوق ہو سکتی ہے کہ وہ صاف ہوا کو گھنیں۔ وہ تو اس بات سے بھی حیران ہو جاتی ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر اس کمرے میں ہوا نہ ہو تو ہم سب ہی دو چار ہی منٹ میں مر جائیں۔ ہمارے ملک کے لوگ اگرچہ یہ تو جانتے ہیں کہ ہوا پر ہی زندگی منحصر ہے مگر یہ بہت کم جانتے ہیں کہ عمدہ ہوا کی سخت ضرورت ہے اگر آج زچہ خانے صاف ہو جائیں تو بچوں کی تعداد موت آدھی رہ جائے۔ آج کل کے زچہ خانے کے پاس سے گزرنے تو پھر مہلا کب ممکن ہے کہ تاک نہ دہانا پڑے۔

نئے نئے اور کمزور زچہ کو ذرا سی ہوا کی غرابی بہت خراب کر سکتی ہے۔ ہمارے شاستروں میں لکھا ہے کہ بچہ اچھا ہوتا ہی زچہ کے سر ہانے کی طرف ایک بڑا چھڑا برتن پانی کا بھر کر رکھنا چاہیے اور یہ برتن کم از کم 10 دن تک رکھنا چاہیے۔ مخالف مذاق اڑاتے ہیں مگر ہمیں معلوم ہے کہ کیا کیا راز اس میں بھرے پڑے ہیں۔ میں اس بات سے حیران ہوا کرتا ہوں کہ پہلے زمانہ میں جب کہ یہاں تک حالت تھی۔ کس قدر اعلیٰ انتظام منطقی کا ہوتا ہوگا۔

اب پانی رکھنے کا فائدہ سنئے

انسان زندگی بخش ہوا آئینجن کو اندر لینے ہیں۔ یہ آئینجن اندر جا کر کاربن سے مل کر وات پیدا کرتی ہے اور آپ کاربن ایسڈ گیس ایک قسم کی زہریلی ہوا بن جاتی ہے۔ پانی میں اس زہریلی ہوا کو کینچنے کی طاقت ہے۔ اب تو مجھے یہ بتلانے کی ضرورت ہی نہیں رہی کہ پانی سر کی طرف رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

صاحبان: براہ مہربانی اپنی عورتوں یا بچوں اور بیوی بیٹیوں پر رحم کھاؤ اور زچہ خانہ کی حالت کو سدھارو۔ کیا ایک دفعہ بچہ جن کر چھ ماہ بستر سے نہ ہلنے کی حالت کو دیکھ کر آپ کو روٹا نہیں آتا۔ کیا متواتر بیمار سے آپ کا دل نہیں گھبراتا۔ کیا آپ بچوں اور زچوں کی کمزوری کو محسوس نہیں کرتے اگر کرتے ہیں تو کیا آپ کا فرض نہیں کہ بدل دیاں زچہ خانوں کو سدھارنے کی کوشش کریں؟

میں اس کے متعلق کن کن باتوں کا ذکر کروں۔ تمام گھروں کی عورتیں اپنے دلوں میں خیال کرتی ہیں کہ وہ زچہ کی حفاظت کرنا خوب جانتی ہیں مگر طرف یہ ہے کہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ ایک کنبے میں اگر زچہ کو دودھ دینے کی اجازت ہے تو دوسرے کنبے میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ کوئی پندرہویں مہلا ہے تو کوئی گیارہویں۔ کوئی چھتے اور کوئی پانچویں دن اور حیرانی یہ ہے کہ جو دن مہلانے کے مقرر ہیں۔ اس دن زچہ کو چاہے بھاری کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی ریت پوری کرنے سے باز نہیں آتیں۔

اب اس کا پتہ نہیں لگتا کہ اگر ایک شہر بلکہ ایک گلی کے ایک گھرانے کو دودھ منید ہے تو دوسرے کو کیوں منتر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان عیاریوں کو تو علم ہی نہیں۔ وہ تو سنی سنائی کرنا جانتی ہیں اور ہمارے لوگ اتنی بات نہیں کرتے کہ معلوم کر کے ان کو سیدھے راستہ پر لا دیں اور کہلا ہمارا بھی سارے مضمون لکھنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ ان اصولوں کو اچھی طرح سمجھ کر گھروں میں ان پر عمل نہ کرائیں۔

علاوہ مکان کی اعلیٰ صفائی کے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ چھ مونسے مونسے اصولوں کو اچھی طرح سمجھ کر گھروں میں دیا برتاؤ کرنا؟

بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی بہت سخت گرم اشیاء دی جاتی ہیں۔ یہ اگر موسم سرما ہو اور زچہ کی طبیعت بھی سردی کی ہو تو بہت ہی مفید پڑتی ہیں ورنہ بچہ بھون دیتی ہیں۔ اس واسطے موسم گرما میں ذرا کم گرم اشیاء کا استعمال کریں۔ بچے کو بھگایہ خوشی کا نسخہ دیا جاتا ہے۔ حمل والے گھر اس کو پہلے ہی بنا رکھیں۔ بچہ پیدا ہونے سے چھ ماہ پہلے کھلانے سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے اور زچہ کی طاقت بہت زائل نہیں ہوتی ہے اگر بعد آرام 40 یوم تک استعمال کیا جائے تو بچہ اور زچہ اکثر بیمار یوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ بچہ مونا تازہ رہتا ہے اور عورت جلد جوان ہو جاتی ہے۔

نسخہ سو بھگایہ خوشی (سوپاگ سوٹھ)

ڈنھیل (سوٹھ) ڈیڑھ پاؤ کھی گائے ڈیڑھ پاؤ دارنجنی ڈیڑھ پاؤ اڈالنجی خود 2 تولہ زیرہ ساہ ایک تولہ عطر قرطاب 2 تولہ بدھار ڈیڑھ تولہ بھلا مول ایک تولہ زیرہ بامے کی جڑ 2 تولہ وہ ایک تولہ خس ڈیڑھ تولہ مندل سفید ایک تولہ زیرہ سفید ایک تولہ ستور ایک تولہ مرچ سیاہ

ڈیڑھ تولہ سنگھارا 2 تولہ اجودہ ایک تولہ کشش (میدہ) ایک تولہ بادام گری 20 تولہ تھیز پات ایک تولہ ناگ گمسر ڈیڑھ تولہ جادری ایک تولہ مغز کنول کدہ (کول ڈوڈہ) ڈیڑھ تولہ ترچملا (ہرڈ) بیڑہ آلمہ ایک تولہ چاب ایک تولہ ناگرموٹھا ڈیڑھ تولہ آگر سیاہ (عود خالص) ایک تولہ اسکندہ ناگوری 2 تولہ لوگ ڈیڑھ تولہ موصلی سفید 2 تولہ جاکٹل ایک تولہ کنکول مرج ڈیڑھ تولہ 5 تولہ گری اخروٹ 15 تولہ پتہ 20 تولہ دودھ گائے یا بکری 5 سیر کھاڑا حالی سیر۔

ترکیب: دھکیل کو خوب پارک کریں اور کڑا ہی میں دودھ ڈال کر چلے پرکھ کر چھ آگ جلا دیں۔ جب دودھ آدھا رہ جائے تو پارک شدہ موٹہ ڈال دیں اور کڑی سے ہلاتے رہیں۔ کھویا بن جانے پر کڑا ہی میں کھی ڈال کر چلے پرکھیں جب کھی گرم ہو جائے۔ کھویا ڈال کر ایسا بھون لیں کہ کھویا نہ تو کچا رہے اور نہ بھلے پائے بلکہ لال ہو جائے پھر چینی کی چاشنی تیار کریں۔ تمام ادویہ کو کھٹ پھان کر میہہ جات کو صاف کر کے سب کو کھویا سمیت چاشنی میں ڈال کر چاہے لڑو بنا دیں اور چاہے برقی کاٹ لیں۔

خوراک: آدھی چمکانک موسم سرما میں گرم دودھ اور موسم گرما میں تازہ دودھ کے ساتھ۔

اس سے مرد کی امراض خفیہ دور ہو جاتی ہیں۔ مرد بھی کھا سکتا ہے۔ ایام زوجگی میں جو بخار ہوتا ہے۔ وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ: خدا خواستہ اگر کوئی چیز نہ ملے تو ڈالیں۔

نوٹ: موسم گرما ہو تو جادری اور جاکٹل نہ ڈالیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد کئی روز پانی نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی مسٹر ہے جب عورت کو پیاس لگے تو کیوں نہ اسے بھانے کی کوشش کی جائے۔ یہ تو تانا کہ اگر دودھ سے کام چل جائے تو اچھا ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب بچہ پانی کے لیے تڑپتی ہو تو اس کو پانی نہ دینا کیا فائدہ رکھتا ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے 24 گھنٹے تک پانی نہ دیں۔ ہمدازاں اگر بچہ کو پیاس لگے تو تھوڑا تھوڑا دیں۔ ایک دفعہ زیادہ پانی پل لینا بھی مسٹر ہے۔ دو وقت کھانا کھانے کے وقت تھوڑا سا اور پھر دن میں ایک دفعہ ضرورت ہو۔ تو دے سکتے ہیں۔ دودھ پینے کی کال اجازت ہے۔ مردوں میں

گرم اور گرمیوں میں ایک دن کے بعد سرد پانی کی بجائے اگر عرق کا ڈوبان عرق بادیان یا عرق گلاب سیر ہو سکیں تو بہتر ہے۔

بعض گھرانوں میں دس دن تک کھانا نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی اچھا نہیں ہے۔ دو دن تک دودھ اگر ضرورت پڑے تو ساکھانہ دیں۔ ہمدازاں نرم غذا کھجڑی چاول ساکھانہ شروع کر دیں اور کھی کا استعمال بھی دن بدن حسب توفیق زیادہ کرتے جائیں۔ سات دن بعد ابھی مقدار میں دیا کریں اور ڈیڑھ ماہ تک دیتے رہیں۔ گیارہویں دن کے بعد معمولی خوراک دے سکتے ہیں اور سوہاگہ ششی۔ (جس کا نسخہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ دونوں وقت شروع دن سے ہی دے سکتے ہیں۔ یہ دوا کی دوا اور اٹلی غذا کی غذا ہے۔

نہانے میں بے قاعدگی ہمارے ملک کی بہت سی زچوں کی بیماری کا باعث ہے۔ خاص مقررہ دنوں مثلاً پانچواں، گیارہواں، تیرہواں اور اکیسواں وغیرہ دنوں پر ہی نہلایا جاتا ہے۔ چاہے عورت قابل ہو یا نہ ہو۔ میرے خیال میں اگر عورت سمدرد ہو اور سردی گرمی برداشت کرنے کے قابل ہو تو پانچویں دن سے ہی شروع کر کے روزانہ نہا سکتے ہیں اور اگر تیار ہو یا کمزور ہو تو ایک ماہ تک بھی نہلانا ضروری نہیں پس نہلانے میں اس اصول کو یاد رکھیں۔

زچہ کو پانخانہ باقاعدہ آتے رہنا چاہیے اگر قبض معلوم ہو تو چوتھے دن ترجیحاً ایک تولہ یا شیر خشک ایک تولہ عرق گلاب میں بھگو کر مل کر چھان کر پلا دیں اگر ضرورت باقی ہو پھر پلا دیں۔

زچہ کو مندرجہ ذیل کی اجازت ہے۔ گرم اشیاء، بھم اور ہادی کو دور کرنے کی اشیاء، پیچین، پیاز پنے کا پانی، چٹائی ساخی کے چاول، کھجڑی، ہاضمہ قوی کرنے والی اشیاء، گڑ والی اشیاء اور آڑو۔

مندرجہ ذیل کی ممانعت ہے۔ بہت محنت کرنا، ضد کرنا، جماع کرنا، پانخانہ اور پیشاب کے دور کو روکنا، قاضی اور ہماری چیزوں کا کھانا۔

دوا نہیں کے بے علم ہونے کی وجہ سے جفائے میں جو بے احتیاطی ہوتی ہے۔ اس کے

بعد وضع حمل خون جاری ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ تھوڑا تھوڑا تو اکثر نکلا ہی کرتا ہے اور اس کا کچھ حرج بھی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے علاج کرنے کی ضرورت ہے مگر جو معمول سے زیادہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ البتہ نقصان دہ ہے اور اس کا علاج لازمی ہے۔ یہ خون جب ہی جاری ہوتا ہے جب رحم ٹھیک طور پر نہ سکے۔

اس کا علاج اول سے ہی کر چھوڑنا اچھا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ جب بچہ کندھے تک باہر آئے تو ایک عورت زچہ کے پیٹ کو دبا کر پکڑے اور جب تک کہ آؤں نہ گر جائے۔ اسی طرح پکڑے رہے۔ بعد ازاں ایک کپڑا پیٹ پر باندھیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ آؤں کھینچ کر نہ نکالی جائے۔ اگر یہ لوگ بچہ پیدا ہونے کے بعد آرگٹ آف رانی ایک رتی یا ایک ذرتی زچہ کو نکلا دیتے ہیں۔ اس سے رحم سکڑ جاتا ہے اور خون جاری ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ واقعی اچھی ایجاد ہے اور عمدہ بات کو اختیار کرنے میں کیا ڈر ہے۔ اگر خون جاری ہو جائے تو دوسری علاج مندرجہ ذیل ہے۔

موسل سفید، شتعل، پسیا، اشاں، ثعلب، کا بھل، سمندر سوکھا، ہر ایک قسم ۴ تولہ گل دھواؤ، کرکس، لودھ، پٹھانی، بھکو، گوند نکڑ، گوند سیر، گوند بھیری، دونوں۔ سیاری آٹھ آٹھ تولہ، طما شیر، الاچی، خورد، دو تولہ، بادام، ناریل، چھوہار، کشمش وغیرہ مغزبات جس قدر ضرورت ہو ڈالیں۔ روغن زرد آٹا کھاڑ کر قریب چار سیر لے اور عام کادے کے مطابق چغیری تیار کر کے مندرجہ ذیل اشیاء کو ڈال دیں۔ یاد رہے کہ گوند نکڑ کو کھل لیتا چاہیے۔

دونوں موسلی، سنبل، سیاری، دکنی، پنگ، توڑ، حرم، سیانی، حرم، ہار، پنج، بھونڈ، حرم، کوچ، گل دھواؤ، گوند پٹاں، اندر جو پنگ، بنا، چٹا، مول، انیس، سمندر سوکھا، بایونگ، اجواں، دکنی، تال کھانا، سوکھا، گوند، راجا، وادی، موچس، کرکس، کھلی نکڑ، الاچی، کاٹا، اسکندہ، ایک ایک تولہ، سنگ جرات، دو تولہ۔ یہ چیزیں لاکر مندرجہ بالا طریقہ سے چغیری بنا کر استعمال کریں۔ مرد کے واسطے بھی مفید ہے۔ مٹی کو گاڑھا کرتی ہے۔ جریان کو دودھ کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔

جب تک عورت دودھ پلائے۔ حمار سے پرہیز کرے اگرچہ عورت کو تو اتنا نقصان نہیں مگر بچہ کے واسطے چھری کا کام دیتا ہے۔ بچہ کمزور ہو جاتا ہے تمام اس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے اور اگر حمل ٹھہر گیا تو پھر یہ دودھ اس کے واسطے ذہرہ قاتل ہے۔

عورت کے دودھ کم آتا ہو تو بچہ اچھی طرح پرورش نہیں پاتا۔ اس کے واسطے مندرجہ ذیل نسخہ جات ہیں:

دودھ چاول غذا کھایا کریں۔

بچہ ناگرموٹھا، آتیاں بڑی ہریڑ، دیوداز، ہنگ، کسر، نیلوفر، ہر ایک ۲ تولہ، جو کب کر کے آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ کے قریب پانی رہ جائے۔ مل چھان کر ہر روز پلائیں۔ مسری ڈال سکتے ہیں۔ اس سے دودھ بہت جلد آتا ہے۔

سوف، ستار، برابر میں کر پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔

گلوگائے کے دودھ میں پکائے اور گائے کا گھی ملا کر کھائے۔

اگر دودھ بہت زیادہ آئے اور بچہ کی ضرورت سے بڑھ کر ہو اور اس کے سبب سے عورت کے پستانوں کو بوجھ درد ہو تو دودھ دوسرے بچے کو پلا دیں یا ادھر منہ کے کمر یا مٹی اور منگ کا فور کا لپ کریں۔

بچہ بڑا ذہرہ سفید میں کر کر کہ میں کوٹ کر چھاتی پر لپ کر دیں۔

اگر زیادہ ہونے کی وجہ سے جم جائے اور درد ہو تو مندرجہ ذیل علاج ہیں۔

موگ، ساٹھی کے چاول، دونوں کو پانی میں جیس کر نیم گرم چھاتی پر لپ کریں۔

بخندہ ۲ تولہ، دودھ میں کوٹ کر نیم گرم کر کے لپ کریں۔

بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے عورت کو انعام نہائی میں درد دیتی ہے۔ اس کو دہانا اور سینکا ضروری ہے مگر ایضاً وغیرہ سے بہت زیادہ سینکا ٹھیک نہیں۔ پست ۴ تولہ پانی میں ڈال کر پکا دیں پھر دودھ ملا کر فلائیں۔ نبات یا فندے کو اس میں بھگو کر ذرا چھوڑ کر گرم کنوں پر سینک کریں۔ تمام درد بھی بند ہو جائے گی اور دھم کو بھی آرام ہوگا اور جو آلائش باقی ہوگی وہ تمام نکل جائے گی اگر ۴ تولہ شراب بھی ملائیں تو بہت مفید ہے۔ شراب کا چینا تو ہر حالت میں منع ہے مگر لگا برا نہیں۔

تیار کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی تیار کریں۔ یہ دوسرا نسخہ سوہاگہ خوشی کا نسخہ ہے۔ 6 ماش
سے 2 تولہ تک حسب طاقت کھلا دیں۔ سوکا روگ کے واسطے نہایت سفید قوت ہاضمہ
کو بڑھانے والی صنف کو دودھ کرنے والی ہے۔ مرد کے واسطے بھی مفید ہے۔

سوخہ مریج سیاہ، شنبلیل ہر ۲۰ عیوہ، آملہ زیرہ، ج، پترن الا بچی، ناگ کیر، ناگرموتھا، چائٹل،
دھنیا، لوگ، جٹا، لانی، اجرو، اجرو، اجرو، گل، صوا، ستار، کالی، موسلی، لودھ، گج، شنبلیل،
چرو، گج، گلو، کافور، مندل سفید، مندل سرخ، ایک ایک تولہ ہارک، پتھر کرپڑا، جھان کر
کے بادبان کا سونف 12 تولہ، گھی 32 تولہ دودھ گائے دوسرے کھاڑ دوسرے سوہاگہ خوشی
کی مانند تیار کریں۔ سوخہ کی جگہ سونف کا سونف سمجھیں۔ خوراک 6 ماش سے 2 تولہ تک
دودھ بکری کے ساتھ دینے سے عورتوں کے جسم کو توانا کرتا ہے۔ کھائی دہ صنف ہاضمہ
اسہال وغیرہ کو دور کرتا ہے اور پرسوت روگ کے لیے بھی مفید ہے۔

نیرہائی ایک ہڈی ٹوٹی لوگ 3 ہڈی مغز بادام، عطر 1/2 ہڈی روغن زرد تین قطرہ 2 گولیاں
بنا دیں اور تین گھنٹے کے واسطے سے ہر دو گولیاں دے دیں۔ اس کے کھانے سے تمام
مواد ہڈیہ پسینہ دور ہو جاتا ہے اور صحت ہوتی ہے جبکہ بیماری کا زور ہو۔ یہ دوائی مفید
میشنی ہے۔

ہیرہائی ایک ہڈی مغز ان 3 رتی، عطر 3 ہڈی۔ ہاضمہ سے مل کر 5 ہڈی گولیاں بنا دیں اور دو
دو گھنٹے کے بعد دیں۔

شکر شنبلیل 6 ماش، بھجناگ 6 ماش، ساہاگہ بریان 6 ماش، عطر قرھا 6 ماش، مریج سیاہ 6 ماش،
شنبلیل 6 ماش، لوگ 6 ماش، لٹون 6 ماش، اول، بھجناگ اور شنبلیل کو شیر، برگ پان سے دوسرے
کھل کر دیں پھر دیگر دوائیوں کو ملا کر کھائیں اور ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔
خوراک ایک گولی سے 5 گولی تک حسب حوائج عمر اور مرض کے دیں اگر قریب غشی اور
بے حواسی کے بھی ہو تو آرام آئے۔ یہ دوائی سرسام کو بھی مفید ہے۔

پارہ شنبلیل 10 ماش، آملہ ساگرندھک 10 ماش، ساہاگہ بریان 10 ماش، چڑا 10 ماش، مریج سیاہ
10 ماش، چائٹل 10 ماش، خورہ 30 ماش، لوگ 40 ماش، شنبلیل 10 ماش، اول پارہ اور

پرسوت روگ کا بیان

اگر بعد بچہ پیدا ہونے کے آلائش اندر دم کے رد جائے یا دم میں ڈم یا دم ہو جائے اور
اس کی آلائش جع ہو جائے تو دم میں نقص پیدا ہو کر استریاں گروئے معدہ وغیرہ خراب ہو
جائے ہیں اگر آلول کا کھلا رہ گیا ہے تو دوسرے دن بخار ہو جاتا ہے اور درد کے ساتھ اس قدر
بڑھتا جاتا ہے کہ قہوڑے ہی بڑوں میں موت آ جاتی ہے اگر کم آلائش اندر ہے تو بخار آہستہ
آہستہ بڑھتا ہے۔ اسہال درد وغیرہ کی اکثر شکایت رتی ہے۔ بعد کچھ مدت کے کئی تو مر جاتی
ہیں اور کئی وجع الغاسل وغیرہ امراض میں ہمیشہ کے واسطے پیش جاتی ہیں۔

واضح ہو کہ پرسوت روگ میں چپ کے ساتھ اکثر اسہال ہوا کرتے ہیں۔ یہ بیماری بڑی
مخت ہے۔ اس کا علاج شروع میں ہی کرنا چاہیے ورنہ خطرہ جان ہے۔ اصول ملا یہ ہونا چاہیے
کہ دم کی آلائش کو دور کیا جائے۔ یہ ادویات سے بھی ہو سکتا ہے اور انگریزی دوائیاں بھی
ہاتھوں ہی سے نکالتی ہیں۔ دم میں مندرجہ ذیل پچکاری کرنے سے بھی آلائش صاف ہو جاتی
ہے۔

نسخہ: گائے کا پیٹھاب، سرکہ مٹھا، تینوں کو ملا کر پچکاری کریں یا ہر ۲ عیوہ، آملہ، ہوزن کے
کاڑے سے پچکاری کریں۔

سوخہ ایک تولہ مریج سیاہ، 2 تولہ شنبلیل، 2 تولہ میدھا، تنک 6 ماش، چاوری 2 تولہ دینا، قہوڑا
2 تولہ سب کو سنبھالو کے چوں کے رس سے ایک پھر کھل کر دیں اور چنے کے برابر
گولیاں بنا دیں اور ایک گولی بھر اور شہد کھلا دیں۔ تمام قسم کے پرسوت روگوں کو دور
کرے گا۔

سوہاگہ خوشی بھی جس کا ذکر پہلے ہوا۔ اس کے واسطے مفید ہے۔

کیر، سنگنا، کول کے ج، ناگرموتھا، زیرہ سفید، زیرہ سیاہ، چائٹل، چاوری، لوگ،
چھریل، ناگ کیر، قہل، پترن، گل، صوا، الا بچی، خورہ، سونف، شنبلیل، مریج سیاہ، ستار،
کپور، پکڑی، ہر ایک 2 تولہ، کشتہ، فواد یا آہن 4 تولہ، کشتہ، ایک 4 تولہ، سوخہ 32 تولہ
کھاڑ زیرہ، گائے کا گھی 32 تولہ، دودھ گائے دوسرے۔ جس طرح سوہاگہ خوشی کو

گندھک کو دوپہر کھل کر کریں پھر دیگر ادویات کو صبح تین روز تک اور کئی دن سے کھل کر کریں۔ خوراک $\frac{1}{2}$ رتی سے ایک رتی تک تمام قسم کے سرسام ہادی کی امراض اور بخاروں کو مفید ہے۔

کشتہ سک (سیسہ) 56 ماش، کشتہ سکپا 28 ماش، پتیل 28 ماش، بھنگام 14 ماش، پارہ 14 ماش، گندھک 14 ماش، خاکستر بنگلی اولہ 14 ماش، اول پارہ اور گندھک کو دوپہر کھل کر کے کھلی کریں پھر بھنگام اور پتیل کو کھل کر کریں۔ بعد تمام ادویہ کو ملا کر دو روز کھل کر کریں۔ خوراک ایک رتی مٹھ کے ساتھ دیں تو تمام ہادی کی امراض، بھٹی امراض، سرسام، سہیات، پوسٹ وغیرہ دور ہوتے ہیں۔ اس کی سوار لینے سے سر درد دور ہو جاتی ہے اور مریض بے ہوشی سے ہوش میں آ جاتا ہے۔

پارہ مٹھلے ایک تولہ، گندھک آٹھ سار مٹھلے ایک تولہ، بھنگام مٹھلے ایک تولہ، حشرہ سیاہ ایک تولہ، زیرہ سفید ایک تولہ، پتیل ایک تولہ، اول پارہ اور گندھک کو کھل کر کریں پھر تمام ادویہ ملا کر تین روز کاغذی لیوں کے پانی سے کھل کر کریں پھر تین دن ٹھیکہاری یعنی کوارنڈل کے رس میں کھل کر کریں۔ خوراک ایک رتی تمام قسم کے بخاروں، سرسام، پوسٹ روگ میں بزرگ مناسب کے ساتھ کھلا دیں۔ نہایت ہی مفید ہے۔

ہرذمید و آٹھ ہم وزن لے کر ان کا جو شانہ بنا کر پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔

بھری ایک رشتہ دار رحمت کو پوسٹ روگ تھا۔ بہت علاج کرنے کے بعد شری کی تمویزی کی چوٹی میں ملا کر دینے سے آرام ہو گیا۔

دس مول کا کاڑھا کر کے کھلی ملا کر نیم گرم پینا بھی نہایت مفید ہے۔

دیودازج، کھٹیل، سوٹھ، کاکھل، ناگرموٹا، جرات، سنگی، دھنیا، ایلہ، زرد، کھٹیل، کینڑی، کوکرو، دھانسر، بھنگلیہ، جگ ملا دے اور زیر بھر پانی ملا کر آگ پر رکھے جب دو چھشاک پانی رہ جائے اتار کر ل چھان کر پلا دے تو اس کا پوسٹ روگ دور ہو جائے۔ درد کھائی، بخار، سردی، پیاس، بطن، اسہال وغیرہ تمام برائیاں دور ہو جائیں۔

زیرہ، کلونجی، بادیان، خورد، بادیان، کال، اجموز، دھنیا، سوٹھ، مٹھر، پتیل، پتلا مول، چترک، پاؤ بھر، ہادی، کدو، کھٹیل، ہر ایک قسم 4 تولہ، 400 تولہ، دودھ دو سیر، کھلی پاؤ بھر، قد سیاہ، تمام کر کے باقی تمام اشیاء داخل کر کے رکھے۔ خوراک 6 ماش سے $1\frac{1}{2}$ تولہ تک۔

کھانے سے پرست روگ دور ہو اور بھوک بڑھے۔



شلوک

یہ دیکھ کا مٹھر ہے۔ خدا ہدایت فرماتا ہے کہ اے لوگو! ہمیشہ ایسے پراختیا کر دو کہ اے سب کے ناک اے سب کے رضا، دلوں کے ناک، انشور، جتنی بری عادتیں ہیں۔ ان کو ہم سے دور کر دیجئے اور جو اچھی عادتیں اور اچھے فعل ہیں وہ ہم کو سمجھئے۔

بدبھوتوں میں پڑ کر ہی انسان بری عادتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بھلائی کی نسبت برائی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ جو یہ ہے کہ برائی میں اس وقت تو سکھ و آئندہ معلوم ہوتا ہے مگر پیچھے رہتا پڑتا ہے۔ چھوٹی مصلیٰ والے انسان اس جھوٹے سکھ کے پیچھے پڑ کر اپنا دین دنیا

جاہ کر لیتے ہیں۔ بچے کا دل نرم ہوتا ہے۔ ماں باپ مگر نے تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجے ہیں مگر وہ بڑے دوستوں کی بری صحبت میں پھنس کر انکی بری عادتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ جن کا فائدہ اس کو ساری عمر اٹھانا پڑتا ہے۔ میں حکیم ہوں اور میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا ہوں کہ اکثر باپ اور بیٹے بڑے عمدہ والے کسی بے مزہ اور دکھ کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ جب عاتق کی خرابیاں مختصر ایک رسالہ امراض مخصوصہ میں لکھیں تو مجھے بیٹار ایسے خطوط وصول ہوئے کہ کاش کہ یہ کتاب مجھ کو پہلے ملی ہوتی۔

لوٹے بچا رہے نہیں جانتے کہ جس بری عادت میں ان کے بے وقوف دوست ان کو لے جا رہے ہیں۔ وہ کس قدر ان کو جاہ کرے گی اگر سکولوں میں لڑکے ایک اور پاک زندگی بسر کریں تو ساری عمر مزے سے رہیں۔ نہیں تو جو کچھ حالت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ دفتر کا کام کر سکتے ہیں نہ گھر کے کام کر سکتے ہیں۔ اگر میں ان خطوط میں سے چند کو بھی پیش کروں جو کہ آئے دن مجھ کو وصول ہوتے رہتے ہیں تو اسے لڑکومت حیران ہو جاؤ اور تم کو معلوم ہو جائے کہ ہندوستان کی جسمانی حالت اور روحانی حالت کس طرح جانے کی کیا وجہ ہے تاہم ایک دو چھوٹے خطوط میں ضرور نقل کرنا چاہتا ہوں۔ نام دینا اچھا نہیں ہے ہم کسی کا نام ظاہر نہیں کیا کرتے۔

ایک طالب علم پڑھاؤ خان سے لکھتے ہیں:

میں جس وقت 13-14 سال کی عمر کا تھا۔ بری صحبت نے میناس اس کر دیا یعنی خفیہ بدکاری کی عادت ایک بے وقاف نے سکھا دی۔ میں نے تقریباً $2\frac{1}{4}$ برس اس کو کیا پھر ایک بدچلن لڑکے نے میرا اور کام خراب کر دیا۔ جب یہ مائنس نہ پڑی تھی جب اچھا نہ پڑا تھا مگر اب ان عاتقوں کا نتیجہ ملنے لگا۔ مات کو دوسرے تیسرے دن ہیروئن کر جاتا ہے۔ دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ کیا لکھوں۔ تقریباً کمزور شد۔ اب میری عمر 17-18 برس کے درمیان ہے گو کھانا شکل و صورت اچھی ہے مگر اندر سے کھوکھلے دوست کی طرح ہوں۔ یہ امر آپ جیسے بزرگ کی طرف لکھنا سخت شرمناک ہے پر کیا کروں گی علاج کے کچھ فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اس سال امتحان اچھا دیا ہے۔ شاید بھی اسی سال ہو جائی ہے۔ دل ٹھیک اور اوس رہتا ہے۔

ایک اور خط جو سرگودھا سے وصول ہوا درج کر کے آگے چلتا ہوں:

میری داستان پرانی ہے اور 1899ء سے شروع ہوتی ہے۔ میں جماعت میں قدرے کمزور تھا اور میرے استادوں اور والدین نے مجھے میری جماعت کے مانیٹر کے سپرد کیا جو میرا ہم عمر تھا۔ اس کو اپنے ہاتھوں اپنا میناس کرنے کی عادت تھی۔ اس نے مجھے یہ بد عادت سکھلا دی۔ 1900ء کے آخر میں یعنی پورے ڈیڑھ سال بعد۔ بعد آنے عقل کے اس بات کو ترک کر دیا۔ مجھے پیشاب کے ساتھ ہیروئن آنا شروع ہوا۔ احتیاط شروع ہو گیا۔ اعضاء ریکٹر کمزور ہوئے۔ اب اعضاء ریکٹر نہایت ہی ذلیل معلوم ہوتے ہیں۔ ہیروئن بہت پتلا ہو گیا ہے۔ دل ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ حافظہ بالکل خراب ہو گیا ہے۔ گل کی بات یاد نہیں رہتی۔ اب صرف آپ کا سہارا لیتا ہوں۔

عزیز دا بہت عام عاتق جس نے جسم کا سورج ہیروئن (دو ماہہ سفید جس سے اولاد ہوتی ہے۔ انسان کا جی) لگا رہتا ہے۔ جاہ کر دیتی ہیں اپنی پیشاب کی جگہ کو کبھی ہاتھ مت لگاؤ۔ صرف غسل کے وقت میل صاف کر لو۔ ہاتھ لگانے سے بری عادت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جو دوست تم کو پوشیدہ تعلیم دے اور کہے کہ اس میں کوئی لطف ہے اور تمہیں اس کی طرف مائل کرے۔ تم اس کی ایک نہ سننا ورنہ ساری عمر روگے۔ جو بد قسمتی ہے اس عادت میں پھنس گئے ہیں۔ ان کو آج سے ہی قسم کھانی چاہیے۔ ہیروئن کی تعریف ایک قلمرو ہیروئن کا 100 قلمرو خون کے برابر ہوتا ہے جو کچھ ہم کھاتے ہیں۔ سب سے پہلے عمدہ میں اس کا رس بننا ہے پھر جوں جوں وہ پکا ہے۔ اس کا خون بننا ہے۔ خون سے گوشت بننا ہے۔ گوشت پک کر جو اس کا طعم لگا ہے۔ اس سے چربی بنتی ہے۔ چربی سے ہڈی بنتی ہے۔ ہڈی کا طعم بننا ہے اور بننا کا بھی طعم دینا ہے۔ یہی جسم کا سورج ہے۔ یہی بدن بے بہا ہے جس سے انسان انسان کہلاتا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے مرد مرد ہی نہیں ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے قلمرو ہیروئن ہے۔ تقریباً دس سال کی عمر میں پیدا ہونا شروع ہوتا ہے اور سولہ سال کی عمر یعنی آٹھ جوائی میں تو یہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت قدرتی ہے کہ انسان کے دل میں جوش سا پیدا ہو۔ اس کا من دنیاوی باتوں

کی طرف جاتا ہے۔ اس وقت وہ لوگ جو سن کے پچھلے گزراہات نفسانی میں پھنس جاتے ہیں۔ ساری عمر دیتے ہیں۔ ان کو بھی اصلی تندرستی نصیب نہیں ہوتی اور ان کی عمر قسوی ہو جاتی ہے۔ اس عمر میں دیر یہ ابھی کچا ہوتا ہے۔ یہ اس واسطے پیدا نہیں ہوتا ہے کہ اس سے خواہشات کو پورا کیا جائے۔ یہ اس واسطے پیدا ہوتا ہے کہ اس کو پھر خون میں جذب کیا جائے۔ جب اس عمر کو پہنچے دل کو بھی بری طرف مت جانے دو۔ عورتوں کی باتیں کسی سے نہ کرو۔ نہ بازار میں کسی عورت کو دیکھو۔ نظر پیچے رکھو۔ اٹھ پڑھنے کی طرف دھیان رکھو۔ برے لڑکوں کے پاس مت کھڑے ہو۔ مشتاقہ خیر و دشنامت دیکھو۔ ناول مت پڑھو۔ یہ ناول انسان کو خراب کر دیتے ہیں جو کبھی برا خیال دل میں آئے تو اس کو روکو۔ اٹھ کر ٹھنکے گا۔ اکیلے نہ رہو۔ سیر کو کل جاؤ یا کوئی بات دل میں ایسی لاؤ۔ جس سے تمہیں رنج پہنچا ہو۔ پانی پی لو۔ موت اور خدا کو اس وقت یاد کرو کہ تم آزمائشوں میں پاس ہوئے ہو۔ ورزش خوب کیا کرو تاکہ وہ دیرج پھر خون میں مل جائے۔ اس سے تمہارے پٹے مضبوط ہوں گے۔ تم تندرست ہو جاؤ گے۔ تمہاری ہڈیاں مضبوط ہوں گی۔ قوت مردی بڑھے گی۔ داڑھہ وغیرہ باقاعدہ برآمد ہوگی اور تم کبھی بیمار نہ ہو گے۔ میں تم کو کچا بتاتا ہوں۔ میں نے حکمت کی سیکنگز اور کتابیں دیکھیں۔ ہزاروں آدمیوں کو علاج کیا۔ تندرستی کو ہمیشہ قائم رکھنے کے واسطے اہل اصول سمجھ کو ملے ہیں۔ جو ان کی پیروی کرتا ہے وہ سدا سبکی رہتا ہے۔ اول یہ کہ اپنے دیرج کو 25 سال تک بالکل ضائع نہ کرو اور اس کے بعد صرف اولاد پیدا کرنے میں لگاؤ۔ دوسرے ورزش ہمیشہ کیا کرو اور تیسرے کھلی ہوا اور صاف ہوا کی قدر کرو۔ چوتھے غذا سادہ چنا چپا کر خوشدلی سے کھاؤ۔ باقی باتوں کی تم زیادہ پروا نہ بھی کرو مگر اگر ان کی پوری طرح پابندی کرو گے تو تم بے شک تندرست رہو گے اور بڑی عمر پاؤ گے۔ مت خیال کرو کہ کوئی حکیم یا ڈاکٹر تم کو پھر دیر تندرست بنا سکے ہے۔ وہ دیرج اگر ضائع نہ کیا جائے تو 25 سال تک خود ہی چمک جاتا ہے اور کل جسم کو سڑول اور مضبوط بھی بنا دیتا ہے۔

دیکھو ڈاکٹر صاحب کیا لکھتے ہیں:

”دیرج خون میں پھر جذب ہو جاتا ہے۔ اس کے روحانی اور طاقت دار اجزاء زندگی کے مرکزوں میں ان کو مضبوط کرنے کے واسطے چلے جاتے ہیں اور خوش اجزاء ہڈی ہاں ناخن عضلات وغیرہ کی طرف مرد کو مضبوط و سڑول بنانے کے واسطے چلے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ہار صاحب لکھتے ہیں:

”دیرج کا بہت سا حصہ دو چ جو اصول ہے۔ جو از حد طاقت رکھتا ہے۔ جس میں خاص یہ ہے۔ وہ پھر خون میں واپس مل جاتا ہے اور جہی کہ وہ دورہ خون سے دوبارہ ملتا ہے تو وہاں توجہ خیر تھریٹیاں پیدا کرتا ہے۔ ہڈی ہڈی آواز اور طاقت سب بدل دیتا ہے۔“

غیر خرابی یا اپنے پاؤں آپ کھڑا مارنے کی بری عادت جس سے چھوٹی عمر میں ہی دیرج نکلا رہتا ہے کی مختصر آغریاں مندرجہ ذیل ہیں:

جس کو زندہ درگور ہوتا ہے۔ جس کو دنیا سے ہزار ہوتا ہے۔ جس کو تندرستی نکلی خوبصورتی کو جواب دیتا ہے۔ اس کا یہ رہنا ہے۔ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو بیٹا تاس کرنے کی مثال اس پر صادق آتی ہے۔ کمزوری اعصاب دبی سل مرکا فاج کسک خیر خون آخر آ کر خاتمہ کرتے ہیں۔ ضعف بصارت پیشاب میں جچ جانا رات کو جانا درد پشت درد کمر کمروری اعضا دیکھو۔ دندہ درد گردہ درد دیگر قبیلہ پیشانی ڈیٹیل ڈیٹیل دہلانا چہرہ پر بے رقی سستی اودا کا نہ ہونا خیالات کا برا گندہ رہنا درمزد کام نزلہ ضعف مثانہ و مدہ دردہ دول دیکر لیسان گھٹنیا آکھوں میں خودی وغیرہ میں سے اکثر آدہاتی ہیں۔

ڈاکٹر ڈیسلویڈ ایک آدمی کا ذکر کرتا ہے کہ جس کو پ دبی ہو گیا مگر اگر اس حالت میں بھی اکیلا چھوڑ دیا جاتا تو خیرہ بکا دی کر چیتا تھا۔ یہ ماہ دیر علاج وہ کر مر گیا۔

بہت سے ڈاکٹر دنے بری عادت کرنے والے پاگلوں کا ذکر کیا ہے۔ امریکہ کے بڑے دولت مند شخص کا لڑکا اس بری عادت سے پاگل ہو گیا۔ اس طرح ایک پابری کا لڑکا جس نے سکول میں حد سے زیادہ خرابی کی تھی۔ پاگل ہو گیا۔

ڈاکٹر پائیل ایک بت ساز کا ذکر ہوتا ہے۔ جو کہ تمام لیاقت بری عادت کے ذریعے مگر پاگل ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر شٹ ایک گھڑی ساز کا جہت ناک واقعہ بیان کرتا ہے کہ یہ نہایت ہوشیار سمجھوتہ تھا۔ 17 سال کی عمر میں اس نے بری عادت کو شروع کیا۔ کوئی دن اس کے بغیر نہ گزرتا تھا۔ بعض دفعہ دو تین بار آخر درمغ یہاں تک کمزور ہو کہ جب وہ اپنے ہاتھوں اپنا سیتاؤں کرتا۔ اس کے بعد تھوڑے عرصہ کے واسطے بے ہوش سا ہو جاتا۔ مگر بچے کو کرجاتا اور گردن پھول جاتی۔ آخر بے ہوشی اور کمزوری کا واقعہ بہت بڑھ گیا۔ ابھی تک وہ نہیں سمجھا اور آخر اس قدر بڑھ گئی کہ ذرا چھوٹے سے بھی حیرت فوراً نکل جاتی آخر وہ ہر دفعہ 8 سے 12 گھنٹہ تک بے ہوش رہنے لگا اور اس اثنا میں کھانا پینا بھی حرام ہوتا تھا۔ کمر میں ناقابل برداشت درد ہوتی تھی۔ آخر وہ اس قدر کمزور ہو گیا کہ مردہ پڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ زرد ناقابل حرکت منہ سے پانی جاری ناک سے خون پیش شروع ہوئی اور ہر دست کے ساتھ برقی ٹپتی۔ ہر وقت حیرت جاری۔ آخر کار سانس بھی ٹپک ہو گیا اور کیا کیا بیان کرد۔ الحد تکلیف پا کر اور دیکھنے والوں کو جہت دے کر مر گیا۔

ڈاکٹر ڈیرمن ایک آدمی کا جس کو بری عادت سے اول مرگ اور بعد موت آئی ذکر کرتا ہے۔

ڈاکٹر ایکن بری عادت والے کی مثالیں یہ بیان کرتا ہے۔ زرد دہلا کمزور اور ایک وحشیانہ سی لافرحال کا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں، پٹلیاں پھیل جاتی ہیں، بڑی تو اس کا ضروری نتیجہ ہے۔ دوسرے آدمی کے ساتھ آنکھ تک نہیں مل سکتا، شرمیلہ اور تھکی پندہ ہو جاتا ہے اگر کوئی بچہ اچھا ناچنے لگتا ہو لیسان کا سریش ہو جائے تو جان لو کہ وہ بری عادت میں پھنس گیا۔

ڈاکٹر ایکن لکھتا ہے کہ اس بد عادت سے لوجوان بوڑھے زرد چہرہ، کامل (ست) بے وقوف، نامزد کمرنگی ہوئی قانع اور کمزور ہاضمہ والے ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ہلین صاحب کا بیان ہے کہ اس بدکار کو احکام سرور دکر سرور دھلا دھانکھی کمزور

روحانی، جسمانی اور ذہنی کمزوری خیالات کا پرکھتا رہتا۔ سخت بے چینی، جنون، دماغی پکڑے، خوابی، خوفناک خوابوں کا آنا ہوتا ہے۔ آنکھوں کو دق آخر ستا ہے۔ بعض کو گھٹیا، بعض کو معدے اور سینے کا درد، حیرت خود بخود خارج ہونے لگتی ہے، عضو پیکار ہو جاتا ہے۔ فریجیکہ کہاں تک بیان کیا جائے۔ ایسی مثالوں سے ہزاروں کی کتاب لکھی جاسکتی ہے مگر حاکموں کو اشارہ کافی ہے۔

جولیا لٹلی سے اس عادت میں پھنس چکے ہیں۔ ان کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ ان کے واسطے ایک بات ضروری یاد رکھنے کی ہے جو وہ چکا ہو چکا اگر اس کے واسطے وہ بہت فکر و درغ کریں گے اور طرح طرح کے شک و شبہات میں پڑ جائیں گے تو اس سے ان کی صحت کو زیادہ نقصان ہوگا۔ آگے کو احتیاط کرنے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ خرابیاں جو بیان کی گئی ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ سب کو ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ بتایاں ان کو ہوتی ہیں۔ جو بہت زیادہ ان عادت میں پڑ جاتے ہیں۔

ایسی طرح اور بہت سی عادتیں ہیں۔ جن کو طالب علموں کو ترک کرنا چاہیے۔

منوکی مہاراج دوسرے ادعا میں لکھتے ہیں۔

”برہمچاری (طالب علم) شراب، ہنس، خرابیات لگانا، پھولوں کے ہار پہننا بہت ذائقوں میں پڑتا، عورتوں کی صحبت، ترش، اشیاء ہنستا (پینا) اعضاء کا ملنا، تناسیب کے پیشاب کی جگہ کو چھونا، سرور کا جل لگانا، کام کر دھو، لوہو، سونا، انکڑا، لٹوس، حسد، ہیز، چٹا، ناچ، دیکنا، گانا بجانا (تھیٹرڈوں میں جانا)، ایک دوسرے کی بے عزتی، نندا، عورتوں کا دیکنا، گھنٹے لفظ زبان پر لانا، دوسرے کو نقصان پہنچانا وغیرہ سب چھوڑ دے۔ ہمیشہ اکیلا سوئے، حیرت کبھی کرنے مت دے جو کا منا سے دیرین گرائے تو اس کا بڑ بگڑے بہت نصف ہو گیا۔“

مری 108 سوامی دیانند جی سرے سملاس ستیا رتھ پناش کش لکھتے ہیں۔

”جو دیوانہ پڑھنے پڑھانے کے دگن (مزاحمتیں) ہیں۔ ان کو چھوڑ دیں، جیسے برے برصاں کا پیروں کی صحبت، شراب، دھیرہ کا استعمال، عیش چھوٹی عمر میں شادی بہت کھانا بہت چائنا پڑھنے پڑھانے، امتحان دینے میں سستی یا بے ایمانی، بگڑے سے طاقت، عقل، قوت، صحت، دھیرہ

کی ترقی کو نہ سمجھتا انشور کا دھیان چھوڑ کر دوسروں میں دھیان لگانا“ وغیرہ وغیرہ عقلمندوں کو اشارہ کافی ہے۔ تفریح کے ساتھ اس مضمون پر نہیں لکھنا چاہتا۔ جو سمجھیں گے وہ بڑے ہو کر خوشیاں منائیں گے۔ جو نہ سمجھیں گے وہ سمجھتے نہیں گے اور کہا کریں گے۔ کاش کہ ہم صحت مان جاتے۔ اب میں

چند عام نصیحتیں

آپ کے واسطے لکھتا ہوں۔ جس سے صحت بڑھے گی۔

صبح صادق اٹھو سردیوں میں 5 بجے اور گرمیوں میں 4 بجے۔ یہ ان کے واسطے جو پہلے وقت بڑھتے ہیں۔ بعض طالب علم کچھلے وقت بڑھتے ہیں۔ جو بہت بھتر ہے۔ اس صورت میں جس وقت تم سوؤ۔ اس سے 6 گھنٹہ بعد اٹھو۔ صبح 7 گھنٹہ کی نیند طالب علم کو کافی ہے اگر تم ہمیشہ کے واسطے ایک عادت بنادو۔ کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ کبھی 9 گھنٹے سوؤ اور پھر وار کی رات 8 بجے صبح تک سوئے رہنا اور کبھی 3 گھنٹے سونا یہ عادت نقصان دہ ہے۔ ایک عادت ہمیشہ کر لینے سے ہمیشہ اسی وقت کے بعد اٹھ جینو گے۔ پینے کے عمل مت سوؤ۔ ایک کر دت سوؤ۔

صبح سویر سے پہلے بار بار سر پر چلے جاؤ۔ مت خیال کرو کہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ جو بڑی تھکن پیدا کرنے میں ایک گھنٹہ خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ کاتے ہیں جو وہ گھنٹہ بھی بنائے اختیار تیز کرنے کے کاتے ہی رچے ہیں۔ صبح کی کھلی ہوا رنگ و روغن نکھالتی ہے۔ پھر غرضی آتی ہے نیز تندرستی بخشتی ہے اگر کسی وجہ سے صبح سویر نہیں نکلتا تو شام کا وقت مقرر کرو صبح کی ہی ہے۔

اٹنے کے دس چھوڑ مت بعد پانچ بجنا چاہیے۔ اسی وقت جانے سے فضلہ ہارے طور پر خارج نہیں ہوتا ہے۔ دس منٹ بھی ورزش کرو یا کھلو۔

ورزش صحت کے واسطے ایسی ہی ضروری ہے جیسا کہ زندگی کے واسطے ہوا پانی اور غذا۔ دنیا میں کوئی شخص تندرست نہیں ہے اگر وہ ورزش نہیں کرتا۔ ورزش سے جی مت چڑاؤ۔ ورزش سب باتوں سے مقدم سمجھو۔

ورزش کرنے سے کل اعضاء مضبوط رہتے ہیں۔ جسم سڈول ہوتا ہے اور کوئی بیماری نہیں ستاتی۔ صبح کا وقت ورزش کے واسطے بہتر ہیں۔ جن کو داغی بغل ہے انہیں پانچانہ سے پہلے درنہ پانچانہ کے بعد پانچ منہ دھو کر اور دھن کر کے کرنی چاہیے۔ ورزش یہاں تک کرنی چاہیے کہ پینہ چھاتی پر آ جائے یا سانس منہ سے لینے پر مجبور ہونا پڑے۔ ہمیشہ منہ بند کر کے ناک کے رستہ ہوا لو۔ ہاتھ کی ورزش زیادہ کیا کرو تاکہ چھاتی ہانڈ اور دماغ زیادہ مضبوط ہوں۔ سسرت میں لکھا ہے کہ طاقت سے نصف ورزش کرنی چاہیے۔ ورزش کے فوراً بعد نہ کھاؤ بہت زیادہ نہ چھکڑا اس سے کمزوری آتی ہے۔ جسم خشکا ہونے دوپ 15-20 منٹ بعد غسل کرو۔

ورزش کے بعد پیاس لگا کرتی ہے۔ نہاتے وقت آکر لوگ پانی پی جاتے ہیں۔ یہ برا ہے۔ مونا پیا آتا ہے اور کمزوری ہوتی ہے اور گرمی سردی بھی ہو سکتی ہے۔ ورزش کے بعد دودھ پی لو یا بادام الائچی کر کر پی جاؤ۔ دودھ سب سے بہتر ہے۔ کبھی کوئی کھلی پیتے ہیں مگر مضبوط جسم زیادہ ورزش کرنے والے ہی اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ کھانا کھا کر کبھی ورزش نہ کیا کرو بلکہ آرام کرو۔ صبح وقت نہ لے تو ورزش شام کو مقرر کرو۔

بغلی میں ایک بار مالش کیا کرو۔ کون کا تیل بہتر ہے۔

دودھ پینے کے 3 گھنٹہ بعد غذا کھانی چاہیے۔

کھانا خوب چپا کر کھاؤ۔ ایک لٹہ کو 30 بار چھانا چاہیے تاکہ لعاب دھن اس لٹے کے ساتھ بخوبی مل جائے۔ یہ باتیں شمس مدد دیتا ہے وہ وہ کام بھی مددہ کو کرنا پڑتا ہے اور مددہ جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک کھانے سے دوسرے کھانے کا وقفہ 5 گھنٹہ کا ہونا چاہیے۔ ہر وقت نہ چرتے رہو۔ بہت نقصان ہوگا۔

سرخ مرچ تو کیا سیاہ مرچ بھی نیز گرم مصالحہ ترشی، تیل کی اشیاء ان چیزوں سے قطعی پرہیز کرو۔ جس قدر سادہ کھانا کھاؤ گے۔ اس قدر تندرست رہو گے۔ غذائیں سبز یا نہ زیادہ ہوں۔

ہیزیات بغیر پکائے ہوئے بھی ٹھنڈی ہی کیا کرو۔

پھل بڑی اہلی غذا ہے مگر کچے یا گنے سڑے پھل نہ کھاؤ۔

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

دشمن کو تباہ کرنے کا منتر

دشمن کی زبان کو بنا کر نہ کہنا چاہئے۔
اگر اپنے حسد اور دشمن کی زبان کو بند کرنا ہو تو عامل کو چاہئے
کہ مندرجہ ذیل کو کسی ایک ناف پر لکھے اور اسکے نیچے اپنا نام معہ والدہ
اور اپنے دشمن کا نام معہ ولدیت کے تحریر کرے بعد ازاں ایک
بھاری پتھر لیکر اس کے نیچے اس شجرہ حیز کو دبا دیوے۔ دشمن
اور حسد کو یہ دونوں کی زبان بند ہو جاوے گی۔ ختم یہ ہے۔

۱۶۵۸	۱۶۴۷	۶۶۵۶
۱۶۵۳	۱۶۵۱	۱۶۵۷
۱۶۵۴	۱۶۵۹	۱۶۵۲

پھوری لگانا مال واپس لانے کا منتر

جس آدمی کے مال کی بری ہو گئی ہو۔ تو اس کو چاہئے کہ
مندرجہ ذیل ختم کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کرے اس کاغذ پر
تین یا سات بار غصہ لکھ کر اس کی چوڑائی کی تین یا سات اونس

عشق میں پھنسانے کا منتر

اگر کسی کو اپنے عشق میں مست بنانا چاہے تو دعا ایسا کہ چاہئے۔ کہ
ایک گھوڑے کا ایک نعل لائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ نعل سیاہ رنگ کے
گھوڑے کا ہو۔ پھر اس میں چھ سولہ کریں۔ پھر اس آدمی کا نام
جس کو تم چاہتے ہو۔ معہ اس کی والدہ کے نام لکھ کر سپر لکھے جاویں
لیکن طالب کا نام معہ اس کی والدہ کے نام لکھا جانا ضروری ہے اور
ساتھ ہی نعل چاندی جو ذیل حیز پر کسی تحریر کر کے اسے زمین میں دفن کر
دے بعد ازاں اس پر متوازاں آگ جلا کر اسے یہاں تک کہ اس کا مطلب
حاصل ہو جائے یعنی مطلوب بھیرا ہو کر حاضر ہو جاوے ختم یہ ہے۔

۲۲۱۰۳۰۰	۱۱۸	۱۱
۲۰۰۱۲	۱۱۹	۸۱۰۹۳۰
۲۰۰۱۱۲	۱۱۹	۱۰۰۲۳۰۰۱۰

کسی اور کو محبت میں پھنسانے کا طریقہ

پہلے بکری کا شانہ لاویں پھر آفتاب کے طلوع ہونے کی وقت
اس پر مندرجہ ذیل ختم کو تحریر کریں اور اس کے ساتھ ہی طالب
و مطلوب اور ان کی اول کا نام بھی لکھا جائے اور اسے تھوڑا چولہے
میں دبا دیا جائے۔ پھر اس کے اوپر آگ جلا دی جاوے۔ پھر
کیا ہو گا کہ مطلوب بھیرا ہو کر خدمت گار ہو جاوے گا۔ ختم یہ ہے۔

کو چرائے میں ڈالکر ملائے اور ساتھ ہی ساتھ تین دفعہ جنتہ لکھ کر لگ
میں ڈالے یا مٹی میں لپیٹ کر آگ میں دیا دیوے اس طرح چور
کو بہت تکلیف ہوگی اور خود اسے چوری کیا مہر مال واپس دے
جاوے گا۔ اور وہ لیٹر مرگ پر پڑ جاوے گا۔ اور دست وغیرہ لگ
جاوے گئے۔ جنتہ یہ ہے۔

۱۱۱	۱۲۴	۱۱۲	۱۱۸
۱۲۲	۱۱۷	۱۱۳	۱۲۳
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۳
۱۲۰	۱۱۹	۱۲۶	۱۲۳

دشمنی پیدا کرنے کا جنتہ

جن دو آدمیوں کے درمیان دشمنی کوڑی منظور ہووے تو حامل
کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی کاغذ پر تحریر کرے اور پھر اپنی
میں کھدے لکھ ان دونوں آدمیوں کو جن کے درمیان دشمنی کوڑی ہو
لا دیا جاوے۔ ایسا کرنے پر دونوں کے درمیان دشمنی ہو جائے
گی اور جیب تک جیتے رہیں گے۔ دشمنی بھی اپنا قیام ان کے ساتھ ہی ٹھیک
جنتہ یہ ہے :

۹	۲۷	۵۵	۲۱	۳۳	۲۱۱
۷	۷	۹۳	۲۴	۵۵	۷
۹۳	۷	۷	۰	۷	۲۲

یا اس طریق سے بھی ہو سکتا ہے کہ جنتہ ذیل کو اکثر تین بار لکھے اور اسے
تین دن برابر لکھتا رہے پھر دشمن کا نام معجز نام ایسی دالہ کے جنتہ
کی پشت پر تحریر کرے اور دوسرے کے قریب کسی تنہا جگہ پر بیٹھ کر تین
آگ میں جلاتے اور سورہ انا اعطینا پڑھنا جادوے کے لفظ جادوالاتر
کی بجائے تین بار کہے کہ قلان حوالا تر حوالا تر اس طرح عامل کو
چاہئے کہ تین روز تک ایسا کرے اس طرح کرنے سے دشمن کے بدن
پر سخت آہ بے پڑ جائیں گے اور وہ بٹا ہوا جاوے گا۔

مندرجہ بالا طریق سے تین روز تک دوسرے کے وقت میرا کے کنار
پر جا کر اسے اور دہائی بیٹھ کر جنتہ نوکر جاپ کرے اور ایک ایک
جنتہ لکھ کر دریا میں بہانا جاوے اسی طرح سے آگے آگے یا اس دن
تنگ کرے لکھ کر تو دشمن تباہ ہو جائے گا۔ اور بالکلوں کی غرض جنتہ تارنگ
اور جیب یہ مراد لہری ہو جاوے یعنی جیب یہ جنتہ سدھ ہو جاوے
تو عامل کو لازم ہے کہ ایک بار غزیرا میں کی نیاز دیوے۔ پھر اسے
آگ میں جلاتے یا دریا میں بہا دے اگر عامل ایسا نہ کرے گا۔ تو
اندیشہ ہے کہ عامل پر مصیبت طاری ہو جائے۔ اس لئے ضروری
ہے۔ کہ تمام کام نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے :

۷	۷	۷	۷	۷	۷
۱	۱۷	۶	۷	۷	۷
۸	۱۳	۳	۷	۷	۷
۱۱	۱۲	۱۶	۷	۷	۷



آہار

برہم چاری کو سادہ اور سناہ اور سوپ آہار کرنا چاہئے کیوں کہ برہم چریے اور بھوخی کا کڑا کھٹکھٹ جیندھہ ہے۔ ات ایو برہم چاری کو برہم چریے دت کو کھلی پرکار پان کرنا چاہئے کیوں کہ ادھک بھوخی کا کرنے والا کسی بھی حالت میں برہم چریے دت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ وہ لوگوں کی اندھی جس پرکار پڑے بڑے بیڑوں کو کبھی بات میں گرا دیتی ہے اسی پرکار پڑے بھوخی کو کامدینہ کی نیک نیک کر مار ڈالتا ہے۔

جس پرکار پڑے بھوخی میں جو ادھک بھر جائے پھوٹے پڑے ہو پیت بھی تیسے ہی پھٹ جائے

برہم چاری کو سدا ہر بات کو اپنے دھیان میں رکھنا چاہئے کہ آہار کو ستمیہ کی کرکٹ کرنے کے لئے ہی کیا جا رہا ہے، بیمار بننے کے لئے نہیں سوچا باری پریش ہی برہم چریے کی کرکٹ کر کے دیکھ کر جوئی اور شہسوی بن سکتا ہے۔

آہار دھک بھوخی میں روگوں کو بڑھانے والا، آہار کو کھٹانے والا، اس ہی لوک میں پریش کش ترک کا انو پیم درخشیدہ دکھانے والا، آپ کا رہنے کی کرکٹ کرنے والا، کھٹا لک اور پڑ لوک دونوں ہی میں بندست رہنے والا ہوتا ہے۔ ات ایو بھوخیوں کا کرتہ ہے کہ وہ کثرت سوچہ ساز جٹ اور مزیدار بھوخی کو کبھی پا کر اکتھکتا ہے ادھک کدائی بھوخی ذکر پر اپنی چہرواکی کو پٹا کو روکیں اور بھوخی کے کرکٹ نام کو روکیں کھٹا بھوخی کے کرکٹ نام سے اپنے کو بچا دیں اور سدا ہر بات سے کدھک کو دھیان میں رکھیں کہ جیو پر قبضہ کرنے والا برہم چاری ہی من اور شر پر قبضہ پاسکے۔

شاہنشاہ نے آہار کو کھلی بھی تین تین شریانیان بتائی ہیں۔ ساٹوک، راجس اور

تاسی یعنی ساٹوک آہار شانت رس کو اچن کرنا ہے، راجسی شرنگار رس اور تاسی دیکھتس رس کو۔



ساٹوک آہار کیا ہے؟

سانہ، رس سے سنیکت، بلکا، سنگدھٹھا، سنہنیکت، اتھر، مندر اور پرے دستوی ساٹوک آہار کہے جاتے ہیں، جیسے گیہوں، چاول، جو، سٹھئی، دنگ، اکرہ، چنا، دودھ، مکی، پینی، سیندھا، نمک، رتاو، سکر قند، تیادی، تیادی۔

راجسی آہار کیا ہیں؟

آہنت، آشن، کرودا، طوطا، نلیکن، آہنت میٹھا، روکھا، چرپرا، کھٹا، تیل سے نیکت، دوشی کرکٹ، تیادی، تیادی، پادھر، راجسی آہار کہے گئے ہیں۔ جیسے، پوزی، کوچری، مال پوا، مٹھانی، کھٹانی، لال، مریج، تیل، مینگ، پیاز، لہسن، گاجرا، ارد، سون، سون، مصالحہ، انس، مچھلی، کچھو، انڈا، شراب، چائے، کافی، سوفا، لین، پان، تمباکو، گاجا، بھانگ، تیادی، تیادی، راجسی آہار ہیں۔ اس پرکار کے ٹھست راجسی آہاروں کے کھانے سے من آہنت، چنچل، کامی، کرودھی، لالچی اور پانی بن جاتا ہے۔ روگ، تشوک اور دکھوں کی وردھی ہوتی ہے کھٹا، آہو، تیج، سامر تھید اور سو بھائیہ کا ش ہوتا ہے۔

تاسی آہار کیا ہیں؟

نچپورن راجسی آہاروں کے آہنت، جاسی، سرہین، سڑے، گکے، درکھت

تھا وپریت آبار ہی تاسی آبار کچے جاتے ہیں۔ برہم چاری کے لئے یہ آبار سرو تھا ہی
 دوج نیہ ہیں کیوں کر یہ آبار نشیہ کو بنانا رکش ہی بنا کر چھوڑتے ہیں ات یو
 ان برہم چریوں کو جن کو اپنا برہم چریے ورت پیارا ہے اور چاہے برہم چریے کی
 رکشا کرنا چاہتے ہیں ان کو قبول کر بھی ان پدارتھوں کی اور نہ دیکھنا چاہئے۔

بھوجن کرنے کی کھریا

بھوجن کو بھلی پرکار نگل اور چبا کر کھانا چاہئے تھلا پہلے کے کہے ہوئے
 ساتوک آبار کو ہی چنا آبار سمجھ کر کھانا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے پھلا ہار کا اھیاں
 کرے پر نہ تو پھلا ہار سے آج کل کا پھلا ہار نہ سمجھ لینا چاہئے کیوں کہ آج کل تو ایک کلا
 کا ورت رکھ کر پیٹ بھر گھٹیاں کھائی جاتی ہے۔ پھل جو کھانے چاہئے وہ
 نمٹلکت ہیں۔



کھانے یوگیہ پھل

انجیر، انگور، سنتر، پیتا، امروہ، آم، ناشپاتی، سیب، بیل
 شریفہ، انار، میٹھا اور کٹھا ایتادی ایتادی پھل جو سرتا پور تک مل سکتے ہیں
 اور بریشٹ بھی ہیں۔

کھانے یوگیہ میوا

رکشش، اڈام، پستہ، اخروٹ، کاجو، منق، بل نیج، جھوہارا،
 وغیرہ وغیرہ سرو پرانیہ اور شکتا سے ملنے والے میوے ہی کھانے میں مرٹھ ہیں

چارے یہاں کے شاستر ہمیں بتلاتے ہیں کہ پھلا ہاری سرو ورتم اور
 سواستھیہ کی رکشا کرنے والا اور شریر کو شکتی شالی بنانے والا آبار ہے۔ اس کے
 انیکوں پران شاستروں کے اندر بھرے پڑے ہیں۔ لکشنن جی مہاراج کومل
 پھلا ہار تھا سولیا ہار کی بدولت ہی فریڈا پڑ شوتم جگوان راجندر سے اڈھک
 شکتی شالی ہو گئے اور میگھنا جیسے وردانت اور پراکری یودھا کو بار نے میں
 نمڑکھ ہوئے۔ ات ایو پھلا ہار کرنے کا اھیاں س پر تیک نشیہ کو کرنا چاہئے۔ پرا
 تھوڑا پھل اور تھوڑا ان پھل بھوجن کرنا اور مچھ کرے پر نہ تو سمن رہے کہ بھوجن میں
 لالہ مرج اور گرم مصالحو ایتادی کا بالکل لگاؤ نہ ہو بلکہ سرو ورتم اور اچھا تو پھی
 ہو گا کہ پہلے نمک اور دھالو ایتادی کا ہی تیاگ کیا جائے پشچات پھلا ہار کو
 گرہن کرتے ہوئے آنا ہار کا تیاگ کیا جائے۔



دگدھا ہار بھی ائینت ہی ایوگی اور لاہد ایک آبار ہے جو پھلا ہار سے
 گھٹا ہوا اور آنا ہار سے اتم اور بڑھا ہوا آبار کہا جاتا ہے اور اس میں بھی
 اتم دگدھ کی گھر کی شیا اگو کا ہو تلبے اگر شیا اگو کا دودھ ابرا بیہ ہو تو کالی
 بھینس کا ہی دودھ لینا چاہئے مگر سمن رہے کہ کائے اھینس ایک دم بزرگ
 ہو اس میں کسی بھی پرکار کا روگ یا بیماری نہ ہو، اور دودھ بھی دھاروشن پراٹے
 تو کیا کہنا ہے۔ کیوں کہ دھاروشن دودھ میں پران شکتی کو پردان کرنے والی اونیوم
 اور انوک شکتی ودان ہوتی ہے اور دھاروشن دودھ وریے کے جملے میں بھی
 اڈھک ہایتا دیتا ہے ات ایو جہاں تک ممکن اور مناسب ہو سکے وہاں تک

تھما سائیں کال 7 بجے سے لے کر 9 بجے کے اندر اندر ہے اس سے وپریرت
نئے پر بھون کرنے سے سوئیں دوش اتیادی کی نمبھادنا اور ڈور رہتا ہے۔

(3) باتو پرات کال کا بھون کر کے سائیں کال رات میں 10 بجے کے اندر
اندر تھوڑا تازہ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہو اودودھ تھوڑا پانی اور کیسر ڈال کر پینا چاہئے۔
بھون رہے گرم دودھ کے پینے سے بھی سوئیں دوشوں کے ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔
(4) گرما گرم بھون بھی رشید تلاما گیلے کیوں کر اس سے ویرے تو پتلا
پڑ جاتا ہے مگر کام آتیجا بڑھ جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ دانت بھی جلدی
گرو جاتے ہیں اور آنکھوں کی جھون ماری جاتی ہے۔

(5) بھون سیدھی تازہ اور سادہ ہونا چاہئے۔ کئی قسم کا اور باسی بھون
کدرا پی نہ کرنا چاہئے۔

(6) بھون کے ٹکے اس بات کو بھی نہ بھوننا چاہئے مگر بھون دو بھاگ اور
جل ایک بھاگ بھون کر کے ایک بھاگ پیٹ خالی ہی رکھا جائے۔

(7) بھون پریشم کرنے کے بعد کھال کھٹی بھی نہ کرنا چاہئے۔

(8) بھون کرنے کے بعد کم سے کم گھنٹا تک شاریرک اور مانک
کسی بھی پرکار پریشم نہ کرنا چاہئے۔

(9) بھون کرتے وقت من کو ایک دم شانت اور پیل رکھنا چاہئے۔
جہاں تک ممکن ہو سکے بھون کے وقت کبھی نہ بولے مگر آدھیکتا ہونے پر ہنچہ دھری
بھی نہ کرے۔

(10) برہم چاری کو نمک، مرچ، مصالحہ، پوری، کچڑ، مالنہ، مہر
بھٹائی، چائے، کافی، اتیادی اتیادی تاملی دھون کر کے پینا کرنا چاہئے۔



دھاروشن دودھ کا ہی استعمال کرنا چاہیے۔

سچا آبار کیا ہے

اچھے تھانزل و چار ہی آتما کا سچا آبار ہے، اُت اوسا توک آباروں کے
ساتھ ہی ساتھ سا توک و چاروں کا ہونا بھی تانت آدھیک اور ضروری کا ہے
ہے اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ جیسے و چاروں کے ویسے ہی آبار کی اور رکن کی
اچھا ہوگی اور جیسا آبار ہوگا ویسے ہی و چار میں آڑ سکیں گے اُت اوبھون کے



کے و چار آتیت در رتھ اور مضبوط ہوتے ہیں، مہلک
پڑھنے والے نفعیہ زرا سانی ڈور کر کے دیکھیں گے تو
انھیں آپ ہی آپ معلوم ہو جائے گا کہ کڑن بھگوان
میرھ سچان کی ساری اسکیم بھون کرنے کے ٹکے ہی
بناتے تھے، اُت اوبرہم جاری کے لئے یہ بات آدھیک اور ضروری ہے کہ وہ
سا توک اور سولیا آبار کے سا توک و چاروں سے پری پورن ہوا پتے برہم چر
کی کرٹا کرتا رہے۔

بھونوں کیلئے شاستریہ نیم

(1) اگر ممکن اور مناسب ہو سکے تو رات دن کے سچ بھون صرف ایک ہی

بار کرنا چاہئے۔

(2) اگر رات دن میں ایک بار بھون کر کے نہ رہا جائے تو دوبار بھی بھون
کیا جاسکتا ہے، جس کا نئے پرات کال دس بجے سے لے کر 12 بجے کے اندر

کیوں کہ یہ چیزیں سن اور دیکھ کر اذیت چنچل اور دویک ہیں بنا دیتی ہیں۔
 اُت ایوان چیزوں کو سون کرنے والا کہ اپنی دیرے رکشا کرنے میں کھٹک نہیں ہوتا۔
 (11) بھون کے ساتھ پانی نہ پی کر ات میں ہی پینا چاہئے۔ مگر کسی کسی آچارے
 کامت ہے کہ بھون کرتے وقت برابر پانی پیئے نہ پینا چاہئے۔
 (12) بھون کرنے کے پہلے ہاتھ پاؤں اور منہ پہلی برکاسات کر لینا چاہئے۔
 (13) بھون سدیو ہی سے پر کرنا چاہئے۔ بیچ میں کبھی ہی کوئی پدارتھ ٹھکشن
 نہ کرنا چاہئے۔

(14) راستہ چلتے ہوئے کھڑے اٹھوا پڑے ہوئے بھی کبھی بھون نہ کرنا
 چاہئے۔

(15) پرآت کال اٹھ کر باسی کھ پانی پینے کی عادت ڈالنا چاہیے۔

(16) بھون کرنے کا استھان پرکاٹھے اور سواچھ ہونا چاہئے۔

(17) کسی کسی آچارے کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھون کر کے کچھ دیر تک ٹھلنا چاہئے۔

جل

(18) جل سواچھ اور نرگندہ تھا پرکاٹھے استھان کا تازہ اٹھوا بہتے ہوئے

پانی کا یا گاؤں کے باہر کا ہونا چاہئے۔

(19) دن بھر میں کم سے کم پانی گلو پانی پینا چاہئے۔

(20) پانی کو چھان کر پینا ہی سواستھ ہے پر دھونا ہے۔

(21) پانی ایک سانس میں نہ پی کر سدیو ہی تھوڑا تھوڑا پینا چاہئے۔

(22) پیاس کا روکنا اذیت دینا کارک ہے۔



(6) پیاس کو سدھوئی پانی پی کر کے ہی شانت کرنا چاہئے۔ برن، سوڑا،
لیمنیڈ اور شراب آدی پر کبھی پیاس کو نہ بچھانا چاہئے۔

(7) بھوچن کے ساتھ پانی نہ پیکرانت میں پیئے گا تب پیاس کرنا چاہئے۔

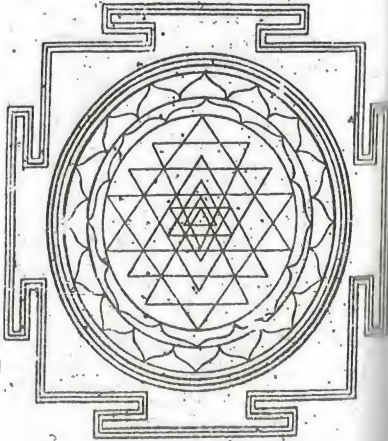
(8) بھوچن کرنے کے آدھا گھنٹہ پور و ایک گلاس ٹھنڈا پانی پیئے سے
بھوچن کرتے وقت پیاس نہیں لگتی۔

(9) بھوچن کر چکے کے بعد جی بھر پانی پینا آتم ہے۔

(10) ایک دم سے کھینچ کر پانی پیئے کے بجائے تھوڑا تھوڑا پانی پینا چاہئے۔

(11) کھڑے کھڑے یا پڑے پڑے کبھی بھی پانی نہ پینا چاہئے۔

(12) رات کو سونے کے پور و تھوڑا پانی اوشیہ پینا چاہئے۔





دوئی کا ہر یوگ کرنے سے پہلے کسی لائق حکیم یا ڈاکٹر مشتبہ سے ضرور ملنے لے لیں۔

قوتِ مردی کے کچھ آزمودہ نسخہ جات

1. تر پھلا، دھڑ، ہڑ، آمل، کوکٹ چھان کر کسی خشکی میں رکھ لیں۔ خوراک تین ماشے سے ایک تولک برابر وزن شہد ملا کر صبح شام چائیں، پرتھو تین اس تک اس کا سیون کریں۔ یہ ایک طرح کی رساختن ہے۔ ہر کار کے پریسون کے علاوہ اور بھی بیکڑوں روگ اس سے بھلگتے ہیں۔ ویدھک میں اس کا گن امرت کے برابر ہیں۔ پرتھلا کو نمونی چیز نہ کھیں۔

2. ہلدی دواشے، آمل ایک تول۔ دونوں کا چورن ایک تول شہد میں ملا کر صبح شام چائیں سے سب پر کار کے پریسہ میں آرام ہوتے ہیں

3. کچے آنوے کا سیون تین تول، ہلدی ایک ماش شہد چھ ماشے، صبح شام دونوں سے دوا اس تک سیون کرنے سے سب پر کار کے پریسہ دور ہو جاتے ہیں۔

4. شدھ شلا جیت دواشے، شہد ایک تول، دونوں کو ملا کر چائیں، اور اوپر سے گانے کا دودھ تھوڑا گرم کر کے ایک پینے تک سیون کرنے سے سب پر کار کے پریسہ بھاگتے ہیں۔

5. تر پھلا کا چورن ایک تول، شدھ شلا جیت دواشے، شہد ایک تول، یہ چوران کی خوراک ہے۔ اپنی ٹھوڑا طاقت کے انوسار کسی مٹی کی کیتے میں اس چورن کو ڈھونڈ سے سیون کرنے سے پریسہ روگ جلدی دور ہو جاتا ہے۔

● شدھ شلا جیت کی پہچان۔ تھوڑی سی آگ بر ڈالو، اگر دھواں نہ اٹھے تو واقعی کچھو۔ تھوڑی سی آگ کے ٹکٹے ہونے کو تلے پر رکھو۔ پری لنگ کی طرح کھڑی ہو جاوے تو واقعی ہے۔ تھوڑی سی ایک تیکے میں لنگ کر پانی سے بھرے ہوئے کورے میں ڈالو۔ اگر اس کے تارے ہو کر پانی کی تہیں بنیں جاوے تو واقعی کچھو۔ شلا جیت کو ٹھونک کر دیکھو۔ اگر اس میں گانے کے کشاب کی طرح سے گندھ آئے، رنگ میں کالی، پستے گوند کی طرح سے، وزن میں ہلکی، چینی، رستہ جی سے شدھ ہو تو واقعی کچھو۔

● اصل شہد کی پہچان۔ کیرے کی پتی پر لٹکا کر دیاسلانی لگانے سے جلتے لگے گا۔ کاغذ پر رکھنے سے نہیں گلے گا۔ اصلی شہد کو کٹا کر اپنی انگلیں جائے گا۔ تینوں طرح سے پریسہ کر کے دیکھا جائے شلا جیت کو شدھ کرنے کی ترکیب۔ شلا جیت کے لئے غلامہ بھی لکھیں گے، پرتھو شدھ کے

لے یہاں ہی لگتے ہیں گائے کے دودھ، تر پیلے کے کاڑھے اور بھانگے کے رس میں پُٹ دیتے۔
شدہ ہو جاتی ہے۔ اور سخت پیلے دن گائے کے دودھ میں بھگو کر صاف کر کے نکھالو۔ دوسرے دن تر پیلے
کاڑھے میں، تر مسرے دن بھانگے کے رس میں پُٹ کر نکھالو۔ پھر ہر ایک کا رس لاسکتے ہیں۔

6 شدہ شلاہیت ایک ماشہ، پیلل دوا ماشہ، ابھرک جسم ایک زنی، شہد چہ ماشہ، سب کو
ہلا کر دودھ سے سیون کریں۔ پر سب میں رام ہانی ہے۔

7 شدہ شلاہیت، رانگہ جسم، بیج الائیجی چوٹی منس لو۔ چاروں چیزیں برابر وزن
میں لیکر ایک ایک زنی کی گولی بنادیں، صبح، شام اپنے بنے ہوئے اوساں ایک یا دو گولی دودھ سے کھائے ہر طرح
کا پر سب بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

8 بول کی نرم کو پلپیں ایک توڑ ملی پر سب کرا اور برابر وزن بشری ہلا کر کھو اور ادر پرت
تھوڑا سا پانی پی لو۔ لیکن پیسے میں سب طرح کا پر سب آرام ہو جاتا ہے۔ بہت اچھا نسخہ ہے۔

9 بول کی رکبہ کی چٹیاں جن میں بیج - براہو، چھایاں کھانک کوٹ چھان کر برابر کی بشری
ہلا کر رکھو۔ خوراک ایک توڑ اور پرتے گائے کا دودھ۔ ہر طرح پر سب کے لئے اول درجے کا نسخہ ہے۔

10 صاف پتھر پر پانی کے ساتھ "زملی" کو چند دن کی طرح گھس لو۔ دوا ماشہ سے بنے
نرس میں چھ زنی گول مرچ ہلا کر چائے سے سب طرح کے پر سب آرام ہو جاتے ہیں۔

11 آدھ ہانڈیوں صاف کر کے رات کو پانی میں بھگو دو اور صبح ہی تل پر سب کرا بشری
ہلا کر کھڑے میں چھان کر پیسے بہت گن ہو تا ہے۔ کم سے کم دو ہفتے سیون کرنے سے سب پر کا کہ
پر سب آرام ہو جاتے ہیں۔ یہی کیوں کہ دودھ میں پیسے کر چھان میں تو ادر بھی آرام ہے۔

12 تلکھی، گلوئے، آنور، ہیرا، مشلی سفید، مشلی سیاہ، باری قنداق کسیر، ہیرا، ستاون
ان دس چیزوں کو دودھ توڑ کوٹ چھان کر رکھ لو خوراک نو ماشہ۔ یہ چارون چھ ماشہ تلکھی ماشہ
شہد ہلا کر چات کرا و پرتے تھوڑا گرم دودھ پینے سے پر سب دور ہو کر دوسرے بہت بڑھتا ہے۔ صبح
شام دونوں کے سیون کرنا چاہئے۔ خوراک اپنے بنے ہوئے اوساں کم پٹی کر سکتے ہیں۔

13 بیج کوچ، بیج بند گوھر و ستاون، سال خانہ، کندھی کی جڑ - یہ چھ چیزیں برابر
وزن میں کوٹ چھان کر رکھو۔ خوراک چھ ماشہ گائے کے دودھ سے سیون کرنے سے سب

طرح کے دوسرے دوش دور ہو کر دوسرے خوب کاڑھا پُشت ہو جاتا ہے۔

14 بول کی بشری بیج والی پٹکی ایک تولہ، سال خانہ چھ ماشہ، بیج ندنیں ماشہ، بشری
ماسے تین تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر رکھو۔ صبح ہی چھ ماشہ کھاکر اور پرتے ایک یا دو گائے کا
دودھ پیسے سے سب طرح کے پر سب دور ہو جاتے ہیں۔ پر سب بہت ہے۔

15 بیج ہرس، بیج ڈھاک، بشری، تیونل برابر وزن کوٹ چھان کر نو ماشہ سے ایک
اور ایک گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ بہت اچھا گن رکھانے والا نسخہ ہے۔

16 آبرک جسم دورتی، پیلل ایک ماشہ، شہد چہ ماشہ۔ ان کو ہلا کر چائے اور ادر
دودھ پینے سے ہر طرح کا پر سب دور ہو جاتا ہے۔

17 سنت بار، سنگ نلاہت برابر وزن اور دنگی بشری ہلا کر صبح شام ایک پاؤ
گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ دسوں بار کا آدھوہ، بہت جلد گن دکھانے والا نسخہ ہے۔

اور اک میں بیسی روٹی اور گھی آدھک سیون کریں۔

18 مانجک جسم دورتی، چھوٹی بلائیجی کے نچوں کا چورن چار زنی، ان دونوں کو ایک تولہ
جسم میں ہلا کر چائے اور ادر پرتے ہلدی کا چورن ہلا کر آٹے کا کاڑھا پیسے سے بہت چھاننا
پلپیں ہی آرام ہو جاتا ہے۔

نوٹ - تین تولے آٹے کا کاڑھا بنا کر اس میں دوا ماشہ ہلدی ہلا کر پی لو۔

19 بڑی کو پل چھایاں کھانک کوٹ چھان کر چورن بناؤ اور برابر وزن بشری ہلا کر
پیش میں رکھو۔ خوراک نو ماشہ صبح شام گائے کے دودھ سے۔ بہت اچھا نسخہ ہے۔

20 آنور، امبا ہلدی، بشری، برابر وزن کوٹ چھان کر رکھو۔ خوراک چھ ماشہ
گائے کے دودھ سے، صبح شام۔ سب طرح کے پر سب ایک آٹے میں دور ہو جاتے ہیں۔

21 چوہے کی سنگیناں برابر وزن بشری ہلا کر رکھو۔ خوراک دو ماشہ دودھ سے
استمال کرنے پر ایک ماس میں پر سب دور ہو جاتا ہے۔

22 تر پیللا، تر کٹا برابر وزن کوٹ چھان کر، خوراک چھ ماشہ، برابر کا شہد، ہلا کر
چائے سے سب طرح کا پر سب دور ہو جاتا ہے۔

23 شہدہ شلا جیت دوامشہ دودھ میں ہلکا کر پیئے سے سب پر کا پر سب کا رام ہو جاتا ہے۔
 24 نیم کے دوش کی اندر کی چھال پانچ تولہ کھل کر رات کو کھل میں جگنو دودھ سے کھج کو تھوڑی
 بشری ہلکا چھان کر پی لیں اس کے کچھ دن سیون سے گرمی کو پر سبہ دودھوں آرام ہو جاتے ہیں۔
 25 سوکھت دوسرے تولے پڑی کوٹکی کا بھسم ایک ماشہ، برابر کی کھانڈ ہلکا کر سب کی پر سب
 پڑیاں بناو۔ پر تیدن ایک پڑیا ڈھیر رکھ کے دودھ سے سیون کریں اور جو صون میں بیسی روئی
 غمی سے کھادیں۔ بہت گن کاری ہے۔
 26 پڑی کے کچھ کچھ چھان کر ایک تولہ، ہلدی کا چھان تین ماشہ، شہد ایک تولہ، بھسم پھر کھل ڈرتی
 سب کو ملکا کر چائے اور اوپر سے دودھ پیئے سے سب طرح کے پر سبہ تین چار پیئے میں نشٹ ہو
 جاتے ہیں۔ دسوں بار کی بیکشیت ہے۔
 27 ایک تولہ آٹوں کا چھان برابر وزن کر کے شہد میں ہلکا کر دودھوں سے چات کر اوپر
 سے دوسال میں دودھ پی لیں سب طرح کے پر سبہ روگ نشٹ ہو جاتے ہیں۔
 28 بڑی کو پٹلوں کو چھایا میں سکھا کر چھان بناو۔ پھر اس چھان میں بڑ کا دودھ ہلکا کر
 رکے سمان گولیاں بناو۔ ایک ایک گولی صبح شام دودھ سے ساتھ کھائے سے چالیس دن یہی
 طرح کے پر سبہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ اول درجے کا غریب نسخہ ہے۔
 29 مندر سوکھ، سال خانہ، برابر وزن کر کے دودھ کی سات بھناو ادیں۔
 بیک بھناو نا بیک چھایا میں سکھا دیں۔ پھر برابر وزن کھانڈ ہلکا کر تین ماشہ گائے کے دودھ سے
 سیون کریں۔ دسوں بار کا بیکشیت ہے۔ راتیں دن میں پر سبہ کو نشٹ کرنے والا ادھیت پر یوگ
 30 دل آلود دودھ چھانک رات کو پانی میں مگو دیں۔ صبح صابن کر کے پھیل لیں۔ پھر
 ٹیل میں ڈال کر بڑ کا دودھ اتار دالیں کر دوا کھلی اور ہو جاوے۔ جب دودھ سوکھ جاوے
 دکھل کر کے چودہ گولیاں بناویں۔ ایک ایک گولی صبح شام گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ دسوں
 بار کا بیکشیت ہے۔ دس بارہ دن میں ہی آرام ہو جاوے گا۔ اُن کی گن کاری پر یوگ ہے۔

31 ایک کچے ناریل میں چھید کر کے چنے بھر دیں۔ اس کا پانی پی لیں اس میں رہنے دیں۔ چار دن
 چار رات چنے اسی میں رہنے دیں۔ سب نازیل کا پانی چھن میں سوکھ جاوے گا۔ پھر چٹوں کو چھایا

میں نکھا کر آسانا لیں۔ پھر اسی آٹے کے برابر گیسوں کا آٹا ملکا کر گائے کے گھی میں حلوے کی طرح
 سے بھون لیں۔ پھر دودھ اور کھانڈا دھاسیر ملا دیں اور پیئے لکھی اور شہد کا چھان ملا کر
 حلوہ بناویں۔ خوراک دودھ سے اپنے بل انوسار ایک تولہ تک۔ سالی بشری نو ماشہ،
 شکا کل بشری، توری زرد توری، مودخ، پیغ اربن چھ چھ ماشہ، کسیر تین ماشہ، کستوری
 ایک ماشہ، سال خانہ ایک تولہ، مغز بادام، مغز چلنوزا، پستہ، مغز کدو تین تولہ، خش خش
 سفید ایک تولہ، بیکشیت بڑی آدھ پاؤ، دار چین چھ ماشہ، پیغ چھ ایک تولہ، (اگر دھرم
 انوکول بھسم تو بیکس مرنی کے اندوں کی زردی ورنہ چھوڑ دیں) یہ بہت اچھا بل دیر سے
 بڑھانے والا اور سب پر کا کر کے پر سبہ کو نشٹ کرنے والا نسخہ ہے۔

32 دارینی، پیغ، چھوٹی الائچی، پیغ، ایک بات ایک ماشہ، بھسم چاندی آدھی رتی،
 دودھ کے ساتھ سیون کرنے سے پر سبہ جلد آرام ہو جاتا ہے۔

33 بؤل، کھل، مہوا انوکول کی چھ چھ ماشہ، چھال پانی سے پیس نو۔ پھر اچھی
 چاندی بھسم ہلکا کر سیون کرنے سے بہت گئی دکھا تا ہے۔

34 پیغ، چھوٹی، کافور بھسم، بشری، آنولہ، جانفل، گوگھو، سیل کی چھال،
 شہد پارا، شہد گنرک، رانکا بھسم، فولاد بھسم، یہ گیارہ چیزیں تین تین ماشہ ہر ایک۔
 پیلا پارا اور گنرک کو کھل میں ڈال کر خوب کھلی کریں پھر دودھوں بھسم ہلکا کر کھل کریں
 پھر کافور ڈال کر کھل کریں اور باقی اور شہد سیون کو کھل چھان کر اس میں ہلکا کر اچھی طرح
 سے کھل کریں، جس میں سب چیزیں ایک جان ہو جاویں۔ پھر بشری میں ڈال کر رکھ لیں۔
 یہ دیدھک کا پر سبہ کھٹا رس ہے اس میں سے ایک یا دو ماشہ اپنے بل انوسار چھ
 ماشہ یا تولہ پھر شہد میں ہلکا کر چائے سے سیون طرح کے پر سبہ بہت جلد کام ہوتے ہیں۔
 یہ کم سے کم چالیس آدمیوں پر وہ تو کوں کا آزمودہ ہے اور کثرت گن کاری ہے۔

35 شکا کل بشری آٹھ تولہ، بہن سفید و مرغ، ساو بشری، دودھ تولہ، ہلی سفید
 اور کالی، چھید بالا، چار چار تولہ، پیغ، چھوٹی الائچی، گوگھو کا دیریا میں ہیں ماشہ۔ ان
 سب چیزوں کو کوٹ کر چھان نو۔ خوراک صبح ایک تولہ گائے کے تازہ دودھ سے۔ جس کا

دیر لیے پتلا ہوا ایک بار سیون کر کے اس کے گٹن دیکھیں۔ اس کا نام "رٹی لیمبہ" چورن ہے چالیس دن اوکھ سیون کریں۔

36 اگروہ تک شاستر کی ملت دکھاتے ہوئے شمشیر "بسنٹ گھسا کر" سونا جسم، مونگا جسم، موتی جسم، پتھر جسم، ایک آٹھے جسم، کھل میں ڈال کر خوب کھل کر دیکھ کر پتھر جسم، ہونٹ اوکھ سیون کی ایک ایک پٹ دیکھ چھایا میں کھٹکھا کر شیشی میں رکھو۔ گھاسے کا دودھ، آڑو سے کارس، تازی ہلدی کارس، کیلے کی جڑ کارس، گلاب کے پھول کارس، امانی کے پھول کارس، کارس، بکستوری، شہدہ کارس، نکلی کے پتوں کارس۔ ان نو چیزوں کی پٹ دینا ہوگا۔ اگر تازہ ہلدی سے بنے تو کوئی ہلدی کو کھلی کر پیس کر کاڑھا بناو اور اسی کی پٹ دو۔ اسی طرح گلاب کے پھولوں کی جگہ عرق نکالو، نمبر اول کی پٹ دے سکتے ہیں۔ پٹ کو دھوا بنا بھی کہتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر دودھ کی پٹ دو تو اور کچھی ہوگی جسموں کو دودھ میں مل کر کھیا میں کھٹکھاو۔ اسی طرح دوسری اوکھ سیون کی پٹ دے کر کھٹکھاو۔ یہی "بسنٹ گھسا کر" ہے۔ سیون پر بھی۔ اس دوائی کو آدھی یا ایک رتی شہد کے ساتھ ہلا کر سیون کریں۔ جن کا پر سیمہ روگ کسی دوائی سے بھی اچھا نہ ہوتا ہو، ان کے لئے بھی رام بان ہے۔ شاید ہی اس کو بڑے نصیب ہوگا جس کو سیون کرنے پر بھی تامل نہ ہو۔

یہ آدھ شمشیر کیا؟ اور یہ وہ شاستر کے خولے کا ایک رتن ہے۔

37 مصلیٰ سفید، مصلیٰ سیاہ، گوکھرو، گری نیچ گوکھرو (جو دودھ میں کھلی کر نکال گئی ہو) پریک تین تین تولہ، چھ بارادس تولہ، مشرکی دس چھانک۔ پہلے سب چیزیں الگ الگ کوٹ کر پھر ٹھیک سے وزن کر کے ملا لیں۔ اس چورن کی خوراک دو سے تین تولہ تک رات کو کھا کر اور پھر سے دودھ پیوں۔ بہت گٹن کا رہی ہے۔

38 مانججہ جسم، نیچ جھوٹی الائچی، خش کوچن، مست گلوئے، مست شلا جیت، یہ پانچ چیزیں چھ چھ ماشہ، بنہ سوراج والے دو تولہ، چاندی کے ورق پچیس عدد، بکستوری، مصلیٰ ایک ماشہ، ان سب کو کھل میں ڈال کر خوب کھل کر چاچے گولیاں بناو یہی طرح شیشی میں رکھو۔ اس کی خوراک آڑو سے ایک ماشہ تک ہے۔ دودھ کے ساتھ سیون کریں۔ جیون بار کا آڑو دھ

39 موتی والی سبج کی جسم، سفیدی، مچ شرقی، ان تینوں کو کوٹ پھان کر شیشی میں رکھ لو۔ خوراک بل کے اوسار ایک ماشہ تک ہے۔ پر سیمہ پر دسوں بار کا آڑو دھ ہے۔

بھیم سین کا فور، بکستوری، ایک ایک ماشہ، شہدہ، غیر چار ماشہ، ماوتری چار ماشہ۔ ان چاروں چیزوں کو کھل میں ڈال کر کھنگال پان کاس ڈال کر بارہ گھنٹے تک گھٹوئے رہو۔ پھر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر رکھو۔ خوراک سب شام ایک ایک گولی دودھ سے۔ سب طرح کا پر سیمہ روگ آرام ہو کر دیر سے خوب کاڑھا ہو جاوے گا۔ قدرتی پیدا ہوگا۔

بھیم سین کا فور بنانے کی پدھی

40 کا فور چار تولہ، آودھا خالص دو تولہ، ناگ موکھا، سرچینی، جیری سفید وال پھیر، لوگ ایک ایک تولہ، کیشن تولہ، دان اناجی ایک تولہ، بکستوری ایک تولہ، عطر چینی ایک تولہ، چا پھل ایک تولہ، جانتری ایک تولہ۔ ان تینوں چیزوں کو الگ کوٹ کر پھر کھل میں ڈال کر عرق گلاب نمبر اول سے خوب گھوٹو پھر میکا بنا کر کاسنی کی تھالی یا کٹورے میں رکھو۔ اوپر سے ایک دوسرا کٹورا رکھ کر دونوں کٹوروں کے سوراخ کو آدے کے آٹے سے بند کر دو، جس میں ہوا نہ جا سکے۔ پھر کٹورے کو چولے یا دیو اینٹوں پر رکھ کر نیچے گھی کا چراغ ایک انگلی موٹی پتی ڈال کر ٹلاؤ۔ کٹورے کے اوپر پانی سے ترکہ کے آٹھ ڈس تھپ کر رکھو۔ یہی پتلا دکھتا جاوے تو ترکہ نہ ہو۔ اسی طرح تین چار گھنٹے میں اوپر کے کٹورے میں کا فور لگا جاوے گا۔ یہی سب بڑیا اول درجے کا کا فور ہے۔ شیشی میں خوب حفاظت سے رکھو۔ پچاسوں جگہ کام آتا ہے۔ ایسا بڑیا ملتا کھن ہے۔ بازاری یا کوئی پی رتی دیکھو یا کچھ گھنٹوں کے آٹھ گھنٹہ ڈرا جائے۔ جو ٹم تیار کرو یا خوشی جاگ سے لیں۔ جسے پن کے لالچ میں رتی دیکھو یا سیون کو نشٹ کرنا عقلمندی نہیں۔

41 گوکھرو، تال مخانہ، سفیدی، مصلیٰ سیاہ، مصلی، ستار، گری نیچ کوچ، نیچ انگلی، سوکھا رنگھاڑا، جھوٹی ایسب گول، گوند بول، بہن سرخ، بہن سفید، تودری سرخ، تودری زرد، کٹورے، رتی سبجی۔ ان سب چیزوں کو برابر وزن کوٹ پھان کر اور سب کے برابر مشی ہلا کر صاف برتن میں رکھو۔ خوراک بل کے اوسار ایک تولہ تک، آڑو پر سے گاسے کا دودھ سیون

کریں۔ ندی چالیس دن مزاج، تیل، گڑ، کھٹائی اور میٹھن سے پرہیز کر کے اس کا سیون کر لیا جائے تو سب طرح کے پرہیز بزرگ آرام ہو کر ٹوڑھا بھی جاناؤں کی طرح سے ہو جاتا ہے۔
 نو ٹوکوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ پچاسوں جگہ آزمایا گیا ہے۔

42 ستاور، گوکھڑ، کلجن، باری قند، گری بیج کونج، بیج انگن، پیل الاچی، چھوٹی، ناگ کوش، مصلی سفید، لال چندن، چھٹایا، بگلوئے، بس لوچن یہ سب چیزیں ہلکے وزن میں کوٹ چھان کر پھر کسی بڑے کھل میں ڈال کر تیل کی رس کی ایکس پٹ دواور چھایا میں بیکارہ برابر کی مشری ملا کر رکھ کر خوراک چھ ماہ سے ایک توڑ تک دودھ سے سیون کرو۔ چالیس دن پرہیز سے سیون کر لینے سے ایسے کئی دکھائی دینے لگے جو کھنے سے باہر نہیں۔ پھر اور کسی اوشدھی کی دسکار نہیں ہوگی۔ پچاسوں کو یہ جو تہ سویم آزمایا ہے۔ بڑی کن کا ہی چیز ہے۔

43 چالیس، لوگ، جادوری، بیج چھوٹی الاچی، کرکرا، دارچنی، بڑگٹا، کسیر چھال چنے کی، آسگرہ، ستاور، گوکھڑ، پر تیک پیڑ دو توڑا۔ فواد بھسم تیرہ ماہ مشری رس چھٹایا تک۔ پہلے بارہ اوشدھیوں کو کوٹ چھان لو۔ پھر بھسم ملا کر طب کھل کر دواور مشری کوٹ چھان کر ملا دو۔ پھر باہر سے کھل کر کٹے نو نو مشری گولیاں بنا کر چھایا میں لکھنا تو خوراک ایک ایک گولی صبح شام کھائے کے دودھ سے۔ بیسوں پرکا کا پرہیز دواور ہو کر اس بھسم شکی خوب پڑھتی ہے۔

44 شہہ پارا، شہہ گندھک ایک ایک تولہ، شہہ بیج دھتورا دو تولہ۔ پہلے انگریج اور پارا کو بارہ گھنٹے تک کھل کرو، پھر بیج دھتورا ملا کر چار گھنٹے تک کھل کرو، پھر تیل بیج دھتورا ملا کر ڈال کر چار گھنٹے کھل کرو، پھر شش میں بھک سے رکھو، خوراک آدمی زنی سے ایک نئی تک مشری سے کھانا چاہیے۔ پرہیز کو آرام کر کے آج بھی کئی خوب پڑھتی ہے۔

45 موتوں سے بھری سی، اتال خاند، مشری تینوں سم بھاگ۔ پہلے سی کو تین دن برابر کھل کر پھر تال خاند اور مشری کو کوٹ چھان کر ملا دو پھر بڑگٹا دودھ ڈال کر خوب

کھل کر دواور جنگلی تیر کے سمان گولیاں بنا کر چھایا میں لکھا لو۔

سیون دوسری — پہلے دن صبح ایک گولی کھا کر آؤ پر سے گائے کا دودھ آدھ سیر پی لو۔ دوسرے دن صبح اور شام دونوں سے ایک ایک گولی پر سے دن اگر بڑا ہو سکے تو دو دو گولی۔ اسی طرح تیری برداشت جو جاوے تو پر تین دن ایک ایک گولی پڑھاتے جاؤ۔ سات دن میں ہی ہر طرح کا پرہیز آرام ہو کر مشری میں دل دیر سے بہت پڑھتا ہے۔ اگر چالیس دن پرہیز استری آدمی کا رکھ کر سیون کر لیں تو پھر کہنا ہی کیا ہے۔ ندی چالیس دن سیون کر کے تو پر تین دن چار گولیاں دونوں سے۔ دسوں جگہ کا آزمودہ ہے۔ جس کو دیا اسی نے گنوں کا بھجان کیا۔

46 گری بیج اعلیٰ پانچ تولہ، سنت بڑا اور ہوبھلی پانچ تولہ، موچرس پانچ تولہ، بھسم دھاتا تین تولہ۔ اعلیٰ کے بیجوں کو چار دن پانی میں بھیک کر گری نکال لیں۔ پھر چھایا میں لکھا کر کوٹ چھان لیں۔ اسی طرح موچرس کو بھی کوٹ چھان لیں۔ پھر اور اوشدھیوں کو ملا کر رکھ دن تک برابر بڑا کا دودھ ڈال ڈال کر کھل کر کٹے بڑا اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ خوراک ایک گولی صبح آدھ سیر دودھ سے سیون کریں۔ اگر دودھ میں پھہ ماہی ایسب گول ملا دیا کریں تو اور بھی اوجھک گن کا رہی ہوگا۔ فائدہ تو ایک ہفتہ میں ہی ہو جاتا ہے۔ پڑھتو چالیس دن پرہیز سے استعمال کیے اس کے ادھت گن دیکھیں۔ بیسوں باہر پڑھتے ہیں۔

تَرْکِیْبِ وِڑا وِڑو ہُو پِکِلی

بڑے تازے اور نہرے۔ دو پھول دونوں کو برابر بھاگ میں لیکر گڑی میں ڈال کر بھاس کر طرح سے خوب گھولو۔ پھر پانی ملا کر چھان لیں۔ اس چھنے سے پانی کو نرم کر کے پکادیں۔ جب کالا اور گاڑھا ہو جاوے تو انار کو ڈیا یا شیشی میں رکھیں۔ یہ اکبلا ہی پرہ اور آج بھی کئی گن کا رہی ہے۔ خوراک دوڑی دودھ سے۔

حالا کہ یہ پیشہ بڑا قابل عزت اور بڑا مقدس ہوتا ہے۔ اگر ہم
دیانت داری سے کام لیں تو اپنے موکل کی نظروں میں ہی عزت نہیں
پاتے بلکہ خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم منصف
ہوتے ہیں۔ انصاف کا ترازو ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ لیکن
ہم لوگ پیسہ دیکھ کر لڑتے ہیں۔

بلکہ پھر پیسہ کے لئے ہی انسانوں کو چانس لگواتے ہیں۔ لیکن
ایسا کم میری بہن نے سیرا سے بدل دیا۔ میرا ذہن بدلی دیا۔ یا یہ
بھی جو کتاب ہے کہ گھر میں روپے کی فراوانی نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر
دیا ہو۔ کیونکہ میں اہل ثروت تھا۔ اور پیسے کی کمی نہیں تھی۔ شاید
یہ سارے دوسروں سے مختلف ہو گیا تھا۔ لیکن یہ نہیں کہ میں واحد
انسان تھا جو ایماندار بن گیا تھا۔ مجھ جیسے اور بھی انسان تھے جو پیسے کو
ناظر نہیں لاتے تھے۔ اور ایمان داری سے اپنے پیشے کی پاسداری
کرتے تھے۔

میں نے جو دیکس جیتے تھے وہ ایلے ہی تھے کہ دیکھا جائے تو میں
نے مجرموں کو عایت دلائی تھی انہیں مزید جرم کرنے کے لئے رہائی
دلائی تھی۔

صرف شہرت کے لئے۔۔۔ معاشرے میں اچھا مقام
پانے کے لئے۔۔۔ راصل ہر دلیل کے لئے اس کا کیا ایک تعلق کا
غل تھا ہے۔۔۔ جب وہ حجت جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں جیسے

دیکھا جائے تو ہم لوگوں کا پیشہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے۔
بعض اوقات ہم اپنے موکلوں کو غریب دے جاتے ہیں۔ صرف
پیسے کی خاطر۔ اپنے اصول توڑ دلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ پیشہ ہی جھوٹ
کی بنیاد پر کھڑا ہوتا ہے۔ اہم لوگ اپنے موکلوں کی حالت کو کیدار کی مانند
کر رہے ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چوکیدار اپنی ذمہ داری سے
کوٹاہی کر جاتے ہیں۔ کسی چور کے ہاتھوں تک بھی جاتے ہیں۔ اور
ساتھ لے کر چوری کروا دلاتے ہیں۔ افسوس کہ میں بھی کبھی ایسا کر ڈالتے
ہیں۔ خود ہی دیکس کو کزور کر ڈالتے ہیں اور جو موکل ہم پر تکیہ کرتے ہوتا
ہے آخر میں ڈوب جاتا ہے۔

خالی ہو۔ جیت کا احساس مزید اسے آگے بڑھنے پر اکاتا ہے۔
جیت کا شہ اسے اور اس کی گردن میں تناؤ پیدا کئے رکھتا ہے۔
لیکن یہاں سب کچھ الٹ گیا تھا۔ میں نے ایک لڑا کیس لیا تھا۔ جس
میں چہرے کے کوئی امید نہ تھی۔ بلکہ شہرت کا بھی امکان نہیں تھا۔
ہاں اگر میں یوسف کو صاف پہچان لوں تو کئی شہرت ملتی۔ میں نے کیس
کی مکمل تیاری کر لی تھی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ گھر میں ایک ہنگامہ برپا
ہو جائے۔ اسی جان نے جیتے کے تمام راستے بند کر دیئے تھے
کیونکہ میں الٹ چل گیا تھا۔ ان کا دیا ہوا کیس چھوڑ کر اس کیس کے
خلاف چلا گیا تھا۔ اور یہ سب ٹینڈ کی وجہ سے ہوا تھا۔

اور یہ ٹینڈ بڑی عجیب لڑکی تھی۔ صمدی اور خود سمر۔ فلسفے
میں ایم۔ اے کرنے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ قابل تھی یا
میں اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے اس سے دبا تھا۔ یہی نہیں۔ قطعی ایسا
کوئی بات نہیں تھی۔

ہاں ایک احساس اسے دیکھ کر ضرور پیدا ہوتا تھا کہ ہم دونوں کم
ماہیگی کا شکار ہیں۔ بابا باب کی توجہ نہ ملنے سے ہم دونوں کے اندر کچھ
تغیر پیدا ہو چکا ہے۔ شاید ہم دونوں کی کجیاں بھی اس سے پیدا ہوئی
تھی۔ اور یہ بالکل غیر محسوس انداز میں ہوا تھا۔ ہمارے کسی
بھی فعل میں ارادے کو دخل نہیں تھا۔ اور نہ ہی ہم دونوں میں سے
کوئی بھی مال باب کو ذہنی تکلیف دینا یا ستے تھے۔ لیکن ہوا یہی

تھا۔ اسی نے ایک کیس دیا۔ میں نے جھوٹ بول کر۔ جھوٹے
دلائل دے کر جان چھڑا لی۔ اور تم یہ کہ مخالف پارٹی کا کیس لے لیا
مالا کو ہمارا ارادہ ہے گناہ کی مدد کرنا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا جو کچھ کر رہا
ہوں اچھا نہیں کر رہا۔ ایک لمحے کے لئے دل میں خیال آیا اسی جان
کی نازاں کی مولیٰ نے سے بہتر ہے کہ یہ کیس کسی دوسرے وکیل کو دے
دوں اور یہ بات میں نے غلطی سے ٹینڈ سے کہہ دی۔ جس پر اس
نے مجھے غصے سے گھور کر دیکھا تھا۔

”بھٹے بزدل انسان قطعی پلندہ نہیں بھائی جان۔“
ان الفاظ کے اندر کیا کچھ نہیں تھا۔ یہ تو صرف میں جانتا تھا۔
وہ گھبراتی ہوئیں تیرہ تیز لگائیں۔ اور ایک مہینہ کا سمر ہوتا ہوا اجڑ
جسے میں نے اس کے اعتماد کو دھوکہ دیا ہو۔ دیکھا جائے تو میں ٹکٹ
کھا گیا تھا۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے اپنی بہن سے بے پناہ محبت
تھی۔ اور مجھے اس کی پامندی کا بھرم رکھنا تھا۔ لہذا میں نے کیس
خود رٹنے کا تہیہ کر لیا۔ اور جو طمانان اٹھے والا تھا مجھے اس کا بھی
اندازہ تھا۔

وہ میلی اور ملی کی لڑکی مجھے ملے آسن آئی تھی۔ میرا آسن سمر
وکیلوں سے بہت مختلف تھا۔ مختلف لوگوں کے میں نے اس پر لاکھوں
روپیہ سجاوٹ پر لگا دیا تھا۔ جس کی وجہ روپے کی ضرورتی اور اپنی واضح
داری تھی۔

کیسے دوسروں کو علم ہوتا کہ میں کس قدر دولت مند ہوں۔ میں نے جو جگہ لے رکھی تھی وہ بہت بڑی تھی کم از کم دس وکیلوں کے لئے کافی تھی۔ لیکن میں وہاں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے تین پورشن تھے۔ ایک حصے میں خود بیٹھا تھا۔ ایک میں میری اسٹینو گرافر تھی۔ اور ایک حصہ اپنے ملنے والوں کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔

اور ہر حصے پر بے دریغ پیہ خرچ کر دیا تھا۔ جب اسٹرکام پر مجھے اطلاع ملی کہ کوئی لڑکی مجھے ملنے آئی ہے۔ اور ارشد نامی منقول کے بارے میں پر بات کرنا چاہتی ہے تو میں اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو میرے بنگا ہولنے اپنی بھاری بھر کم اور قیمتی مینر کے پیچھے بیٹھے بیٹھے استقبال کیا۔ بیٹھو۔ میں نے زبان کو نہرکت دیئے بغیر ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔

میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ آپ کی فیس کیا ہے۔؟ اور آپ نے دیئے بھی مجھے آفس میں بلایا تھا۔

لہجہ کیا تھا پیسے اس نے لٹھا ردی ہو۔ وہی سادے سے کپڑے اور سستی سی بنادر۔ اس نے اوپر لے رکھی تھی جسے دیکھ کر اس کی غربت کا بڑی شدت سے احساس ہوتا تھا۔ میں نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر اپنے آپ کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔ کہیں کے کاغذات تیار ہو گئے ہیں۔ ان پر دستخط کر دینے تھے۔

انشاکر کہ میں نے اپنی اسٹینو گرافر کام پر ارشد کیس لانے کو کہا۔ یہ عورت جو میرے پاس بلور پر سٹل بیکر ٹری اور اسٹینو گرافر کے کمبیت سے کام کر رہی تھی بڑی تیز مزاج تھی۔ خوبصورت تھی۔ جوان تھی۔ اور اپنی بڑائی کے تقاضوں سے واقف تھی۔ اور تم یہ کہ اسے معلوم تھا کہ میں کقدر حسین ہوں۔ شادی ہوئی تھی لیکن بڑا بد ماہ بعد طلاق ہو گئی تھی۔ شوہر اس کی لپٹ کا نہیں تھا۔ یا پھر کوئی دوسری وجہ بھی ہو سکتی تھی۔ اس نے مجھے یہی کچھ بتایا تھا۔ عمر چھپس تائیس کے لگ بھگ تھی۔ اور بلور ٹری اس کی استعمال کرتی تھی۔ اور بڑا نفس قسم کا پرفیوم استعمال کرتی تھی۔ گلے میں سونے کی زنجیر تھی۔ ہاتھوں میں تین سونے کی چوڑیاں۔ اور دائیں ہاتھ کی میسرے انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ اور کانوں میں بہت چھوٹے اور بہت ہی خوبصورت چھوٹے سے آؤرنے تھے۔ دیکھا جائے تو ہر وقت اپنے آپ کو سنوار رہی تھی۔ دیکھا جائے تو میرے ایک دودھوت جو دکالت کے پیشے سے منک تھے صرف اسے ایک نظر دیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ جب اس نے میرے ہاتھ ارشد کیس کی فائل میز پر رکھی تو اسے جھک کر رکھا تو ملاز کے اندر سینے کی گولیاں میری آنکھوں میں گھس آئیں۔ میں دن میں اکثر ایک دو بار یہ قیامت خیز نظارہ دیکھا کرتا تھا۔ لیکن خاموش رہتا تھا۔ بھرے بھرے دھوکے شرمالان اعضا کی ہلک شہناز کو میں یوں نظر انداز کر دیتا تھا جیسے اس کی ذات میرے لئے خطر کا وجہ نہ تھی جو۔

گو اس نے کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی اور نہ ہی میں نے اسے کبھی شہرہ دی تھی وہ تین ماہ سے میرے پاس تھی اور دیکھا جائے تو ایک محنتی عورت تھی۔

جاؤ۔ میں نے شہناز کو جانے کا اشارہ کیا اور خود فائل سے کاغذات نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔

”یہاں دستخط کر دو۔“

اور اس نے میرے قلم سے دستخط کئے تھے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ دستخط کس قسم کے تھے میں کاغذات کو سینا اور فائل میں رکھ دیا۔ آپ کی کم از کم فیس کیا ہوگی؟“

میں نے شاید دوسری بار اس کے سوال کو نظر انداز کیا تھا لہذا کسی کاشت سے شک کر گریٹ ملگایا۔ پھر بڑے آرام سے اس کی طرف دیکھا۔ ہاں اس کے چہرے پر صرف آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ جنہیں دیکھ کر احساں ہوتا تھا کہ کمرے سامنے بیٹھی جوئی لڑکی ہے۔ کیا نام ہے تمہارا۔“

”الاس۔“ وہ یوں بولی جیسے نام بتا کر اس نے بڑا احسان کیا ہو۔ بڑا ہی تنگ اور بے جان لہجہ تھا۔ لیکن نام۔ سن کر میں چونکا تھا۔ کیونکہ جعفر نام تو بصورت اور اپنے اندر تو بوقت رکھتا تھا اقتدار ہی وہ خود اس کے برعکس تھی۔ نام رکھنے والوں نے شاید بیٹی کے

حلے اور نقش و نگار پر تو میر نہیں دی تھی۔ میں نے گریٹ بایک گہرا کش لیا اور اس کے کاندھے کے لئے بولا۔ اس کیس کا ایک روشن پہلو اور بھی ہے جس پر عمل کر کے تم فائدہ میں رہو گی۔

اور میں جانتا ہوں کہ تم اس پر عمل کرو۔ میں نے اتنا کہہ کر ایک پھر گریٹ کا کش لیا تھا۔ اور دھوئیں کو مرنے کی صورت میں کمرے کی بند فضا میں چھوڑ دیا۔ اور اس سہلٹ چہرے کی طرف دیکھا جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔ اور وہ الاس کی بی سیری طرف دیکھے جا رہی تھی۔

”غلاف پلٹنے سے راضی نامہ کر لو۔“

انہو یوں چونکی تھی جیسے میں نے اسے کوئی گالی دے دی ہو۔ اس کے چہرے پر متعلقہ پیدا ہوا تھا۔ میں پھر بولا۔

تم غریب لڑکی ہو۔ تمہاری بہنیں اور بھی ہیں۔ تمہارا بھائی تو وہاں نہیں آ سکتا۔ لیکن تمہیں اندر رقم ان لوگوں سے ضرور مل سکتی ہے۔ کہ عزت کی زندگی گزار سکتی ہو۔ وہ میری بات سن کر راکت میٹھی رہی تھی اور مجھے گھورتی رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تنہا آمیز کھپاؤ تھا۔ اور نہ سب کچھ صرف چند لمحوں کے لئے پیدا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کا چہرہ پھر پاٹ ہو گیا تھا۔

”کتنی رقم دیں گے وہ مجھے۔“

جس قدر تم چاہو گی
پچاس ہزار۔
مل جائے گا۔
ایک لاکھ۔

ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے
دو لاکھ۔ اس کا جواب بھی پٹا تھا
شاید یہ بھی ممکن ہو۔ میں محتاط انداز میں بولا۔
پانچ لاکھ۔ وہ پھر بولی اور میں چونک کر یہ صاف ہو گیا۔
یہ تو بہت زیادہ ہے۔

میں ان کی حیثیت کا اندازہ لگا رہی تھی۔ وہ خشک لبہ میں بولی۔
شاید تم نے میری بات کا بُرا مانا ہے۔ یہ تو صرف ایک آفس
تھی جو تہارے فائدے میں جاتی تھی۔

میرے فائدے میں صرف یہ بات باقی ہے۔ کہ آپ میرا
کیس دیانت داری سے لڑیں اور مجرم کو سزا دلوائیں۔
بہتر۔ اپنا مکمل ایڈورس ہمارے بیکری کو کھوادے۔
اتنا کہہ کر میں نے نگرینٹ کو اپنا ٹکڑے میں مسل دیا۔ اور وہ اٹھ کھڑی
ہوئی۔ اس نے اپنی چادر کو درست کیا۔ اور میری طرف دیکھے
بغیر باہر نکل گئی۔ میرے ہونٹوں سے ایک گہری سانس نکل گئی۔
دراصل میں اس کی غربت کے پیش نظر یہ چاہتا تھا کہ وہ پیسے لے لے

تاکہ اپنا اور اپنی بہنوں کے مستقبل سنوار دے۔ لیکن وہ پتھر کی مانند سخت
تھی۔ میرے اپنی جگہ سے معمولی سا سرکنا بھی نہ جانتی ہو۔ جس سے معلوم
ہو رہا تھا کہ مرنے والے نوجوان سے کس قدر محبت کرتی تھی۔ میں
نے نہیں کی مکمل تیاری کر لی۔ اور پہلی پیشی آگئی۔ جب میں عدالت میں
پہنچا تو وہ باہر ایک ستون سے ٹیک لگانے خاموش کھڑی تھی۔
وہی پرانی چادر اس نے اوٹھ رکھی تھی۔ ہم دونوں کی آنکھیں پلٹیں
اور میں نے سر کو سرسخت دی تھی۔ اور اس کے قریب چلا آیا تھا۔
گھر لو میت۔ اعتماد رکھنا۔ تمہارا کیس کمزور نہیں پڑنے دوں

گا۔

”مجھے اعتماد ہے۔“

”تمہارے پاس بازو حرکت کے نیچے قاتل اور اس کا باپ مشرباشی

کھڑا ہے۔“

میں اتنا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد جب واپس لوٹا تو وہ
اب بھی وہیں کھڑی تھی لیکن مجھے مشرباشی نے اشارے سے اپنے
قریب بلوایا۔

”جو تیرا کیا کوئی کیس ہے۔؟ وہ چھوٹے ہی بولے۔

جی ہاں۔ میرے پاس ارشد نامی قاتل کا کیس ہے۔ اور شاید

آپ کہہ بات پسند نہ آئی ہو۔

مذاق کر رہے ہو جیڈی میاں۔ وہ ہنسی ہو کر بولے۔

میرا آپ کے مذاق کا رشتہ نہیں بنتا۔ مسٹر ہاشمی۔

دوسرے الفاظ میں میرے بیٹے کو سزا دیوانا چاہتے ہو۔
وکیل کی کوشش کیا ہوتی ہے۔ کہ اپنے موکل کے مفاد کی حفاظت
کرنے۔

آپ پر یوں مجھے آفس میں چار بجے کے قریب مل لیں۔ میں آپ
سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے بیٹے کے حق میں اور آپ
کے لئے فائدہ مند ہوں گی۔

وہ جواب دینے کی بجائے مجھے گھورے گئے۔ دراصل انہیں
وہی شک لگا تھا۔ میں ان سے دہرہ پٹا چلا گیا تھا۔ پھر تاریخ پڑ
گئی تھی۔

اور میں الٹا اس سے یہ کہتا ہوا کہ پرسوں مجھے چار بجے آفس میں مل
لے۔ وہاں سے نکل آیا۔

جب رات کو گھر پہنچا تو طوفان کھڑا تھا۔ ایسا جانے کچھ ایسی
نظروں سے میری طرف دیکھا جیسے میرا سامنے پل گیا ہو۔ اور میں ہلکے
سے مسکرایا۔ وہ شاید میری ہی منتظر تھیں۔

میکم ہاشمی آئی تھیں۔ اور وہ ہیں بتا گئیں بے کرم۔ وہ ٹھیک
تبدی تھیں۔ دراصل میں نے وہ کیں اس لئے لیا ہے کہ دونوں
فرصتوں کے درمیان راضی نامہ کرادوں میری حوصلہ پر یہ کہ کہیں ختم کر
دے تاکہ مسٹر ہاشمی کا اگوتا بیٹا سزا سے بچ جائے۔ اس سلسلے

میں میں نے دونوں کو پرسوں آفس میں بلوایا ہے۔

کیا تم درست کہہ رہے ہو جوشید۔

میں بوسفت کا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مسٹر ہاشمی کے بیٹے کا اس
سے بہت سودا نہیں کر سکتا۔

شکر یہ جوشید۔ تم تو واقعی بہت اچھے لڑکے ہو۔ کم از کم مجھے مسٹر
ہاشمی کو اب بتا سکتے ہیں کہ تبدیلی مرد کو کہہ رہے ہیں اسی مدد کو کوئی دیکھ ل
بھی نہیں کر سکتا۔

میدہ مسکرا دیا تھا۔ اور بات یہیں پر ختم ہو گئی تھی۔ لیکن میں
جانتا تھا کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی تھی۔ جبکہ میں مسلسل اسی کو دھوکہ
دے رہا تھا۔

اور ایسا کیوں کر رہا تھا بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ میں غیر محسوس

انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ بہر کیف میں نے اپنے آپ کچھ اس طرح

تیار کر دیا تھا کہ اگر دونوں فسہ لقیں راضی نامہ کر لیتے ہیں تو میری عزت و

آبرو بچ جاتی ہے اسی جان سے مجھے نہ غرور ہو جانا ہوں اور دیکھا جائے

تو اس الماس بی بی کی جذباتی لڑائی کا مستقبل بھی بن جائے۔ کیونکہ

یوسف کو زیادہ سے زیادہ طالب علم ہونے کی حیثیت سے سات سال

میک سزا ہو سکتی تھی اور اگر کوئی اچھا وکیل مل جائے تو موجودہ کیں سے

بچا کر بھی لے جا سکتا ہے۔ کیونکہ کال کے ہنگامے میں گروپ بندی
تھی۔ کوئی بھی کس کو بھی نادر نہ کر سکتا تھا۔ کسی کو قتل نہیں کیا گیا

تھا۔ اشتعال انگیزی کی وجہ سے فائر لگ بھگ ہوئی تھی اور ایک ایسا لاکھ قتل ہو گیا جس کا کسی گروپ سے تعلق نہیں تھا۔ لہذا اس سے کسی کو دشمنی نہیں تھی کیسے لپک پیدا کر رہا تھا۔ اور ہمارے قانون میں شک کا فائدہ قاتل کو دیا جاتا ہے۔ البتہ مجھے ٹیڈ کے ناراضگی کا خطرہ تھا۔ اور ہوا بھی وہی اس نے مجھے اٹھے ہاتھوں لیا تھا۔ جب میں نے اسے اپنے پاکیزہ قسم کے خیالات سے باخبر کیا تو اس نے مجھے ٹھوکر دیکھا اور بولی۔

اپنے زیادتی کی ہے بھائی جان۔
یہ زیادتی نہیں بلکہ احساس کی بددوستی۔ اس بھوکے لنگی لڑکی کو روپے پیسے کی ضرورت ہے۔ اس نے بھائی کو پڑھا کر بڑا آدمی بنایا تھا۔ ہزار پندرہ سو پندرہ کا بیس لاکھ لگ جاتا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسے اتنا پیسہ دوں کہ وہ اپنی بہنوں کو بیاہ سکے۔ اور۔

آپ کے خیال میں وہ ان چاہیں گی۔
میں نے اس سے بات کی تھی۔ لیکن وہ راضی نہیں ہوئی تھی۔ بڑی جذباتی ہو رہی تھی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نرم پڑ جائے گی۔

ڈوڈی منت ماریے بھائی جان۔ اس لڑکے کو چھانسی نہیں ہو سکتی تو اتنی لمبی سزا ہو کہ اپنی جوانی جیل میں ضائع کر دے۔ ایسے لڑکوں کو سزا ملنا چاہیے جنہوں نے تسمیہ میں اولوں کو اکھاڑا ہوا پار کھا ہے۔ بس آپ صرف یہی یاد رکھیں کہ اس نے ایک گھر کا پسار بکھیرا ہے۔

وہ قاتل ہے۔ اور قاتل کو سزا ملنا چاہیے۔ اور میں پھر ٹیڈ کو مارتے رہے بس ہو کر رہ گیا۔

بستر پر لیٹتے وقت میں سوچ رہا تھا کہ بہتر ہے کہ کوئی بدلتی کر لوں۔ یہ دکالت میرے بس کی بات نہیں تھی۔ لیکن دکالت بھی ایک نشہ ہے۔ نفس کی جیت کا احساس انسان کو مزید آگے بڑھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ ایک دن سختی سے گزر گیا۔ دوسرے دن مسٹر ڈامس مسٹر ڈامس صاحب میرا خن میں موجود تھے۔ اور میرے ٹھکانہ پر رہتے تھے۔ ڈامس صاحب اپنے ساتھ نوٹوں سے بھرا ہوا بریف کیس لائے تھے۔ مسٹر ڈامس کہہ رہے تھے بیسے ہی تمہاری امی نے فن کیا کہ تم نے مخالف پارٹی کا کیس کیوں لیلے اور تم ہمارے لڑکیا کرنا چاہتے ہیں تو پرچہ مانو بیٹے تم پر فخر محسوس ہوا۔ وہ لڑکی کب آئے گی۔ کیا تم نے اسے وقت دے رکھا ہے۔

دیکھئے آئی میں نے اس کو بھلنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بہت جذباتی ہو رہی تھی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی کوشش کریں۔ اور میں ہی کروں اور اگر وہ نہیں بھی مانتی تو ایک دو ماہ بعد اس کا جذباتی پن ختم ہو جائے گا اور وہ نرم پڑ جائے گی اداسات بن جائے گی۔ دیکھا ملتے تو اس کا بھائی قتل ہوا ہے۔ اس کا جذباتی ہونا قدرتی امر ہے۔ بس آپ راستہ ہموار کیجئے۔ دروازہ کھلا چھوڑ دیجئے۔ وہ آہستہ آہستہ وہیں لوٹ آئے گی۔

ڈامس صاحب نے کرسی پر چھو بٹلا اور بولے۔

ہم اپنے ساتھ ڈھیر سا روپیہ لائے ہیں اگر یہ کم پڑ گیا تو مزید لائیں گے بس اس کا راضی ہونا شرط ہے۔

آپ گھبراہٹ نہ۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ایمانک وہ اندر داخل ہوئی۔ کیونکہ میں نے اپنے آدمی کو کہہ رکھا تھا کہ جیسے ہی وہ آئے اسے اندر بھیج دے۔ بالکل ہوا کی مانند وہ اندر داخل ہوئی تھی۔ وہی چادر۔ جو شاید ایک ہی تھی اس نے ڈھیر رکھی تھی۔ سادہ لباس۔ اور وہی پاٹ سا چہرہ۔ بس آنکھوں کو دیکھ کر کسی بھلا اندازہ ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہے۔ میں نے بچا۔ کیوں اٹھ کر اس کا استقبال کیا تھا۔ اور اسے کارز کو کسی پر بیٹھے کا اشارہ کیا۔ اس نے کسی پر بیٹھے ہی اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ہاشمی صاحب اور سرنہی کو ایک نظر دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے کمی رنگ اٹھ رہی تھی کیونکہ حالت کے باہر میں اسے ہاشمی سے مل چکا تھا۔ اس کا چہرہ پھر پاٹ ہو گیا تھا۔ میرے لئے بڑا نازک مرحلہ تھا جس کے لئے میں کافی دیر سے تیاری کر رہا تھا۔ لہذا الفاظ کی ٹوک پک سنوار کر میں بولا

الانسیہ یوسف کے والدین میں تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

اس نے ایک نظر میری طرف دیکھا تھا۔ اور وہ نظر ایسی ہی تھی کہ میں اپنی آنکھوں سے خود ہی گر گیا تھا۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کی اس نگاہ میں۔ یہ بس حکایت، اپنی حرکت کا احساس۔ اور اپنی کم ہانگی کا ہر۔

میں اپنی جگہ پہلو بدل کر رہ گیا۔ وہ نظر اس بھلائی تھی۔ اس کی نظر میں میری میز کی سطح پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا تھا اور اسی لئے نیگم ہاشمی بول پڑیں۔

بیٹی میں ایک ماں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تیرے بھائی کو واپس نہیں لایا جاسکتا۔ اس کی تلافی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن گھر برباد ہونے سے بچا لو۔ تیرا بھائی تو واپس نہیں آسکتا۔ لیکن میری گود خالی مت کر دو۔ جو مانگو ہم تمہیں دینے کو تیار ہیں۔

ہاں بیٹی۔ میں اس بد نصیب کا باپ ہوں۔ ہاشمی صاحب بول پڑے۔

ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم نے اسے جنم دیا ہے۔ ایک ہی چراغ ہے اگر کچھ گیا تو پورے گھر میں ہی نہیں پوری زندگی میں اندھیرا ہو جائے گا۔ دیکھا جائے تو مرنے والے سے میرے بیٹے کی کوئی دشمنی نہیں تھی۔ وہ ایمانک سامنے آ گیا تھا۔ اور۔ وہ ایک دم خاموش ہو گئے تھے۔ کیونکہ الاس نے میز کی سطح سے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا تھا۔

اور ان نگاہوں میں شاید استغدر نفرت کی آگ تھی کہ ہاشمی صاحب جو کچھ کہنے کا بجائے خاموش ہو گئے تھے۔ لیکن شاید نیگم ہاشمی نے ان آنکھوں کو غم سے نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے بول پڑی تھیں۔

ہاں بیٹی — اس سال کا ماں خالی ہونے سے پہالو۔ ہم تمام
زندگی تہاری خدمت کرتے رہیں گے — خاص کر تہارا بھائی
والہیں تو نہیں آسکتا — اور میرا بیٹا وہیں آسکتا ہے — ذرا سدا
خونی کرلو — اور یہیں معاف کر دو اور معاف کر دینے میں بڑا بین
اور غفلت ہے۔

• بلو بیٹی — جلالہاں بھر دو گے —
تب الماس نے فخر میں اٹھائیں تھیں — لیکن اب بارہ
بجائیں پٹ تھیں۔ وہ کہہ رہی تھی —

تہارا بیٹا قاتل ہے — اس نے قتل کیا ہے — میرے
آنکھ میں بھی اندھیرا ہوا ہے — اے کون دور کرے گا —
میں باقی ہوں بیٹی — کہ تہارے ساتھ ظم ہوا ہے تہارا گھر
میں اندھیرا ہوا ہے — لیکن میرے گھر میں موت کرو — میرے
بیٹے سے دانستگ میں قتل ہوا ہے — اس نے جان بوجھ کر تیرے
بھائی کو نہیں مارا۔

گوئی کس نے بڑی گئی تھی — کسی بڑی کو قتل کرنے کے لئے —
کسی بڑی کی جان لینے کے لئے — کسی کا بیٹا — کسی کا بھائی — مہرور
مرا — وہ ہر حالت میں قاتل بنا — اور ایسے لڑکوں کو جینے
کا حق نہیں جو دوسروں کی زندگیوں سے کھیل کر اپنا بڑا بین ظاہر کریں
دیکھو اگلے انسانی زندگی کی ان کی نظروں میں کوئی قدر و قیمت نہیں۔

لیکن مہرور قانون — یہ سب باتیں قانون پر چھوڑ دو — انسانی
ہوگا — اور اگر ٹال نہ ہوگا — تو پھر میں اور پولے کا انتظار نہیں
کروں گی — خود انصاف کروں گی۔

میرے ہاتھوں میں اس قدر طاقت اور میرے اندر اس قدر
جرات ہے کہ اوصاف امارتوں — آپ کا بیٹا صرف قاتل ہے —
اور قاتل کے لئے قانون کے پاس شاید کوئی گنجائش ہو — لیکن میرے
پاس نہیں۔

کیا جو اس کہہ رہی ہو لڑکی — اپنی حیثیت دیکھیں جسے تم نے —
ہاشمی صاحب جھکا کر بوسے —

اپنے بیٹے کی زندگی کی جھیک بھگ رہے تھے — ہاں ابھی
کچھ دیر قبل کی تو بات یہ ہے۔

ہاشمی صاحب طوفان بنے کھڑے ہو گئے — اور عزاکر بولے
تہارا بیٹا خیریت پڑے گا — آگیا تھا — تم بھوکے تھے تو ایک وقت کی
فیس اپنے وکیل کو ادا نہیں کر سکتی — کیلیں لڑو گی — تم بڑے
کھاکو یہ سب کچھ کیا ہے تم نے — یہ چاہو جس سے تم نے اپنا بڑا
ساجیم دھنا پد کھلے شاید ایک ہی ہے — کیونکہ ہم نے ہر رسول
بھی ہمیں عدالت میں اسی کو اوڑھے دیکھا تھا — اور چلی ہو قتل کا
کیس لڑنے — کبھی تم نے اپنے آپ کو تپا تو لیا ہے —

ابھی میں نے دیکھا کہ الماس نے سر جھکا لیا تھا — اس کا وجود پتھر

کی مانند راکت ہوگی تھا۔ میں اچانک بول پڑا۔
براہ مہربانی آپ تشریف لے جائیں۔ آپ میری موکلہ کی
کافی توہین کر چکے ہیں آپ لوگوں کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں۔
انسانی کردار اور اس کی عظمت کا اندازہ اس کی شکل و صورت اور
لباس سے لگنے والے اندھے ہوتے ہیں۔

جائیے تشریف لے جلیے۔ اب مزید برداشت نہیں کر سکتا
گا۔
میرے الفاظ کی سختی نے کیس کو پلٹ کر رکھ دیا تھا۔ وہ دونوں
مزدور تہذیبیاں میری ہم دونوں کو گھورتے ہوئے چلے گئے۔
اور اچانک وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ بیٹھیں۔ میں بڑے احترام سے بولواں۔
مجھے اب کیس نہیں لڑنا۔ وہ نصرت امینز انداز میں بولی۔
کہیں نہیں لڑنا۔؟

اب مجھے کسی وکیل کی ضرورت نہیں رہی۔
بیٹھ جلیے۔ میری بات کو سنئے۔ یہ سب کچھ جو ہوا
اس کی محرک میری والدہ تھیں۔ ان کے لوگوں سے گہرے تعلقات
تھے۔ انہوں نے مجھے مجبور کیا تھا کہ مصالحت کرادوں۔ آپ
تیار نہیں ہوئیں۔ یہ آپ کی مرضی تھی۔
میں ہر حالت میں کیس لڑوں گا۔ اور آپ کی مرضی سے مجاہد

لڑوں گا۔
میں نے کہہ دیا کہ مجھے اب کیس نہیں لڑنا۔ اور نہ ہی مجھے کسی وکیل
کی ضرورت ہے۔ آپ بہت اچھے انسان ہیں اس ہمدردی اور
محبت کا شکریہ۔ تاکہ کردہ چلی گئی۔ میں بڑے روکتا رہ گیا تھا۔
اور وہ جس انداز میں ہاپس قوت لگئی۔ اسی لمحے شہناز اندر داخل

ہوئی۔
”بسریہ کیس ہی الٹ پلٹ ہو گیا۔ کیا میں نال بزدل کر دوں۔
نہیں۔ ہم کیس لڑیں گے۔ ہم سے بڑھن ہو کر گئی ہے۔
اسے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ کہ ہم دوسری پارٹی سے مل چکے
ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔

عجیب لڑکی ہے سر۔
عجیب ترین کہو۔ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور وہ بھی بیٹھ گئی۔
اور پھر دونوں کمینیاں میری سطر پر لگا کر وہ قدم بے ہنگمت چلتے ہوئے بولی۔
مجھے تو یہ لڑکی کسی زاویے سے بھی لڑکی نہیں نظر آتی۔ اسے
کہہ کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قدرت نے بناتے بناتے دھوڑ
دیا ہو۔

”شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔
شہناز نے مجھے اپنی دلنوازش کا بہت سے نوازا۔ اور بولی۔
اب اس کیس کو کس طرح ہینڈل کریں گے۔

بقول اپنی مول کے۔ میں اسے سخت سے سخت سزا دلواؤں۔
 شاید اس کے پاس فیس بھی ادا کرنے کے لئے نہیں۔ مالا مال
 سمجھو تا کہ لیتی تو اس کا بہت فائدہ ہوتا۔ کم از کم لاکھ روپیہ تو
 لے مل جاتا۔

میں مسکرایا۔ اور۔۔۔ کسی کی پشت سے ہٹ گیا۔ کیونکہ
 شہناز کا مزید بیٹھے کا ارادہ تھا۔ اس لئے میں بندہ آنکھیں بند
 کر لیں تھیں۔ تاکہ شہناز چلی جائے۔ کیونکہ میں اس کی رفاقت زیادہ
 دیر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے وجود سے اٹھنے والی خوشبو
 بڑی بیجان خیر ہو کر تھی۔ اس کے وجود کا ایک ایک زاویہ،
 ہر ایک قوس اپنے اندر ایسے طوفان چھپائے ہوئے تھا کہ میں ان
 طوفانوں کی زد میں نہیں آنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں اکثر محسوس کرتا
 تھا جیسے اس کے سامنے آتے ہی میری قوت ارادی کمزور پڑ جاتی
 ہے۔

وہ ہاں کھانا تھا۔ اس کے وجود کا گھونگھٹ پہلے بھی کوئی اٹھا
 رہا تھا۔ مالا مال وہ اس کا شوہر تھا۔ جس سے وہ طلاق لے
 چکی تھی۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی معمولی سا لڑکھن زندگی بھر
 کے لئے عذاب بن جائے۔ ہاں اگر وہ کنواری ہوتی۔ اس کا
 بدن ان چھو ہوتا۔ تو شاید میں سب کچھ رات کو خود ہی اسے چھو کر
 دیکھتا۔ ادا اس کے دلغریب قوسوں کی شراب پیتا۔ بس

میرے ذہن میں وہ ہاں روئی متصور ہے کہ ابھرتی تھی۔ اور میں ہر
 ممکن طریقے سے اپنا دامن بچائے جاتا تھا۔ وہ مجھے آنکھیں بند
 کر کے کسی کی پشت سے ٹکا دیکھ کر شاید سمجھ گئی تھی کہ میں مزید گفتگو
 نہیں کرنا چاہتا۔

اس لئے وہ اٹھ کر چلی گئی۔ جب کسی کھسنے کی آواز ابھری تو میں
 نے آنکھوں سے اسے جلتے دیکھا تھا۔ بڑی سارے چال تھی۔ اس کی
 میں اکثر سوچتا تھا کہ وہ چلتے وقت جان بوجھ کر ایک پاؤں پر زور دے
 کر چلتی ہے جس سے اس کے کولے ایک عجیب زادہ بے ناکہ ابھرتے
 اور ڈوبتے ہیں۔ اور یہ نظارہ برداشت کرنا بڑے غرت کی بات تھی۔
 بڑا اصول تھا میرا۔ جو ذہن سپار اٹھتا۔ کیونکہ وہ اپنی خوبصورتی سے
 بھی واقف تھی۔ اپنے وجود کے ہر زاویے اور قوس کی سحر انگیزی سے
 باخبر تھی۔ ہاں اس کو مرد کی کمزوری کا احساس تھا۔ شاید یہی
 وجہ تھی کہ وہ ہر حربہ استعمال کر رہی تھی۔ میں اٹھا تھا۔ اور تیزی
 سے آفس سے باہر نکل گیا تھا۔ اس وقت اس کے ہاں سے بچنے
 کا یہی ایک طریقہ تھا۔

میں نے کئی بار پکارا تھا کہ اسے نکال دوں۔ لیکن گوشہ نشین کے
 باوجود اپنے اندر سب سے زیادہ انتہا نہیں کر پاتا تھا۔ مجھے دوسرے
 دن ایک عجیب و غریب کیس ملا۔ دو نوں میاں پر ہی میرے آفس
 میں آئے تھے۔ خوبصورت جوڑا تھا۔ لیکن الگ ہونا چاہتا تھا۔

دو دنوں ایک دوسرے کے دامن پر کھڑا اخیال رہے تھے۔ ایک دوسرے کو الزام دے دے رہے تھے۔ بیوی کا موقف تھا کہ اس کا شوہر دوسری عورتوں کے پاس جاتا ہے۔ مجھ سے جو میری جگہ کرنے کے باوجود باہر بھجک مارا ہے۔ میں اس کے پاس نہیں رہ سکتی اور نہ ہی اس کی حسرتوں کو برداشت کر سکتی ہوں۔ لہذا الگ ہونا چاہتی ہوں۔

مرد کا موقف تھا۔ کہ یہ عورت جو میری بیوی ہے اور جسے بے وقوف ہے۔ پہلی غلطی میں نے یہ کی تھی کہ اس کو چاہا۔ دوسری غلطی یہ کہ اس سے شادی کر لی۔ اور اب تیسری غلطی یہ کہ رہا ہوں کہ اسے مسلسل برداشت کر رہا ہوں۔ یہ جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ تراشی کرتی ہے۔ مجھ کے ماحول کو اپنی کل کل سے بے آرام بنائے رکھتی ہے میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا اس سے الگ ہونا چاہتا ہوں۔

میں نے دو دنوں کی باتیں بڑے غور سے سنی تھیں پھر مسکرا کر بولا تھا۔ اگر آپ دو دنوں الگ ہونا چاہتے ہیں تو میری آپ دو دنوں کو وکیل کی کیا ضرورت ہے؟ خود ہی بین افغانا کہہ کر الگ ہو سکتے ہیں۔

مزدور ہے وکیل صاحب۔ یہ عورت ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آپ دو دنوں

کو وکیل کی کیا ضرورت ہے؟
”مزدور ہے جناب جالی۔“ اس بار شوہر زور دے کر بولا۔
مجھ پر زبرد بولا۔

جب یہ طلاق کا ذکر کرتی ہے تو میں اس کا فون کرتے پرنٹل جاتا ہوں۔ اور جب میں اسے طلاق دینے پر تیار ہو جاتا ہوں تو رہے جان سے مار دینے کی دھمکی دیتی ہے۔ ہاں وکیل صاحب۔ ہم الگ ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن خوش اطو ہے۔ فون خرابی کے بغیر اس سے ملتی ہے۔

”آپ دو دنوں نے ایک ہی وکیل کرنا ہے۔“
ہاں۔ اس طرح اس نے راجات کم ہو جائیں گے۔
کوئی کسٹا سا وکیل کر لیں میری فیس بہت زیادہ ہے۔
”کتنی ہے؟“ عورت تیزی سے بولی۔

میں ہلکا سا روپیہ۔
ساتھ نے۔ یہ وکیل صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ خدا کا خوف ہی نہیں ان کے دل میں۔ یہ دو دنوں پہلے ہی تائے ہوئے ہیں۔ اور پر سے یہ جلدی تمام جمع پونجی چھینا چاہتے ہیں۔
میری بھی فیس ہے۔ میں مسکرا کر بولا۔

جلد اخیال تھا کہ پانچ سو روپے میں کام چل جائے گا۔
اس نے میرے کا تو پشورول مانع ہو جانے کا عدالت تک جلتے

جاتے۔
 ہم دونوں بہت غریب ہیں وکیل صاحب یہ غریب اتنے پیسے نہیں
 کھاتا۔
 صرف اکیس سو روپیہ تنخواہ پا رہے۔ بڑی شکل سے گھر کے اخراجات
 پورے ہوتے ہیں۔
 اگر نہیں اپنے شوہر کا اس قدر ہی خیال ہے تو ایک دوسرے
 سے الگ ہونے کا خیال چھوڑ دو۔
 ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔
 اور الگ بھی نہیں ہونا چاہتے۔ کیوں ٹھیک ہے نا۔ میں
 دونوں کو گھورتا ہوا بولا۔
 میں رہنا چاہتی ہوں لیکن یہ نہیں رکھنا چاہتا۔
 یہ جھوٹ بولتی ہے وکیل صاحب۔ یہ خود ہی نہیں رہنا چاہتی۔
 ٹھیک ہے آپ دونوں بائیں۔ اور ایک ہفتے بعدائیں۔
 اور پورے ہفتے کی رپورٹ مجھے آ کر دیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ
 رپورٹ تیار کر دو کہ تم دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک
 کیا۔ میں پھر ہی کوئی فیصلہ کر سکوں گا۔
 اور پھر دو دونوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے چلے گئے
 اور اسی لمحے شہناز اندر داخل ہوئی۔ وہ موقع کی تلاش میں
 ہوتی تھی۔

یہ کیا کیس مختصر۔؟
 تم نے ساکس قدر عجیب و غریب میاں بیوی تھے۔ جہاں تک
 میں نے اندازہ لگایا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے
 ہیں۔ الگ بھی نہیں ہونا چاہتے لیکن ایک دوسرے کی معمولی معمولی
 غلطی کو بھی طوفان بنا دیتے ہیں۔
 میرا دعویٰ ہے کہ زیادہ دیر ساتھ نہیں رہ سکتے۔ شہناز
 زور سے کہہ بولی۔ ان دونوں کو سمجھانے والا کوئی نہیں۔ شاید
 آج کل دن بعد دونوں کو کچھ بہتر طور پر ہینڈل کر سکوں۔
 وہ سکرانی اور بولی۔ سرگورت ایمر ہو یا غریب وہ بنیادی
 طور پر پیار کی متلاشی ہوتی ہے۔ خاوند اس کی جائیداد جوتا ہے۔
 اور وہ اس جائیداد میں بڑا ارادہ برداشت نہیں کر پاتی۔ آپ نے
 سنا تھا تاکہ وہ کہہ رہی تھی کہ میرا شوہر ہمارے گھر سے کہتا ہے۔ اور
 جھجک بابر مارتا ہے۔
 صرف شک نے دونوں کے درمیان دراڑیں ڈال دی ہیں؟
 ویسے سرگورت کو شوہر کے معاملے میں اس قدر تنگ نظر نہیں ہونا
 چاہیے۔ اگر وہ تنگ نظری کا مظاہرہ کرے گی تو وہی کچھ ہوگا جو
 دونوں کر رہے ہیں۔
 تمہارے خیال میں زیادہ گہنگار کون ہے۔ میں مگر بٹ سکتا
 ہوئے بولا۔

دونوں برابر کے مجرم ہیں۔ دونوں برابر کے گنہگار ہیں۔
 اگر شوہر برابر دوسری عورت کے پاس جاتا ہے تو اس کی بیوی
 کے اندر کوئی کمی ہوگی۔ وہ اسے مطمئن نہیں کر پائی ہوگی۔ وہ
 آنکھوں سے بلوی مٹی۔
 میں نے فوراً سوچ لیا تھا کہ اب گنہگار کو مزید طول دینے کی بجائے
 ختم کر دینا چاہیے۔ ورنہ یہ اور دسترب ہوئے کی کوشش
 کرے گی۔

”میں آپ کے لئے چائے بنا دوں۔“ اس نے قریب بیٹھنے
 کا بہانہ تلاش کر لیا۔ مجھے چائے کی واقعی طلب ہو رہی تھی۔
 لیکن اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا وہ اٹھ کر چلی گئی۔ ہم
 نے چھوٹا سا کین بنا رکھا تھا۔ یہاں چائے وغیرہ تیار کی جاتی تھی۔
 اور یہ کام اکثر شہزاد کیا کرتی تھی۔ جب وہ اٹھ کر کچن کی طرف گئی
 تو میری نگاہوں نے اس کی پشت کو ناپا تو لیا تھا۔ اور مجھے یہ
 عادت پڑ گئی تھی۔ اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ یہ آزادی دعوت
 نظارہ ہوتا تھا۔ اس نظارے میں پکار کی استعداد بڑھاتی
 موجود ہوتی تھی۔ لیکن میں تھا کہ اپنی وقت آزادی کے بل بوتے
 پر بچ نکلتا تھا۔

وہ بڑی پھرتی سے دو کپ چائے تیار کر لائی تھی۔ اور
 ایک میرے سامنے میز کی سطح پر رکھتے ہوئے اس قدر میز کی طرف

جھکی کہ میرے اندر بھی زلزلہ اُگیا ہو۔ کیونکہ اس کے بلاؤز
 کے اندر جو بلوہ تھا۔ اس کی حرکت نے میری آنکھوں کو شہزادہ ہی
 نہیں کیا تھا بلکہ میرے اندر دلی ہوئی خواہشوں کو ہوا دی تھی۔
 وہ پھر کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور میں لڑتے ہوئے باعقول سے
 چائے اٹھا کر پی کی تھی۔

”چائے اچھی بنی ہے سر۔“

ہاں تم چائے بہت اچھی بناتی ہو۔

شکریہ سر۔

یہ جملہ اکثر چائے کے بعد ادا ہوتا تھا۔ بلکہ ہم جان سامکھ لیا
 اور بولا۔

میں سوچ رہا ہوں کہ وکالت کا پیشہ چھوڑ کر بزنس کر لوں۔

یکہوں سوچ رہے ہیں آپ۔؟

کیونکہ اس معزز پیشے میں سولے ٹھوٹ کے اور کچھ نہیں
 ہم طوائفوں کی مانند مکان سجا کر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی
 ترکش میں نگاہیں دوڑتی رہتی ہیں۔ جو میں گھنٹے انتظار رہتا
 ہے۔

یہ آپ کیا فرما رہے ہیں سر۔ اس قدر معزز پیشے کو اتنے

گھٹیا الفاظ سے مت لواز نہ کیجئے۔

تم نے شوہر سے طلاق کیوں لی تھی۔ میں نے ایسا نہ

موضوع بدل دیا۔

اور وہ بے ساختہ سوچتی — چند لمحوں تک میری طرف دیکھتی رہی
— کیونکہ میں نے یہ سوال اچانک ہی نہیں کیا تھا بلکہ پہلی بار کیا
تھا۔ اور وہ میرے سوال کو ہی نہیں کوئی دہی تھی۔ کچھ میرا چہرہ
بھی پڑتی رہی۔ کچھ لمحوں کے بعد وہ بڑے وزنی الفاظ میں بولی۔
— بے پناہ شک انسان تھا — شک مزاج تھا — عورت
کی افادیت کو پہچانتا نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عورت صرف ایک
نرم و گلازہ بستر ہے۔ اسے جب چاہیں وقت چاہا استعمال کیا —
لیکن یہ نہیں جانتا تھا — کہ عورت اپنے شوہر سے کس چیز کی ستلاشی
ہوتی ہے۔

”کس شے کی ستلاشی ہوتی ہے۔؟ میں خواہ مخواہ پوچھ
بیٹھا۔

پیار کی — وہ یوں بولی جیسے اس نے یہ الفاظ میرے لئے
کہے ہوں۔

پیار تو ہر شوہر اپنی عورت کو کرتا ہے۔

کرتا ہے صرف اپنی عورت سمجھ کر۔

کیا بات ہوئی — میں تعجب سے بولا۔

”پیار تو یہاں سے اٹھتا ہے — وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر کہ بولی
— اندر سے اٹھتا ہے۔ وجود کی گہرائیوں سے اٹھتا ہے

اور شرم کے قطروں کی طرح عورت کے وجود میں اترتا ہے۔
ہاں وہ پیار جو عورت کو بے جاں کر دے — اور اسے احساس
دلا دے کہ تیرے سوا کچھ نہیں — ہاں عورت کچھ ایسے ہی پیار
کی ستلاشی ہوتی ہے — اسے اس قدر دولت اور آسائشی زندگی
کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی مرد کی چاہت کی — آپ نے سوال
کی تھا کہ طلاق کیوں ہوتی — تو میرا جواب یہ ہے کہ میرا شوہر مجھے
اپنی جائیداد تو سمجھتا تھا — لیکن اس جائیداد کو استعمال کرنے
کا سلیقہ نہیں جانتا تھا۔ اسے برتنے کے ڈھنگ سے نا آشنا تھا۔
گھر کی بنی، بھیڑ بکری اور گائے کی اہمیت دیتا تھا۔ اور میرے
سے بڑی بات یہ تھی کہ عورت شوہر کی شک والی نگاہ کو برداشت
نہیں کر پاتی — اپنی ذات کی نفی برداشت نہیں کر پاتی — اور ہر
روز میرے وجود کی — میری ذات کی نفی کرتا رہتا تھا — اور
میں ہر روز اندر سے ٹوٹی اور مٹی رہتی تھی — لہذا انوبت طلاق
تک جا پہنچی — لیکن یہ سوال آپ نے کیوں کیا تھا۔
میں کہتا چاہتا تھا کہ میرا دامخ خراب تھا — لیکن میں صرف
مسکرا کر رہ گیا — وہ میری طرف دیکھ جا رہی تھی — اور میں چائے
کا گھوٹ لے کر رہ گیا — اور بولا۔

یورپ میں یہ سب جگہ نہیں ہوتا۔

پھر کیا ہوتا ہے۔؟

اپنی دنیا کی کو خوب انجملے کیا جاتا ہے۔ جو اور جیسے دو کے اصول چلتے ہیں۔ ہر انسان کو مکمل آزادی ہوتی ہے۔ کوئی بھی کسی کا لازم نہیں ہوتا۔ عزت شوہر رکھنے کے باوجود بولائے فریاد رکھتی ہے۔ اور —

یہ مثنوی جو یورپ نہیں۔ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کی عزت بولے فریاد کو لے کر گھومتی پھرے اور آپ گھوڑا اس کا انتظار کرتے رہیں۔

میں لاجواب ہو گیا۔ شاید میں نے موضوع ہی غلط چھیڑ دیا تھا۔ میں سگریٹ کا کش لے کر پھر مکرایا اور بولا۔

وہ قوم زندہ دل ہے۔ حقیقت کا سامنا کرتے ہوئے بھی ڈرتی نہیں۔ ”وہ زندہ ولی آہستہ آہستہ ہم لوگ بھی اپنا رہے ہیں۔ اور —“ ختم کرو۔ پھر اس موضوع پر بات کریں گے۔ میں اتنا کہہ کر اٹھ گیا۔ لہنا کوٹ اٹھایا اور آتش سے نکل گیا۔ یہ مثنوی شہناز۔ جو ہر لمحے میرے اعصاب پر ہمار ہوتی جا رہی تھی۔ اور میں اپنی قسمت برداشت کھوتا جا رہا تھا۔

اردشیر کی مین پیروی کر رہا تھا۔ تلخ رنگ آئی تو میں عدالت میں موجود تھا۔ لیکن مجھے الماس نظر نہیں آئی تھیں۔ لیکن میں نے پروا نہیں کی۔ اور اپنا کلا وار مبادی رکھا۔ میری سڑاٹھی سے لٹکی

بھی ہوئی جنہوں نے مجھے گھوڑ کر دیکھا تھا۔ لیکن میں نے ان کی سڑنگاہوں کو کوئی اہمیت نہیں دی اور فارغ ہو کر آتش آگیا۔ اور ان دونوں میاں پیروی کو اپنا منتظر پایا۔ وہ یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے میرے آنے سے پہلے اڑتے چھکاتے رہے ہوں۔ دونوں الگ الگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے روئے ہوئے صنم ہوں۔ میں نے مسکرا کر دونوں کی طرف دیکھا تھا۔ اور کوٹ اتار کر اپنی چتر پر بٹھ گیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ دونوں نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے۔ ہاں ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ عزت بولی۔

”کیوں نہیں رہ سکتے۔“؟
کیونکہ انسان جو سیرا شوہر کہلاتا ہے جسے جو تے کی مانند کاٹنا ہے اور پرانے جو تے کی مانند ساتھ چھوڑ دینا چاہتا ہے۔ اگر یہ ساتھ چھوڑ دینا چاہتا ہے تو آپ موت چھوڑیں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ میں بھی نہیں کر سکتا۔ شوہر بھی بول پڑا۔

میں نے انظر کام پر شہناز کو چائے لانے کے لئے کہا۔ پھر عورت سے مخاطب ہوا۔ آپ طلاق لینا چاہتی ہیں۔

”جی ہاں۔ میں اب ایک ماہ بھی اس کے پاس نہیں رہ سکتی۔“
 ٹھیک ہے۔ آپ باہر تشریف رکھیں میں آپ کے شوہر
 سے بات کر لوں۔
 میرے سامنے کیجئے۔ یہ زبردستی ہر بڑائی میرے سر مقرب
 دے گا۔ وہ تیرے جو کر بولی۔
 چاہیں تو مت جلیئے۔ آپ دونوں کے کاغذات تیار ہو
 چکے ہیں۔
 ابھی کچھ دیر بعد آپ کو فارغ کر دیا جائے گا۔ ہاں مسٹر
 آپ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہیں۔
 ”جی ہاں بالکل۔“

میں نے دونوں کو باری باری گھورا تھا۔ اتنے میں شہناز چائے
 لے کر آگئی۔ اس نے سب سے پہلے کپ میرے سامنے رکھا پھر
 ان دونوں میاں بیوی کے کٹ گے رکھا۔ میں نے دیکھا ریاض نے
 بڑی پورنگا ہوں سے شہناز کو دکھا تھا۔ پھر جیسے ہی شہناز
 بیٹھ گئی تو میں بول پڑا۔

مسٹر ریاض صاحب۔ یہ میری سکرٹری شہناز ہیں اور کچھ
 عرصہ قبل اپنے شوہر سے طلاق لے چکی ہیں۔ اب یہ تنہا زندگی
 گزار رہی ہیں۔ میں نے ان سے آپ کے بارے بات کی تھی۔
 کہ اگر آپ اپنی بیوی کو طلاق دینے پر تیار ہو گئے اور آپ دونوں

کا مکتوب نہ ہو کہ تو شہناز سے آپ کا نکاح کر دیا جائے۔
 جی۔ ریاض کے ہاتھ سے کپ گرتے گرتے پچا۔ او
 اس کی بیوی کلثوم کے چہرے پر کئی رنگ آکر گر گئے۔ میں پھر
 بولا۔

شہناز بہت اچھی عورت ہے۔ خدمت گزار اور فرماں بردار
 آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دے گی۔ میں نے شہناز
 سے بھی بات کر لی ہے۔ انہیں آپ پسند ہیں۔
 یہ۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کلثوم پیچ پڑی۔
 محترمہ آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔ اور ان کاغذات پر دستخط
 کر دیں۔

طلاق کے کاغذات آگئے ہیں۔
 میں نے مدت تک لیے میں بولا۔
 اور کلثوم جیسے پاگل ہو گئی ہو۔ اس نے گھور کر شوہر کی
 طرف دیکھا اور بولی۔
 کیوں جی۔ آپ اب اس عورت سے دوسری شادی کریں
 گے۔؟

تو کیا ساری عمر رٹوا بیٹھا رہوں گا۔
 میں مہنگی ہوں کیا۔ جو اپنے آپ کو رٹوا کہہ رہے ہو۔
 شرم نہیں آتی تھیں۔؟

میں تہیں طلاق دے رہا ہوں۔ اور تم بھی اپنے لئے کوئی گدھا تلاش کر لینا۔

ڈن تہیں جان سے مار دوں گی۔

چلو اٹھو یہاں سے گھر چل کر فیصلہ کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اتنی فیس نہیں ہے کہ اس وکیل کو دے سکیں۔

میرا خیال ہے آپ دونوں گھر جا کر فیصلہ کر کے آئیں۔ اور اگر دستخط کر دینا۔ کیوں شہناز بھیک ہے نا۔؟

جی ہاں۔ بالکل درست فرمایا آپ نے۔

اچھے جی۔ کلثوم ریاض کا ہاتھ پکڑ کر چلتے ہوئے بولی۔ اور ریاض نے جیسے ہی میری طرف دیکھا میں نے آنکھ مار دی۔ اور ریاض شاید میرا سٹاپ سمجھ گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے شہناز کی طرف بڑی لیلیائی ہوئی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ اور کلثوم اس کا ہاتھ پکڑے لیوں باہر نکلی جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس کا شوہر مر جاتا والا ہو۔

واہ خوب دماغ درست کیا آپ نے سزیم گم صاحبہ کا۔ شہناز ہنس کر بولی۔ اور میں مسکرا کر کسی کی لپٹ سے ہل گیا اور بولا۔ یہ ایک نفسیاتی کیس تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے تھے۔ ایک دوسرے کے لپٹنے جینے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ آخر ہم کلثوم صاحبہ زبان مٹی۔ تیز طرار تھیں اسے قابو کرنے

کا یہی ایک مل تھا۔ جو میں نے پیش کر دیا۔ اب یہ ہو گا کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے گی۔ اس کی سب چرب زبانی اور تیز طراری ہوا ہو جائے گی۔ اور ہر حالت میں اپنے شوہر کی نالبداری کرے گی۔ اس کی عقل میں یہ ہلکتا گھس جائے گی کہ اس نے ذرا بھی گڑبڑ کی تو اس کا شوہر شہناز جیسی خوبصورت بیکر ٹری سے شادی کرے گا۔ لہذا اس کی طرف سے جھگڑے کا امکان ختم ہو جائے گا۔

آپ کا مطلب ہے اس کا شوہر جھگڑا نہیں کرتا۔ شوہر اس کو پسند ہوتا ہے۔ وہ گھر کی کل سے ڈرتا ہے اور گوش کرتا ہے کہ اس کی کسی بات سے بد مزگی پیدا نہ ہو۔ اور اسے بھی وہ میرا سٹاپ اب سمجھ گیا تھا۔ لہذا اب خود گوش نہیں کرے گا کہ مزید بد مزگی پیدا ہو۔

اچھا سٹاپ تھا۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ کس گدھے کے ساتھ آپ مجھے منسوب کر دیے ہیں۔ لیکن فوراً بات سمجھ میں آگئی ورنہ مجھے تو خود دش آئے والا تھا۔

میں مسکرایا۔ اور بولا۔

شادی کر لو اب۔ شاید تہیں بھی ایک اچھے ساتھی کی ضرورت ہے۔

ساتھی کی ضرورت تو ہے۔ لیکن شادی نہیں کرنا چاہتی۔

لبس آپ کی خدمت کر کے زندگی گزار دینا چاہتی ہوں۔ اس دور

میں آئینڈیل منابہت مشکل ہے۔

آئینڈیل۔ مگر کیا آئینڈیل۔

ہر صورت کا ایک آئینڈیل ہو تالیف۔

مثلاً۔

مثلاً۔ جیسے آپ ہیں۔ غولیمورت، گفتار خوش لباس احمد۔

اسے کیوں ہے وقف بناد ہی ہو ہیں۔ میں گھبرا کر بولا تھا۔ کیونکہ

خود ہی اپنی بات میں پھنس گیا تھا۔

پس کتنی ہوں سر۔ بھلیا ہی شوہر ہا ہے۔ جیسے آپ ہیں۔

اگر نہ طاقت۔

پھر تمام زندگی شادی نہیں کروں گی۔

کیا دنیا کی تمام عورتیں جو اپنے شوہروں کے ساتھ رہ رہیں۔ وہ

شوہروں کے آئینڈیل ہیں کیا۔

میں صرف اپنے بارے بات کر رہی ہوں۔ دوسری بار جبک نہیں

ماروں گی نا

لیکن پلینر سر آپ اس مومن کو نہ چھوڑا کریں۔ مجھے شادی نہیں کرنا۔

اور میں اٹھ کر حقہ کر نہیں چلا گیا۔ جہاں میں دو گھنٹے آرام کیا کرتا تھا

چاہتا تھا کہ شہناز سے پیچھا چھوٹ جائے مالا کو مجھے آرام کی

ضرورت نہیں تھی۔ میں جا کر کمر بستر پر لیٹ گیا تھا۔ اور صرف یہی

سوئے رہا تھا کہ شہناز سے کس طرح جان چھوڑاؤں۔ کدو اٹھ

ہلی آئی۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اور بولا۔

جی بھی کوئی ایک ہے اسے شام کا وقت دے دو۔ میں کچھ دیر آرام

کروں گا۔

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

کچھ سر میں درد ہے۔

لایٹے میں داب دوں۔

اسے نہیں۔ میں گھبرا کر بولا۔

اور وہ مسکاکر میرے بائیں پہلو پیٹھ گئی اور میرے سر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے بولی۔

میں خیر تو نہیں ہوں۔ آپ کی پرسنل سیکرٹری ہوں۔

میں نے اپنے سر پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک دم اٹھنے کی

گوشش کی۔ اور تباہیوں کدو جھنگ کھانے سے سیدھی میرے اوپر

چلی آئی۔ اور وہ بھی کچھ اس انداز سے کہ میں چپت پڑا تھا اور وہ میری

چھاتی پر لیٹی ہوئی تھی۔

ایک طوفان تھا جو اندر بڑا تھا۔ میں نے ہڑٹ کر اکٹھا چاہا کہ

اس نے خود گوشش کر ڈالی اور وہ بھی کچھ اس انداز سے کہ اس کی

چھاتی میرے سینے سے رگڑ لگاتی ہوئی۔ میرے اندر قیامت پا کر قی

ہوئی اور یہ کو اٹھی۔

میرے سینے کی راسٹس ٹوٹ گئی تھی۔ اس کے اعضا کی حرکت

کا اظہار مجھے یوں لگا جیسے جس کا منت رک گئی ہو، ڈوب گئی ہو، اور اسی لمحے کوئی اندر داخل ہوا۔ میں کو کھٹا کریدھا ہوا۔ نکاح میں دروازے تک گئیں تو جیسے پتھر ہو گیا۔ سامنے نیلی سی چادر میں اماں کھڑی تھی۔

شہناز نے اسے گھور کر دیکھا۔ اور ہونٹ میچ کر بولی۔
 تبتیں پرائیوٹ روم میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی۔
 مجھے نہیں معلوم تھا۔ کس بہان پر کل بیکر ٹریاں اپنے
 من کی خیرات میں بانٹتی ہیں۔

ہٹاپ۔ "شہناز آپ سب ابھر ہو گئی تھی۔
 آپ باہر جائیے مجھے اپنے وکیل سب سے کہنی ہے۔ وہ نفرت
 انگیز انداز میں بولی۔

آپ باہر تشریف رکھیں میں آتا ہوں۔ میں خیف ہو کر بولا۔
 اور وہ مجھے تیز نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی۔
 بڑی باتیز اور گنوار ہے۔ شہناز تپ کر بولی۔ لیکن میں
 شرمسار تھا۔ میں نے ٹائی کی گرہ درست کی۔ اور شہناز کو دیکھ
 چوڑ کر باہر نکل آیا۔

وہ خاموشی سے ایک طرف کھڑی تھی۔ میں خاموشی سے اپنی
 سیٹ پر چلا گیا۔ بے پناہ شرمندہ تھا۔ میں نے مگر سٹ دستا کر
 ایک طویل کش لیا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے اسے میرے منہ کو کہا۔

لیکن وہ اپنی جگہ سے کہیں نہ ہٹا۔ البتہ اس نے اپنی چادر
 کے اندر سے ہاتھ نکال کر دو ٹوک کر بڑی سے گڑی نکال کر میز
 پر رکھ دی۔
 یہ کیا ہے۔ میں کو کھٹا کر بولا۔

آجی فیس۔ پورے پچاس ہزار ہیں۔
 اتنے سارے روپے آپ نے کہاں سے حاصل کئے ہیں۔ میں جو
 چور بنا ہوا تھا اور شرم سے اپنی پانی پور ہوا تھا بڑی مشکل سے کہہ دیا۔
 آپ کو اپنی فیس سے مطلب ہونا چاہیئے۔ یہ پوچھنے کا حق نہیں
 کہ میں نے آپ کی فیس کہاں سے حاصل کی ہے۔
 بیٹے جائیے۔ میں خیف ہو کر بولا۔

شکر ہے۔ "دو لاکھ بیسویں جیسے اس نے میری حالت پر بہت
 احسان کا سوچا۔
 مجھے لپٹا پھر دو اور دوست بچئے۔
 "جی۔" وہ لفظ دوست ہے جیسے پریشان ہو گئی ہو۔

میرا مطلب ہے کہ آپ مجھ پر اتنا دیکھیں نہیں کر رہیں اور اندر جو
 کچھ آپ نے دیکھا وہ صرف نظری دھوکہ تھا۔ میری آنکھیں میں کچھ
 پرشک تھا اور شہناز اسے نکال رہی تھی۔ آپ کچھ اور بت جائیے۔
 ہاں بالکل سچی بات تھی۔ میں جو زوریں تھا۔ اس کی نگاہوں
 کا پیش سے گھبرا گیا تھا۔ خواہ مخواہ اپنی صفائی پیش کرنے لگ
 گیا تھا۔ مالاخو ہونے پر مجھے حکما سے خود ڈانٹ دینا کہ پرائیویٹ

روم میں اسے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ یا پھر بالکل اسے نظر انداز کر دیتا۔
— اس قدر راجحیت ہی نہ دیتا۔ لیکن میں نے بوجھلاہٹ میں مزید حماقت
کر ڈالی تھی۔

اور وہ مجھے صفائی پیش کرتے دیکھ کر میری طرف لوں رکھے جاری تھی
جیسے میری بات اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

ہاں تو میں مزمن کر رہا تھا کہ اتنی بڑی رقم آپ کے پاس کہاں سے
آئی۔؟

مسٹر ہاشمی گھڑنگ آپ سچہ تھے۔ ایک لاکھ روپیہ لے آئے تھے ساتھ۔
بہت دولت ہے ان کے پاس۔ میں نے سوچا کہ فقیر ڈاہیت وزن ہکا
کر دوں۔

انہوں نے اتنی بڑی رقم کیس واپس لینے میرا مطلب ہے راضی نامہ
کے لئے دیا ہوگا۔ لیکن آپ بہ رقم مجھے کیوں دے رہی ہیں۔؟
آپ کی فیس ادا کر رہی ہوں۔ اور پھر آپ نے خود ہی یہ سارے درجہ کیا
تھا۔ کہ روپیہ بے لوں۔

وہ تو بے شک ہے لیکن جب کسی ختم ہو رہا ہے تو فیس کیسی
انہیں آپ رکھ لیں۔

ہم کیس لڑیں گے۔ وہ میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب۔ ہم میں پریشان ہو کر ہوا۔

ہم کیس لڑیں گے۔ یہ رقم کیس کے لئے حاصل کی ہے۔ اور میں

ایک دم سن ہو گیا۔ جس کو میں بہت معمولی لڑکی سمجھ رہا تھا۔ وہ بہت
خطرناک لڑکی تھی۔ اس قدر خطرناک کہ اس پر کسی لمحے اعتبار نہیں کیا
جاسکتا تھا۔

یہ تو دھوکہ دے۔ فراڈ ہے۔ فریب ہے۔“
اور میں نے پہلی بار اس کے ہونٹوں کو پھیلنے دیکھا۔ جیسے وہ مکرانی ہو
لیکن وہ سکراہٹ بڑی زبردستی تھی۔

منابے کو جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔
جی ہاں۔ میں ہونٹیں ہو گیا تھا۔

یہ پورا یہ پاس ہزار روپیہ ہے۔ کیس میں کہیں بھی بھول نہیں
آنا چاہیے۔ اور ان میری عقلی تھی کہ بے دھرمک دہان تک ملی آئی۔
دراصل آپ کا آدمی باوجود نہیں تھا۔ آئندہ احتیاط کریے گا۔
اور۔ اور وہ مزید کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ میں جو پانی پانی جو رہا تھا اسے
گھور کر رہ گیا۔ اور وہ بھول گئی۔

اور آپ اپنی اس حسین بیکر ٹری کو تالو میں رکھتے گئے۔ میں ذات کو لٹی بڑا
کرنے کی مادی نہیں۔ اتنا کہہ کر وہ تیزی سے اٹھ تھی۔ اور میری طرف
ایک بھر اور نگاہ ڈال کر تیزی سے باہر نکل گئی۔ اور میں جیسے ساکت
ہو گیا تھا۔ شہناز جو ابھی تک اندر ہی تھی اس کے جلتے ہی داخل ہوئی
اور بولی۔

یہ تو بڑی خطرناک ہے سر۔ مسٹر ہاشمی کو لوٹ لائی ہے اور۔

”ہیں اس کے ذاتی فعل سے کوئی واسطہ نہیں۔“ میرا الجیر بڑا خشک تھا۔ اور شہناز پریشان ہو کر باہر نکل گئی۔

دراصل میرے کردار پر کچھ بڑا تھا۔ اور یہ حقیقت تھی کہ وہ دونوں جس نظر تک حالت میں تھے وہ کوئی اچھی پوربہش نہیں تھی۔

اگر وہ ذاتی تشویش کم کچھ آگے بڑھ جاتے۔ عین ممکن تھا کہ شہناز کی خواہش اور میرے اندر لٹنے والا طوفان پوری کرچہ کا ہوتا۔ یہ اچھا ہوا تھا کہ وہ آگئی تھی۔ لیکن برا ہوا کہ میں اس کی نظروں میں گر گیا تھا۔

جنگل کیوں میں اس رطوبت کے ساتھ کمزور پڑا ہوا تھا۔ اور یہ بات شروع سے ہی جوہری تھی کہ کوئی بات مجھے اس سے خوفزدہ کر رہی تھی۔

کوئی جذبہ اس کا کبھی لڑنے پر آتا تھا۔ اس کے اندر کوئی ایسی بات تھی جسے میں غیر محسوس انداز میں محسوس تو کر رہا تھا۔ لیکن وہ بات

فعل کر سامنے نہیں آ رہی تھی۔ میں اس سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ اس کی شخصیت کے اندر کوئی ایسی بات تھی جو مجھے نظر تو نہیں آ رہی تھی۔

لیکن کبھی کبھار اس کا حس ضرور پیدا ہو جاتا تھا۔ پھر اس واقعے کے بعد پارہ روز تک میں آفس نہیں آیا تھا۔ شہناز کا سامنا کر کے ہوئے ڈرتا

تھا۔ آخر میں نے اسے اشد جرات کا موقع کیوں دیا کہ میرے اتنے قریب جوتی۔ وہ تو آگ تھی۔ ایک ایسی آگ جس سے ہر ذی

روح اپنا دامن بھال لینا سہاوت سمجھ لیتا ہے۔ آندو کر مٹھتا ہے۔ میں بنی انسان تھا۔ فرشتہ یا اونٹ نہ نہیں تھا۔ کہ بچ نکلتا۔ لیکن

یہ کہ دار کی پشیمانی تھی کہ ابھی تک بچا ہوا تھا۔ بنی دو ٹولنے اے دیکھا تھا وہ میری قسمت پر رشک کرتے تھے۔

وہ واقعی غیر معمولی سن کی مالک تھی۔ اپنے اندر سینکڑوں قیامتیں طوفان لئے ہوئے تھی۔ اور میں ان طوفانوں سے دور پانچویں روز پر ہوا

عدالت میں پہنچا تھا۔ کیونکہ رشک کیس کی آت مار رہی تھی۔ ہاشمی صاحب بڑی تیز رفت سے میرے پاس پہنچے تھے۔ اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر بڑی بے تکلفی سے بولے۔
”ہم نے حسد پیدا کیا ہے۔“

کیسے خرید لیا ہے؟
تبدیلی ہو کر کہ۔“ نے تمہیں تادیب ہو گا۔ اور میں امید ہے

کہ تم نے کائنات تیار کر دیئے ہوں گے۔
آپ کو شاید غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر ہاشمی صاحب۔ میرا الجیر

بے پناہ خشک تھا۔
کیا مطلب۔؟

میرا یہ سوال نے اچھی کسمپرسی کوئی خبر نہیں دی۔ کہ وہ آپ سے لڑتی
نامہ کر چکی ہیں۔

ہم نے اسے پوسٹ لاکھ روپیہ دیا ہے۔
میرے علم میں یہ بات نہیں۔ مسٹر ہاشمی۔

بڑی عجیب بات ہے۔ بہر کیف وہ ابھی آجاتی ہے۔ آپ پہلے

اس سے بات کر لیں۔

اگر وقت پر انہی تو ضرور کروں گا۔ میں اتنا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔
لیکن کیس کے اختتام تک وہ نہیں آئی تھی۔ میں نے کیس بہت آگے
بڑھا دیا تھا۔ اور اسے ایسے رنگ پر لے گیا تھا کہ یوسٹ کے بچنے کے جانفز
ختم ہو گئے تھے۔ عدالت سے باہر آتے ہی ہاشمی صاحب مجھ سے اٹکلے
تھے۔ وہ بڑی طرح بوکھلائے ہوئے تھے۔

”یہ کیا کرتے پھر رہے ہو۔“

کیوں کیا ہوا۔؟

میرے بیٹے کو چھانسی کے تنے تک نے جا رہے ہو۔ وہ آلو
کی پٹنی کہاں ہے پورا لاکھ روپیہ لے لیا ہے اس نے مجھ سے۔
”آپ ہوش میں رہ کر گفتگو کیا کریں مجھ سے۔ میں کوئی گھسیارہ وکیل
نہیں ہوں ایک بہت بڑا فرداری وکیل ہوں۔“ میں خشک لبہ
میں جواب دے کر تیزی سے آگے نکل گیا۔ یہ لڑہن بڑی طرح کھول رہا
تھا۔ جب میں آئیں داخل ہوا تو شہناز میری منظر تھی۔ وہ شکایت آئیز
لیجے میں بولی۔

میرے دو کیس میں نے لے رکھے ہیں۔ میں سمجھا شاید آپ شہر سے باہر
چلے گئے ہیں۔

ہاں۔ میں شہر سے باہر تھا۔

کیس کس نوعیت کے ہیں۔

اور شہناز نے مجھے ان دونوں کیسوں کے بارے پوری تفصیل سمجھا
دی۔

والپس کو دینا۔ میرے میاں کے نہیں ہیں۔

بہت بڑی پارٹی ہے سر۔ کروڑوں روپے کی جائیداد کا پکڑ ہے۔

اور۔

والپس کو دینا۔ میں اٹکا کر بولا۔ اور وہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔

میں سگریٹ سٹکا کر کرسی کی پشت سے ٹک گیا تھا۔ کہ اپنا ٹک فون کی گھنٹی

بج اٹھی۔ اور میں نے چونک کر لیور اٹھایا۔

بیٹو۔ جیشید عالم اپنی لگا۔

”میں ہوں۔“ اٹکس۔ دوسری طرف سے ابھرنے والی آواز

نے جیسے میرے وجود میں کوٹ دوڑا دیا۔

آپ کہاں تھیں عدالت کیوں نہیں آئیں۔

مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اپنے وکیل پر بھروسہ ہے۔

دلیسے مجھے اطلاع ملی چکی ہے کہ آپ کیس کو بڑی خوبصورت انداز

سے آگے بڑھا رہے ہیں اور مخالف پارٹی کے لئے تمام دروازے

بند کرتے جا رہے ہیں۔

ہاشمی صاحب انکی طواریت سے چوڑے ہیں۔

پر دامت کیٹے۔ آپ اپنا کام جاری رکھئے۔

ہاشمی صاحب آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔

میں نے بجز تبدیل کر لی ہے۔ وہ مجھے تلاش نہیں کر سکے گا۔

وہ اچھا انسان نہیں ہے۔

میں بھی کوئی نرم غذا نہیں ہوں۔

آپ مجھے آکر ملیں۔

آپ کہاں ہوں گے؟

کیا مطلب؟

میرا مطلب ہے آپ اپنی کسی پر تشریف فرما ہوں گے یا اپنے مخصوص کمرے میں۔

بدقیمنہ۔ میرے منہ سے بے راسخہ نکل گیا۔ اور دوسری طرف

سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور میں نے ریسپور کو گھور کر کھیل پر رکھ دیا۔

بدقیمنہ۔ میں پھر بڑبڑایا۔ پھر بولنے کیوں سکا دیا۔ پھر بیس

منٹ بعد وہ آگئی تھی۔ لیکن وہ الماس تو نہیں تھی۔ الماس تو

ایک مرل اور میسی رڈ کی تھی۔ میں اسے غلطی طور پر پہچان نہیں سکا

تھا۔

وہ ٹولہ قیض پر مقرر ایک باف کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ بالوں کو

بڑے خوبصورت انداز میں اس نے بنا رکھا تھا۔ اور وہ مرل مافوق

اب اپنے اندر بہت کچھ لئے ہوئے تھا۔ وہ تو ایک سافٹ لےڈنگ

کی تھیکے فوشس رکھنے والی ایک جاذب نظر لڑکی تھی۔ اس نے اپنا

پرس میز کی سطح پر رکھ دیا۔

ہیلو سٹر جنڈ۔ آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ اس کا

لب و لہجہ ایک بدلہ ہوا تھا۔

اور میں اس کی طرف دیکھنے جا رہا تھا۔

میں الماس ہوں۔

جی ہاں۔ تشریف رکھئے۔ میں ہونق سا ہو کر بولا اور وہ

بٹختے ہوئے بولی۔

دراصل روپیہ بہت زیادہ تھا۔ مجھے چین سے بیٹھنے نہیں دے

رہا تھا۔ سوچا اس کا کوئی مصروف نکالوں اور اسے تسخیر کر دوں۔

خوبصورتی مصروف نکالا ہے آپ نے۔

کیسی لگ رہی ہوں آپ کو؟

جی۔

میرا مطلب ہے پہلے کی نسبت کچھ بہتر نہیں لگ رہی۔

آپ بالکل بدل گئی ہیں۔

شکریہ۔ میں نے اس کی اچانک ضرورت محسوس کی تھی۔ خود

ساتھ۔ حسین لوگ اور دولت مند مجھے بھگدان سمجھنے لگتے تھے۔

سوچا تھوڑا سا اپنا آپ کو تبدیل کر لوں۔

چائے پیئیں گی آپ؟

کیا ہوٹل میں چل کر؟

جی۔ میں پریشان ہو کر بولا۔

جہاں شہزادہ بھی آسکتے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہوئل کا رخ کریں
آئیے اچھے چلتے ہیں۔ اس کے اندر اس قدر اعتماد تھا کہ میں غیر الارمی
طہر پر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ مجھے لے کر باہر نکلنے لگی۔
ساتھ شہناز کھڑی تھی۔

ہیلو۔ کبھی ہیکٹر بڑی۔ اماں نے اسے یوں مخاطب کیا جیسے خود
بہت بڑی شخصیت ہو۔
معلوم نہیں اب شہناز کے دل پر کیا لکھ رہی تھی۔ میں تو تیز سے
آگے نکل گیا تھا۔

وہ گاڑی کے اندر میرے پہلو میں بیٹھ گئی تھی۔ اس کے بچہ اور
پھر ایسے چہرے پر گلاب کھلے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک تھی میں
اسے لے ہوئے ہوئل میں چلا آتا تھا۔ بڑی عجیب بات یہ تھی کہ اس
کے ساتھ ہوئل میں داخل ہوتے وقت جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔
اور وہ یوں میرے ساتھ چل رہی تھی جیسے ہوئل بازی کرنی آتی ہو۔
میں نے کرسی پر بیٹھے ہی اس کی طرف دیکھا۔ اور لول پڑی۔

خالی چائے اچھی نہیں ہوتی۔ سینڈویچز منگو لیائے۔
میں نے پہلی بار اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر دیر کو آدریش کر دیا۔
جب دیر چلا گیا تو میں اس سے مخاطب ہوا۔
ہاشمی صاحب آپ کو جینے نہیں دیں گے۔

میں نے زندہ رہنے کا فن کیکھ لیا ہے۔ وہ لاہر واپس سے لوٹی۔

اور میں نے پھر اسے گھور کر دیکھا۔
کب لاکھ روپیہ کم نہیں ہوتا۔ آخر آپ نے یہ فریڈ کیوں کیا۔ کیا
موت چاہتے تھے؟
میں نے جواب دے دوں گی۔

یہ کوئی اچھی بات تو نہیں۔
کیا مجھے جینے کا حق نہیں۔ یہ تو صرف آپ جیسے لوگوں کے پاس
ہے۔

میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کت جیو۔ بلکہ زندہ رہنے کے لئے
میں راستہ ہموار کر رہا ہوں۔

اچھا کیا بات بتائیے۔ وہ بے تکلفی سے بولی۔
”سہیل بیٹے۔“ میں غور خواہ چڑھ چڑھا ہوا ہوتا تھا۔
آپ کی کیرئری کیا شاہی شدہ ہے۔؟

یہ کیوں پوچھا آپ نے۔؟
یہ آپ آپ کی رٹ چھوٹی ہے۔ جیسے پتہ نہ کہ کہ مخاطب کرتے
تھے۔ ایت کر، آپ کے منہ سے میرے لئے آپ نہیں سبوتا۔
میں سنا کہ کبھی مسکرا پڑا۔

اں تو آپ سہیل بیٹا نہیں کہ وہ شاہی شدہ ہے۔
ہیں۔

آپ کا مطلب یہ کہ لڑی ہے۔

طلاق شدہ ہے۔

اچھی بات ہے۔

کیا اچھی بات ہے؟
یہی کہ وہ طلاق شدہ ہے۔

کیا بات ہوئی؟

اپنی مسلمات کے لئے یہ بات پوچھی تھی۔ آپ سے۔

یہ تم کی بات ہے جو؟ میں ایک دم سے تسکینی سے کہتا ہوں۔

یہ کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ مجھے گھور کر بولی۔ اور میں شرمندہ سا ہو گیا۔

وہ سزا گیا تھا۔ اور ہماری مطلوبہ اشیاء میں پرچین کو چلا گیا۔ وہ

چائے بنانے لگی تھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سا بخار تھا۔ وہ اس

ماحول میں اجنبی نہیں لگ رہی تھی۔ گو ایک آپ کے بغیر چہرہ تھا۔

لیکن اچھا لگ رہا تھا۔ مجھے اچانک احساس ہوا یہ روکنے سے خواہ

مخافہ اپنا چہرہ بگاڑ رکھا تھا۔ وہ ایسی گلی گزری نہیں تھی کہ اس نے اسے

دھتکار دیتا۔

چینی کتنی پیس گئے آپ؟

دو روپے۔

اتنی زیادہ۔

ایک پتہ لیا کرتا تھا لیکن تہلاری باتوں نے کچھ ٹوٹا کر دیا ہے۔

تب وہ مسکرائی اور چائے بنا کر میرے سامنے رکھ دی

سرپوش ناشک جنسٹر

۹	۵	۵۵	۷۷
۵۲	۲۵	۹	۷
۸	۹	۳۶	۷۶
۵۴	۷۳	۵	۷

اس جنسٹر کو کلاٹر پر چھان سے لگو کر
نگاہاں سے دھو کر جس کے سانپ نے کھا
ہو۔ اس کو یہ عمل پھلنے سے ٹھیک ہو جاتا

ہے۔

اس جنسٹر کو گل کپڑے پر لگے اور مدھی کر کے قلعہ بنا کر دہنے ہاتھ میں باندھے
سے زہر اتر جاتا ہے۔

گرچہ سقہمبھن جنسٹر

۵۴	۱	۵۸	۷۷
۵۱	۷۲	۲۳	۵
۱۱	۸۵	۸	۷۵
۸۵	۷۸	۸۳	۸

اس جنسٹر کو روز اتوار کو بھون پر ہر
لگو کر جو عورت دہنے ہاتھ میں باندھے تو
اس کو ضرور ہی عمل وہ ملے گا۔

اس جنسٹر کو اتوار کے دن کلاٹر پر دہنے سے کلاہنج بنا کر عورت کے گلے میں
باندھے تو عمل ضرور ٹھیک رہے۔

دُشمن کا منہ سجانے کا جنسٹر

۱۶	۳۶	۱۵	۱۶
۶۳	۳۲	۳۹	۲۶
۶۳	۲۱	۱۱	۷۴
۴۵	۵۶	۵۲	۴۳

اس جنسٹر کو اتوار کے دن شتر کا
نام چلے سے کلاٹر پر لگو کر زمین میں ڈال دے
تو دشمن کے منہ پر سوجن آجائے۔

(۱) لوہے کی قم سے لکھ کر جو دس تو دشمن کا نہ ہو۔

گہمار کے برتن بگڑنے کا جنتر

۸	۵۶	۱	۳۵
۲۶	۴۳	۳۲	۶۳
۷۴	۱۱	۲۱	۶۴
۴۴	۵۲	۵۶	۷۵

(۱) توار کے دن اس جنتر کو کھد

کے پاک پر لکھنے سے برتن بگڑیں۔

(۲) اس جنتر کو نیلے کاغذ پر دھلی سے لکھ کر جس کد کے انوسے کے نیچے زمین میں گاڑ دیوے۔ اس کا ایک بھی برتن پکے نہ پلاوے۔

عورت کشتِ نوارن جنتر

۷۶	۵۸	۹	۵۴
۶	۴۲	۶۲	۱۵
۵۷	۷۲	۸۵	۱۱
۸	۳۸	۸۳	۵۸

(۱) اس جنتر کو گدے کی ہڈی پر لکھ کر

عورت کی کمر میں باندھے تو ٹھیک ہو۔

(۲) اس جنتر کو گدے کے چڑے پر

ہرے رنگ کی سیبی سے لکھے اور اس کو عورت کے رہنے کی جگہ پر بھی لکھے تو اس کو کوئی تکلیف نہ رہے۔

شتر و مھنے ناشک جنتر

۹	۴۴	۹	۵۱
۷۴	۴	۴	۵۲
۳	۲۸	۲۹	۹۱
۹	۵	۳۸	۲۵

(۱) اس جنتر کو دھندے کے پس

سے لکھ کر گدے میں باندھے تو مھنے نہ ہو۔

(۲) اس جنتر کو کاک کا دودھ لکھ کاغذ

پر لکھے اور سدھی کے مناجت پڑھاوے راتے تو کبھی بھی دشمن کی طرف سے ڈر نہ رہے گا۔

کٹا نچانے کا جنتر

۷	۴	۵۷	۳۲
۵۲	۵	۶۲	۵۲
۴۷	۵۴	۱	۱۱
۳۵	۸۹	۸۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو اتوار کے دن لکھنے

کے کان پر لکھے تو کٹا نہ جائے گا۔

(۲) اس جنتر کو سسٹھن سے راکھ

یا کسی پتھری کی کھل پر لکھے اور کٹنے کے گدے میں باندھ دیوے نو دھانچے لگے گا۔

(۳) اس جنتر کو سنہرے دن لکھ کر کٹنے کی دھم میں باندھے تو بھی نہ پائے گا۔

سربِ ناشک جنتر

۷۵	۷۵	۴	۹
۶	۹	۲۵	۳۵
۵۷	۶۲	۹	۸
۷	۵	۳۷	۵۳

(۱) اس جنتر کو ہلکی سے لکھ کر گھر

میں رکھے تو سانپ نہ آوے۔

(۲) اس جنتر کو نیلے کی بیٹ بھول

کر کیلے کے پتے پر لکھے اور گوشت کی ذموب دے کر اس پتے کا رس نکالے پھر اس پتے کے

دس کو سانپ کے دل پر چھوڑ دیوے تو سانپ بھاگ جائے۔

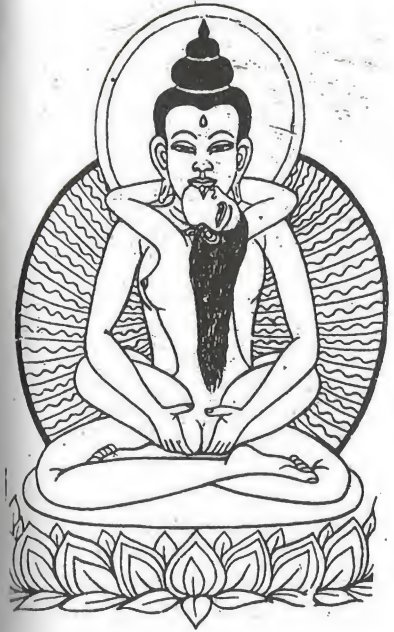
بخار توارک جنتر

۹۳	۴۴	۱۵	۴۶
۴۳	۴	۴	۵۲
۴۴	۲۸	۸۷	۹۱
۵۴	۵	۳۹	۲۵

(۱) اس جنتر کو بے بخار آتا ہو۔ اس

کے گدے میں باندھے تو بخار نہ ہو۔

(۲) اس جنتر کو کٹے سے کاغذ پر لکھ کر



نیلے کپڑے میں تھوپ بنادے اور اسے سر پہن یا مریضہ کے گئے میں باندھو۔ بخار جب اتر جائے اور تین دن تک نہ آوے تو کھول کر کوئیں میں ڈال دے۔

نظر مارن جنتر

۳۶	۱	۸۵	۸۵
۸	۹	۳۲	۲۵
۷۸	۷۲	۹	۵۵
۷	۵	۳۹	۸

(۱) اس جنتر کو کہنے کے چتر پر لگے اور تھوپ بنا کر بک کے گئے میں مسکوراؤ تھوپ کو باندھ دے تو اسے نظر نہ لگے پادیں۔
(۲) اس جنتر کو کوٹنے سے کہلو کے

آٹھ کا تھوپ بنا کر اس پر لگے اور بک کے کھیلنے وقت دگر سے باندھتے وقت ساتھ میں رکے تو اپنے کو کبھی بھی نظر نہ لگے۔

سر و سدھی جنتر

۶	۳۳	۹	۵۱
۳	۳	۲	۵۲
۸۷	۳۸	۱۷	۹۱
۹	۵	۳۹	۳۵

(۱) اس جنتر کو بھون چتر پر لگے دے ناخن سے لگو کر گوشت وغیرہ کی دھوپ دے کر بازو پر باندھ دے تو جو بھی کام کرے وہ سیدھ

(۲) اس جنتر کی بھیڑ کے دودھ کے ساتھ کاٹھ پر لگے اور اگر اسکندھ وغیرہ کی دھوپ دے کر کسی دھپل کے نیچے گاڑ دے تو سب کا سیدھ ملے۔

تجاری روگ جنتر

(۱) اس جنتر کو کاٹھ پر لگو کر تجاری دالے روگ کے بازو پر اوپر دھپل یا سنجر کے

۱۶	۱۵	۳۶	۱۶
۳۶	۳۳	۳۳	۶۳
۷۳	۱۱	۲۱	۶۳
۳۳	۵۲	۵۶	۳۵

باندے اور ٹھیک ہونے پر کوئی میں چھوڑ دے۔

(۱) اس کو کوئی پر سے کاٹنے کے کر کے ان کے ایک سے لکھ کر اٹھ گندہ کی دھوپ دکھا کر سر میں کی پاد پانی کے نیچے دبا دے تو ٹھیک ہو۔

مٹھے نوارن جنتر

۳۳	۱	۸۵	۸۵
۸	۹	۳۲	۲۵
۷۸	۷۲	۹	۵۵
۷۰	۵	۳۹	۸

(۱) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے میں اتوار کے دن باندے دے تو بچہ ڈرے۔
نفس اور خواب میں زہرہ کر چکنا بھی دور ہو جائے۔

(۲) اس جنتر کو کل کاٹھ پر تلسی کے پتوں کا سر نیکل کر اس سے گے اور جو ہلکے دوتا ہو اسے کرکھا کر جنگل میں دبا دے تو اس کا درد دور ہو۔

شتر و کھجھن جنتر

۷۱	۳۲	۹	۱۷
۸۵	۷	۳۵	۷۸
۲۹	۳۱	۱۱	۹۲
۵۷	۱۳	۳۳	۷۵

(۱) اس جنتر کو لوہے کی قلم سے کاٹھ پر لکھے اور ساتھ ہی اس میں دشمن کا نام بھی لکھ دے پھر اس پر جو تارے تو شتر و کھجھن ہیں۔

(۲) اس جنتر کو کاٹھ پر گدے کی لید سے لکھے اور ہڈی پر باندہ کر لپٹے شتر و کے ساتھ جلاوے تو اس کا کھجھن ہو۔

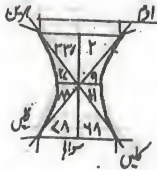
ٹڈی دور کرنے کا مٹر

اوم آمبر جنکلا تیر۔ انا۔ یہ جاناے ایک۔
ترکیب یہ اس کو کاٹھ پر لکھ کر جہاں غری ہو۔ جہاں پر آگ لگے تو غری بھاگ جائے۔

سنگھ باندھنے کا مٹر

اوم نموبیکل پکلا اکی مکمل میں کیلت بدعت جاناے جاہت جاہت۔
ترکیب یہ اس کو ایس بادل کے چھل پر پردہ کر شیر کے اوپر پھینک دے تو سنگھ بندھے۔

ڈاکنی کا جنتر



اس جنتر کو کھیر کی لکڑی کے کٹے سے بڑے پر لکھے۔ تو مست ڈاکنی لکھنے والے کے پاس سے بھاگ جاوے۔
(۱) اس جنتر کو لہو کے رس سے کندے کاٹھ پر لکھ کر سٹھان کے جگہ میں پتیل کے پنج کے نیچے کلا دے تو تمام ڈاکنی اس پر لوگ کرنے والے کے پاس نہ آوے۔

گتے ہوئے کو بلانے کا جنتر

اس جنتر کو رات کی دھل سے کاٹھ پر لکھے اور ہر ایک ہم کے پنج پر چپکا کر اس پر

زچہ خانہ اور اس کا انتظام

ہندوستان میں عام طور پر زچہ کے لئے ایک تنگ تارک مکرہ تجویز کیا جاتا ہے جو سخت ستر سخت ثابت ہوتا ہے۔ زچہ کو جو انارنگم اور صاف ستھرا کمرہ میں رہنا چاہیے سردیوں کے موسم میں اس کو گھٹے یا رساگا کر کے ۶ تا ۸ مہینے دائرہ مویشار تجربہ کار زچہ تک چھن خوش خوار صاف ستھری ہوا سکے ۶ تا ۸ اشے اور صاف جوں بہت ضروری ہے کیونکہ ماضی میں اکثر زچہ ہر تارک دایہ کر چاہیے کہ کار نامہ ماضی سے اپنے ماضی کو خوب مل کر دھونا چاہیے تاکہ کسی قسم کی غلطی نہ رہے پھر ہوتے ہی ضروری دوائے اگر روئے تو سمجھنا چاہیے کہ کسی قسم کی غلطی ہے اس حالت میں باز دوا کو آہستہ آہستہ حرکت دینا تاکہ یا کان میں پھونک مارنی چاہیے الیا کہنے سے پھر دوا تارک مکرہ سانس لینے لگتا ہے۔ اگر پھر نہ روئے تو مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

نطفے میں مال باپ کی مشابہت

نطفے میں جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس شخص کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جس کا وہ نطفہ ہے۔ اعضاء و شکل صورت مزاج اور خیالات بھی ویسے ہی ہوتے ہیں بلکہ بعض صفات تو اولاد کی اولاد تک پہنچتے ہیں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو صفات باپ دادا میں پائی جاتی ہیں وہ بیٹوں اور لڑکیوں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً مال کے سپر کی جھڑی تو بچہ کی بھی جھڑی اٹھکیاں ہوتی ہیں یا ایک ناک میں بولتے ہیں تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کا بیٹا بھی ویسے

۳۸	۶۵	۱۰	۲۱
۵	۶۳	۶۲	۱۶
۳۵	۵	۸۱	۹۱
۸	۶۹	۲۸	۵۸

کون سے نام لگیا ہوا کوئی نام لگائے
(۱) اس پر مقرر کئے ہوئے کوئی نام
تکب کی مٹی لے کر بگڑ کے پتے پر لگو کر
آنے والے کی دماغی کلا سے تودہ نرہا
کے۔

پشو کا دودھ پڑھنے کا مہتر

اوم مل مل حمار ہائی مہل داٹھ۔ اوس نشق شہر مہر داٹھک دھمک سواہا۔
ترکیب۔ اس مہتر کو پڑھ کر اپنی کلنی آگ کو گل دے مرن سینگ دے تو دودھ پڑے۔

کان درد کی پھونک کا مہتر

او ٹکٹک پمار دھانور دھارم پوٹیش کر کار کار پات پات مہار مہار مار کار مار سا پنا۔
اوتش کر گا۔ پھر دوسرا ایشور واپ۔
ترکیب۔ سانپ کی باندھی راج سے اکیس بار اس مہتر کو پڑھ کر
جھاڑے دیسے راج کان سے لگا دے تو سب طرح کا روگ جاوے۔

کنڈھ کشٹ نوارن مہتر

اوم نوبار سہار اوتش کر گا دھانی کرانی کاٹھاکا پیر دیان مہیلن اوم اوالو
ترکیب۔ اتر دشا میں پڑھ کر کنڈھ کشٹ نوارن کی گاس کو اس مہتر کو پڑھ کر مرن کو
دینے سے کنڈھ کشٹ کی بادھا دور رہتی ہے۔ گاس مرن لینے کے لئے جھولا لگتا ہے۔

ہی سرے کا بعض ماں باپ بہرے ہوتے ہیں ہرنٹ کچا ہوا ہر تہے تو ایسی
اوناد میں بھی یہ عیوب پائے جاتے ہیں ایک شخص کو سوتے وقت دائیں ٹانگ
بائیں ٹانگ پر رکھنے کی عادت تھی اس سے جڑ پا کا پیدا ہوا اس میں بھی یہ عادت
موجود تھی اور اس بات کو عام طور پر سب جانتے ہیں کہ گہری سوزناک اور
آتش زدہ والدین کے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی ہے ان کے جسم میں انکا نہر
موجود ہوتا ہے ان کے علاوہ تیدق مرگی ہسٹریا اور یاگل پن وغیرہ امراض
میں مبتلا ہوتے ہیں۔ والدین کے ہاں بھی جو اولاد ہوتی ہے ایسی ان
امراض کا مادہ موجود ہوتا ہے۔

نشہ بازوں کی اولاد

نشہ باز آدمی کے ہاں اچھی اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اس کی وجہ یہ ہے
کہ نشہ اشیا استعمال کرتے ہوئے دیر چ یا تو تشنگ ہوتا یا پھر بے تابا جاتا ہے
اور دیر کے کمزور ہونے کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاسکتا جو لوگ کثرت
سے نشہ اشیا استعمال کرتے ہیں انکے ہاں اول تو اولاد ہوتی ہی نہیں
اور اگر اولاد پیدا بھی ہو جاتے تو وہ کمزور اور دائم المریض ہوتی ہے اور
اس کی عمر نسبتاً کم ہوتی ہے طبع کی رو سے نشہ کی حالت میں اول تو حمل بڑھتا
ہی نہیں اور اگر بڑھ بھی جائے تو نطفے کے ناقص ہونے کی وجہ سے اولاد
میں کوئی نہ کوئی عیب دائمی رہتا ہے مثلاً مرگی جنون یا گل پن اور ایسی قسم کی کئی بیماریاں

دن کے وقت جماع کرنے والوں کی اولاد

جولہ جران دن کے وقت ہم محبت ہوتے ہیں وہ مستی غلطی کرتے ہیں دن

میں آفتاب کامل ہوتا ہے زیادہ طاقت مرکب ہوتی ہے اور انسان کمزوری کا
شکار ہر حال میں عمر کم ہوتی ہے اور اگر دن کے وقت جماع سے نطفہ بڑھ جائے
تو اولاد بے عزت بے شرم بد عین اور بد شکل پیدا ہوتی ہے دن کے وقت تو
جماع ممنون ہی ہے اور جو لوگ دن کے وقت جماع میں مشغول ہوتے ہیں وہ سخت
غلطی کرتے ہیں رات کے وقت بھی جسم پر کپڑے کا ڈھنسا ضروری ہے بالکل
برہنہ ہو کر اس فعل کا انجام دینا بے شرعی اور بے حیائی ہے اور اگر اس حالت
میں عمل بڑھ جائے تو بے حیا اور کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے برطانی خیال سے
بھی یہ منع ہے جس کو ہر وقت سرد ہوا سے بچنا چاہیے اسوقت تک نام عصبی
میں سخت بھیمان پیدا ہوتا ہے بعض آدمیوں کو سیدہ آنا ہے جو لوگ کمزور
ہوں انہیں ہوائے کالیفینا اندیشہ ہوتا ہے ان اوقات فالج بھی ہو جاتا ہے۔

خوبصورت اور تندرست اولاد پر راکر نیک طرزِ رفتہ

شادی کا مقصد نسل انسانی میں اضافہ کرنا ہے لیکن محبت سے کمزور در
دائم المریض اور کم صورت بچوں کے مقابلہ میں وہ ایک تندرست توانا اور بڑے وقت
میں اولاد کا پیدا ہونا لاکھ درجہ بہتر ہے یہی کوڑا حسن حاملہ نہیں کمزور بچے پیدا
کے لہجوں کی تعداد بڑھ جائے ایسی اولاد پیدا کرنے کا چاہیے جو خاندان کا نام روشن
کے اور ملک و قوم کے لئے مفید ہو۔

تندرستان میں حمل ایک اتفاقیہ ہوتا ہے مگر کرنا ہے جو اس غرض سے
عمل جنسی کرتا ہو حمل میں آئندہ نسل کی بنیاد پڑے جس کا قیام اس وقت
کے چاہیے جب کہ مرد عورت دونوں کی صحت درست ہو اگر دونوں میں سے
ایک کی بھی صحت خراب ہے تو اس کا اولاد پرہیز برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً

فرائض کی ایک حسین و جمیل عورت کے کالاکھوتا پیر پیدا ہوا۔ مشورہ کی بڑی پریشانی برائیاں تک کہ معاملہ عدالت تک پہنچا۔ عدالت نے حقیقت کے لئے ڈاکٹر مقرر کیے۔ خوب جھان کی گئی تو معلوم ہوا کہ حاملہ کے کمرے میں ایک جتنی کی تصویر تھی جس پر اکثر اس کی نظر پڑتی تھی جس کا اثر پیٹ میں بچے پر پڑا اور ایک گری جیٹ لڑکی کے ہار کالاکھوتا ڈاکٹر پیدا ہوا۔ حاملہ کے کمرے میں نیک بہادر اور خیر بصورت انسانوں کی تصویریں آویزاں کریں تاکہ نیک بہادر اور خیر بصورت اولاد پیدا ہو۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جلیان بادشاہ کی بیگم حمیدہ بانو ایک دفعہ قلم سے اپنے ہاتھوں کے طوے پر پھول بناری تھی بادشاہ نے بیگم سے اس کی دیر پر بھی قواس نے جواب دیا میں جانتی ہوں جو بچہ پیدا ہوا اس کے پاؤں پر یہ نشان دلیے کا دلیا موجود ہو۔

اس واقعہ کے نکتے سے ہمارا مطلب یہ ظاہر کرنے کے ماں باپ جس قسم کی اولاد چاہیں پیدا کر سکتے ہیں خصوصیت کیساتھ حاملہ کو حمل کے دنوں میں نہایت نیک پاک خیال رکھنے چاہئیں جس قسم کے خیالات ہوں گے اسی قسم کی اولاد پیدا ہوگی حاملہ کے کمرے میں پریم پرز رنگوں کی تصویریں دکھائیں حاملہ کو نیک اور بہادر پرز رنگوں کی کہانیاں سنائیں حاملہ کو مذہبی گرتھوں کا پارٹ کرنا چاہیے اور اپنے خیالات کو دھرم کی طرف لگانا چاہیے اس سے نیک اور اعلیٰ اولاد پیدا ہوتی ہے۔

مباشرت کے وقت اگر کمرے میں صفائی ہو تو بصورت تعادیر ہوں پلنگ اور لمبیز دل پسند ہو تو اولاد تندرست اور خوبصورت پیدا ہوتی ہے اگر مکان کے ارد گرد گندہ ہو کر وہ بلا بکلیا ہو تو اولاد بھی مکروہ صورت پیدا

بائنسٹ کے وقت نسل و ناکام ہے اور اصل عظیم گیات ہے۔ بچہ یقیناً کمزور اور اہم المرضی ہوگا اور یقیناً تب محض میں مبتلا رہے گا اگر والدین بہن ہیں تو بچے میں عورت کمزور اور بیمار ہوتے ہیں اگر محبت کے وقت والدین کے دل پر کوئی خوف طاری ہو تو یقیناً بچہ بڑھل پیدا ہوگا۔

جوانی تندرست اور خوبصورت اولاد چاہتے ہیں وہ اس لذت کو نہ کریں کہ اسے اولاد پیدا کرنے کے لئے سزاخام دیں جماع کی زیادتی سے اپنے قومی کمزور نہ کریں کمزور والدین کی اولاد بھی یقیناً کمزور اور بد صورت ہوتی ہے کسی غم اور نشے کی حالت میں حمل عظیم ہے اور اس سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ناقص اور کمزور ہوتی ہے یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ انزال کے وقت جیسی صورت کا تصور ہو بچہ اسی صورت کا پیدا ہوتا ہے جو شکل اور صورت تصور میں رہی بچہ کی صورت اسی کے موافق اور وہ بچہ بھی قریب وہی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ بیگم جالینوس سے کسی نے پوچھا کہ ایک ماں بد شکل اولاد پیدا ہوتی ہے علاج تجویز کیجئے انہوں نے کہا کہ مباشرت کے وقت لمبیز پر خوبصورت لباس اور اس طرح رکھو کہ ایک پاؤں کے پاس ہر ایک جسم کے پاس دامنہ جانب اور ایک جسم کے بائیں جانب تعادیر اس طرح رکھو کہ مباشرت میں بیوی کی نظر ان سے مسلسل ہٹے اس کے مال نہایت خوبصورت ہلکا پیدا ہوا۔

ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے کہ عورت کے سلفے تندرست بچے کی تصویر اس طرح رکھی جائے کہ مباشرت کے وقت بخوبی دیکھ سکے جو اولاد پیدا ہوگی وہ نہ صرف تندرست اور خوبصورت ہوگی بلکہ اعضاء کے اعتبار سے اسی بچہ کے مشابہ ہوگی۔

خرصورت اولاد پیدا ہوتی ہے اس اصول کی صداقت میں کوئی شک نہیں کہ ماں اولاد کو جیسا بنا چاہے بنا سکتی ہے بچے کی تعلیم ماں کے پیٹ سے شروع ہے ایام حمل میں اگر ماں کے خیالات نیک اور اعلیٰ ہوں گے تو بچہ بھی انہیں خیالات کا پیدا ہوگا۔

سنسکرت کتب کا خلاصہ سنسکرت میں اس طرح مکھ ہے جھگڑا افساد کرنے والی عاملہ کے

ماں جراثیم پیدا ہوتی ہے اس کا شرکامادہ ہوتا ہے ۱۰ اگر حاملہ دھن دھن جمع کرنے کے خیال میں غلطیاں ہو تو اس کے ماں جوڑ کا پیدا ہو گا وہ ہمیشہ دولت کا طالب رہے گا اگر حاملہ دوسرے کے مال کی خواہشمند ہوگی تو اس میں حمل کا مادہ زیادہ ہوگا مہر و منت غم و فکر میں رہنے والی عورت حاملہ کے ماں ڈر لک کمزور اور جلد مرنے والی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ مگر حمل کی حاملہ ہم بہتر ہوگی تو اولاد بے جا اور بے شرم ہوتی

۱۱ حاملہ کی حالت میں مذاہمت نقصان دہ ہے روئے والی حاملہ کے ماں بوز اولاد پیدا ہوتی ہے اس کی آنکھوں میں کچھ نہ کچھ نقص رہتا ہے ۱۲ اگر حاملہ سمیت اور زیادہ سونے کی عادی ہو تو اولاد سست کاہل اور بیوقوف

پیدا ہوتی ہے ۱۳ حاملہ نمک زیادہ کھائے تو اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے۔ ۱۴ حاملہ کھڑائی اور غول میں تیزی پیدا کرنے والی اشتیاد کا استعمال

کثرت سے کرے تو اولاد کا خون خراب ہو جاتا ہے اور کمزور پیدا ہوتی ہے ۱۵ کڑوی چیز کھانے والی حاملہ کے ماں ذیلی پٹنی اولاد پیدا ہوتی

ہے۔ جو چیزیں زیادہ کھانے سے جو جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اگر وہ چیزیں حاملہ کثرت کھائے گی تو یقیناً وہی امراض یا ان کا

ہوتی ہے چنانچہ ایک ہی والدین کے بچے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہوتے ہیں ایک خوبصورت دوسرا بد صورت اس کا دھرم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ مباشرت کے وقت ان کے والدین کی جسمانی اور ذہنی حالتوں میں فرق تھا جس کا اثر اولاد پر پڑنا چاہیے تھا اولاد اپنے والدین کا ڈر ہو جاتی ہے محبت کے وقت والدین کی جو حالت ہوگی اسی اولاد کی ہوگی خدائے مدد عزت کے تحفے کا مقصد بھلائی ہے نسل نکاح سے ہمیں اس

مقصد کو بڑا کرنے کیلئے سوچ سمجھ کر کام لینا چاہیے نہ کہ اندھا دھند محض شہرت کے نشے میں پاگل ہو کر۔ جی جی یا مشغول ہو گئے خند گھسنے

پیشتر تیار کرنی چاہیے اور جماع سے پہلے ضروری احتیاط کرنی چاہیے صفحہ معصوم راہے پر پورا پورا عمل کریں اگر بیوی کی رضامندی کے خلاف محبت

کی جائے اور اس وقت حمل قرار پایا جائے تو ناقص اولاد پیدا ہوگی طلب کی دوسرے بہتر حمل اور بہتر اولاد کے لئے ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک

جذبیے میں ڈوبے رہیں۔ مضبوط اور خوبصورت اولاد پیدا کرنے میں حاملہ کی خوراک کو بھی دخل

ہے اگر زود ہضم مرقی اور جزو بدن بننے والی غذائیں استعمال کی جائیں تو مضبوط اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے حاملہ کو دودھ کھنی مکھن مکھن اور دوسری

بہضم شاد غذائیں ضرور استعمال کریں اور خصوصاً سفید رنگ کی اشیاء مثلاً کبیرا انجور سیب چاول چھٹی لکھی دودھ مکھن وغیرہ تو بہت

مفید ہیں ان کے استعمال سے مضبوط اور خوبصورت اولاد پیدا ہوتی ہے اس اصول کی صداقت میں کوئی شک نہیں کہ ماں اولاد کو جیسا بنا چاہیے بنا

سکتی ہے بچے کی تعلیم ماں کے پیٹ سے شروع ہوتی ہے۔ ایام حمل

کوئی تبدیل شدہ مومن اولاد میں ناممکن ہے کالی چیزیں کثرت سے کھانے والی عورت کے ہاں کالے رنگ کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

بچوں کی تربیت دراصل بچوں کی تربیت ماں باپ کے پیٹ سے شروع ہوتی ہے جس قسم کے خیالات

ماں کے بول گئے وہی خیالات نہ کہ بچہ دنیا میں آتا ہے دنیا میں سننے نامی انسان ہونے میں ان کو سیدنا رحل میں اعلیٰ تعلیم حاصل ہوتی دیرا مہنور اور سراجی کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں براہ چین کرتھوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سراجی کی ماں اپنے بچوں کو بہادر بنانے کی آرزو نہ تھیں چنانچہ وہ تل کے دل میں ان پر عمل پیرا رہی جس سے بچہ کے دل پر بہادری کے نقوش ہوں اس کا گھر بہادر دل کی قصا دیر سے آراستہ تھا اس کے علاوہ وہ بہادر انسانوں کی کہانیاں سناتے تھے بولیں اناجی یوہا کے نام سے مشہر تھا۔

اس نے بہادری میں، تباہی میں نام پیدا کیا جب وہ ماں کے پیٹ میں تھا اس کی ماں خاندن کے ساتھ میدان جنگ میں تھی اور امور جنگ میں دلچسپی لیتی تھی لارڈ پرنس سکاٹ لینڈ کا مشہور شاعر ہوگڈراہے اس کی ماں کو گلیڈیون کا بہت شوق تھا حمل کے دن نہ بدادہ خدمت کے وقت اکثر گایا کرتی تھی اس کا اثر بچہ پر پڑا اور وہ نامور شاعر بن گیا۔

پیدا ہونے کے بعد بھی بچے کا بگارا ناسنوں نہ والدین کے اختیار میں ہے بچہ کو جیسے اخلاق کی توجہیں پھر دینا شروع کیا جاتا ہے۔ اس کے دل میں ہی اخلاق بوجاتے ہیں۔ تربیت وہ چیز ہے جس کا اثر بچوں کی فطرت پر بہت زیادہ پڑتا ہے۔

جس طرح بچہ والدین کو دیکھ کر بولتا اور چلنا سیکھتا ہے اسی طرح وہ جو کچھ اپنے ماں باپ کو کرتے دیکھتا ہے وہی ہی خود کرنے لگتا ہے۔ والدین کی اپنی اولاد کی نگرانی کرنی چاہیے بچے کا مثال نرم چنبی کی ہے جس کو ہر طرف موڑ سکتے ہیں مگر خشک ہونے کے بعد ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے بچہ ہی میں اپنی اولاد کے انتہائی عزیز کی نگرانی کرنی چاہیے اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو سستی، فغول خرچی اور بد چلنی یا کسی بری عادت کا تذکرہ کرتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں یہ اس کا اپنا قصہ ہے اس نے اپنی اولاد کو اچھی تربیت نہیں دی اگر ایک شخص اولاد کے طریقہ تربیت سے واقف ہے اور اپنی اولاد کو اچھی تربیت نہیں دی اگر ایک شخص اولاد کے طریقہ تربیت سے واقف ہے اور اپنی اولاد کو نیک تربیت دیتا ہے تو کوئی جرمین اولاد نیک نہ ہو تو یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کی آمد و زندگی کا انحصار والدین پر ہے جو آج بچہ ہے تو کل باپ ہوگا اگر بزرگی میں اس کا نام NEFOTKORPMAK ہے اگر آج بچہ کی تربیت نیک نہ ہوئی تو وہ کل اپنی اولاد کو نیک نہ سکھائے گا اس کی اولاد بھی ویسی ہی ہوگی جس خاندان کا نرسز ہوتا ہے اگر اس کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق اور مالی تباہی کا سبب یہ ہے کہ اس میں بچوں کی تربیت سے بے جا روای کی گئی تھی۔

جب ایسے بچے جوان ہوتے ہیں اور روزی کمانے کا وقت آتا ہے تو وہ ناکام رہتے ہیں کیونکہ یہ چھٹی اور چھٹا کشتی کا ماہ ان میں بچہ میں پیدا نہیں کیا جاتا جو دنیا میں مہمانی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اپنے دماغ پر غور کرو اپنے بچوں کو نیک عادتیں سکھاتے ہیں تبس جتنی بھی محنت کرنی پڑے ضروری ہے بچہ میں آپ کی اصل جائداد ہے جو والدین اپنی اولاد کو بطور ترقی

میں دیتے وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے خاندان کی قبر کھودتے ہیں بچپن میں یہ کی تربیت اس وقت شروع ہوتی ہے جب ماں کے پیٹ میں ہو حاملہ کو خوش رکھتے بار بار رگ اور بزمگن کی کہانیاں سناتے اور ان کے قصا ویر عالمہ کے کمرے میں آویزاں کرتے ہیں زود صبح و پسند اور صحت بخش غذا میں اشغال کرتے ہیں اور حاملہ کو کبھی رنجیدہ یا غلغلہ میں نہیں مرنے دیتے دراصل یہی وقت بچے کو نیک اور اعلیٰ تربیت دینے کا ہے جس قسم کے خیالات ماں کے ہول اسی طرح کا بچہ پیدا ہوتا ہے اگر ماں کے خیالات اچھے نہیں تو اولاد کے خیالات بھی اچھے نہیں ہو سکتے۔

بچے کی خوراک بچے کے در رفتی غذا ماں کا دودھ ہے اس سے بڑھ کر اس بچے کے لئے کوئی نعمت نہیں۔ اب تک کوئی کیمیائی مرکب تیار نہیں ہوا جو ماں کے دودھ کا مقابلہ کر سکے مگر ماں کے دودھ کے بدل ضرور موجود ہیں اور ان میں سے بہتر ماں کا دودھ ہے لیکن جس حالت میں ماں کا دودھ ہو اور ماں کو کوئی خاص بیماری نہ ہو تو بچے کے لئے اپنی ماں کا دودھ سب سے اچھا اور مفید ہے اس لئے شروع شروع میں بچہ اور زچہ دونوں کو ناملہ سے کیونکہ جبکہ دودھ میں بعض اجزاء ایسے ہونے میں جو بچہ کے حق میں خاص اثر رکھتے ہیں اور دودھ کا نکاس سے ماں کے اندرونی اعضا میں اس قسم کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ بہت جلد ستر کر اپنی حالت پر آ جاتے ہیں۔ سب سے پہلے کچھ بچے ہیں کہ عورت کی چھاتیوں اور اعضائے مخصوصہ میں اگر گہرا تعلق ہے چھاتی سے بچے کو دودھ پلانے کا اثر ہوتا ہے کہ رسم اپنی جگہ پر آ جاتا ہے لیکن اگر بچہ کی ماں اندر کمزور ہو تو ضروری ہے بچے کو کسی اور طریقے سے

بچے کو کسی اور طریقے سے دودھ پلانا چاہیے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے۔ دس بارہ گھنٹے کے بعد جب عورت کی طبیعت بحال ہو تو گرم پانی سے چھاتیاں دھو کر اور ہر ایک انسان سے قطرے دودھ لگا کر بچہ کو پلائیں فوراً بچہ کو پلائیں فوراً دودھ پلانا بچہ کے لئے مفید صحت ہے کیونکہ اس وقت اول زچہ کی طبیعت بحال نہیں ہوتی اور دوسرے اس کے خون میں بچہ کی ہوتی ہے بچے کو دودھ پلانے کے اوقات مقرر ہونے چاہیں بعض ماںیں شروع ہی سے بچہ کو بری عادت ڈال دیتی ہیں صوبت بچہ روئے تو اسے دودھ پلا کر خاموش کر دیتی ہیں اس سے بچوں کا معدہ خراب ہو جاتا ہے اور بارہ مضمی کی شکایت ہو جاتی ہے جب تک بچہ ماں کا دودھ پیتا رہے اس کی صحت کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ دودھ چاول کچھڑی والی پھلکا تہہ کاہیاں اور پھل بہتر ہیں خوراک ہے۔

بیماری رنجہ عہد کے وقت بچہ کو دودھ نہ پلائیں دودھ کے اندر مضر اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں جو کبھی کبھی بچے کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ مائے کے وقت بچے کا جھولا یا چار بانی ماں بچہ کے لئے تازہ ہوا کے پتنگ کے پاس ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا کافی انتظام ہو۔ دن میں موسم کے لحاظ سے برا دن میں ہو تو زیادہ بہتر ہے جہاں کثرت سے تازہ ہوا اور روشنی دونوں مل کر ہی زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں جب تنہا بچہ سانس لیتا ہے تو کچھ ہوا اپنے پیچھڑوں میں لے جاتا ہے۔ ہوا میں دھوکہ کی گلیں ہوتی ہے اور وہ کھلی ہوا میں ہوتی ہے بچہ جب بھیڑھے میں لے جاتا ہے۔ تو خون جو جسم میں گردش کرتا ہے اور اس کی گردش

مال جان ہو جاتا ہے اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور مال کی صحت بھی
اور وہ خشکی مادی کی رستی ہے ان مالوں کو دیکھ کر ہمیں غصہ ہوتا ہے کہ
ان کو خود اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ بڑے جالاڑ پیارے بچہ اور مال
دونوں کی رست اور تندرستی کے لیے دیکھ رہے ہیں۔

بچوں کی پرورش مال کا ایک ضروری فرض ہے مال کو اپنی اور اپنے
بچوں کی صحت اور شوہر کے آرام و آسائش ٹھہر کر دیکھ بھال غرضیکہ تمام
دنیاوی ضروریات کو مد نظر رکھ کر پرورش اولاد کے صحیح طریقے اختیار کرنے
چاہئیں یہ امر خاص طور پر توجہ کے لائق ہے کہ اگر مال کی صحت درست
ہوگی تو بچہ بھی تندرست رہ سکے گا مال کی صحت پر بچہ کی تندرستی کا انحصار
سے جیسی پرورش و تربیت مال اپنے بچے کی کر سکتی ہے کوئی حرص یا آسائش
کر سکتی بشرطیکہ مال کو بچوں کی پرورش کے صحیح طریقے معلوم ہوں۔

اگر بچہ علیحدہ سونے کا عادی ہو تو مال بچہ دونوں کو پورا پورا آرام
آسائش دے سکتا ہے اور دونوں کو صحت سی تکلیفوں سے نجات مل سکتی ہے اگرچہ
بیمار ہو تو مال نہایت تیزی سے تیمارداری کے فرض کو انجام دے سکتی ہے
اور مال کو اپنی بیماری میں بچہ کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے کیونکہ بچہ ضرورت
سے زیادہ مال کے پاس رہنے کا عادی نہیں ہوتا گھر کی دیکھ بھال بٹام کو
میر و تفریح ملنا لانا غرضیکہ کسی کام میں بچوں کی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی
سہراں کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو ابتدائی سے علیحدہ سونے کا عادی بنائے
اگر بچہ میٹھے سے مال کے علیحدہ سونے کا عادی ہے تو شروع شروع میں کمی راتیں
بے چین رہے گا اسی دوران میں صبر و استقامت کے ساتھ کوشش جاری رکھی
جائے تو امید ہے کہ بچہ علیحدہ سونے کا عادی ہو جائے گا مگر یاد رکھنا چاہیے

کی وجہ سے گندہ ہو جاتا ہے وہ آکسیجن سے صاف ہو جاتا ہے اس لیے
جراثیم تک نہیں پہنچتے۔ بچوں کو تازہ ہوا میں رکھنا چاہیے بعض مائیں جب بچہ
ہو جاتا ہے تو کھینچوں پھروں وغیرہ سے بچانے کا خیال سے اس کے منہ پر کپڑا
ڈال دیتی ہیں اور بے فکر ہو جاتی ہیں مگر یہ کپڑا ڈال دینے سے ہوا کا گندہ
حیچے کی ناک تک نہیں ہو سکتا اور جب ہوا کو پیچھے ڈال میں ملے جا کر باہر
نکلتا ہے تو آکسیجن کی بجائے ایک اور گیس کو کاربن ڈائی آکسائیڈ کہتے ہیں
باہر نکلتی ہے یہ گیس زندگی کے لئے زہر قاتل ہے کیونکہ یہ کپڑا ہونے کی وجہ
سے تازہ ہوا کا راستہ نہیں دیتا اور بارہا دہری گندہ ہوا پیچھے ڈال میں جا رہی
سے سخت نقصان پہنچتی ہے جب بچہ ہو جائے تو اس کے منہ پر کسی قسم
کا کپڑا نہیں ڈالنا چاہیے۔

بچہ کے لئے علیحدہ چار پائی

پیدائش کے دن بچہ کو علیحدہ سنانا چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے اس
کا عادی ہو جائے بعض مائیں بچوں کو علیحدہ سنانے سے ڈرتی ہیں اور
یہ اندیشہ کہ علیحدہ سونے سے بچہ کو سردی وغیرہ کا خطرہ ہے بالکل بے
بنیاد ہے اکثر مائیں بچے کو ہر وقت چھٹائے رکھتی ہیں اور رات کو بھی ہنسن
پر اپنے ساتھ سلاتی ہیں حالانکہ یہ تندرستی کے لئے سخت مضر ہے تحفہ میں
صبح سے شام گندے سے لگے ہوئے ہیں رات کو بھی مال کے پیلو میں بچہ
نہیں آتی جہاں مال کسی ضروری کام کے لئے اٹھی اور اپنے ندر و کر
سار گھر سر پر اٹھائی لیا ہو نہ صرف مال کے لئے بلکہ سب گھر والوں کیلئے

کہ تندرستی کے عام قاعدے مثلاً غل غل خوراک ہر کام میں اوقات کی پابندی اور پورا پرور اعلیٰ کرنے سے فائدہ بخش نتائج نکلتے ہیں اور بچے کی صحت روز بروز ترقی کرتی ہے اسی حالت میں باقاعدگی قائم رکھنی ضروری ہے

دودھ بڑھانیکا قدرتی طریقہ

بعض عورتوں کے پستانوں سے بہت کم دودھ آتا ہے انہیں چاہیے کہ خود دودھ کا استعمال کریں زرد پھم غذائیں کھائیں گرم سراج عورتیں جو کبابانی اور یا ناک کا ساگ اور سرد سراج والی شیریں اور چکنی غذائیں استعمال کریں گا: بکھانے سے بھی دودھ بڑھ جاتا ہے۔ گاجر کا سلو بہت مفید ہے۔ سوٹف کا کٹھن بھی فائدہ مند ہے۔ دو تین قورے بنوے کی گڑھی کا آٹا دودھ میں کھیر کی مانند پکا کر صبح و شام استعمال کریں ہمیشہ خوش خورا رہیں۔ غم نہ پاس نہ آنے دیں جبکہ لڑکیاں اور بچت کریں اس سے دودھ خود بخود آکر آتا ہے۔ اگر دودھ زیادہ کرنا ہو تو غلام کر دینی چاہیے اور زبرد کو مرکز میں بکوی پستان پر پیپ کرنا بھی بہت مفید ہے۔ اگر دودھ زیادہ گاڑھا ہو تو نوہیدہ اور زورفا پانی میں ابال کر سکین بزدلی ملا کر پینا بہتر ہے اور غذا کے لیے پکڑی دودھ چاڑی جلد کی روٹی نیم بریاں لاندے کی زردی وغیرہ استعمال کرائیں اور دودھ غم جائے اور درد ہو تو گرم پانی میں کڑا بھگو کر پستانوں کے سروں پر غوثنا اور گرگٹیل کی مالش کرنا بہتر ہے۔

دائی کا دودھ

اگر بیماری کی وجہ سے ماں کا دودھ ناقص ہو تو بچے کو مال کا دودھ پلانے کی بجائے کسی نیک چلن اور خوش صورت عورت یا دایہ کا دودھ پلایا جائے جس

کا پنا پیہ بھی اتنی ہی عمر کا ہو دودھ کے ساتھ دودھ پلانے والی عورت کے اخلاق اور خیالات بھی بچے میں سراٹھ کر سکتے رہتے ہیں۔ اگر دایہ بد اخلاق مل جائے تو یہ شرط توڑی ہوئی مشکل ہے۔ کہ دایہ کا بچہ بھی اسی عمر کا ہو کہ ننھے بچے کی ماں کا دودھ بھکا اور پتلا ہو جائے۔ آہستہ آہستہ سلقا بنانا کڑھا اور لی تھوڑا بونا جاتا ہے۔ مجبوری اور لاچارگی کی حالت میں اپنے بچے کو کسی دودھ خور کا دودھ پلانا چاہیے بعض کے دودھ سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس میں روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے جو بچہ کے لیے مفید نہیں ہوتا۔

بچے کو دودھ پلانے کے متعلق ضروری احتیاطیں

ماں کا دودھ بچے کیلئے قدرتی غذا ہو نیکی باوجود بچوں کی کمزوری اور بیماری یا موت کی وجہ عام طور پر دودھ پلانے میں بے احتیاطی ہوتی ہے۔ بے احتیاطی دودھ پلانے میں ہوریاں کے اپنے کھانے میں دونوں صورتوں پر پراثر پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے بچے کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

دودھ پلانے سے پہلے پستانوں کے سروں پر روزانہ نیم گرم پانی سے اور کبھی کبھی گرم پانی اور کالڈ ملا کر جو ناچاہیے تاکہ چھان کا میل اور پسینہ دودھ کے ہمراہ بچے کے منہ میں نہ جا سکے اور اس طرح دودھ پلانے سے پہلے بچے کے منہ کو بھی صاف کر دینا چاہیے اور دودھ پلانے سے پہلے دودھ کی چند بریدیں کیجے گرم دینا چاہیے تاکہ دودھ پلانے سے گوشت میں سے گرم دودھ پلانا بہتر ہے۔ دودھ خور کے وقت پیرا افتدال سے پرہیز کیا جائے نہ بہت زیادہ اور نہ بہت مختصر شارات کو بہت زیادہ

بیمار: دودھ کم دینا یا یہ بعض مائیں بچے کو روک دیتے ہیں اسے فوراً دودھ
 دینے لگتی ہیں۔ اور اگر وہ نہ پئے تو جبراً کھول دیتی ہیں۔ خواہ وہ کتنا اور
 ہی سبب سے روکنا ہو یہ بہت مضرت ہے کہ بچہ مکہ نہ لے اکثر زائد وہ
 دودھ پانی پینے پر بدستھی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سبب تک بچہ گور میں ہو
 عورت کو مرد کے پاس نہیں جانا چاہیے اور اگر اسے غلطی کبھی ہو جائے تو
 اس حمل کے بعد کم از کم دو گھنٹہ تک بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے یہ
 چھ مہینوں میں دن کے وقت بچے کو دودھ گھسنے کے بعد دودھ پلانیں
 تین ماہ کی عمر تک بچے کو صبح ۶ بجے سے شام ۶ بجے تک ہر دوسرے
 گھنٹے اور پھر شام کے سات بجے سے ۱۰ بجے تک ۱۰ بجے کے بعد دودھ
 پلانا چاہیے۔ چار ماہ سے بچے کو صبح ۶ بجے سے شام ۶ بجے تک ۲ بجے
 گھسنے کے بعد اور رات کو صرف ۱۰ بجے تک تین تین گھنٹے بعد اس طرح
 بچہ تندرست رہے گا اور دودھ معیض بھی کر سکے گا۔ دودھ پلانے وقت
 دونوں چھاتیوں سے یکساں پلانا چاہیے۔ بچے کے دانت نکلنے سے
 پہلے سوائے دودھ کے ہر کچھ بچہ بد دبی ولادت سے درمختار پیشتر
 اگر میں اپنے لبتا نوں کو دودھ نہ نیم گرم مائی سے جس میں چند نوں دبی
 شراب کی ملائی گئی ہوں دھو ڈالا کرے۔ تو دودھ بھی ٹھیک وقت پر
 اترے گا اور چھاتیوں میں دلم درد سوزش یا زخم وغیرہ پیدا ہونے کا
 بھی کوئی خطرہ نہ رہے گا۔

اگر آپ بچے کی صحت پر برقرار رکھنا چاہیں تو ۱۸ ماہ کی مائی آذر
 بھیج کر ہدایت نامہ پرورش منگائیں جو ہم سے مل سکتی ہے۔



اے بیل کا وہ پتہ کھلا دے تو کتا بھونکنے لگے۔

بیوپار بڑھانے کا جتر



بروز دیوالی یا گرمین کی رات کو اندکی گھم بنا کر بڑی خوبصورتی سے لال چندن لکھل کر اپنی دکان پر لگے۔ تو بیوپار زیادہ ہو۔

(۱) اس جتر کو پٹے پنچتر میں بھونچ کر پراگندہ کر کے گھر اور دکان پر پٹے قطعی رکھ کر روز و صبح بلایا کرے تو بیوپار میں خوب نفع ہو۔

لڑائی جھگڑا کرانے کا جتر



ادیم
ہوسل
کیلیں

اس جتر کو منگل کے دن انوکے ہنگے سے کھار کے آٹے سے نکلے ہوئے ٹھیکرے پر لگے اور دشمن کے گھر میں پھینک دے تو غمزدار لڑائی ہو۔

(۱) اس جتر کو کھلا گانے کے گھر سے آگ کے پتے پر لگے اور دشمن کی چھت پر ڈال آوے۔ تو جھگڑا ہو۔

جوتے میں جیتنے کا جتر

۸	۶۳	۸	۱۶
۳۶	۱۳	۶۳	۵۳
۶۳	۵۱	۱۲	۲۱
۳۳	۱۵	۶۵	۵۶

اس جتر کو گوردھن کیسر اور اسکندہ سے بھونچ کر پڑھ سوائی پنچتر میں لکھ کر دیوالی کو لٹکا کر دابنہ باز دھن باندھنے سے جو اغمز درجیتے۔
(۱) اس جتر کو بھونچ کر پڑھ کر کھار کے

چاک پر برتن چپکنے کا جتر

۳	۸	۷
۵	۲۱۱	۹
۳۲	۶۳	۳۳

اس جتر کو کھار کے چاک پر کھیر کی لکڑی کے کٹے سے لکھیں تو برتن چاک پر پڑی چپک کر رہ جائیں۔ چھوٹیں نہیں۔

(۱) اس جتر کو نوٹھری کے رس میں لال کاکھ پر لکھ کر کھار کے چاک کے نیچے گاڑ کر دے تو اس کا ایک مہر برتن ثابت نہ آوے۔

موہنی جتر

۳۳	۱۷	۸۶	۳
۸۳	۹۳	۱۸	۹۲
۲۳	۸۷	۲۶	۲۸
۳۳	۵۱	۵۸	۱۱۰

اس جتر کو پٹے پنچتر میں بھونچ کر پڑھورت کے دودھ سے لکھ کر ہانڈ پر باندھ کر دودھورت داسی بن کر دے۔

(۱) اس جتر کو لال رنگ کے کاکھ پر چندن سے لگے اور عطر میں بھونچ کر جس عورت کو دوش کرنا ہو۔ اس کی ساڑھی، لنگا دے تو منور ہو سکے۔

کُتیا بھونکنے کا جتر

۳۷	۷۳	۸	۹
۶	۱۱	۷۱	۷۳
۷۶	۱۸	۸	۹
۵	۱۱	۳۹	۷۵

اس جتر کو کھار سیاہی سے سنہرے کے دن کٹے کے کھار پر لکھنے سے کتا بھونکنے لگے گا اور جب مٹا جائے تو بھونکنا بند ہو گا۔

(۱) اس جتر کو پڑھ کر اے کی سنی لاکر اس سے بیل پڑھ کر لگے اور جس کے کو! نہ ہو۔



جوتے ہانکے نیچے رکھ کر اور کاکھ پر رکھ کر اپنے نیچے رکھ چھوڑے تو سرور ہنرور جیت ہوگی۔

بدیش میں گئے ہوئے کو بلانے کا جستر

۳۸	۶۵	۱	۲۱
۹۱	۶۲	۳۶	۱۶۰
۴۲	۸۴	۱۴	۴۸
۸۲	۹۶	۶۵	۲۶

اس جستر کو راستے کی مدد سے کاکھ پر رکھے اور اس گئے ہوئے پر کونے کی مار لگائے تو کچھ پی دھن میں گیا ہوا آدمی لوٹ آئے۔

(۱) اس جستر کو نیچو کے دس سے کوبے

کاکھ پر رکھ کر سٹھان میں قبیل کے نیچے کھڑا کونے تو بدیش میں گیا ہوا آدمی فوراً واپس چلا آئے۔

ڈاکنی دور کرنے کا جستر

اس جستر کو آگ یا دھار کے دودھ سے کاکھ پر رکھ کر رات میں سوتے وقت سر اپنے ایک ہونے کے نیچے دبا کر سو جائے تو ڈاکنی دور ہو۔

۸۰	۶۴	۲۱	۱۶
۳۶	۱۳	۶۴	۵۳
۶۶	۱۶	۲۱	۱۱
۳۴	۲۵	۶۵	۵۶

(۱) اس جستر کو پیر میں کی پڑھیں کر پانی میں گول انداز کی قلم سے کاکھ پر رکھے۔ اور مرین کے سر اپنے گول کی دھونی میں کاکھ کو بلا دے

تو مرین خدرست ہو۔

مہما موہن مٹر

اوم ہمری دھول دھول دھول دھول ہمری کس ہمری سوا۔ پڑا کے دن چمکا پکشی کا پنکھ لاکر کستوری میں پیس کر مٹر کو پڑا کر چھوٹے ہمری اس کا اتھے پر تنکھا لگا کر جہاں جائے۔ جو بی کیے نو فوراً دھن میں ہو جائے جو چاہے اس سے لپٹا کا مے دے۔ بلکہ نہیں کرے۔

دیگر موہنی تلک!

سہیلوی کے سورس میں تھی بج ملنے
پیس تلک روپو اور کو کرے ملت موہ جانے

دیگر موہنی تلک!

مینسل اور کانور ملنے
کیلے کے رہا ہی ملنے
تلک دینے بھلی پر کار
شو کھس موہت ہو سنا

دیگر موہنی تلک!

شڑنل اور آسگندہ کا چرن ادا نے
گورو جن سنگ پنے کہیا: س شڑے
جگ موہ دیویں تلک س نہ شڑناے

استری موہنی!

کچھ نکھ وچ کر گل ملاتے
مونک نکھ سکراب چاروں ملاتے

دکھ ہو کھس اتی سندر تاری
سر ڈارو ہوئے تو پیاری

دیگر استری موہنی

زیرا۔ نکلی۔ آک کی جڑ اور موٹا۔ ان سب کو خون میں پیس کر ملا لیسے اور ماتے پر
تلک لگا دے تو جو استری اس کو دیکھے وہ موہت ہو جاوے۔

راج کل موہنی

نیل کل گوگل اور استابی اگر ملا کہنے سب بدن پر دھونی دے کر جانے تو دیکھتے ہی
راج کل دش میں ہو۔

سر موہنی تلک

کاڈا شگل چندن بج کوٹ
نہیں ملنے بناوے رھوپ
جو۔ دستر۔ کم اُسے لگا دے
شو پکشی موہت ہو جاوے

سب سے بہتر آسان موہنی تلک

بیل پتر کو لائے کہ چھایا میں نہ ملھائے
کپل لگائے کے دودھ میں۔ گود و بنوائے
جب چاہا گوں گھ تلک کر سر شائے

نچ کر کے جان لے۔ جگوش میں ہو جائے

جل استھم بھن متتر!

لوم نمو بھگوتے جل استھم بھن کر دے۔ کرو۔ ہوں بھٹ۔ سواہ۔

ترکیب :- سانپ اور نیوے کی چرئی اور نیوے زہر کے سانپ کے بچے کا سر تیل ملا کر چتا ددی سدھی کرے۔ پک جانے پر دھو تیل لوہے کے پاتریں کرشن پاش کی اشٹی کو روک چھوڑے۔ ایک ہزار متر سے آٹھ چوبیس گھی کا ہون کرے۔ اسی متر سے اس پر کرے تو جل استھر رہے۔ یہ متر بڑا نکلی شالی ہے۔ اس کو ددی پودک سدھ کرنے سے بڑے کام کا ثابت ہو سکتا ہے۔

بدھی استھم بھن متتر!

اوانکا اور بھنگرہ لینے۔ سر سول شویت اور سدھی

زمین قندک۔ آگ سفید۔ لسنے سنو تان کا بھیر

دودن لوہ پاتریں دھریے۔ تیس چپان کر لگی کرے

تک لگے جہاں بھی جانے۔ دیون بدھی شٹ ہو جائے

دیگر بدھی استھم بھن متتر!

الوکہ دشٹھا جاوئے۔ چھاپہ شوخا کا نوکار بیت

نابو لے روپے دیم۔ بدھی استھم بھن متتر۔

یعنی :- الو پکشی کی دشٹھا کا چھاپا میں سکھانے پھر پان میں روک کر دشن کو کھلا دے تو اس کو بدھی اوشیہ پی شٹ ہو جائے گی۔ اور وہ دنیاوی کاموں کا قطعی نہیں رہے گا۔

منی کی پیدائش، افزائش اور گاڑھا کرنے والی اشیاء

وہ چیزیں جو منی کو بناتی، پڑھاتی اور گاڑھا کرتی ہیں۔ ایک طویل فہرست کی منتقاضی ہیں۔ ان سب کا ذکر ”داستان ہوش رہا“ سے کم خدمات کی کتاب میں نہ ہو سکے گا۔ اس لئے منہ بند ذیل صفحات میں نہایت اختصار سے کام لے کر میں صرف ان چیزوں کا ذکر کروں گا جو بہل انھوں ہیں اور ان کے استعمال کے طریقوں پر بھی طویل و طویل مقالے لکھنے سے گریز کرتا ہوں صرف چند ایک مفید باتیں بیان کر دینے پر اکتفا کروں گا۔

طیب کے مراتب:

حکیم چالیسویں کی شہرت طب یونانی کے آسان پر ایک خم درخشندہ کی وہ پنک ہے جسے ایک زمانہ دراز کی تاریکیاں بھی کم نہیں کر سکیں۔ اس بلند پایہ حکیم کا قول ہے کہ سب سے بہتر وہ طبع ہے جو کسی مرض کا علاج صرف غذاؤں ہی کے الٹ پھیر سے کر سکتا ہو۔ اس سے کم درجہ اس طیب کا ہے جو مفردات سے علاج کر سکتا ہو پھر اس سے کم درجہ اس کا ہے جو مرکبات سے مرض کی روک تھام کر سکے اور سب سے آخری درجہ اس طیب کا ہے جو سمیات اور کشتہ جات کی طرف رجوع کرے۔ غذا چونکہ جرد بدن بننے والی اور ایک بے ضرر چیز ہے۔ اس لئے جو طیب اسی کے ہیر پھیر سے اپنے زیر علاج مریض کو شفا بخش سکے۔ اس کا درجہ یقیناً بہت بلند ہے مگر اس فن میں ماهر کامل ہونے کے لئے مختلف امراض اور مختلف غذاؤں کا باہمی رشتہ معلوم کرنے کے لئے ایک عمر بھر کی

حقیقت کی ضرورت ہے۔ مفردات چونکہ مکمل الحصول اور دیگر اجزاء کی شمولیت کے بغیر براہ راست مرض کی طرف رجوع ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ان سے جو علاج کیا جائے وہ بھی بہت بہتر علاج ہے۔ سرکبات کی صورت میں بعض دفعہ مختلف اجزاء کے ملنے سے دو اس میں ایک ایسا حراج پیدا ہو جاتا ہے جو بعض اوقات جسم انسانی کی موافق نہیں آ سکتا۔ کثرت جات اور سیات بہت تیز چیزیں ہیں اس لئے اگر معالج اپنے ن میں ماہر نہ ہو تو اپنی جدت اور تیزی کی وجہ سے اکثر مریض کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں (اگرچہ زود اثری اور تیزی میں کثرت جات اور سیات کا مقابلہ سرکبات اور مرکبات کا مقابلہ مفردات نہیں ہو سکتے) قوت باہ مختلف غذاؤں اور روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کا مختصر سا مفید مطلب مذکورہ کرنے کے بعد اب ہم مفردات اور ان کے استخراج سے تیار ہونے والے مرکبات کا ذکر کرتے ہیں۔

غذائیت اور دوائیت:

وہ مفردات یا مرکبات جن میں غذائیت اور دوائیت دونوں خاصیتیں پائی جاتی ہوں قوت مردی کی تقویت کے لئے نہایت ہی عظیم الاثر ثابت ہوتی ہیں۔ مندرجہ ذیل صفحات میں بہت سی ایسی چیزوں کا ذکر کیا جائے گا جن میں دوائیت اور غذائیت دونوں خاصیتیں بدرجہ اتم موجود ہوں پچھلے سطحوں میں ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں غذائیت بہت کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ آئندہ صفحات میں اس بات کا ذکر بھی آئے گا کہ ذرا سے بھی میرے مختلف غذاؤں میں کسی طرح سے دوائیت بھی پیدا کر سکتے ہیں تاکہ صرف جسم ہی کو طاقت نہ دیں بلکہ قوت باہ پر بھی خصوصیت سے اثر انداز ہوں۔

انڈا

یوں تو کسی پرندوں کے انڈے مقوی باہ و حلیم کیے جاتے ہیں مگر اس جگہ جس انڈے سے ہماری مراد ہے وہ مرغی کا انڈا ہے۔ مرغی کا انڈا دو دھ اور مرغی کی نسبت بہت زیادہ غذائیت رکھتا ہے۔ باہ کو طاقت دینے اور عضوں میں حرکت پیدا کرنے کے لئے اس میں جہت انگیز خواص مسلمہ ہیں۔ انڈے کی زردی

خصوصیت سے محرک باہ ہوتی ہے۔ یہ یسٹین ایک مشہور انگریزی دوا ہے جو بخوری و محرک باہ مرکبات میں شامل کی جاتی ہے۔ وہ انڈے کی زردی ہی میں سے نکالی جاتی ہے۔ انڈے کو نیم برشت کر کے کھاتے ہیں۔ یہ زود ہضم اور کثیر غذا ہوتا ہے۔ نیم برشت انڈا معمولاً ایک گھنٹے میں ہضم ہوتا ہے۔ اس سے خون صالح کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ لاغر اور کمزور جسم میں گوشت و پوست بڑھتا ہے۔ بدن کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت دینے کے لئے انڈے کی زردی نہایت لائق چیز ہے۔ زیادہ دیر تک بچکا جائے تو انڈا افسل اور دیر ہضم ہو جاتا ہے۔ انڈے کی سفیدی سرد مزاج رکھتی ہے مگر زردی گرم ہوتی ہے۔ باہ کو تقویت دینے کے لئے انڈے کے بہت سے مرکبات مستعمل ہیں۔ حادائے بیضہ ایک مشہور دوسروں پوانی مرکب ہے جو قوت باہ کو بڑھانے کے لئے ایک نہایت اچھی چیز ہے۔ خیرہ بیضہ بھی نہایت قابل قدر ہے۔ انڈوں کے پورے بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور دیگر بے شمار چیزیں بنتی ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایک آسان مرکبات درج کیے جاتے ہیں۔

حیرت انگیز طور پر مقوی باہ دودھ:

گرم دودھ میں کچے انڈے کی مکھل زردی یا زردی اور سفیدی دونوں ملا کر خوب پھینٹ کر شہد یا مسرے سے میٹھا کر کے پینا بے حد مقوی باہ ہے۔ خون صالح پیدا کر کے بدن کو متاثر ہوتا ہے۔ دماغ کو طاقت دینے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ حسب طاقت ہضم دوسے لے کر چار چار سے تک استعمال کرنے چاہئیں۔

مقوی باہ بیضہ نیم برشت:

خوب جوش کھاتے ہوئے پانی میں حسب خواہش انڈے کے ڈالیں اور تین منٹ تک جوش دیتے رہیں۔ اس کے بعد اتار کر پھیل لیں۔ یہ نیم برشت انڈا ہے۔ اسے نمک کا لی مرچ اور دار چینی کے ساتھ استعمال کریں تو قوت باہ کے لئے نیز تقویت بدن کے لئے از حد مفید ہے۔

تولید مٹی کے لئے اکسیر:

یہ نیم برشت کی زردی حسب ضرورت لے کر ایک یا دو روٹی کشتہ قلمی
لا کر نوش فرمائیں۔ اوپر سے نیم گرم دودھ پیئیں۔ نئی مٹی پیدا کرتا ہے باہ کو حرکت
دیتا ہے۔

بہجد مقوی و محرک باہ مجنون:

یہ نیم برشت کی زردی 10 تولہ۔ پیسے ہوئے پتے مع چمکا 10 تولہ۔
شہد خالص 20 تولہ۔

ترکیب تیاری: تینوں کو ملا کر رکھ لیں۔ ایک تولہ سے لے کر تین تولہ تک
روزانہ صبح و شام کھل از طعام یا ہر اہم طعام استعمال کریں۔ قوت باہ کو حیرت انگیز
طور پر بفع حاصل ہوتا ہے۔

حلوائے گزر مغز سر کج خشک والا

جو دملی کے تمام شہور و معروف دو خانوں سے منوں کی مقدار میں فروخت ہوتا
ہے۔

گاجریں سرخ دشریں لے کر ان کا چمکا اور اندرونی سخت ککڑی نکال
دیں۔ اس طرح سے صاف کی ہوئی گا جروں کا وزن ایک سیر ہونا چاہئے۔
موٹے موٹے چھوہارے لے کر ان کی کھٹکی نکال دیں۔ ان کا وزن آدھ سیر ہونا
چاہئے۔ دونوں چیزیں حسب ضرورت دودھ میں پکا لیں تاکہ گل کر بالکل نرم
ہو جائیں۔ اس کے بعد ان کو ککڑی کے حادون یعنی اوٹلی میں خوب کوئیں تاکہ
حسل کھن ملانم ہو جائیں۔ پھر پیسے ہوئے جنوں کا آنا اور میدہ گندم دونوں
چیزیں ہر ایک چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کی مقدار میں لیں اور تھوڑے سے گائے
کے گھی میں بریاں کر لیں۔ قدر شدید ایک سیر اور شہد خالص آدھ سیر دونوں کو پانی
میں حل کر کے چھان لیں اور پیسے ہوئے آٹے میں ملا کر پکائیں تاکہ قوام بن
جائے۔ اس کے بعد کوئی ہوئی گا جریں اور چھوہارے ملا لیں اور آگ پر تین چار
جوش دے کر پیچے اتار لیں۔ بعد میں چالیس عدد خانگی چروں کا مغز شامل
کریں اور اچھی طرح ملا لیں۔ آخر میں مغز فندق، مغز بادام شیریں، مغز
چلنوز، مغز پستہ، مغز نارنگیل، ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ، قلعہ مصری
گوکھرو (دودھ میں جھگو کر خشک کیا ہوا) دار چینی، سوغند خنجان ہر ایک ساڑھے
دس ماشہ، مغز انر، مشک خالص ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، ہر ایک پیک کر ملا لیں۔
بس مطلب یونانی کی ایک بے نظیر مایہ ناز مقوی دوا تیار ہے۔

ترکیب استعمال: روزانہ صبح کے وقت تین تولہ حلوائے گزر مغز سر کج خشک والا
پاؤ بھر گائے کے نیم گرم دودھ کے ہمراہ کھائیں۔

فوائد: طلوعے گز مفر سر کینک و الاطب یونانی کا ایک مشہور معروف نسخہ ہے۔ اپنے حیرت انگیز اور قابل قدر فوائد کی وجہ سے دہلی کے قمریہ نامہ مشہور معروف دوا خانوں میں منوں کی مقدار میں تیار ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے۔ قوت باہ میں بیان ذکر یک پیدا کرنے میں اس کے افعال و خواص نہایت بے نظیر ہیں۔ جسم کی پردوش کرنے اور لاغر جسم کو مازہ بنانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ درد کمر و درد گردہ و مثانہ کی کمزوری کے لئے ایک خاص چیز ہے۔ مادہ تولید کی پیداوار کو ترقی دیتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ سرعت کی شکایت کے لئے بہت مجدد سے کچھ ہے۔

نخیم گور

حکم گز ر قوت باہ میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ ان کا سنوف 6 ماشہ کی مقدار میں پیڑ نیم برشت کی زردی کے ساتھ کھانا چاہئے۔

مولی

مولی کا کھانا ایسا دیکر پیدا کرتا ہے۔ مٹی لکھ ڈھا کرتا ہے اور قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔

دو پیسے کے نسخے سے نامزد و مرن گیا:

حکم قرب۔ مولی کی (سج) خصوصیت سے مقوی قوت باہ ہوتے ہیں۔ ایک پر لطف حکایت بیان کی جاتی ہے جو مولی کی سببوں کی مقوی قوت باہ خاصیت پر نمایاں روشنی ڈالتی ہے۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ صفت باہ کے مرض میں مبتلا ہوا تو اس نے اپنے شاہی حکیم کو بلا کر نسخہ تجویز کرنے کا حکم دیا۔ حکیم صاحب نے حالات و کیفیات عرض سے آگاہ ہو کر کئی ہزار روپے کا نسخہ تجویز کر دیا۔ خزانے میں روپیہ کی کمی تھی اور حکومت کو قحطی روپے کی سخت ضرورت اس لئے بادشاہ نے حکیم سے کہا کہ اس سے کم قیمت کا نسخہ تجویز کرو مگر فوائد میں اس سے کم نہ ہو۔ حکیم صاحب نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ ”جیسا کہ ڈالو گے ویسا ہی شفا ہوگا۔“ بادشاہ یہ سن کر چپ ہو گیا اور حکیم صاحب سلام کر کے چلے گئے۔ اگلے دن بادشاہ نے

فقیروں کا بھیجیں بدلا۔ بھیجیں بدلے میں بادشاہ کو وہ مہارت حاصل تھی کہ باید و شاید۔ اور حکیم صاحب موصوف صاحب کی بیٹائی کی تھی۔ اس لئے بادشاہ بیچتا نہیں گیا۔ حکیم صاحب نے نفس دیکھی حالات در بابت کیے اور دو پیسے کا نسخہ تجویز کر دیا کہ بازار سے مولی کے سج کے کران کا سنوف بنا لو اور 6 ماشہ کی مقدار میں روزانہ صبح پیڑ نیم برشت استعمال کیا کرو چنانچہ بادشاہ اسی فقیرانہ نسخے سے ہفتہ بھر میں صحت یاب ہو گیا۔ حکیم صاحب کی دو بارہ مٹلی ہوئی۔ بادشاہ نے نسخہ حاصل کرنے کے حالات سن کر در بابت فرمایا کہ تو کہتے تھے کہ کئی ہزار سے کم میں کام نہ چلے گا۔ اب تو صرف دو پیسے میں کام بن گیا۔ حکیم صاحب نے ہنس کر کہا۔ ”کہا کہ حضور فقیرانہ لباس میں نہ جاتے تو دو پیسے کے نسخے سے کبھی فائدہ نہ ہوتا۔“ بادشاہوں کو سستے نسخوں پر اعتقاد نہیں ہوتا۔ ایک روز ایک امیر کے لئے میں نے دس روپے کا نسخہ تجویز کیا تو وہ اپنے کسی صاحب سے کہنے لگے کہ یہ کیسے حکیم ہیں جو دس روپے کا نسخہ تجویز کر گئے ہیں۔ اس سے بھلا کیا فائدہ ہوگا۔ میں نے سنا اور اپنی ظلمتی محسوس کیا۔ واقعی ایک امیر آدمی کا دس روپے کے نسخے پر اعتقاد ہی کیا ہو سکتا تھا فوراً امیر کا آدمی بلایا اور نسخہ طلب کیا کہ مجھے ایک اور بات سمجھ میں آئی ہے۔ چند ایک اجزاء اور بڑا حالبے جائیں تو نسخہ بہت زور اثر ہو جائے گا۔ امیر نے نجوشی نسخہ بھیج دیا۔ جسے میں نے چند ایک اضافات کے بعد کم و بیش نصف روپیہ کی قیمت کا بنا دیا۔ امیر نے دیکھا اور بہت خوش ہوا کہ اب اس نسخے سے یقیناً فائدہ ہوگا۔ بہت لا جواب چیز ہے چنانچہ امیر کو فائدہ ہو گیا۔ روپیہ اس کی جیب سے گیا۔ میری قابلیت و صبر و دانی کی حاکم بیٹھ گئی۔

مطلب اس حکایت سے یہ ہے کہ اگر چہ بڑے بڑے امیروں کا معمولی نسخوں پر اعتقاد نہیں جتنا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معمولی قیمت کے نسخے بے اثر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ چند پیسوں کی لاگت کا نسخہ ایسا حیرت انگیز فائدہ کرتا ہے کہ سینکڑوں اشرفیوں کے نسخے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ایام ماہِ زہری کے بعد جماع سے پرہیز

یہ ایک قدرتی اصول ہے کہ ہر عینے عورت کا اندھا پن یا کرنے والی گلیں سے نکل کر بچہ دانی کی نالی میں سے سفر کرتا ہوا پتہ دانی میں بہ کر گزرتا ہے۔ اگر اس اندھے سے مرد کی منی کے کیڑے کا غلاب ہو جائے تو حمل قرار پا جاتا ہے اندھا عین سے ایک ۱۰ روز پہلے پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔ اس لئے عین سے قبل بھی اکثر حمل ٹھہر جاتا ہے۔ خون عین آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ عورت کا اندھا پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔

عام طور پر عورتوں کو اٹھائیس دن کے بعد عین شروع ہوتا ہے۔ عین کے شروع ہونے کے بعد اگر سو لہر دن تک جماع نہ کیا جائے اور سترہویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک نہ کیا جائے تو حمل ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایام ماہِ زہری کے آغاز کے وقت جو اندھا عورت کی اندھا دانی سے خارج ہوتا ہے وہ اکثر خالصتاً عین میں اپنے سفر کر ۸۔۹ روز کے اندر طے کرتا ہے اور مرد کی منی کے کیڑے خارج ہونے کے چند ہی چار دن تک عورت کے جسم کے اندر زندہ رہ سکتے ہیں۔ چونکہ ان دونوں چیزوں کی ملاقات ہی منی ٹھہرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اسی لئے اگر زمانہ اندھے کے ملاقات جماع کے تیسرے چوتھے روز

تک بھی ہو جائے تو حمل قرار پا جاتا ہے۔ لیکن اگر زمانہ اندھے کے خارج ہونے کے وقت سے لے کر اس کے سفر کرنے کی مسافت تک جماع نہ کیا جائے تو نہ منی کے کیڑے اندر داخل ہو کر اس سے مل سکیں گے اور نہ حمل ٹھہرنے کا اندیشہ رہے گا۔

عین سے صاف ہونے کے وقت سے لے کر ۸۔۱۰ روز بعد تک حمل قرار پانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس سے یہ عرصہ غیر محفوظ سمجھنا چاہئے۔ اس حالت میں بچاؤ سے فی حد حمل کا اندیشہ رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں جماع سے لذت حاصل کرنے کے علاوہ اولاد کی بھی خواہش مند ہوتی ہیں ماہِ زہری خون خشک ہونے کے بعد جماعت کی بہت دلتاؤں ہوتی ہیں تاکہ وہ ميعاد گزرنے نہ پائے جس میں حمل ٹھہرنے کا امکان ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ عین شروع ہونے سے چھپے اور عین ختم ہونے کے بعد جماع نہیں کرنا چاہئے۔ اس بیان کو خاص طور پر بڑھاپے، جو لوگ برتھ کنٹرول کے دوسرے طریقوں پر عمل نہیں کرنا چاہتے، وہ اس طریقے پر عمل کر سکتے ہیں۔

یعنی عین کے شروع ہونے کے بعد سو لہر دن تک بالکل جماع نہ کیا جائے اور صرف سترہویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک جماع کیا جائے تو حمل ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں اندھا پتہ دانی

کی نالیوں میں بند نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اگر منی کے جراثیم بچر دانی میں داخل بھی ہو جائیں تو زمانہ انڈانہ ہونے کے باعث حمل قرار نہیں پاسکتا۔

حمل گرانہ

حمل گرانے سے کبھی اولاد کو بہت حد تک روکا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بعض عورتیں ناجائز حمل کی پردہ پوشی کے خیال سے اور بعض اولاد کی کثرت سے تنگ آکر حمل گرا دیتی ہیں۔ حمل گرانہ قانون اور تہذیب دونوں کے خلاف اور عورت کی جان کے لئے حدودِ جو خطرناک ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماحصل ایسا ہے جیسا کہ ایک جاندار کو ہلاک کر دینا۔ حمل جو جانے کے بعد اسے گرا دینے کی نسبت یہ بہتر ہے کہ جماع کے وقت ہی ایسا طریقہ عمل میں لایا جائے کہ جس سے حمل ہونے کا خطرہ ہی نہ رہے تاکہ حمل گرانے کے مضر اور عورت کی جان کے لئے خطرناک اثرات کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔

عموماً غریب عورتیں حمل گرانے کی کوشش کرتی ہیں اور ان کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ وہ حمل روکنے کے سائنٹیفک طریقوں سے ناواقف ہیں یا مانع حمل اوریات خرید نہیں سکتیں۔

دردِ ز

وضع حمل سے پہلے سائلہ میں کیا کیا علامتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
درد کیوں اور کہاں ہوتا ہے؟

درد کے وقت حاملہ کو کیا کرنا چاہئے؟

درد شروع ہوتے ہی چار پائی پر لیٹنا کیوں ضرور ہے؟

وضع حمل سے پہلے انیا کیوں ضرور کی ہے؟

بچہ پیدا ہونے سے پہلے عورت کو کراؤ تنگم میں سخت درد اٹھتا ہے اسے دردِ ز کہتے ہیں۔ یہ درد عموماً عورتوں کو بچہ کی پیدائش سے بارہ یا اٹھارہ گھنٹے قبل ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ صرف پانچ چھ گھنٹے پہلے ہوا کرتا ہے۔ بعض عورتوں کو چھٹی میعاد سے دس گھنٹے پہلے درد شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ درد بے قاعدہ ہوتے ہی اور اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔

بعض اوقات یہ درد کوئی دن یا دو دن رہتا ہے جس سے عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ وضع حمل کا وقت قریب ہے۔ اسی صورت میں حاملہ کو تھیں کشا اور زود ہضم اور نرم غذائیں کھانی چاہئیں۔ مکمل کر پاخانہ ہو جانے سے عموماً آرام آ جاتا ہے۔ پیٹ پر نلایمی یا گرم روئی کا سینک مفید ہے۔ اس پر بھی اگر درد سے نجات نہ ملے تو کسی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

پستان

حاملہ کے لئے پستانوں کی حفاظت کیوں ضروری ہے اور حفاظت کے کون کون سے طریقے ہیں؟

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین نعمت ہے مگر یہ نعمت بعض اوقات بچے کے لئے زہر ثابت ہوتا ہے۔ کیوں؟
ڈاکٹر سکائی کے عملی تجربات۔

پیدا ہونے کے بعد بچے کے بعد سے کی صفائی کیوں مفید ہے؟
بچے کو دودھ کس وقت اور کس طرح پلانا چاہئے؟ بیٹھ کر لیٹ کر، کھڑے ہو کر؟

ماں کا دودھ پلانے کے فائدے اور نقصان۔

ڈاکٹر، خفہ، خوف، رنج اور غم اور آگ کے پاس سے فوراً الٹ کر اور
جوار کے فوڈ بعد دودھ کیوں نہیں پلانا چاہئے؟

کیا ایام حیض اور دورانِ حمل میں بچے کو دودھ پلانا چاہئے؟

حاصل کے دوران میں ہر عورت کے پستان بڑھتے ہیں اور کچھ مہینے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے سے بعض اوقات ہلکا سا درد ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہر عورت کو انگلیا کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پستان بہت زیادہ بڑھ کر بے ڈھنگے نہیں ہو جاتے۔

بعض عورتوں کے پستانوں سے تیسرے مہینے پانی سا نکلتا ہے۔ اسے فوراً روکنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح بچے کی وہ غذا ہے جس سے وہ بیمار ہو جاتا ہے۔

عورت کے لئے انگلیا بہت ضروری ہے

اس کا پہلا علاج یہ ہے کہ عورت چپٹ انگلیا بنے۔ انگلیا کا استعمال کرنے والی عورتوں کو عموماً یہ شکایت نہیں ہوتی۔ انگریز عورتیں بریٹ سپورٹ استعمال کرتی ہیں۔ عورت کے لئے انگلیا بہت ضروری ہے اور مفید چیز ہے۔

ہر عورت کو اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ پستان کی حفاظت کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ انگلیا کے استعمال سے جسم اور صحت قائم رہتی ہے۔ پنجاب میں انگلیا کا رواج بہت کم ہے۔ اس لئے پنجابی عورتوں کے لئے یہ بہت

جلد تک پڑتے ہیں اور بد نما معلوم ہوتے ہیں۔

راجپوتانہ اور یوپی میں معزر گھرانے کی عورتیں انکی استعمال میں لاتی ہیں۔
اور یہاں انکی استعمال عام ہے۔ مہنجی اور دکن وغیرہ کے اضلاع میں جیون
چھوٹی رکھیاں بھی انکی پہنتی ہیں۔

پھسکڑی سے دھونا

حاملہ کو چوتھے ماہ سے پستانوں کی طرف خاص توجہ واجب ہے
پانی میں ٹھکی بھر کھانے کا سونا یا شراب کی چند بوندیں ڈال کر دوانہ دھونا
چاہئے۔

پانی میں پھسکڑی ملا کر دونا بھی مفید ہے۔ یورپین عورتیں اپنے پستانوں
پر اور ڈھکوں کو لٹکتی ہیں۔ لیکن پھسکڑی بہترین چیز ہے۔ اس پر غرض بھی کم
آتا ہے۔

پھسکڑی کے پانی سے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ روٹی کا ایک پھیا یا
پھسکڑی کے نیم گرم پانی میں جھگو کر چرمیوں پر رکھ دیا جائے اور پھر وہ
کے بعد اسی پانی سے خوب دھویا جائے۔ اس کے بعد مٹی، گھیسو، اوسلین،
کھن یا ہیزلین کریم میں۔ کوئی چیز نہ دینا مفید ہے۔

چوبیسویں سے دسویں ماہ پہلے حاملہ کو پستانوں کی چرمیوں کی طرف

خاص توجہ دینی چاہئے۔ حاملہ کو سمجھ لینا چاہئے کہ غنقیب چرمیوں کا بہت
زیادہ استعمال کرنے والا ہے۔ ابتدائی بچے کو دودھ پینا نہیں آتا۔ وہ
بعض اوقات اپنے سوسڑھوں سے چرمیوں کو اس قدر زور سے دباتا ہے
کہ اگر عورت پہلے ہی سے مذکورہ بالا احتیاطیں نہ کرے گی تو یقیناً دودھ
پلاتے وقت اس کی چرمیاں زخمی ہو جائیں گی اور ان میں سخت درد ہوگا۔

بچے کیلئے بہترین غذا مال کا دودھ

نشانے قدرت بھی یہی ہے کہ ماں اپنے بچے کی اپنے دودھ سے
پرورش کرنے۔ بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین نعمت ہے۔ لیکن یہ نعمت
بہ احتیاطی سے دودھ پلانے کی وجہ سے بچے کے لئے زہر سے کم ثابت
نہیں ہوتی۔ ابتدائی چھ ماہ تک بچے کو ماں کے دودھ کے سوا اور کچھ
نہیں دینا چاہئے۔ ماں کبھی کبھی بچے کو پانی پلانا بھی مفید ہے۔

پانی کو اُبال کر سرد کر دیا جائے۔ ڈاکٹر سکالپی نے حال ہی میں عملی
تجربات سے ثابت کیا ہے کہ عورت کا دودھ نہایت ذبردست قاتل
جراثیم ہے۔ پیدائش کے چھ سے بارہ گھنٹے بعد بچے کو ماں کی چھاتیوں سے
جو دودھ نکلتا ہے اس میں جلاب کی خاصیت ہوتی ہے۔ قدرتی طور پر وہ
دودھ بچے کے مہرے کی درستگی کے لئے مفید ہے۔

اگر پہلے چوبیس گھنٹے کے دوران میں بچے کو پاخانہ نہ آئے تو کسٹرائل کا
تیلوں کا چھچھو کر تھوڑے سے گرم پانی میں ڈال کر دے دینا چاہئے۔ یا
دوا شری گڑ بادام روشن ملا کر بچے کو پستانا چاہئے یا گرم پانی میں ڈال کر روشن
زیتون زیادہ مفید ہے۔

اس کے بعد بچے کو چھ گھنٹے بعد دودھ پلائیں۔ شروع میں بعض
عورتوں کو دودھ نہیں آتا۔ اس لئے اکثر عورتیں بچے کو گائے کا دودھ پلاتی
ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے
دودھ اتارنے کی سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ ماں ہر دو گھنٹے کے بعد پنا
پستانا بچے کے منہ میں دیا کرے۔ جون جون بچہ اسے چوسے گا، دودھ
اترنے لگے گا۔ بچے کو پیار کرنے سے بھی دودھ اترتا ہے۔

پستانوں اور رحم کا قریبی تعلق ہے۔ دودھ پلانے سے رحم سکڑتا
ہے۔ زچہ وضع حمل کے چھ گھنٹے بعد ضرور بچے کو دودھ پلائے۔ اس سے
ماں اور بچے دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ دودھ پلانے سے عورت کا رحم
سکڑنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنی اصلی جگہ پر آ جاتا ہے۔ اس کے
علاوہ مہیا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ماں کا دودھ بچے کی انٹسٹینوں کو صاف
کرتا ہے۔

ایک تندرست بچہ پانچ سے دس منٹ تک پستانی سے دودھ پیتا



بعض بچے پندرہ پندرہ منٹ دودھ پیتے رہتے ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ بچے کو چھاتیوں سے پستانوں سے رہنا مناسب نہیں۔ بعض بچوں کو دودھ گھٹنے بعد اور بعض کو تین چار گھنٹے بعد دودھ کی ضرورت پیش آتی ہے۔

ہر بچے کو اس کی ضرورت کے مطابق دودھ ملنا چاہئے۔ مگر دو دو گھنٹے یا تین تین گھنٹے کا وقفہ ایک بار مقرر کر لینا چاہئے اور ہمیشہ وقت مقررہ پر دودھ ملانا چاہئے تاکہ بچہ کا ہاضمہ خراب نہ ہو۔ اس اصول کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ یہاں تک کہ دودھ پلانے کے مقررہ اوقات کے درمیان اگر روٹھے تو اسے دودھ ہرگز نہ دیں بلکہ ابلا ہوا پانی ایک چمچ دیں۔

چار یا پنج مہینے کی عمر میں بچے کو تازہ پھلوں کا عرق روزانہ ایک چمچ کی مقدار میں دینا شروع کریں۔ لیکن یہ عرق ہمیشہ دوسری خوراک سے کچھ دیر پہلے دینا چاہئے۔

تازہ پھل مثلاً نازنگی، ناشپاتی، آم، انگورو کے رس میں ایک خاص قسم کا ڈھانس ہوتا ہے جسے بچے کی نشوونما کے لئے بہت مفید ہے۔ پھل تازہ اذہ میٹھے ہونے چاہئیں۔

مال کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایک وقت ایک چھاتی سے اور دوسرے وقت دوسری چھاتی سے دودھ پلائے۔ اکثر مائیں بچے کو

دو دن پستانوں سے دودھ پلا دیتی ہیں۔ حالانکہ ایک وقت میں ایک یا دو پستانوں سے دودھ پلانا چاہئے۔ جب تک اس میں دودھ ختم نہ ہو جائے دوسرے پستان سے دودھ نہ پلایا جائے۔ ایک وقت میں دو دن پستانوں سے دودھ پلانے سے بچہ عموماً زیادہ دودھ پی جاتا ہے اور بد ہضمی کا شکار ہو جاتا ہے اگر غربت کو دودھ کم اترا جائے تو اسی صورت میں دو دن پستانوں سے دودھ پلا سکتے ہیں تاکہ بچہ کم غذا خن سے کمزور نہ ہو جائے۔

اگر بچہ ہاضمہ کی خرابی کا وجہ سے پستانوں سے دودھ ختم نہ کر سکے اور پستان دودھ سے بھرے رہیں تو ان کو بریٹ سے یا اپنے انڈے سے پستانوں سے دودھ خارج کر دینا چاہئے۔

دودھ پلانے کے طریقے

ہمارے ہاں اکثر عورتیں دودھ پلانے کے طریقوں سے ناواقف ہیں۔ ماڈل کو چاہئے کہ وہ دودھ پلانے کے طریقوں کو خاص طور سے سیکھیں۔ دودھ ہمیشہ میٹھ کر پلایا جائے۔ مائیں ماٹھ سے بچے کے سر کو تمام کر اپنے اسٹے ہوئے زانو پر رکھیں۔ دائیں ماٹھ سے اپنے پستان کو اسی طرح پکڑیں کہ انگوٹھا بالائے سطح کے ساتھ ٹکا رہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ پستان بچے کے چہرے سے دور رہتا ہے اور وہ بخوبی آرام کے ساتھ دودھ پی سکتا

ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دودھ پلاتے وقت بچے کے ناک پر پستان کا بوجھ پڑ جاتا ہے اور بچے کو سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پستان کی پہلو بھی بچے کے منہ میں ہوتی ہے اور ناک پر پستان کا بوجھ پڑتا ہے۔ یعنی سانس لینے کے دونوں راستے بند ہو جاتے ہیں۔ بچہ ذرا سا دودھ پیتا ہے اور پھر سانس لینے کے لئے ٹوٹ جاتا ہے اور اس طرح چند ہی لمحوں میں وہ ٹھکا جاتا ہے اور رونے لگتا ہے۔

اب رونے کی اصلی وجہ تو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی۔ مموٹا خیال کیا جاتا ہے کہ بچہ کو پیٹ دینا کی شکایت ہے۔ اس لئے بچے کو فوراً گڑھتی پلا دی جاتی ہے جس سے بچے کو بے حسینی میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اعتماد ہو جاتا ہے اور بچے کو درست وجہ آنے لگتے ہیں۔

بعض مائیں سیدھی لیٹ کر بچے کو اپنی چھاتی پر لٹا کر دودھ پلاتی ہیں۔ دودھ پلانے کا یہ طریقہ بچے کے حق میں بہت مضر ہے۔ وہ سیر ہو کر دودھ نہیں پی سکتا۔ اس کے علاوہ بچے کو اس طرح دودھ پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح ہمیں پیٹ کے بل لیٹ کر دودھ یا پانی وغیرہ پینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح بچے کو بھی پیٹ کے بل لیٹ کر دودھ پینے سے تکلیف ہوتی ہے۔

بعض مائیں بچے کو کھڑے ہو کر دودھ پلاتی ہیں۔ اور بعض راہ چلتے دودھ پلاتی ہیں۔ اس سے عموماً بچے کو بڑھی ہو جاتی ہے۔ جو مائیں ایٹنا کر دودھ پلاتی ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ ایک پہلو سے لیٹ کر دودھ پلائیں اور پستان کو انگوٹھے اور دوسری انگلی سے سہارا دے رکھیں تاکہ بچہ پر پستان کا بوجھ نہ پڑے اور بگڑا دودھ پی سکے۔

دودھ پلانے کے بعد بچے کو ٹٹا دینا چاہئے تاکہ بچہ نیند کے ذریعہ آرام حاصل کر سکے اور دودھ بھی ختم ہو جائے۔ اکثر گھروں میں دودھ پلانے کے بعد بچے کو بہن بھائی اچھالتے پھرتے ہیں اور کندھوں سے لگا کر ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ اس طرح بچے کو بد بڑھی کی شکایت ہو جاتی ہے اور وہ دودھ اٹھنا شروع کر دیتا ہے۔

دودھ پلانے سے پہلے دودھ کے چند قطرے نکال دینے چاہئیں اور سر پستان کو گرم پانی سے دھو کر خشک کر کے بچے کو گود میں لے کر دودھ پلانا چاہئے۔

خشق، بخود، بخور، رنج اور غم کی حالت میں دودھ نہ پلائیں۔ اس وقت دودھ میں ایسے اجزاء یقیناً پیدا ہو جاتے ہیں جس سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رنج و غم سے پستانوں میں دودھ کم ہو جاتا ہے۔

جب ماں کسی مشقت کے کام کی وجہ سے چور ہو اس وقت یا آگ

کے پاس سے فوراً ہٹ کر دودھ نہ پلائیں۔

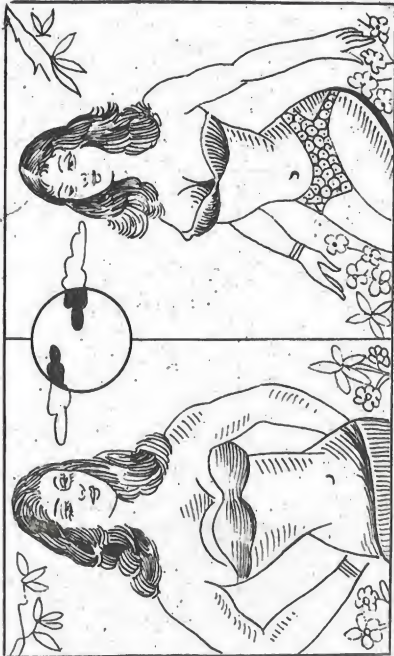
غسل کے فوراً بعد بھی دودھ پلانا منع ہے۔ جب بچہ جھوٹا ہو، تو جماع سے پورا پورا پرہیز لازم ہے۔ لیکن اگر نادانی سے یہ غلطی ہو جائے تو جماع کے فوراً بعد بچے کو ہرگز دودھ نہ پلائیں۔ اس وقت جسم میں پھیجان اور جوش ہوتا ہے جس کا اثر دودھ پر پڑتا ہے اور وہ دودھ بچے کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

عام طور پر دودھ پلانے کے دوران میں عورت کو خون حیض نہیں آتا لیکن ایسی عورتیں بھی ہیں جن کو بچے کی پیدائش کے ایک ماہ بعد خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اکثر حالات میں خون حیض کانچے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور حیض کے دنوں میں بھی بچے کو دودھ پلایا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر حیض کے آیم میں بچہ بے چین معلوم ہو۔ پہلے کہ طرح آرام سے نہ سوسکے۔ اس کے پیٹ میں درد ہو یا دست آئے نہیں۔ تو اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ بچے کو جو دودھ لارہا ہے اس میں ختم ہے۔ اس حالت میں مناسبت یہ ہے کہ جب تک حیض کے آیم ختم نہ ہو جائیں، بچے کو پستان کے دودھ کی بجائے کوئی دوسرا دودھ دیا جائے اور پستانوں کو بریٹ پمپ سے یا ہاتھ سے دبا کر روزانہ خالی کر دیا جائے۔

ایک خاص راز

پچھلے زمانے کے لوگ نائی یا مردہیت کھینکے یا خود جاکر لڑکے کو ایک نظر دیکھ کر پسند یا ناپسند کرتے تھے۔ انھیں اس سببوں صدی میں تو اشتہاروں کے ذریعہ بلکہ کلہوں، سینماؤں اور ٹیلیفونوں کے ذریعہ بھی شادیاں سوجانی ہیں۔ خود لڑکا دیکھتے ہیں یہ راز تھا کہ لڑکے کے تقابلی صفات یا جسمانی حالت کا پتہ لگ جانے کے علاوہ ناک سے قوت مردانہ کا اندازہ ہو جاتا تھا۔ خاص نکتہ یہ ہے۔

مرد یا جوان لڑکے کے ناک کی حسی قدر لمبائی ہوتی ہے اس میں اس کے شخصوں کے باہمی فاصلہ کو دو گنا کر کے شامل کر دینے سے مرد کے عضو تناسل کی لمبائی کا بھی پورا پورا اندازہ لگ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے کھنکے کے قلم کی طرح یا طوطے کی مانند خوبصورت اور لمبے کان والے جوان مردوں کو خاص طور پر بیویوں خیال کیا جاتا ہے جس قدر ناک کی لمبائی میں ختم کم ہوگا، شخصوں کا فاصلہ محفوظ رہوگا۔ عضو کی لمبائی کم ہوگی۔



دائن کے ایوگنیہ مشیہ

گلا، تالو، ہونٹھ، جیچہ، اور دنت روگ والے جن کا منھ پھٹا، پکا، اکتوا
سوجا ہوشواس، کاس، دُمن سے پیرت مشیہ، اجیرن، اُرُوچ، نورچھا، مدتیہ
تھسا سرد سے پیرت مشیوں کو دائن کرنا مشیہ ہے۔

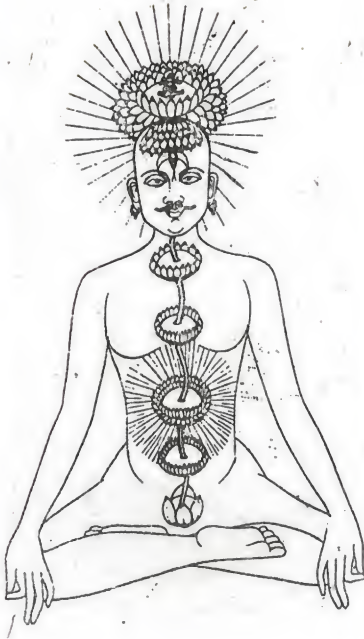
ناس



ناک کو سواچھ اور صاف رکھنے کے لئے ناک
میں روزانہ سرسوں کا تیل ڈالنے کا اچھا س کرنا چاہئے۔
کفت کی وردھی میں پرات کال، پت کی وردھی میں
مدھیانے کال تھا ویو کی وردھی میں سائیل کال کے سبب ناک میں تیل ڈالنا چاہئے۔ ناک
میں تیل ڈالنے سے منھ میں سنگدھ ہوتی ہے، شب میں اسلگدھ آتی ہے، اندر میں میل اندر
پشت ہوتی ہیں، شری کی سگڑن بالوں کا پھٹا، وینگ اور بھائی کا ناش ہوتا ہے۔
نوشاد اور چونا کی مین ہلا کر نام لینے سے دماغ کا بیکار پانی ناک دھارا
نکل جاتے سے دماغ ہلکا اور سواچھ ہو جاتا ہے۔ سرد اور مدھیہ تر کا ناش ہوتا ہے۔
سمرن ہے کہ گرہینی استری کو یہ ناس بھول کر بھی نہ دینا چاہئے۔

انجن

انجن کے بعد انجن لگانا بھی ضروری اور آؤٹک کو توبہ ہے۔ کیونکہ توبہ پر انجن لگانے سے
انجنیں بوہر کو کٹم درسی ہو جاتی ہیں سفید راکھوں کے لئے اوجھ لپیٹی اور لاکھ کا رو



سر نمبر 1۔ کالا سرا ایک چھٹا ایک کا ڈال کر ایک سو تین دن رات گلاب جل میں کر کے
دیکھو کہ سات دلا بھل کر کیلے کے اندر کا ڈال دو اور آپس دن کر رہے دو تین چھٹا ایک
نیم کے پیر میں گاڑ دو کریم کے اس پیر میں گاڑنا چاہئے جو بہرہ ماہ ہو۔ اس دن بیت جانے پر
شرے کو نہرا کر پیاز کے رس 2 دس میں پیکتا کر کے جل جانے پر شرے کی دلی کو بھلی
پیکار دھو کر صاف کر دو اور کھل میں ڈال کر عرق گلاب میں بھلی پیکار کھل کرے۔ جب
خوب کھل ہو جائے اور سوکھنے لگے تب آلو کا رس 1 دال کر بھلی پیکار کھل کرے
تین چھٹا ایک دلا چھوٹی ایک ماشا، کالی ہریج ایک ماشا، قلمی شورا ایک ماشا، کباب چینی
ایک ماشا، کچڑہ بھیڑیہ ایک ماشا، پیر سینٹ ایک ماشا ڈال کر بھلی پیکار کھل کرے یہ
سرا آنکھ کی سمست بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

سر نمبر 2۔ سفید سرا ایک تولیہ کر کے اندر بھر کر پڑھیں کرے اور گ
پٹ میں چھوٹے سے بون کو تھنڈا ہوئے پر نکال کر راکو 3 دن تک عرق گلاب میں کھل
کرے 3 دن تک آنکھ کے رس میں کھل کرے اور تین دن تک عرق سونف، عرق کیلا اور
عرق نیم میں کھل کرے بعد کو اس میں الاچی دانا چھوٹی ایک کباب چینی، شورا قلمی، کچڑہ بھیڑیہ
پیر سینٹ چار چار زٹی ملا کر بھلی پیکار کھل کرے۔ یہ سرا بھی آنکھوں کی سمست
بیماریوں کو دور کرتا ہے

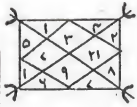


نوٹ۔ سفید سرا کے اھاؤ میں سرا سفید بھی لیا جاسکتا ہے۔

سر نمبر 3۔ امروٹ چھوٹے سے ہوتے سرا میں نوشادر، چھنی ہوئی پھنکری
اور قلمی شورا ساں بھاگ ملا کر عرق پیاز میں بھلی پیکار کھل کرے۔ ایسے نرل نسخے
جن پر عمل کر کے آپ آجوں بودا اور خواستھر رہ سکتے ہیں۔ اچھا یہ ہے کہ کسی آنکھ کے
سے صلا کر لیں۔

سر نمبر 4۔ اتنی کھٹ پر اچھین والے یا کین کام نہ تو مکمل باتویر
قیمت: ڈیڑھ سو روپے 150/-

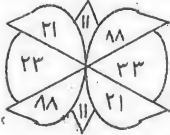
دُشمن اُچاٹن جنتر



(۱) اس جنتر کو تلبے کے پاتر پوسے کی قلم سے لکھ کر کس تو شتر کا اچاٹن ہو۔
 (۲) اس جنتر کو ریشم پر لکھ کر تلبے کے پاتر کا تصویر بنا کر دشمن کے باندے تو اس کو ضرور بہتر دورا چاٹن ہو۔

(۳) اگر اسی جنتر کو لال چدن سے لکھ کر ایک ٹوٹے ہوئے ٹکے میں لگ بھلا کر کاندھ کو اس لگ میں بھادسے تو جیل جیلوں اس کا دھواں لگے گا پھر تیلوں دشمن کو اچاٹن ہونا جائے گا

برے خواب نہ آنے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دروازوں اور کاندھ پر دھل سے لگے اور تصویر بنا کر جو بھی اے اپنے گئے میں باندے تو رات میں سوئے وقت اے برے خواب نہ آویں۔

(۲) اس جنتر کو بھون پتر پر لکھ کر سوئے وقت سر پہنے رکھے تو برے خواب قطعی نہ آویں۔ یہ آئودھ بہتر ہے۔



دوسری احتیاطیں، جہاں تک ہو سکے بچوں کو گرم اور تیز غذاؤں یا مصالحہ دار چیزوں اور

ٹول سے بچائے رکھے کیونکہ ان چیزوں کے اثرات سے الائے ناسل روئے جا اسکا ہٹ ہوتی ہے جس سے بچوں کا چال چلن بگڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔ بہت سے بچوں کو کسی طالب میں خشکا نہ نہانے دیں بچے کو صبح سویرے ہی لمبتے سے اٹھا دیکریں۔ صبح کے وقت عموماً ایستادگی ہوتی ہے بعض اوقات بچہ لمبتے پر بڑا یا حق سے ملا نہ تاسے اور آہستہ آہستہ یہ بری عادت ان کی طبیعت میں بن جاتی ہے بچوں کو صبح سویرے لمبتے سے جدا اٹھا دینا اپنا فرض سمجھیں وہ لوگوں کے ساتھ کیلینا، عشقہ قے کھانا سننا بہودہ ٹیکریا سینا دیکھنا بھی بچوں کے لئے خفنا کا ہے والدین کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ بچے کے چال چلن میں کسی قسم کا نقص ہونے کی صورت میں ذمہ داری والدین پر عائد ہوگی۔

لوگوں کی تعلیم کا مسئلہ نہایت ضروری ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بچوں کے لئے صرف اسی قدر تعلیم ضروری ہے کہ وہ امور فنیہ میں سے واقف ہو جائیں بعض لوگ بچوں کے لئے بھی وہی تعلیم لازمی خیال کرتے ہیں جو بچوں کے لئے ضروری ہے ان کے نزدیک بڑے اور بچوں کی تعلیم میں کچھ فرق نہیں ہونا چاہیئے ہمارا خیال ہے کہ وہ دونوں گروہوں سے اس مسئلہ کی اہمیت پر غور نہیں کیا۔

عوام اور مردوں کے کام جدا جدا ہیں یہ ناممکن ہے کہ مرد عورتوں کا کام کر سکیں یا عورتیں مردوں کا اگر مردوں کے ہاتھ میں دستگیری نہینے کی طاقت نہ ہوتی تو زندگی اجیرن ہو جاتی اس طرح یہ دنیا دوزخ کا نمونہ

کا اگر ٹیکس یا عورتیں مردوں کا اگر مردوں کے ہاتھ میں دستگیری کرنے کی طاقت نہ ہوتی تو زندگی اجیرن ہو جاتی اس طرح یہ دنیا دوزخ کا نمونہ ہوتی اگر عورت کے دل میں ہمدردی اور خدمت کے جذبات نہ ہوتے تو عورتیں خدمت کرتیں ہیں اور جبراً ہمیں ان سے خدمت کی عاقبت یہ لیکن ان کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے جس سے ان میں ہمدردی اور خدمت کے جذبات چمک اٹھیں چوسنے پر سہاگر کا کام دے۔

خدمت کی غریباں بچوں کے ذہن نشین کرنی چاہئیں انہیں تعلیم دینی چاہیئے کہ عجز اور خدمت بڑھائی کی نشانیاں ہیں بڑے درخت دی کلاتے ہیں جو جھکے رہتے ہیں اور جبر سے میل اور سایہ ملتا ہے بچوں کی تعلیم کا ایک ضروری جزو یہ ہے کہ انہیں ان تمام چیزوں کے نفع و نقصان سے واقف کر دیا جائے جو روزانہ کام میں آتیں ہیں اچھے اچھے کھانے پکانے سینا پر دنا کشیدہ کاری سیکھنا بھی بچوں کے لئے بہت ضروری ہے وہی ہو بیکش قابل تعریف ہیں جو بچے کی روٹی بھی ایسی مزیدار پکائی کہ ان کے آگے بھان کی کچھ حقیقت نہ ہو مھوئی کپڑے اس عمدگی سے تیار کریں کہ محض اور دلچسپ بات ہو جائے

بچوں کے لئے تیار دار بیکش کی تعلیم نہایت ضروری ہے اس میں زچہ اور بچہ کی دیکھ بھال بھی شامل ہے یہ ایسی چیزیں ہیں جو عورتیں کے لئے مخصوص ہیں اور ان میں وہ جتنی زیادہ ماہر ہوں گی اتنا ہی اچھے بچوں کی پرورش بھی ایک خاص موضوع ہے جس کی تعلیم نہایت ضروری ہے عام عورتوں کو بچوں کی پرورش کے طریقے معلوم نہیں قوم کے ہزاروں بچے انہیں ان بڑے آواہ عورتوں کی جہالت کی وجہ سے ہیں کہ بچپن میں بچوں کو

کو اس قسم کی تعلیم نہیں دی جاتی۔
اب بیاں کو سوچنا چاہیے کہ اس بڑی کو شادی کے بعد دوسرے
گھر جانا ہے گھر سنبھالنے کے علاوہ بچوں کی پرورش اور تربیت اس پر
عاید ہوتی ہے اس سے بڑی کی اشد ذمہ داری سہ لکڑ سے کامیاب بنانے
کے لئے مال کو فروغ دینی ہنگ شانہ قائم کرنی چاہیے ایک منجی بڑی مال کو جو
کچھ کرتے دیکھتی ہے سسرال میں جا کر وہ بھی اسی طرح کرتی ہے۔ مال
اپنے عمل سے بڑی کو نیک اور اعلیٰ تعلیم دے۔

خانہ داری امور خانہ داری

تندرست نے محنت اور مشقت سے روزی کمانے کے لئے مرد کو پیدا
کیا ہے گھر کا انتظام بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کے تمام کام بڑی
کے سپرد ہیں بیٹا پڑ و ستور بھی یہی ہے کہ گھر کا کام عورتوں سے اور
باہر کا کام مردوں سے تعلق رکھتا ہے

عورت امیر مویا عزیز اسے اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے سر
انجام دینے چاہییں اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی
ہے اور کام بھی ملازموں کی نسبت اچھا ہوتا ہے اس کے علاوہ اعضاؤں کی
وندیش ہوتی ہے۔ بیشک اگر کام زیادہ ہیں تو کچھ کام ملازم کے سپرد کر
دیں صحت نہیں سب کام ملازموں کے سپرد کر دینے سے گھر کا نقشہ بھی بگڑ جاتا
ہے زیادہ تر گھر کے کام کاج کیلئے منزل ہوتے ہیں مزدوری کام خود اپنے ہاتھ

ہاتھوں سے سرانجام دینے چاہئیں عورت کے لئے گھر کا کام آغاز زیادہ ہوتا ہے
کہ اگر وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کرنے والوں کی محنت تھا۔ ان عورتوں
سے اچھی ہوتی ہے جو ملازموں سے کام لینے کی عادی ہوتی ہیں۔
ملازمی ہینڈل کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بیکار می محنت کے
لئے رکھن کی طرح ہے جو ہینڈل خود کام نہیں کرتیں ان کے جسم میں خون
کی کمی رہتی ہے ان کا رنگ زرد اور محنت ہمیشہ کمزور رہتی
ہے اس لئے تندرستی قائم رکھنے کے لئے یہ مزدوری ہے کہ امیر عورتیں
کچھ نہ کچھ کام اپنے ہاتھوں سے کریں۔

گرم چولہا اور گرم دال

شکا کو امریکہ سے ٹریبون نامی اخبار شائع ہوتا ہے۔ اس کے اگرت
ستہ دے پرچے میں ایک مضمون عورت کے پند و نعا کے عنوان سے چھپا تھا
جس میں لکھا تھا کہ خاوند خدشا گھر سے باہر آداری پند نہیں کرتا۔ اگر
اس کام سے واپس گھر میں گرم چولہا اور گرم دال ہے جو عورت موقع محل
کے مطابق خاوند کو خوش ذائق غذا اس کی جانی اور روحانی مزوں کو
پورا کرنے کے لئے مہیا کرے گی وہ ہمیشہ اپنے خاوند کی محبوب رہے گی
اگر عورتیں گھروں میں خود کھی سہیلوں تاج کھڑی سیناؤں اپنے بناؤ
سنگھار کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے پاؤڈر اور سرخی کے انتظامات میں
لگی رہتی ہیں اور جہاں تو کمر چاکرے سر پر چلتا ہے اس کے باعث خاوند کی سہلی
بہرہ کی محسوس ہوتی ہے جب اسے گھر میں لند نہ کھانا مہیا نہیں آتا تو وہ بڑوں
میں جانا شروع کر دیتا ہے یا دوسرے ایسی جگہ جہاں اس کی طبیعت کے

مطابق کھانے۔

یہ فردی نہیں کہ کھانے میں انواع و اقسام کی اشیاء شامل ہوں بلکہ ایک دو چیزیں بھی اگر پریم اور توجہ سے تیار کی جائیں تو ان کے اندر ہمیز کی شکنی کے باعث جو کھانے والے کی روح کی محضت اس کھانے میں آجاتی ہے وہ لذت پیدا ہوتی ہے جو بہترین سویاں بہترین مصالحے سے تیار نہیں کر سکتا آج بھی ہندوستان کی بعض دیہاتوں میں رواج ہے کہ بہار راجہ کے اپنے محال میں دو تین لگا بیاں شاہی خواتین کی تیار کی جاتی ہیں فردی ہوتی ہیں۔

مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں کو سب سے پہلے کھانے پکوانے کی تعلیم دے ان کو بیٹوں کی زیادہ قدر ہوتی ہے جو ایک معمولی چیز کو بھی عذوق سے تیار کریں کہ اس کے سامنے کچھ ان بھی اپنے نظر آئے نیش کی دلدادہ ہو یاں بڑی تیزی سے مغربیت کی طرف جھک دی ہیں بہت جلد محسوس کریں گی کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اپنے خاندانوں کے گھر سے بے گھر بنا دی ہیں جب ایک رخصتی کو بازاری چلی پٹی اشیاء کا پٹھا رہ گئے تو اس کا چھوڑنا محال ہوتا ہے میاں پرمل میں بیٹے تو کہے کہ محکم کر دیاں کو سنا جاں بچا ہے کہ اسے بھینا کو کہاں سے کہاں لے جائے پرملوں میں عام طور پر جو کچھ ہوتا ہے اسکی تشریح کی ضرورت نہیں رہ جاتے ہیں شکر یہ کھانے پینے کی دعو میں بازاری جیتیں اور برہمنی سوسائٹی جب ان پر اپنا قبضہ جانتی ہے تو وہ تباہی کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے جب کبھی کی طبیعت بازاری دلچسپیوں کی طرف مائل ہونے لگے تو سمجھو کہ اب اس خاندان کی تباہی نزدیک ہے وہ خاندان بہت جلد منزل کے غار میں جاگرتا ہے۔

مردیک ہاڈو پر ناجی لودپ کی ایک پیٹرو دروغورت اپنی داستان میں

ایک خاندانی شخص کا ذکر کرتے ہیں جکی بیوی حسین بیلی تھی اتنی حسین کہ مقامی جینوں میں اپنا ثنائی نہ رکھتی تھی اس کے دو خوبصورت بچے تھے ایک دن پیشہ دروغورت نے اس شخص سے دریافت کیا کہ مجھے تم کو یہاں دیکھ کر سخت تعجب ہوا ہے تمہارے گھر میں اسقدر حسین بیلی بیوی موجود ہے۔ دو خوبصورت بچے بھی ہیں پھر تم میرے پاس کیوں آتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ بیوی کے من نہ جان سے میرے دل کو نہیں ہونی کیونکہ اسکا دل میرے لئے ایک برف کا ٹکڑا ہے۔ اس کے علاوہ زبان دراز اور بد مزاج ہے ماں باپ نے ناز و نفرت سے پرورش کر کے اس کی عادیں خراب کر دی ہیں گناہ کا راستہ بظاہر بڑا دلہریا ہے جب انسان ایک دفعہ گمراہ جاتا ہے تو پھر اس گمراہ سے لکھنا دشوار ہو جاتا ہے۔

عشق میں پیسے قدم پر منجھل جاتے تو خبر در نہ پھیلا تو چھٹائی چلا تے میر سیکڑوں مرد عورتوں کی زبان درازی سے تنگ آکر صید سے راستہ سے ہٹ کر غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں پشیمان زبانی شائیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ عورتیں محض اپنی بدزبانی سے اپنے بہرہ خاندان کو نامہرہ بان بنا لیتے یا دروغورت کیسے پیشتریں زبان عورت کے نفاض لوگ محمول جاتے ہیں کہ ایک عورت میں خواہ بیسیوں عویوں ہوں لیکن اگر وہ بدزبان ہے تو کوئی اسے منہ نہ کھائے کا خواہ خاندان غریب انسان ہو ہشتادہ جہاں اسے اصلی ٹنگا نہ کی ضرورت ہے ایک نیک آدمی سے بڑھکر خاندان کیسے کوئی دوسرا ٹنگا نہیں ہو سکتا بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھائے ایک نیک بیوی نہ چاہیے کہ جب اسکا خاندان دن بھر کی تنگناں کے بعد گھر واپس آئے تو مسکراتے ہوئے۔ چہرے

..... سے اس کا استقبال کرے گھر کی گلفٹیں روئے

پیسے کی تنگی داردن کے چھوڑے اس وقت اس کے سامنے دہرائے بر کام
اپنے اپنے وقت پر اچھا ہوتا ہے۔ عقل مند عربین موقع محل دیکھ
کر اپنی مشکل کا خاندان کے سامنے اظہار کرتی ہیں ایک سمجھ دار
برہمن کو چاہیے کہ موقع محل کے مطابق مختلف صورتیں اختیار کرے
کسی وقت نئی ذیلی دہن کی طرح شوہر کے سامنے بھڑکنے کو نہ کسی
وقت بہترین رشتہ کی مانند شوہر کے دلچ و غم اور دلکھ میں شریک ہو
ہو شیار محافل کی حیثیت سے شوہر کو دنیا کے مصائب سے محفوظ رکھنے کی کوشش
کرے ضرورت پر پیرے گورو کی طرح شوہر کو فانی دنیا کی بے حقیقت چیزوں میں
غفلت کرنے سے روکے اسے نفس پرستی کا بندہ نہ بننے دے اسے صحت کا
واسطہ دیکر اس وقت کو غیر ضروری طور پر صرف کرنے سے روکے
کا اخلاق مرد کی صحت خاندان کی بہتری بچوں کی بہبود و عزت کے اعتبار
میں ہے عورت اگر چاہے تو گھر کی سوزا کر بنا سکتی ہے۔

بادرچی خانہ

عورت کو سب سے زیادہ توجہ بادرچی خانے کی طرف دینی چاہیے خاندان
کے دل لیند اور صحت بخش کھانے تیار کرنے میں عورت کو جتنی بھی تکلیف
اٹھانی پڑے بھڑکی سے بادرچی خانے میں ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ پر تیار
رکھے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں غلیظ بادرچی خانہ میں زیادہ دیر بیٹھے سے
بیوی کی صحت خراب ہو جاتی ہے غلیظ جو کہ میں نہ پکائے کو جی چاہتا ہے نہ کھانے
کو صاف ستھرے جو کہ میں پیچھ کر کھانا کھائے سے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے
اور خوشی سے کھانا کھانے کو خواہ مخواہ جی چاہتا ہے لمبی نقطہ خیال سے

خوشی سے کھانا کھایا جائے وہ جلد مہم ہو کر جزو بدن ہو کر جاتا ہے۔ ایسے وقتوں
کو بادرچی خانے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے

فضول خرچی

ہمارے مصارف بہت زیادہ ہیں ایسے ضرورت میں بہت زیادہ بڑھ
گئی ہیں ہم نے اپنی زندگی کی ضروریات میں ایسی چیزوں کو شامل کر لیا ہے
جو امیروں کے لیے ضروری تھیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ متوسط درجے کے
شوہر عام طور پر مقروض ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی شوہر مقروض نہیں تو
وہ خلاء کا شکار کرتا ہے۔ لیکن جو کہیں مزدوری باقارہتی ہے۔ ملازمت
چھوٹ گئی یا بیماری کی وجہ سے اخراجات بڑھ گئے تو اس پر ماتا کے سوا کسی
کا سہارا نہیں یاد رکھنا چاہیے کہ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا صحت غلطی ہے
چار در دیکھ کر پاؤں پھیلانے پانی میں جھپکنے کے بغیر تھمارا گزارہ آسانی سے ہو
سکتا ہے اسے ہرگز مت خریدو اگر بڑی پریمی عورتیں فضول خرچہ واقع
ہوتی ہیں انہیں چاہیے کہ سہ ماہ کچھ نہ خرچ کر لیں ان کا بوقت ضرورت
کا کام آئے کفایت شعاری سے کام لینے یہ مردانہں کو کج روی کی بجائے بلکہ غیر مکرر
چیزوں پر زور دینا یاد کیا جائے اور جو کام ایک پیسے میں ہو سکتا ہے
اس کے لیے دو پیسہ ضائع نہ کریں۔

گھر کا حساب کتاب باقاعدہ رکھو آمدنی کے مطابق اخراجات کا بجٹ
تیار بجٹ سے زیادہ خرچ کرنا غلطی ہے سہ ماہ کچھ نہ کچھ پس انداز کرنا چاہیے
کچھ دفعہ انسان بیماری کا شکار ہو جاتا ہے یا آمدنی کے دواغ بند ہو جاتے ہیں
تو ایسے موقعوں پر جمع کیا ہوا روپیہ کام آتا ہے جو آمد و خرچ کا باقاعدہ

حباب نہیں رکھتے وہ بعض اوقات سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

کوئی مہمان آجائے تو اس کے ساتھ محبت سے پیش آؤ جہاں تک ہو سکے اس کی آؤ بگلت میں کوئی کمر بند اٹھا رکھو دشمن بھی آجائے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہارے حسن سلوک سے وہ دل ہی میں شرمندہ ہوگا اور دشمنی کا خیال دل سے نکال دیگا مہمان نوازی میں تکلیف نہیں کرتا چاہیے ہاں محبت کا اظہار ضرور کرنا چاہیے کھڑیں اگر دل انہی سے تو جہاں دلی حیثیت اس سے زیادہ نہیں تو محبت سے مہمان کے سامنے دال ہی پیش کر دو۔

عورتوں کی زبانی

سبکیا بولیں نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ایک اچھے خاصے شریف اور محبت کرنے والے خاندان کا دل بیوی سے محض اسنے پھر گیا کہ بیوی بد زبان سے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ نہ آیا خاندان کو کہہ دیا یا رکھنا چاہیے کہ خاندان تنہا گئی گراہ نہیں کر سکتا بیوی کو یہ موقع کبھی نہیں دینا چاہیے کہ خاندان اس کی بدکلامی کو شربت کے گھونٹ کی طرح پی جائے گا عورت کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ وہ شیریں زبان ہو مقرر ہے کہ میٹھی زبان سے ہاتھی کو انسان ایک بال سے باندھ سکتا ہے شیریں زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ دوسرے پر اثر کرتا ہے اس جادو سے مہربان خاندان کو مہربان بنایا جاسکتا ہے بعض عورتیں خاندان کیساتھ اچھی طرح سے پیش آتی ہیں اور اپنی زبان کو تالو میں رکھتی ہیں مگر خاندان کے رشتہ داروں سے سخت بدزبانی سے پیش آتی ہیں خاندان جب بار بار دیکھتا ہے کہ اسکی بیوی نہ اس کا احترام کرتی ہے نہ مذکر کا لحاظ اسے بڑا معلم ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنی بیوی سے نفرت ہو جاتی

سے بدزبانی خواہ خاندان کیساتھ کیجائے یا اس کے رشتہ داروں کیساتھ اس کا نتیجہ خصوصاً عادت کے لئے برا ہوتا ہے سمجھدار عورتیں خاندان کے رشتہ دار سے تنگ نہ بڑھ کر قی میں مناسب بھی ہے کہ ساس اور دوسرے رشتہ داروں کا احترام کیا جائے۔

خاندان کے آرام و آسائش کا خیال

یوں تو عورت کے لئے سب کچھ خاندان ہی ہے ہندوستان کے دور پر سے مذہب اسلام اور ہندو دھرم میں عورت کیلئے حکم ہے کہ وہ خاندان سے محبت ہی نہیں کرتی بلکہ قریب قریب اس کی پرستش کرے ہندو شاہنشاہوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ امپریز اپنے بیوی کو الیٹور کا روپ سمجھے۔ روحانی عظمت کے علاوہ بیوی کو چاہیے کہ وہ دنیاوی امور میں بھی خاندان کا ہر طرح سے خیال رکھے مثلاً خاندان کی پوشاک خوراک آرام و آسائش اور صحت و صفائی کی طرف توجہ دے خاندان کی خوشی کو اپنی خوشی اور اس کے غم کو اپنا غم سمجھے بیوی کو چاہنا چاہیے کہ خاندان کا مزاج کیسی ہے وہ کس بات سے خوش ہوتا ہے اور کس کھانے کو پسند کرتا ہے مرد کی اطاعت اور فرمانبرداری عورت کا فرض ہے بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی ضروریات کو مقدم رکھے خود تکلیف اٹھا کر بھی خاندان کو سکھ نہ پھارے عقل مند عورتیں خدمت سے خاندان کو گروید بنالیتی ہیں مرد عورت کے بس میں ہو جائے تو وہ قدرتی طور پر عورت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے ایسی عورتیں سکھ کی زندگی بسر کرتی ہیں جو عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ محض اپنی ضرورت کی کوریج سے وہ خاندان پر حکومت کر سکتی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں بار رکھنا چاہیے کہ

خاندانہ غلام برت جوی کا غلام نہیں بلکہ خدمت گزار اور فرض شناس جوی کا غلام
 بنتا ہے دن بھر کا تھکا ماندہ خاندانہ جب گھر شام کو لوٹتا ہے تو فرض شناس
 جوی کو دیکھ کر اس کی تمام کلفتیں دور ہو جاتی ہیں مشہور لڑپن کا لگوئی نے
 لکھا ہے کہ صرف خیر خواہ جوی اگر خاندانہ پر حکومت بھی کرتی ہو تو حکومت
 معلوم نہ ہو خاندانہ کی فرمانبرداری جوی کا فرض ہے۔

پہلے زمانے کی عورتیں

ایک زمانہ تھا کہ ایک عورت مندوستانی عورت صبح کو بیدار ہو کر
 سب سے پہلے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتی تھی اس کے بعد بچوں کی جسمانی صحت کی
 دیکھ بھال اور ان کے ضروری فرائض کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور پھر باقی خاندان
 میں مصروف ہوتی اس کے بعد گھر کے کاروبار چھوڑ سلائی لکائی وغیرہ میں اتنی
 مصروف رہتی ہیں کہ سارا گھٹانے کی فرصت نہ ملتی لیکن وقتاً مندوستانی نظام
 معاشرت میں ایک ذمہ داری تبدیلی ہوئی انگریزی تعلیم کی چینچ دیکھا دھونے لگی جس
 کی ابتداء ہونے ہی مخزن مال میں ہماری عورتیں گھر گئیں اور بغیر سوچے سمجھے
 برہمن بڈلوں کا سانگ روپ اختیار کرنے لگیں فیشن کی تیز رفتاریوں
 نے ان عورتوں کو کچھ بنا دیا تعلیم کا دراصل نشا ترہ تھا کہ دل و دماغ میں
 پریشانی پیدا ہو انسان اپنے فرض کو سمجھے لیکن یہاں کی تعلیم کا مقصد
 کچھ دوسرا ہو گیا ہے۔

ان دنوں ہمیں مثال کے طور پر لایا تھا یہاں کی عورتیں کی
 یہ کہ وہ گھر کی دیویاں ہیں جن پر ملک کے بچے بچے کو آج
 لے آئے اب بھی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے اس خیال

کہ تبدیلی نہ ہونے دیں عورتوں ہی کے ہاتھوں میں اپنے خاندان کی بہتری و
 بہبود ہے ان ہی کے اختیار میں نیک اور شریف اولاد پیدا کرنا ہے مندوستانی
 معاشرت کے خلاف درزی اور مخزن تہذیب کی پیر دی کے انوشاک نتائج
 روزمرہ جاریہ سامنے آتے ہیں شرم و حیا کے رخصت ہو جانے سے غصہ
 خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہماری عورتوں کو دھچکا پٹپٹ
 کہ وہ کس طرف جا رہی ہیں۔

موجودہ زمانے کی انگریزی خاندانہ عورتیں

انگریزی بڑھی کبھی عورتیں جب گھر سے باہر نکلتی ہیں تو خوب بن سوز
 کہ پاؤں میں ٹیڈی بوٹ سر پر باریک دوپٹہ مانگ بڑھی اور آدھا سر ننگا
 جسم پر نہایتی جیمر جس میں سے پھیلتا ہوا رنگ نظر آتا ہے ریشم عطر غارہ اور
 سرخی کی ناش ہوئی ہے یہ محنت بے جہانی ہے یاد رکھنا چاہیے کہ عورت
 کا بہترین فیولہ شرم و حیا ہے شرم دیا راوی عورتیں کس طرح بن سوز کر پاؤں
 لگا اور سینے اچھا کر سکیں نکلتی ہیں جہاں اپنے خاندان کے شگ و ناموس
 کا خیال ہو وہ اسی طرح بازوؤں میں حسن و زیبائش نہیں کر تیں عورت کو اپنے
 خاندان کا دل بھانے کیلئے گھر کی چار دیواری میں بن سوز کر رہنا چاہیے
 مگر آٹھ کی عورتوں کا فیشن ہو گیا ہے کہ گھر میں بیٹھ کیلئے لباس میں دستیں ہیں
 اور باہر غلام برت اور چکیے کپڑوں میں سبھی سما جاتی تیریاں بن کر بازوؤں
 کو دھوت نظر آ دیتی ہیں۔

یہ کتنی حماقت ہے کہ جس ایک منہ کی سامنے زیادہ سے زیادہ لکشی
 اور لغزب صورت بن رہنا چاہیے اس کے سامنے عورت معمولی لباس میں

رہتی ہے اور بازار جانے وقت وہ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس زیب تن کرتی ہے
 اسکے معنی صاف ہیں کہ وہ دوسروں کو اپنا دلکش حسن دکھانا چاہتی ہے ایسی
 عورتیں اپنے خاوند کیلئے سنگار نہیں کرتی بلکہ دوسروں کیلئے کرتی ہیں جن عورتوں نے
 معزب پرستی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے وہ نتائج سے بے خبر ہو کر یوں
 فیشن اختیار کر رہی ہیں جس طرح طاعون یورپ سے آکر ہندوستان میں پھیل کر
 ہماری مملکت و بربادی کا باعث ہوا ہے اسی طرح معزب فیشن کی دبا بھی
 ہندوستان میں پھیل کر ہماری بربادی اور تباہی کے سامان کر رہی ہے
 ہماری عورتیں صبح سے شام تک اپنے فیشن کی تکمیل میں مصروف رہتی ہیں
 عورتوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے مرد کو کچھ کہتے ہیں عورتیں اسے اپنے فیشن
 میں مصروف کر دیتی ہیں۔ عام انگریزی خاوند عورتیں خاوندک اندلی سے کچھ
 پس انداز کر چکی کوشش نہیں کرتی کہ وہ میں اگر اتفاق سے کچھ بچ جائے تو وہ
 اپنے لئے مزید سامان آرائش خرید لاتی ہیں ہم عورت کے سنگار
 کے خلاف بلکہ یہ عورت کے لئے محبت ضروری ہے کیونکہ مرد کی یہ
 قد قی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیوی زیادہ سے زیادہ دلکش صورت
 اس کے سامنے آئے لیکن یہاں کی تو حالت ہی دگر گول ہے عورتیں
 گھروں میں تو معزب لباس میں رہتی ہیں اور باہر میں سونہرے نکلتی ہیں
 عورتوں نے دیسی جوتے چھوڑ کر برٹ پینے اختیار کر لیے ہیں
 تو کوئی بری بات نہیں ہر اچھی چیز اختیار کر لینا چاہیے لیکن اب
 ادنیٰ ابرٹمی والے برٹ قبول ہو رہے ہیں حالانکہ یہ سخت ضرر
 رساں ہیں نئی ذیلی دھن دن میں دس مرتبہ بڑھ کر کہہ رہی ہیں
 کبھی پاؤں دائیں طرف کر بیٹھو گا اور کبھی بائیں جانب کو لپک گیا کئی کئی روز



ہیک مائٹس کی ضرورت ہے اور نچی اڑی کے چرے کی بدولت انگلستان سے دو ہزار عورتیں سالانہ میڑھیوں سے گر کر مر جاتی ہیں ایک جوتا ہی لیا جا رہے ہاں برسات میں یورپ کی نقل اتاری جاتی ہے نچے نقفان کو کوئی نہیں دیکھتا صرف لباس ہی کو دیکھے ہندوستانی لباس میں بڑی سہولت اور بے تکلفی ہے پھر وہ ہمارے ملک کی سردی گرمی کے مطابق اس کے برخلاف یورپین لباس کو ٹیچے پینے میں دشوار اور اتارنے میں تکلیف پرتی ہیں اس طرح پہنا جاتا ہے کہ کمر بندھی ہوئی شکم دبا براگردن کا اکلا اور پچھلا حصہ برہنہ یہ لباس ہندوستانی تہذیب کے منافی ہی نہیں بلکہ مضر صحت ہے۔ اور سردی گرمی کے مملوں سے نہیں بچتا۔

مغربی تہذیب و تمدن کی دلدادہ عورتیں فیشن میں اندھی ہو کر برائت کے گڑھے کی طرف بڑھ رہی ہیں انہیں جانتا چاہیے کہ وہ نہایت پرخطر راستہ اختیار کر رہی ہیں ہر ایک چیز اعتدال اور حد کے اندر موزنی چاہیے ایسا لباس اور فیشن سراسر نقفان دہ ہے جو عورت کو عزیز شریف اور مؤرخ بنادے ضرورت سے زیادہ فیشن اور آندازی خرافات نفسانی کو بڑھاتی ہے جو عورت اور مرد دونوں کے لئے کمزوری کا باعث ہے۔



شیر باندھنے کا مٹر

"اوم منہ کمال نکال، کھی کھل کھل۔ بدعت جانے جا بدعت جا بدعت۔"
ترکیب یہ اس مٹر کو اکیس مرتبہ اٹلی کے پھول پر پڑھ کر شیر کی طرف پھینک دے تو شیر بندے۔

ٹڈھی دور کرنے کا مٹر

"اوم آم۔ اٹا آ۔ اٹا آ۔ سدا جانے ایک۔"
ترکیب یہ ہاتھ پر لکھ جہاں ٹڈھی ہو وہاں پر آگ لگائے تو ٹڈھیاں بھاگ جائیں

ٹونے کا مٹر

"اوم کلک کلک بجز بار۔ لٹکا لٹک پٹکا۔ پھلک پھلک پٹی کی داچ ستیہ۔"
ترکیب یہ گڑھے کی روشنی میں اس مٹر کو پچے کے یا اکیس بار پڑھے اور گوگل وغیرہ کی دھوپ دے کر اس کے دیوئیں میں کچھ درویش بچے کو رکھ کر ٹونے دور ہو۔

موہنی پتلی وشی کرن مٹر

"باندھن موہن کو۔ باندھن موہن۔ باندھن موہن دو لہجے کی دھارا۔ اٹھے اندر۔
گناں لکھے ساک پوری ہو جائے۔ بن اور دو کا کٹر سیاں اوپ کو سوت۔ میں تو خمدن باندھ
ساسوسر جا یا بدعت بن باندھن من نیت باندھن موہن دیا دے ساتھ چار کھونٹ لو
آئے غلافی فلفنے کے ساتھ گورو گورو سوا۔"
ترکیب یہ دان۔ اپان۔ استھ بھن اور دودھن میں کھن کٹ کا چاچا۔ یا جاتا ہے
اگنی میں صرف ہوں فٹ اور اگنی گرم۔ دیو گرم میں سوا۔ یہ کہہ کر ہوم بن کر ناپاچا

ایک مثال بننے کی لائے جس میں سے اکائیس بنولے لیکر ایک ایک کو اکائیس مرتبہ
مٹر سے آدھی رات کے وقت آگ میں ڈالے۔ تین دن میں مورتہ پورا ہوگا۔ اس میں
مندرجہ نہیں۔

راجہ وشی کرن کا مٹر

اوم نو آدشی گرو کا۔ جلا باندھن۔ شیر باندھن۔ اگنی باندھن۔ دار بن باندھن۔ شو
پتر پر چٹھ باندھن۔ راجہ کا کہہ کر سا آسن چھوڑ گئے وشی وشی اصل کی جو کول چندن لالٹ لیکو
کاٹھی سترن کھاڈل پور گرو کی لاگتی۔ میری کوت کر۔ مٹر ایشور راجہ۔
ترکیب یہ دھوپ۔ دھپ۔ خود یہ کہہ کر یا پاد پتی کا دھیان کرے۔ بعد ستر اکیس دن
ایک سو اکیس جاپ کرے۔ مٹر سدھ ہوگا۔ بعد ازاں کھنکھن۔ چندن۔ گوردھن ملا کر گنے کے
دودھ میں تلک کر راجل مہاراجل۔ حاکموں یا افسروں کے سامنے جاوے تو دیکھتے ہی سب
وشی میں ہوں۔

استری وشی کرن

کالا نمک بمونورے کے پنکھ۔ مگر مہل۔ سفید کو اور کوڑی۔ آن سب کا چران بنا کر
عورت پر چھوڑے۔ وہ داسی ہو جائے گی۔ اور اس مرد کے ہر حکم کو ماننا پنا اول فرض سمجھے گی

دیگر لپ

سیندھ نمک۔ شیر۔ اگروڑ کی بیٹ کو چیں کر جو آدمی اپنے ٹنگ پر لپ کر عورت کے
پاس جاوے اور اس کے ہاتھ زنا کرے وہ عورت ہمیشہ کے لئے وشی ہو جائے۔

زردی پینے سرخ 40 عدد۔ آرد مالکشی ایک سیر۔ لوگ۔ چائفل۔ دار
چینی۔ مغز اخروٹ۔ موصلی سفید مکیں ہر ایک سوا سو تولہ۔ مرج سیاہ ایک تولہ۔
پرا ناگوں ایک سیر۔

ترکیب تاریخی: سب چیزوں کو الگ الگ باریک کوٹ کر پھر آپس میں اچھی
طرح سے یکجان کر لیں۔ پس تیار ہے 6 ماشے لے کر 2 روز تک صبح و شام
استعمال کیا کریں۔ ایک پرانی کتاب میں اس کی تعریف میں لکھا ہے کہ "اس
مجون کے استعمال کرنے والے مرد میں سنگین عورتوں کو خوش کرنے کی قوت
عاجزت پیدا ہو جاتی ہے۔" اس قسم کے مقابلے کو برطرف رکھ کر بھی کہا جاسکتا
ہے کہ یہ مجون واقعی بہت حیرت انگیز طور پر متوقی باہ ہے اگر بلیم پیدا کرنے والی
چیزوں سے پرہیز کیا جائے تو اس کی مداومت سے جوانی کے دنوں میں سفید شدہ
بال بھی از سر نو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ بدن کنڈن کی طرح چمک اٹتا ہے۔ قوت
حافظہ غضب کی ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابل قدر مجون
ہے۔ جس کی خوبیاں تجربے کے بعد ہی پورے طور پر معلوم ہو سکتی ہیں۔ گرم
حزاق کو جوان گرمی کے دنوں میں اس کے استعمال سے پرہیز کریں۔ بلخی حزاق
کے ادویہ مرگوں کے لئے یہ مجون بہت ہی مفید ہے۔

بادام

بادام دماغ کو طاقت دینے کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے اس میں دماغ
کے جو ہر کی پردوش اور نشوونما کرنے کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے اور دماغ کی
طاقتوں کو بیدار کر دینے کی تاثیر بھی اس میں موجود ہے۔ دماغی قوتوں کے علاوہ
بادام جسم کی پردوش کرنے کے لئے بھی نہایت اچھی چیز ہے قوت باہ کو بنیادی طور
پر طاقت دینے کے لئے بادام نہایت ہی عجیب دوا ہے۔ انڈے کے بیان
میں لکھا ہوا اخیرہ جس میں بادام کی مثال ہیں۔ نہایت متوقی ناشہ ہے۔ جن
لوگوں کو اغڑوں سے پرہیز ہونا ان کے لئے ایک دوا سنان سے درج ذیل ہیں:

غذا اور قوت مردی کا زیر عنوان دودھ کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔
دودھ سے حد متوقی باہ اور طاقت بخش چیز ہے۔ سب سے اعلیٰ درجہ طاقت بخش
دودھ عورت کا ہوتا ہے۔ آہر و یک گرتوں میں اس کی بہت تعریف کی گئی
ہے۔ پچھلے سالوں یورپ میں اس کے بہت سے تجربے ہوئے تھے اور بہت سے
اخبارات و رسائل میں اس کی بابت لے دے ہو چکی ہے۔ یورپ کے کئی سربر
آوردہ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں نے دعویٰ کیا تھا کہ عورت کا دودھ مٹی ہوئی
جوانی کو شرطیہ طور پر واپس لاسکتا ہے۔ جرمن کے ایک سائنسدان نے یہ دعویٰ کیا
تھا کہ اگر شوہر اپنی بیوی کے پستان سے منہ لگا کر دودھ چوسنے کا دستور بنالے تو
اس کی صحت قابل رنگ بن جاتی ہے۔ اس کے حسن میں بھی اضافہ
ہو جاتا ہے۔ اس حمل سے عورت اور مرد میں محبت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس
طریقے سے دودھ چوسنے سے عورت کو بے حد لذت بھی حاصل ہوتی ہے وغیرہ
وغیرہ لیکن اس انتہائی آزادی کے باوجود جو مغربی ممالک میں عام ہے۔ اس
جرمن سائنسدان پر مقدمہ چلایا گیا کہ وہ اخلاق عامہ کو تباہ و برباد کرنے والی
باتیں پبلک کے سامنے پیش کر رہا ہے لیکن اس نے اپنے دعویٰ کو ثابت کر دیا۔
بہت سے سربر آوردہ "ماہرین فن" لوگوں نے اس کے بیانات کی تصدیق کی
چنانچہ سائنسدان صاحب عدالت سے صاف بری ہو گئے۔

مغربی ڈاکٹروں کا یہ دعویٰ درست ہو یا نہ ہو۔ آہر و یک گرتوں نے
عورت کے دودھ کے خواص کچھ بھیجے ہوں یا نہ۔ ہمارے ہاں کی موجودہ طرز
معاشرت کے پیش نظر اس عمل پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے
مذہب اور اخلاق کے نقطہ نگاہ سے یہ سب کچھ موصوب شرم اور داخل گناہ ہے۔
طاقت کے اعتبار سے عورت کے بعد دوسرے درجے پر بھیڑ کا دودھ ہے۔ اس
کے بعد تیسرے درجے پر بھیڑ کا دودھ۔ پھر اس کے بعد گائے کا دودھ۔ بھیڑ
اور گائے کے دودھ کا مختصر سا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ مندرجہ ذیل طور میں دودھ
کو زیادہ متوقی باہ بنانے کے لئے دو عجیب و غریب ترکیبیں درج کی جاتی
ہیں بھیڑ کا دودھ چونکہ کھل ابلو نہیں ہے۔ اس لئے بھیڑ یا گائے کا دودھ۔

دودھ کو زیادہ مقوی بنانے کی سائنٹفک ترکیب:

گائے یا بھینس کا تازہ دودھ حسب ضرورت لے کر فوراً آگ پر رکھیں جب تک جوش آجھیں تو اس کو شہد سے میٹھا کر کے دو گلاسوں کے اندر نیچے اوپر دھار ہاندہ کر لوٹ پوٹ کریں جس کی کم از کم ایک سو ایک مرتبہ ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں پھینکی زیادہ اونچائی سے گرائیں۔ انتہائی زیادہ بہتر ہے۔ اس دودھ کو کھڑے کھڑے پنی جائیں اور اسی طرح سے کم از کم چالیس دن عمل کریں۔

فوائد:

اگرچہ باری انشور میں یہ ترکیب ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے جس سے کسی عظیم الشان فائدہ کی توقع نہیں ہو سکتی لیکن تجربہ اس کے عجیب و غریب فوائد کی تصدیق میں طرب المسان ہے۔ اس سے دودھ میں حیرت انگیز طور پر رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دودھ زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے۔ اس سے خون کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور چہرہ لال سرخ ہو جاتا ہے۔ معمولی تبدیلی سے ایک روزمرہ کے استعمال کی پیڑ کی قدر زیادہ نفع بخش ہو جاتی ہے۔ یہ بات دیکھنے کے لئے کم از کم چالیس دن اسی طریقہ سے تیار کیا ہوا دودھ پنی کر دیکھیے۔

سائنس کے نکتے:

1- جب دودھ کو برتنوں کے اندر الٹ پلٹ کیا جاتا ہے تو آکسیجن کی ایک خاص مقدار اس میں جذب ہو جاتی ہے۔ پھینکی زیادہ اونچائی سے دودھ کو دوسرے برتن میں گرائیں اسی قدر زیادہ مقدار میں آکسیجن اس کے اندر جذب ہو جاتی ہے۔ یہی آکسیجن اس طریقے سے تیار کیے دودھ کے عظیم الشان فوائد کی کرامات کا راز ہے۔

2- شہد ملنے کی وجہ سے اور یوں بھی گرم کیا ہوا دودھ حد درجہ گرم جزا ہوں کے موافق نہیں آ سکتا مگر اسی طریقے سے تیار کیا ہوا دودھ جو اب نمی کی وجہ سے معتدل ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے مریضوں کو کم از کم ایک خاص طریقے سے دودھ کی کمی بنا کر پلایا کرتا ہوں۔ انشور کی دوا ملانے کے

اس کی تاثیر اس قدر مضبوط ہو جاتی ہے کہ سوزاک کے چپٹے ہوئے مریض کو اس کے پینے سے چند ہی منٹ میں تسکین ہو جاتی ہے۔ ایک دوست بھی کھل کر ہو جاتے ہیں۔ چٹاب تو بار بار آتا ہے۔ یہ سب کچھ کسی دوا کے ہوتا ہے۔ اس قسم کی کسی بنانے میں دیگر دوا میرے علاوہ ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں بار بار الٹنے کی تدبیر بھی کی جاتی ہے۔ اس تجربے کو پیش نظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ سے تیار کیا ہوا دودھ بالکامقابل کشا بھی ہوتا ہے۔

3- کھڑے کھڑے پینے سے دودھ جسم کے تمام رگ و ریشہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اس بات کی بھی تجربے سے شہادت ملتی ہے۔ عرق مدنی کی بعض دوا میں ایسی ہیں جو مریض کو کھڑا کر کے لپٹانے ہی سے اثر کرتی ہیں۔ مریض کو بٹھا کر یہ دوا پنی پلائیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو بالکل معمولی۔

احتیاط:

مندرجہ بالا طریقہ سے دودھ کو ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں ایسی جگہ پر الٹ پلٹ کریں۔ جہاں کی ہوا صاف اور پاکیزہ ہو۔ پہلی پہلی جگہ میں جہاں کی ہوا میں نفث اور گرد و غبار ہو بیٹھ کر یہ عمل کرنا مفید ہونے کی بجائے نقصان دہ ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ خراب ہوا کی سٹائٹس اس میں شامل ہو جائیگی۔

دودھ کو زیادہ مقوی بنانے کا جو گیارہ عمل:

یہ نسخہ اگرچہ دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتا ہے اسے عجیب و غریب افعال و خواص کی وجہ سے استعمال کرنے والے کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ بسا اوقات بہت ہی خلوت و طویل ترکیبوں سے تیار ہونے والے مرکبات سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ تک متواتر استعمال کرتے رہنے سے چہرے کے کنارے کے دانے کی مانند سرخ و پھید بناتا ہے۔

شہد خالص 9 اشک ایک گلاس میں ڈال کر اس کے اوپر ملل کا باریک کپڑا ہاندہ کر کے یا بھینس کا تازہ دودھ اس کے اوپر دوڑیں۔ جس کا اعجاز پہلے دن

ذیہ پاؤ ہواور پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں اور آدھ آدھ پاؤ بڑھا کر تین پاؤ کر لیں۔ شہد بھی 9 ماشہ سے آہستہ آہستہ بڑھا کر تین پاؤ تو تک کر لیں۔ پھر اسی مقدار میں کم از کم چالیس 40 روز تک جاری رکھیں۔ گلاس پر دودھ دوہنے کے بعد دودھ کو فوراً ہی لینا چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ اس کو زمین پر نہ رکھا جائے۔ دوران استعمال میں نفع پیٹ درواور اسہال کا عارضہ شروع ہو جائے گا۔ لیکن گھبرا کر دودھ بند نہ کر دیں بلکہ بغیر کسی گھبراہٹ کے جاری رکھیں۔ سب شکایات خود بخود رفع ہو جائیں گی۔

برگد

برگد کا دوسرا نام بڑے۔ پنجابی میں اسے بڑو نامی کہتے ہیں۔ یہ بہت تیار درخت ہوتا ہے۔ اس کی موٹی شاخوں میں سے چکی چکی گول گول رسیاں نکل کر زمین کی طرف آتی ہیں اور بعض دفعہ زمین میں گڑ جاتی ہیں اور بہت موٹی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان پر اصلی درخت کی طرح شاخیں پھوٹنے لگتی ہیں اور سینکڑوں سالوں کے عرصے میں بجائے خود ایک بڑا تیار درخت بن جاتی ہیں۔ میں نے بہت سے ایسے بڑے تیار درخت دیکھے ہیں جو تھڑکے بالائے مسمیٰ کی دوسرے پینڈ کی رسیوں کے زمین میں گڑ جانے سے بنے ہیں ان رسیوں کو ڈالڑی کہتے ہیں۔ اس درخت کا ہر ایک حصہ سخی کو پیدا کرنے کا زحانہ بنانے اور ہا کو حرکت میں لانے کے لئے نہایت ہی بے نظیر ہے۔ ذیل میں صرف چند ایک چھوٹے چھوٹے طریقے لکھے جاتے ہیں جن سے ہر غریب اور امیر اس کے سبھی فوائد سے نفع یاب ہو سکتا ہے۔

مقوی باہ پھل

چہرہ سرخ بنادینے والا

یہ مقوی باہ پھل مفت میں اچھا آتا ہے لیکن باہ کو مالٹ دینے میں کو گاڑ حانہ نے اور چہرہ کو سرخ بنانے میں کوئی مہنگے سے بھنگا بھی اس کا مقابلہ

نہیں کر سکتا۔ یہ حیرت انگیز طور پر مقوی باہ پھل برگد کے درخت کا پھل ہے۔ برگد کا پھل بالکل سرخ رنگ کا درخت سے اتار دیے۔ زمین پر گرنا نہ لیجئے نیز اسے کوئی لوہے کا جرمت لگائے۔ (دہم سمجھئے اس میں ایک حقیقی چٹائی ہے جس کی تشریح کرنے کے لئے کئی صفحہ درکار ہوں گے۔ اس لئے بغیر کسی تشریح کے فحوس چٹائی آپ کے سامنے رکھی گئی ہے) کسی کپڑے پر پھیلا کر سایہ میں خشک کر لیجئے۔ ہواوار جگہ میں خشک کریں ورنہ خراب ہو جائیں گے۔ خشک ہونے کے بعد ان پھلوں کو ہاتھوں سے خوب مسل لیجئے یا کسی پتھر کے کھل میں باریک کر لیجئے مگر لوہے کے ہاون دستہ سے کام نہ لیں۔ ان پھلوں کے سفوف کے برابر مصری کوڑہ کا سفوف ملا کر محفوظ رکھیے۔ 6 ماشہ صبح 6 ماشہ شام ہر اہ نیم گرم دودھ استعمال کرنے سے چالیس روز میں چہرے کا وہی رنگ ہو جاتا ہے جو ان پھلوں کا تھا۔ جن لوگوں کو عورت کے پاس جاتے ہی انزال ہو جاتا ہے ان کے لئے عجیب چیز ہے۔ شربت کا مرض شرطی طور پر اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے نیز مادہ تولید کی اصلاح کرنے کے لئے یہ سفوف سینکڑوں اشرفیوں کی دواؤں سے زیادہ مؤثر ہوگا۔ مٹی میں اولاد پیدا کرنے والے کرم پیدا کر کے محل پھرانے کا باعث بنتا ہے۔ محل مٹی کی کمزوری کی وجہ سے جن لوگوں کے ہاں کمزور اولاد پیدا ہوتی ہو۔ وہ میاں بیوی دونوں تین چار ماہ تک اس دادرہ روزگار دوا کا استعمال کریں۔ شرطی طور پر طاقتور اور گورے رنگ کی اولاد پیدا ہوگی۔ بلکہ اسی (80) فیصد لڑکا ہوگا وغیرہ وغیرہ اور بھی بہت سے بے نظیر فوائد ہیں۔ یہ سب باتیں میرے تجربے میں آچکی ہیں اگر کوئی بات خلاف ثابت ہو تو یقین رکھیے کہ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ اوپر لکھی ہوئی باتوں کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں۔

مقوی باہ مسک سفوف:

برگد کی ڈالڑی کے پتلے پتلے ہاں لے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ برابر 10 وزن مصری ملا کر رکھیں۔ صبح و شام ہر اہ دودھ 6 ماشہ کی مقدار میں استعمال کریں۔ مٹی کو گاڑھا کرنے اور تازہ مٹی پیدا کرنے میں یہ سفوف آکسیری فوائد کا حامل ہے۔ سرعت کو تھوڑا بنیاد سے کھوکھلا مسک طبعی پیدا کرتا ہے۔ وقتی طور پر دو

کھینے و شتر ایک خوراک ہر اودھ استعمال کر لینے سے بھی کچھ نہ کچھ اساک ضرور کرتا ہے۔ بشریکہ کھائی نہ کر نہ تک وغیرہ سے اس دن قلعی طور پر پرہیز کیا گیا ہو۔ زیادہ دیر کے استعمال کرنے سے باہر کبھی حرکت میں لاتا ہے۔ فرغیکہ ایک لاجواب چیز ہے جو ہفت میں حاصل ہوتی ہے۔

سرخ و سپید بنادینے والی چائے:

برگد کی نو گھنٹہ سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی چٹان جع کر کے سایہ میں خشک کر لیں۔ وقت ضرورت ان میں سے 6 ماش کی مقدار میں سے کر آدھ میر پانی میں خوب جوش دیں۔ دو چھٹا تک پانی باقی رہنے پر ل کر چھان لیں اور ڈیڑھ یا دو دوھ ملا کر شہد یا مصری سے میٹھا کر کے پئیں۔ نہایت ہی خوش ذائقہ چائے ہے جو خون پیدا کرتی ہے دماغ کو طاقت دیتی ہے نزلہ زکام کو روکتی ہے تازہ دم بنی پیدا کرتی ہے۔ پتے و پرن کو گاڑھا کرتی ہے صرفت کی شکایت کو دور کر کے طبی اساک پیدا کرتی ہے روزانہ صبح کے وقت اس قسم کی چائے استعمال کرنے کا معمول بنالیا جائے تو چائے کی عادت کی تسکین بھی ہو سکتی ہے اور چائے سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بھائے عظیم فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ رات کو 6 ماش چٹان کئی قلعی دار برتن میں بھگو کھیں اور جع پانی شامل کر کے جوش دے کر چائے تیار کریں تو وہ زیادہ مفید ہوگی۔ بھائے اس کے فورا ہی خشک پتوں کو جوش دے کر چائے بنائی جائے۔

شیر برگد کے بے نظیر فوائد:

شیر برگد جبران احکام کو دور کرنے کے لئے مسلم الثبوت چیز ہے۔ ماہ و منہ کی تولد و تخلیق کے لئے کوئی دوسری ضروری چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ سرعت کی شکایت کو دور کرنے کے لئے میرے علم میں تو پروردہ دنیا پر اس کے مقابلے کی چیز ملنا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ اس کے اندر قدرتی طور پر فاسفورس کا نہایت قلیل جزو شامل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دماغ کو طاقت دینے کے لئے اکسیر الاثر فوائد کا حامل ہے۔ کمزور ڈھیلے پنوں کو طاقت دے کر جسم کی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔ عضوں میں حرکت اور تھاک کی صلاحیت کو ترقی دیتا ہے۔ اشتہار میں اضافہ کرتا ہے۔ باہر کو طاقت دیتا ہے اور زہمت مباشرت کو یزحاح

ہے۔ فرغیکہ ایک بے نظیر چیز ہے جو قدرت نے دنیا میں سب جگہ ہر کدو اور غریب و امیر کے فیض رسانی کے لئے پیدا کر دی ہے۔ ایسی لاجواب چیز سے فیض نہ اٹھا کر ان نعمت ہے۔ ذیل میں شیر برگد کے استعمال کے چند ایک نہایت لاجواب طریقے درج کیے جاتے ہیں۔

شیر برگد استعمال کرنے کی بہل ترین ترکیب:

صبح کے وقت حاجات ضروریہ اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر نہار منہ شیر برگد کا استعمال کرنا چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دن مصری کے سفوف میں شیر برگد کی ایک پونڈ ڈال کر استعمال کریں۔ دوسرے دن دو پونڈیں۔ تیسرے دن تین پونڈیں حتیٰ کہ پندرہویں دن پندرہ پونڈوں تک ہر روز ایک قطرہ کے حساب سے بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد ایک قطرہ روزانہ کے حساب سے کم کرتے جائیں۔ پھر ایک قطرہ روزانہ کے حساب سے بڑھاتے جائیں اور پھر اسی طرح سے کم کریں۔ اس طریقے سے دوا کا استعمال عادت میں شامل نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے پورا فائدہ ہوتا ہے۔ شیر برگد کے استعمال کے بعد اگر بے نیم گرم دودھ پی لیا جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی ضروری نہیں۔ بعض لوگوں کو شیر برگد کے استعمال سے کچھ قیش کی شکایت رہنے لگ جاتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے دودھ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔

نہایت ہی لاجواب مقوی باہر مجون

جو مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کر کے جسم اور باہر کو غضب کی طاقت

دیتی ہے

معدہ تازہ یا کھانا نہ وصول میں اور کئی اطفال یا علق میں رکھ کر ایک ایک دانہ علیحدہ کر لیں۔ یعنی ٹکڑے یا سٹی اس میں جو کچھ ہے اس کو نکال کر پھینک دیں۔ یہ واضح رہے کہ کال کھانا خوب اچھی طرح سے صاف کیا جانا ضروری ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی سنگریزوں کا غبار وغیرہ رہ گیا تو مجون کا ذائقہ بھی خراب ہو جائے گا۔ دانتوں کے نیچے کر کراحت محسوس ہوگی اور مجون کھائی نہ جائے گی۔ اب اس صاف کیے ہوئے یا کھانے کو شیر برگد میں اتار کر کریں کہ اچھی

ایک نہایت ہی لاجواب و بے عدیل
نسخہ جوب مسک

موجس 5 کو لے کر چینی کے پیالہ میں کھیل اور اس پر شیر بگڑانا
 دلائل کر موحس کے ایک انگل اور ٹیکہ آجائے۔ پھر اس کو حفاظت سے رکھ
 دیں۔ تیز چاہئے کہ پیالہ مذکور کو کسی گھل وغیرہ کے کپڑے سے ڈھانپ
 تاکہ گرد و خرابہ سے محفوظ رہے۔ پھر شیر بگڑ کر ہلکے ہو جائے تو اتنی اور
 ڈال دیں یہی طرز القیاس ہے کہ اس وقت مرتبہ رخسار کریں اور پھر اس کو شیر بگڑ
 کے ذریعہ جین تین دن کھل کریں۔ جب گولیاں باندھنے کے لائق ہو جائے تو

ثعلب مصری سمندر سوکھ اندر جو موجیں دانہ الاچی سفید لوزیدان
ایک ایک تولہ۔

مغز بادام شیریں (مقشر) 10 تولہ۔

ترکیب تیاری:

ہاتھمکھانہ اور نارجیل کو اکٹھا کر کے ملا لیں۔ پھر سب کو اچھی طرح کوٹ کر ایک جان کر لیں۔ اس کے بعد ایک سیر مصری کو توام بنا کر مچھون بنائیں۔

ترکیب استعمال:

ایک تولد صبح کے وقت نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور ایک تولد رات کو سوئے وقت دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

حبوب بقدر رتی بنالیں اور خشک ہونے کے بعد شیشی میں سنبھال رکھیں۔

ترکیب استعمال:

وقت خاص سے تین گھنٹہ چتر ایک گولی سے دو گولی تک نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں مگر سر شام تکین چیزوں اور اپاز چینی سرگد وغیرہ سے پرہیز کریں۔

فوائد:

از حد مسک ہے۔ پہلی خوراک ہی اپنی جادو اثری کا کام کرتی ہے۔ دنیا بالافیون مسک لے کر کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ یہی نسخہ ہے کیونکہ خشک اشیاء بعد میں کمزور کر دیتی ہیں مگر اس سے طاقت بڑھتی ہے اور قدرتی اسماک پیدا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا نسخہ خواص برگرگ (مصنف حکیم محمد عبداللہ) سے تقریباً لفظ بلفظ نقل کیا گیا ہے۔ اصولی طور پر نسخے بے خطا اور مفید معلوم ہوتا ہے مگر ہمارے تجربے میں اب تک نہیں آیا جو صاحب تیار کریں نتیجہ سے اطلاع دیں کہ اس سے کس قدر اسماک ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ نسخہ قبض کی شکایت ضرور کرے گا اس لئے مباشرت کے بعد پادام روغن ملا ہو اور دودھ پیکس تو بہتر ہوگا۔

پیل

بڑی قسم کا ایک دوسرا اتادور درخت پیل بھی ہے جو مرد کے مادہ منویہ کی تقویت کے لئے قریباً قریباً بڑے خواص دواؤں کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ پانی ایسے پتلے بروج کو شہد ایسا گاڑھا کرنے کمزور اور ناقابل دواؤں کی اصلاح کر کے اولاد پیدا کرنے کے قابل بنانے اور سرعت کی شکایت کو ختم و بنیاد سے کمر دینے کے لئے پیل کے خواص بنیظیر اور لاٹانی ہیں۔ اس کے خواص دواؤں جو کہ برگرگ سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے اس کے استعمال کے بھی قریباً قریب وہی طریقہ ہیں جو برگرگ کے بیان میں لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لئے پیل کے فوائد کے بیان میں تفصیل سے گریز کیا جاتا ہے۔ اجماعی طور پر تین باتیں لکھ دی جاتی ہیں۔

جام شراب زندگی:

پیل کی موتی شایع کوکٹ کر اس کا پیالہ بنایا جائے اس پیالے میں رات کو پانی بھر رکھیں۔ علی الصبح اس پانی کو نوش فرمائیں۔ مردہ جسم میں حیات تازہ چھونکنے کے لئے اس سادہ پانی کے اوصاف جام شراب ناب سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ پیل کے اثرات کی وجہ سے رات بھر میں پانی کا ذائقہ تہذیب ہو جایا کرتا ہے۔ اس کا کچھ خیال نہ کریں۔ حسب ضرورت ذائقہ کو بہتر بنانے کے لئے شہد یا مصری ملائی جاسکتی ہے۔ یہ پانی تھوق کے مریضوں کے لئے واقعی آسپت ہے۔ سوکے ہوئے جسم کو از سر نو سرسبز و شاداب کر دینے کی تاثیر رکھتا ہے۔ دل و دماغ معدہ اور پیچیدہ کو کئی زندگی بخش دیتا ہے۔ جس مرد کے مادہ منویہ سے اولاد پیدا کرنے والے کرم پاگل ہی بنا ہو گئے ہوں۔ اس میں بھی حمل ٹھہرانے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس قسم کے پانی کا استعمال روزمرہ کا معمول بنالیتا چاہئے۔ اس قسم کے پیالہ میں گرم دودھ ڈال کر چٹا بھی مفید ثابت ہوا ہے لیکن پانی اور دودھ کے لئے الگ الگ دو پیالے ہونے چاہئیں۔

مولد و مغفلہ منی کھیر:

پیل کے پتلے پیلوں کی کھیر کثیر مقدار میں منی پیدا کرتی ہے اور پانی جیسی پتلے منی کو شہد ایسا گاڑھا بنانے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ پیل کے درخت میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا ہر ایک حصہ حل ٹھہرانے کے لئے بے حد مفید و معاون ہے۔ اس کا یہ اولاد خشک اثر اس قدر زبردست ہے کہ جس گھر میں پیل کا درخت سالہا سال سے موجود ہو۔ اس میں شاید وہاری کوئی عورت بانجھ نہ لے گی۔ یہ ایرانی کی بات نہیں ہے کہ محض گھر میں پیل کے درخت کا ہونا کس طرح حل ٹھہرانے میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔ طبی حقیقتات و مشاہدات نے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ کسی بوٹی پودے یا درخت سے جو ہوا ہو کر آتی ہے اس میں اس پودے کے مخصوص اثرات کا ایک شرمیلی ضرور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن گھروں میں کسی کے پودے ہوتے ہیں۔ ان میں شیر یا اور پھر کم ہوتا ہے۔ نیم کے درخت کے نیچے (خاص کر ان دونوں میں جبکہ نیم کو پھول

آ رہے ہوں) سونا خون کو صاف کرتا ہے۔ پس اسی طرح پتیل کا درخت گھر میں ہونا اپنے لطیف اثرات ہوا میں منتشر کر کے اپنے گرد پیش رہنے والے مردوں اور عورتوں کو اپنے مخصوص فوائد سے فیض یاب کرتا ہے۔ شاید ہندوؤں میں زمانہ قدیم سے جو پتیل اور تسی وغیرہ کی پوجا کا طریقہ رائج ہے۔ وہ اسی قسم کے اصولوں کو پیش نظر رکھ کر جاری کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ بے مذہب میں داخل کر دینے سے شاید ان کا مقصد ان کی اہمیت کو چار چاند لگانا ہی ہو۔ بہر کیف یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ پتیل کا درخت مرد کے مادہ منویہ اور عورت کے مادہ تولید کو پتیل حمل بنانے کے لئے نہایت لائق طبعی عطیہ قدرت ہے۔ پتیل کے درخت کے پھلوں کی کھیر بنا کر میاں بیوی چالیس روز بلا ناخن و جام استعمال کریں تو دوسرے فوائد کے علاوہ حمل ٹھہرانے کا بہت ہی زیادہ امکان ہے۔ بشرطیکہ عورت میں کسی خاص قسم کے دوسرے مانع حمل نقص نہ ہوں مثلاً جیض کی خرابیاں یا سیلان الرحم رحم کا ٹھنڈا ہونا وغیرہ۔

اس کی کھیر بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ چار تولے تازہ پھل لے کر ایک پاؤ بھر گئے کے دودھ میں جوش دیں۔ میٹھا کرنے کے لئے شہد یا منصری ملا لیں۔ اچھی خوراک مراد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔

اگر مرد اس کی کھیر کو مادہ منویہ کے غلط کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہے تو اس سے نصف مقدار میں تیار کرے۔ حسبِ قوت جسم میں شام دونوں وقت بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ درنہ ایک مرتبہ صرف صبح کے وقت استعمال کرنا ہی ہو سکتا ہے۔

پتیل کی ڈاڑھی

برگد کی ڈاڑھی کی طرح پتیل کی ڈاڑھی بھی ہوتی ہے مگر برگد کی ڈاڑھی کی طرح عام نہیں ملتی۔ کسی کسی درخت پر بہت کمزوری مقدار میں ملتی ہے۔ تاہم بالکل ہی نایاب نہیں ہے۔ مٹی کو گوندھا کرنے کے لئے اور حمل ٹھہرانے کے لئے پتیل کی ڈاڑھی بے حد مفید سمجھی جاتی ہے۔ اس کا سفوف ہموں شکر ملا کر دودھ کے استعمال کرنا مٹی کو غلط کرتا ہے اور قابلِ اولاد بناتا ہے مگر اصل ٹھہرانے کے

متعلق تمام تفصیلات سے گزر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہمارا موضوع صرف مادہ منویہ کی قوت اور غلطی ہے۔

چند ایک مغلف مٹی اور مٹی کی باہ مفر دات:

گلت گچاں کی وجہ سے تفصیلات نظر انداز کرتے ہوئے صرف نام درج کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جن چیزوں کا ذکر پہلے آچکا ہے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل چیزیں مغلف مٹی اور مٹی کی باہ مشہور ہیں۔

(1) سبیل کی مٹی (2) اُرد کی دال اور دودھ (3) دودھ کی ملائی اور

منصری

- (4) ملائی کا طوا (5) گیسوں کی روٹی (6) اُرد کی دال (7) دار چینی (8) تیز پات (9) ستار (10) اسکندہ ناگوری (11) زعفران (12) موٹی سفید (13) موٹی سیاہ (14) بہمن سرخ (15) بہمن سفید (16) تودری زرد (17) تودری سرخ (18) شتال منصری (19) غلب منصری (20) اندر جو (21) تاریل کی گری (22) سوچس (23) بھول کی پھلی (24) بھول کی گوند (25) کرکس (26) بچ بند (27) روی مصطفیٰ (28) لہسوزہ (29) سیاہ پتل (30) مرغی کا گوشت (31) پستہ (32) بادام (33) پلغوزہ (34) چڑنی (35) مونگا (36) موتی (37) کتھیری (38) گچم کوچ (39) گچم اٹلی (40) گچم بیاز (41) لوگ (42) عتر قرحا (43) گوکھنڈ (44) بولہ کی گری (45) ہالوں (46) رائی (47) گچم ہالوں (48) روغن ماسی (49) روغن زیتون وغیرہ۔

جسمانی حرکات سے حمل روکنا

بعض فیوہ مصنفین نے جسمانی حرکات کے بہت سے طریقے بتائے ہیں۔ جن میں سب سے بہتر یہ ہے کہ عورت جمانا کے بعد دو یا تین چھٹیاں نکالے اور اس اثنا میں دونوں ہاتھ گرد پر رکھے۔ پھر روئے حاجت کو جائے اور کھانسنے اور چھٹیاں مارنے سے اپنی جائے مخصوص پر زور دے اس سے منہ خارج ہو جاتی ہے۔ چونکہ کھانسنے اور چھٹیاں کے جھٹکے سے دم میں کچا پودا پیدا ہوتا ہے اس لئے منہ کے کیرے نہ صرف دم کی طرف جانے سے روک جاتے ہیں بلکہ اندام نہانی کے راستے سے خارج ہو جاتے ہیں۔

بعض ممالک کی عورتیں جماعت کے فوراً بعد یہ بھی چٹ جاتی ہیں اور پیٹ پر زور دے کر چھٹیاں مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ بعض لوگ بھی پھیلا کر سیدھی چٹ جاتی ہیں اور ایسی حرکات کرتی ہیں جن سے پیٹ اور نیچے جھٹھے پر زور پڑے اور اس طرح منہ کو خارج کر دیتی ہیں۔

جماعت کے بعد عورت کو فوراً پیشاب کر دینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے جراثیم منہ منہ خارج ہو جاتے ہیں۔ پیشاب کے بعد جائے مخصوصہ کو پانی سے دھونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں نیم گرم پانی کا ڈوبنا بہت مفید ہے۔

مذکورہ بالا جسمانی حرکات کے طریقے مفید تو ہوں گے مگر ان میں نقصان

بھی موجود ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بعض اوقات منہ میں دم کے منہ میں گرتی ہے۔ اس صورت میں اکثر اوقات کوئی نہ کوئی ٹیڑھا پنچہ دانی میں فوراً داخل ہو جاتا ہے۔ منہ کا بچہ دانی میں داخل ہونے کا درد سزا نام حمل ہے۔ جس صورت میں منہ منہ پھر دانی میں داخل ہو چکا ہو پھر کسی طرح حمل روک نہیں سکتا۔

۲۔ بعض حالات میں دم کی نالی جماعت کے دوران میں منہ میں چوس لیتی ہے اور حمل ٹھہر جاتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات جملہ جسمانی حرکات ساری منہ منہ کو خارج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ کوئی ایک تیز رفتار کڑا دم میں پہنچ کر حمل ٹھہرا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا نقصان کے سبب سے یہ طریقہ حمل روک کے کا یقین بن طریقہ نہیں ہے۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ بہت حد تک کامیاب طریقہ ہے۔

اور اس میں فائدہ یہ ہے کہ کسی قسم کے بیرونی آلات پر خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ افریقہ اور اٹلی کے جنوبی حصہ میں جہاں کے لوگ بہت غریب ہیں۔ اور قیمتی مانع حمل چیزیں خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے مذکورہ بالا طریقے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں بھی اس طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔

چین کی عورتیں بھی اس کی پیروی کرتی ہیں۔ وہ جماع کے فوراً بعد لکھ کر بیٹھ جاتی ہیں اور ٹھنڈا پانی پی لیتی ہیں۔

سبزی بخوری اور برتنہ کنٹرول

ڈاکٹر کشنامورتی اٹرنے اپنی کتاب برتنہ کنٹرول اور ہندوستان کی آبادی میں لکھا ہے کہ،

”سبزی خوردوں کے ماں گوشت خوردوں کی نسبت کم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ برتنوں کی آبادی بہت کم برصغیر ہے اور اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ وہ سبزی خورد ہیں۔“

سبزی میں ڈھاسی ای (B) کی کمی ہوتی ہے جس کے سبب سبزی خوردوں میں جماعت کی خواہش پیدا کرنے والی طاقت کم ہوتی ہے۔ اس لئے سبزی کھانا اور انڈا، گوشت، مچھلی وغیرہ بے پرہیز کرنا بھی برتنہ کنٹرول کے طریقوں میں سے ایک ہے۔

طواغیکور کے امیرین عیسائی پادریوں کو زمانہ قدیم سے ایسی خوراک (گوشت، انڈا، مچھلی وغیرہ) کھانے کی ممانعت کی گئی ہے تاکہ وہ انسانی خواہشات سے بچے رہیں۔ غالباً زمانہ قدیم کے مذہبی پیشرو اہل باقوں کو موجود

سامن دانوں سے بہتر جانتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے ایسا قانون بنایا۔ بیسویں صدی کے سامن دانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر غذایہ ڈھاسی ای (B) موجود نہ ہو۔ تو انسان میں بچے پیدا کرنے کی طاقت دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے کیونکہ غذائیں ڈھاسی ای کی عام موجودگی سے براشیم منی پیدا نہیں ہوتے۔

ڈھاسی ای گوشت، انڈا، مچھلی، سبز یوں کے تیلوں اور بیجوں اور بعض انہیں مثلاً جوا گیہوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ بیشیم منی گیہوں پینے سے یہ ڈھاسی ای مل جاتا ہے۔ دودھ، شکر، چائے، کیک، بسکٹ میں یہ ڈھاسی کم مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں امیر طبقہ کثرت سے استعمال کرتا ہے اور عموماً اولاد کے لئے ترستا ہے۔

دودھ پلانے کا عمل

عورتوں میں یہ خیال بھی عام ہے کہ ماں جب تک چھٹے کو دودھ پلاتی رہے اس وقت تک حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ چنانچہ میڈی ڈاکٹر میری ٹامپ نے لکھا ہے :-

”وہ دو سال تک حاملہ ہونے سے بچی رہتی ہے۔ دراصل یہ نمایاں اصول کے ماتحت پیدا ہوا ہے کہ جب تک بچہ دودھ پیتا ہے عورت کی بچہ دانی اس وقت تک سکڑتا رہتا ہے اور

اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ آدمی کی منی بچہ دانی میں داخل نہیں ہونے پاتی۔ اور اگر کسی طرح اندر چلی بھی جائے تو باہر نکل جاتی ہے بلکہ اگر اندر سے کے ساتھ بھی لی جائے تو اندر سے کو بھی باہر پہنچ لاتی ہے لیکن یہ خیال بھی کسی طرح قابلِ تسلیم نہیں کیونکہ زچگی کے بعد ۶ ماہ کے اندر اندر بعض عورتوں کو حاملہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔

بعض عورتیں حمل روکنے کے لئے دود و سال تک بچے کو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ اور اگر چہ یہ صحیح ہے کہ جب تک عورت کے پستان دودھ بنانے میں مصروف رہتے ہیں تب تک اندر سے پیدا کرنے والی گٹھیاں اندر پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ اس کے باوجود اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ ایک بچہ ابھی دودھ چھوڑنے نہیں پاتا کہ دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ طریقہ کسی طرح بھی اعتبار کے قابل نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے سے عورت اور بچہ دونوں کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

مرد کی قوت ضبط

بعض مرد اپنے عضو تناسل کو جماعت کے دواں میں اس وقت تک تباہ کی حالت میں رکھ سکتے ہیں جب تک کہ عورت کا انزال نہ ہو جائے۔ آہستہ آہستہ اس کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ حمل روکنے کا یقینی طریقہ ہے

لیکن اس میں ہر وقت کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ طریقہ محفوظ نہیں۔ علامہ ازہر اس سے مرد اور عورت دونوں کی صحت کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً مرد کی قوت مردگی کو اس سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور نامرد ہو جانے کا خطرہ ہے اور عورت کے مرد کے ساتھ طبعی انزال نہ ہونے کے باعث اسے کمر کا درد اور کئی بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

انزال کے وقت عضو کا نکال لینا

یہ طریقہ برتھ کنٹرول کے لئے تو بہت مفید ہے کہ جماع کے وقت جب آدمی کا انزال ہونے کے قریب ہو تو عضو تناسل کو باہر نکال لیا جائے تاکہ منی رحم میں نہ ہو سکے لیکن مرد اور عورت کی جسمانی صحت کے لئے بے حد نقصان دہ ہے کیونکہ یہ طریق اس صورت میں غیر فطری فعل ہو جاتا ہے فطری جماع اس وقت مکمل ہوتا ہے جب کہ انزال ہو جائے اور انزال کا اندام نہانی کے اندر ہونا ضروری ہے۔

انزال باہر ہونے سے ایک تو فعل غیر فطری ہو جاتا ہے۔ دوسرے منی پورے طود پر خارج نہیں ہوتی۔ اور اگر چہ زیادہ مشتق کرنے سے منی کو خارج ہونے سے قطعی طود پر روک بھی لیا جاسکتا ہے لیکن اس طرح کا عمل مرد و عورت دونوں کو تباہ کرنے والی مرضوں میں مبتلا کر دینے کا موجب ہوتا ہے۔

مرد کے لئے اس طرح کہ اندام نہانی سے باہر انزال ہونے پر منی کا کچھ حصہ اندر رہ جاتا ہے جس سے بہت جلد سوزاک ہونے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس عمل کی کثرت سے آندہ نازل میں ایک قسم کی خارش اور کھجلی سی پیدا ہو جاتی ہے جس کو سوزاک کی مکمل نشانی کہنا پڑتا ہے۔ اس خارش اور استسکاء عمل سے وہ منی جو اندر باقی رہ جاتی ہے پیپ کی صورت میں تبدیل ہو کر پیشاب کے ساتھ باہر نکلتا شروع ہو جاتی ہے۔

عورت کے لئے اس طرح یہ فعل بصر ہے کہ جماع کے وقت جب اندام نہانی، انزال ہوتا ہے تو منی کے اجزاء اس میں جذب ہو کر باطنی دھڑکتوں کی طرح عورت کی جنسی صحت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ لیکن باہر انزال ہونے کی صورت میں اندام نہانی ان اجزاء کو جذب کرنے سے محروم رہ جاتی ہے جس سے عورت کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اس مسئلہ میں لیڈی ڈاکٹر میری سٹوپس نے لکھا ہے کہ:-

"ایسے جماع میں عورت کو حقیقی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ ایسی عورت کی وہی حالت ہوتی ہے جو جلدی منزلی ہونے والے خاندان کی بیوی کی جرتی ہے۔ اس قسم کے نامکمل جماع سے علاوہ اس کے کہ عورت بعض مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اسے اپنے خاندان سے نفرت ہو جاتی ہے۔"

بعض عورتیں صرف اس وقت حاملہ ہوتی ہیں جب کہ مرد کا عضو کا اگلا حصہ قوت کے رحم کے نزدیک پہنچ جائے۔ یہ یقینی بات ہے کہ جب مردانہ عضو رحم تک پہنچ جائے تو عورت حاملہ ٹھہر جاتی ہے۔ اس لئے میاں بیوی کو جماع کے وقت اپنے جسموں کو ایسی حالت میں رکھنا چاہئے کہ مرد کا عضو عورت کے رحم تک نہ جانے پائے۔

منی کو روک لینا

جماع کے وقت جب کہ منی کے خارج ہونے کا وقت ہو تو آندہ نازل کو باہر نکالنا ضروری نہیں بلکہ حقیقت کی درمیان میں جگہ کو انگلی سے زبرد سے باہر سے دباؤ رکھنے سے منی منی خارج ہونے سے روک جاتی ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعہ اوپر چڑھ کر مثانہ میں جا گرتی ہے۔ کیونکہ پیشاب کی نالی میں منی کی نالی اگر ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی نالی سے منی جب آگے گزرنے نہ پائے گی تو لازمی طور پر مثانہ میں ہی جا کر گرے گی۔ اور پھر جماع کے بعد جب پیشاب کیا جائے گا تو وہ منی پیشاب کے ساتھ مثانہ سے باہر نکل جائے گی۔

اس طریقے کا زیادہ استعمال مضر ہے کیونکہ اس سے مثانہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ یہ طریقہ مانع عمل ضرور ہے مگر منی کے اس طرح پیشاب کے ساتھ آنے کو مرض جریاں کہتے ہیں جو بھائے خود ایک خطرناک

فرزن پورنے کے علاوہ بہت سی جہک بھار یوں کا پیش خمیر ہے۔

ریڈیم

ریڈیم ایک ایسی دھات ہے جن میں سے روشنی کی سخت شعاعیں باہر نکلتی رہتی ہیں۔ اگر اس دھات کو مرد کے فوٹوں کی گولیوں یا عورت کے اندر پیدا کرنے والی گولیوں کے قریب ایک خاص وقت تک رکھا جائے تو وہ ناقابل حمل ہو جاتے ہیں۔ یورپ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں ریڈیم استعمال ہوتا ہے یہ بہت مہنگی اور قیمتی دھات ہے۔

ایکسیس ریڈ

ایکسیس ریڈ کی شعاعوں سے بھی یہی کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر ان شعاعوں کو مرد کے فوٹوں کی گولیوں یا عورت کی اندر پیدا کرنے والی گولیوں پر ایک خاص وقت تک ڈالا جائے تو وہ دونوں ناقابل حمل ہو جاتے ہیں۔ غیر متناظر طریقہ سے شعاعیں ڈالنے پر نامرد ہونے کا خطرہ ہے۔ بلکہ عورت کی انڈوں والی گولیوں کے زائل ہونے پر اس میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے یورپ میں اب تک تحقیقات کی جارہی ہے کہ ان شعاعوں کو ڈالنے کا تشکیک اندازہ معلوم کیا جائے تا مرد یا عورت پر کبھی قسم کا مضر اثر نہ پڑے۔



عموماً نائیل مہینہ پیدا ہو جاتا ہے۔

مضرات حمل

- حاملہ کو ذیل کی باتیں منع ہیں کیونکہ اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔
- ۱۔ حد سے زیادہ فکر یا رنج و غم کرنا مضر ہے۔
 - ۲۔ جماع خصوصاً اور بے وقت سونا اور عافیتا مضر ہے۔
 - ۳۔ برت یا روزہ رکنا پیدل چلنا سیدھا لیٹنا اور محنت طلب کام کرنا مضر ہے۔
 - ۴۔ خوف ناک حیوانات یا بد صورت انسانوں کی نصا و بردھکنا مضر ہے۔
 - ۵۔ تھے کرنا اور گھوڑے وغیرہ پر سواری کرنا یا تیزی سے حرکت کرنا مضر ہے۔
 - ۶۔ دیر بھرم اور گرم چیزیں کھانا مضر ہیں۔
 - ۷۔ نئے لانے والی چیزیں پہنانا اور سخت تیر پھونا اور تیرا دکھاری کپڑے پہننا مضر ہے۔
 - ۸۔ کچے پھل کھانا اور میٹھے کپڑے پہننا مضر ہے (۹) پیشاب کم کرنا مضر ہے۔ فوراً علاج کریں۔
 - ۱۔ حاملہ کو سخت کلام کرنے سے باز رہنا چاہیے۔
 - ۱۱۔ ماحول میں عیاں شانہ خیالات نہ لائیں۔ بے ہودہ کٹا میں نہ پڑھائیں۔
 - ۱۲۔ زیادہ بیٹھے اور کھاتے سے پرہیز کریں۔
 - ۱۳۔ کشتہ جات ہرگز استعمال نہ کریں۔

دورانِ حمل عام طور پر مستورات کی حالتِ پوری

پہلا مہینہ علاماتِ حمل عورت میں زیادہ نمایاں نہیں ہوتی پھر کچھ ایسے آپ کو محسوس ہر دو کرتی ہے۔

دوسرا مہینہ جی متلاتا ہے ہو جانا منہ سے کھوک گزرا رال ہونا بندشِ جنین۔ پستانوں میں سفید پانی سا پیدا ہو جانا۔

تیسرا مہینہ طبیعت کی کستنی مزاج کی تبدیلی۔ کم کا بڑھنا۔ حمل کا یقین مکمل علامات۔

چوتھا مہینہ مختلف چیزیں کھانے کو دل چاہے دل میں مختلف خواہشات کا ہونا۔ برطانہ اور خواہشات کا پورا ہونا ضروری ہے اس مہینے میں رال منلی اور نے بند ہو جاتی ہے۔ پانچواں مہینہ بچہ حرکت کرنا معلوم ہوتا ہے۔

چھٹا مہینہ حاملہ کا پیٹ بڑھ جاتا ہے، رز بچہ کی حرکت نمایاں ہو جاتی ہے۔

ساتواں مہینہ حاملہ کسٹ ہو جاتی ہے یعنی رستی اور چٹا پھر ناپسند نہیں کرتی طبیعت میں طرح طرح کی تبدیلیاں آتی ہیں۔

نواں مہینہ: آرزو دل میں اولاد کی بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ کام سے گدائی ہے۔ اس ماہ کے آخر یا دسویں کے آغاز میں اندامِ تنہائی ت مفرخی مائل پانی نکلتا ہے۔ روزہ شروع ہو جاتی ہے اور بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دسویں مہینہ: دروزہ شروع ہو جاتی ہے جو بچہ ہونے کے آثار ہیں

- ۱۴۔ اوندرھا یعنی لٹا نہ سوئیں ورنہ بچہ مرگی والا یا دیوانہ پیدا ہوگا۔
- ۱۸۔ زیادہ نہ سوئیں ورنہ بچہ بے زخوف ہوگا۔
- ۱۶۔ حاملہ زیادہ چیزیں نہ کھائے ورنہ شاید بچہ کوڑھا پیدا ہوگا۔
- ۱۷۔ نگین چیزیں کھانے سے بچہ امراض میں مبتلا ہوگا۔
- ۱۸۔ عورت کو چاہئے کہ وہ آہستہ آہستہ اُٹھے بیٹھے ورنہ حاملہ کے سرکڑے اور گرگرنے سے بڑا بچہ پیدا ہوگا۔
- ۱۹۔ خراب غذا اُس کھانے سے بچے کے پیٹ پر طے پھنسیاں نکلیں گی۔
- ۲۰۔ اگر کارگاہ ترکے بچ نہ کھائیں ورنہ حمل ساقط ہو جائے گا۔
- ۲۱۔ تنگ و تاریک گلی اور مکان میں نہ رہیں۔

حاملہ کو کیا کرنا چاہئے

- ۱۔ ہر وقت مطمئن اور بے فکر رہے۔
- ۲۔ مقررہ وقت پر سوتے اور صبح اُٹھنے کے بعد اور قوی غذا کھائے یا بائیں کروٹ لیٹے اور سوتے نہایت لمبی ورزش کرے زیادہ سوئے (۳) خوبصورت کشتہ ڈاڑھ و عورتوں کے پاس رہے ہے نیز خوبصورت تصویریں دیکھے دل میں اچھی صورتوں کا تصور کرے۔
- ۴۔ معتدل اور سرد چیزیں کھائے اور زیادہ گرم چیزوں سے پرہیز کرے۔
- ۵۔ نرم لیٹر پر سوتے۔ فرش یا زمین پر نہ سوتے بلکہ اور صاف کپڑے پہنتے۔
- ۶۔ سیب انجور وغیرہ عمدہ پھل کھائے۔
- ۷۔ اپنے شوہر سے پیار و محبت کی باتیں کرے اور ناراض نہ ہو۔

- ۸۔ عمدہ اور ندرسی کتابیں پڑھے۔
 - ۹۔ کثرت کے ساتھ مٹھائی یا نگین چیزیں نہ کھائے۔
 - ۱۰۔ کھلے اور صاف ہوا اور مکان میں رہے۔ تیز و فاباغ میں سر کرے۔
 - ۱۱۔ حاملہ بے چھٹا آٹا کھائے۔ سیدھی چلے۔
 - ۱۲۔ حاملہ امبت دالی چار ماہ میں لمبی ورزش کرے۔
 - ۱۳۔ پچھلے چار ماہ میں عمدہ کتابیں پڑھے۔ خیالات نیک رکھے۔
 - ۱۴۔ مکھن، شہید و دودھ مہری کھانڈ مٹھی، چاول آٹو، پان، تخور، لیسر کو بر باد دام وغیرہ کھائے۔
 - ۱۵۔ اگر پیٹ تن جائے تو اس پر بادام روغن کی مالش کرے۔
 - ۱۶۔ وضع حمل طبی طور پر۔ ۲۸ دن کے بعد بنوایا جائے۔ کمی بیشی بھی ہو جاتی ہے مگر یہ صرف حساب کی غلطی ہوتی ہے۔
- جنین کی پرورش** جن جن حمل کے زمانے میں امک غلاف کے اندر رہتا ہے اس پرورش سے اور وہ بائیں سے لے کر تیز ہوتا ہے اور اس غلاف سے حاملہ یا بچہ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ جنین جسم کے اندر حرکت کرتا ہے اور اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے مگر بائیں اور غلاف کی وجہ سے ہر قسم کے نقصان یعنی زکڑ وغیرہ تیز ہونے سے محفوظ رہتا ہے اور انیل اور نال کے ذریعہ سے اس کی پروورش ہوتی یعنی اسے غذا پہنچتی ہے انیل کی شکل صفی ہوئی ہے
- جنین کی صورتیں**
- بچہ ولادت سے پہلے رحم کے اندر اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس

صورت حمد ہے دوسری صورت میں کسی نذر خطہ ہے کو نیز اس صورت میں زچہ اور بچہ دونوں کو تکلیف ہوتی ہے لیکن زیادہ بچوں کی ولادت پہلی ہی شکل میں ہوتی ہے۔

تیسری صورت نہایت خطرناک ہے نیز اس میں بچہ و بچہ دونوں کی جان کا خطرہ ہے اس لئے وضع حمل کرنے والی دایہ کا ہتیار بننا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ ولادت سے قبل بچے کا پاؤں اور پر اور سر نیچے کر سکتی ہے۔

علامات ولادت

حاملہ کا بدن بوجھل ہو جائے رحم نیچے جھک آئے کمر پی کندھے اور پیٹ میں بار بار درد پھیلے آنکھیں کمر معلوم ہوں۔ اندام نہانی سے پانی جاری ہو جائے حاملہ کو پہلو اور پسلیوں کے جوڑے پھٹتے معلوم ہوں۔

انول اور نال

آنول نرم اور نازک اور نوجوت ہوتی ہے۔ اس کا وزن آدھ راؤ طول ۱۸ انچ ہوتا ہے۔ آنول کیا ہے۔ رحم کی اندرونی جھلی پر خون کی رگوں کا ایک گچھا حمل کے دوسرے ماہ پیدا ہو جاتا ہے اور آنول سے خون کی تین پچھاریں بچہ اور جنین کی ناف سے نکل کر اس کے جسم میں داخل ہوتی ہیں یہی خون کی رگیں نال ہیں۔

ان رگیوں کے رگوں میں سے ایک موٹی رگ کے ذریعے عورت کا خالص خون جنین میں جا کر کسی پرورش کا باعث ہوتا ہے اور ارد گرد کی باریک رگوں کا یہ کام ہے کہ ان کے ذریعے جنین کا خراب خون اگر غلاف کے خون میں ملتا ہے اور اسے صاف کرتا ہے اگرچہ بچہ کی پرورش آنول

اور نال سے ہوتی ہے۔

پس خدا خواستہ یہ باہمی سلسلہ ٹوٹ جائے تو بچہ جنین کی پرورش ناممکن ہے اور بچہ کا شاخ ہو جانا یقینی ہے۔

ولادت کے وقت غلاف پھٹ جاتا ہے اور پھر نال کے ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔

سرکب ہلنے نہیں سکتا

اگر بچہ بیٹ کے اندر قیام کرتے تو ایسی صورت میں بیٹس کے ہاتھ پاؤں نکلا کرتے ہیں۔

اگر حاملہ پانچ چھ مہینے سفر کرے تو ایسی صورت میں بچہ کا سر ہلاتا ہوتا۔ اگر نفل از وقت یعنی چھ مہینے بعد بھی واضح حال ہو جائے تب بھی بچہ الٹا پیدا ہوتا ہے حاملہ کے بیمار ہو جانے سے بھی یہی امر ہوتا ہے اگر دوزخ ہوتے وقت یا بانی کا اخراج شروع ہو جائے تو سینے گھر نہیں نکلتا۔ بلکہ ہاتھ بائیں نکلتے ہیں۔ اگر نیچے جسم میں ایک سے زیادہ ہوں تو پہلے ایک کا سر اور دوسرے کا پاؤں نکلتا ہے۔

علامات استسقاء حمل

قریب پستان کا سکہ طحالہ درمکر خون جاری ہو جانا پستانوں سے خون نہنا۔ ایام ماہواری کا جاری ہو جانا۔

بچے کا بیٹ میں مرجانا

حاملہ کے پستانوں کا ڈھیلا اور نرم ہو جانا بچہ کا بیٹ میں حرکت نہ کرنا اس کے بیٹ میں مرجانے کی علامات ہیں پس اس کے نکالنے کی جلد

کوشش کی جائے بیٹ کا سن ہو چنانچہ جانا سخت درد ہونا اندام
نہائی سے پانی کا اخراج۔ آنکھوں کا پھٹنا بھیجے شکم میں مچانے
کی علامات ہیں ایسی حالت میں حاملہ کا بیٹ سرد ہو جاتا ہے۔

اصلی درد

بچہ پیدا ہوتے وقت کے درد کی علامات اور شناخت حسب ذیل ہے
درد زہ کا ذب بھی ہوتا ہے۔ یہ بیگانہ ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ
بڑھتا ہے اس کے خلاف صادق یعنی حقیقی درد زہ اس وقت
شروع ہوتا ہے کہ بچہ اور رہ کر ہوتا ہے۔

تدبیر

پس جب حاملہ کو اصلی درد زہ لاحق ہو تو فوراً لگد لگے اور صاف
بستر پر لیٹا دیں اور ہوشیار دایہ کو لٹائیں۔
دایہ کا ذب ہے کہ وہ نہایت احتیاط سے اپنے فرائض پوری کرے
تاکہ حاملہ کو کم تکلیف ہو اور جتنا جانتا ہے سہولت سے پیدا ہو سکے۔

دایہ کے فرائض

زچہ خانہ کا کمرہ روشن اور ہوادار ہونا چاہیے۔ سرد موسم ہو تو
حسب ضرورت گرم ہوا اور زچہ کو سرد ہوا سے بچائیں زچہ خانہ پر گز
مروط نہ ہونا چاہیے۔ اس کمرہ میں ضروری سامان کے سوا اور کچھ
نہ ہونا چاہیے۔ اور اس میں شور وغل بالکل نہ ہونا چاہیے وہاں جس
قدر آدمی کم ہوں اچھا ہے تاکہ حاملہ کا دماغ پریشان نہ ہو۔
زچہ خانہ میں دو پلٹ ایک تخت دو کرسیاں ایک الماری کافی
ہے زمین پر فرش ہونا چاہیے۔ نرم گدہ بھی ضروری ہے۔

صاحب سے صاف کی مرنی پرائی روٹی بھی کافی مقدار میں ہونی چاہیے
ایک تیز چاقو شہد روغن بادام کشٹل زیتون۔ کھل کی چارٹیاں
چھ رو مال آنول پوچھنے کے لئے سفوف۔ دم خون۔ فلائین
کے ایک ایک گنگے مکے دو کھڑے یا آؤنی تولیے۔

تلی کا تیل : دو انگوٹھیاں ٹوٹے اچھی گرم پانی بھی مہیا کریں،
دایہ کو لازم ہے کہ وضع حمل گرانے سے پہلے دونوں ہاتھ صاف سے
غوب دھوئے۔ اگر ناخن بڑے ہوئے ہوں تو انہیں تراش لینا چاہیے
جب بخیط قی طور پر یہ کسی تکلیف کے پیدا ہوتا ہے۔ تو حلدی
کرنا اور بچے کو کھینچنا فضول ہے۔ ایسی حالت میں انتظار کرنا ضروری
ہے۔ حلے کہ بچہ با صافی تمام خود باہر نکل آئے۔ خواہ مخواہ زور لگانا
فضول ہے بلکہ اس میں بچے کی جان کا خطرہ ہے۔

وضع حمل کے وقت یعنی درد اٹھتے وقت حاملہ کا بیٹ ملنا ضر
ہے اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حاملہ دایاں اکثر یہ حرکت
کرتی دیکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سے حاملہ دایاں اندام نہائی میں
روغن زیتون کی مالش کیا کرتی ہیں لیکن یہ حمل خطو سے حالی نہیں
ہے۔ کیونکہ اس سے مہبل ولادت کی بجائے اکثر اوقات خشکی
اور تنگی بڑھ جاتی ہے۔ دایہ کی ذمہ داری بہت وسیع ہے۔ اس
کی عقلندی یا جاہلیت سے زچہ اور بچہ کی صحت و زندگی کا تعلق
ہے پس اسے اپنا فرض تہایت ہوشیاری سے ادا کرنا چاہیے۔
یہ سچ ہے کہ بعض دایاں زچہ سے بھی زیادہ حلیہ باز ہوتی ہیں پس
ان کا یہ عمل خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔

وضع حمل کی صورتیں تباہ

پہلی صورت اس کی صورتیں میں اول یہ کہ در ذرہ کے شروع ہونے
ہی جسم کا منہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور در کی زیادتی کے
ساتھ ہی منہ زیادہ کھل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جوہر اندر اگل کھل جائیکے
بعد پانی سے برخلاف جس کے اندر یکہ ہوتا ہے۔ رحم کے منہ کے قریب
آ جاتا ہے اور وچار اٹھنے سے زور کھا کر کھٹ پاتا ہے جس سے
پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور جب بچے کا سر زخم کے اوپر آگیا ہے
تب پانی کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت زچہ کو یا میں
کروٹ ٹائیں اور یکہ اس کے گھٹنوں کو ملا کر پیٹ کی طرف کریں مگر
گھٹنوں کے بیچ ایک تکیہ رکھیں اگر وضع حمل ولادت کرنیوالی وہاں
بعد وضع حمل کوئی آدھ گھنٹہ آنول عام طور پر خود مکمل آیا کرتی ہے۔
یس جسم میں ہاتھ ڈالنا نہیں چاہئے۔ زچہ کو آرام آنا اور سونف
کا پانی دینا مفید ہے اگر اس کے باوجود رحم نہ کھلے تو کوئی مناسب
دوا دیں۔

دوسری صورت میں گرم چیزیں نہیں دینی چاہئیں بلکہ معتدل چیزیں
ویں۔ دایہ کو خوب ہشیاں رہنچا دینے۔ کیونکہ یہ نادرک وقت ہوتا
ہے۔ اس وقت اسپینڈل دھونی ویں اور کسپل شپت اور سرہنوں
پر گرم تیل کی مالش کریں جب بچہ کا سر زخم کے منہ کے قریب آجائے
تب زچہ کو خراج کے لئے زور لگانے کی تاکید کریں۔ لیکن
اس کے باوجود ولادت میں تاخیر ہو تو حاملہ کو زور لگانے سے
ہاں ولادت قریب ہو تو حاملہ زور لگائے۔

جب بچہ شرمگاہ کے منہ پر آجائے اور وہ وسیع ہو جائے تو منہ بند
کرنے کے اخراج کے لئے زور کرنا بہت مفید ہے حاملہ کو چاہئے کہ اول
اسہمتہ اسہمتہ اور پھر تدریج زیادہ زور لگائے۔

جب بچے کا سر نفاذ آجائے تو دایہ یا بائیں کالنے کی کوشش کرے۔
اور زچہ کی تکی و تشقی بھی کرے جب بچے کا سر بائیں کال آئے۔ تب
دایہ اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر دیکھے کہ اس پر آنول تو بیٹھ ہوئی نہیں ہے
اگر تکی ہو تو اسہمتہ سے کھینچ کر اس کو سر کے اوپر گردن پر
آنول کے تین چار لیٹ ہوں تو بہایت احتیاط کے ساتھ ایک بیچ
بچے کی ناف کی طرف۔ اور زچہ کی ناف کی طرف دوسرے کو لگائیں
بعد ازاں دونوں بندوں کے درمیان نیز چاقو سے کاٹ کر بچے کی گردن
سے غنیو کریں اگر یہ تباہی فوراً آجائے گی تو بچے کا دم گھٹ جائے گا
خطرہ ہے مال کے ٹوٹ جانے سے بھی بچے کی جان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

جب بچہ بائیں کال آئے تو وہ اسہمتہ سے ہاتھوں پر الٹ لیں اور
اسکے قریب دھبہ باج بچا میں بچہ میرا دار شکستہ رونے لگے اگر یہ نہ روئے تو
سر دوسم میں اس پر زور پانی کے چھینٹے یا اسے نکپھا اٹھیں اور اگر گرم
پانی یا بی خاموش رہے تو حسب موقعہ دوسم کے مطابق گرم یا سرد پانی میں
گھمائیں غرضیکہ سردی تدریج کریں بچے کے رونے کے بعد مال کا نفاذ چاہئے
اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کی ناف سے تین چار انگلیں کے فاصلہ پر مال
میں مضبوط دوسرے باندھ لیں۔ اس کے بعد ایک انگلی کے فاصلہ پر
دوسرا بند عورت کی ناف میں باندھیں تاکہ وہ رحم سے نکلنے تک علیحدہ
رہے اکثر عورتیں بعد ولادت مال حید خارج کر دیتی ہیں لیکن چاہئے

دائیاں نال ہاتھ سے نکالنے کی جدوجہد کرتی ہیں۔ مگر یہ عمل خطرہ سے خالی نہیں ہے پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ نیز بچہ نال کے اچھی طرح سے دیوار رحم سے جڑا نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھیکہ دارہ حاملہ ہے پس وہاں زخم ہو جانے کی وجہ سے خون جاری ہو جاتا ہے پس اگر خون کثرت آئے تو اس میں زچہ کی جان کا خطرہ ہے۔

آنول عام طور پر نصف گھنٹہ میں نکل آتا کرتی ہے۔ اگر زیادہ دیر لگے تو دباؤ بڑھا دینا چاہئے کہ بائیں ہاتھ زچہ کے پیٹ پر دباؤ بڑھا کر رکھ کر نیچے کو دبائے اور رحم کو کھینچ دیا جائے تاکہ آنول قوی طرح باہر آجائے۔ آنول نکل آنے کے بعد بھی مجھ دین تک رحم کو اوپر سے دباتے ہیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ زائید خون اور چھوٹے بائیں نکل آئیں گے اور رحم بالکل صاف ہو جائے گا۔ آنول نکالنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ناف پر دباؤ ڈال کر رکھ کر بائیں اور بائیں ہاتھ گھم کر رکھ کر پیٹ کو دونوں ہاتھوں سے گھماتیں یا پاؤں کی اڑی سے لے کر سر تک دباؤ دیاں صاف کی کینچی یا کھوج نیز کا ہتھوڑا دیں۔ شرمگاہ میں دینا آنول کا جلدی نکالنا ہے۔ پلائیٹول۔ کھچھوٹی ڈالاجی۔ سوٹھ ڈاؤن برگ سیاہ زبرد کا جو شائدہ دینا بھی مفید ہے۔

بسیک کٹ سوئفٹ پائش پھیل تیل میں حل کر کے نیم گرم ردنی میں پھر کر اندام تنہائی میں رکھیں کسی مناسب جوش تاندے سے اندام تنہائی کا دھواؤ لانا مناسب ہے۔ نسخہ: ناگ موٹھا ۴ تولہ پائش پھیل ۴ تولہ مہوا ۳ تولہ شونین میرانی میں ڈال کر جوش دیں پس جب نصف رہ جائے تو اس میں ایک

چھانک تیل کا تیل ملا دیں اور اس سے اندام تنہائی کو دھوئیں اس سے بھی مہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد پیٹ پر لگی رکھ کر مہر دھوئیں اور زچہ کو آرام سے لٹا دیں اس سے شکم نفاذ جائیگی عمدہ علامت ہے بچے کے منہ نوبائی سے خوب صاف کر دیں۔ انجلی کے ساتھ تاکہ اس کا حلق اور منہ صاف ہو جائے۔

توام (جوڑے) بچے

اگر رحم میں ایک سے زیادہ بچے ہوں تو دباؤ کو بہت زیادہ احتیاط اور ہوشیاری کی ضرورت ہے پہلے بچے کی ولادت گئے بعد رحم اور پیٹ بڑھا ہوا معلوم ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ رحم کے اندر دوسرا بچہ موجود ہے۔

اگر پہلے بچے کی ولادت کے پندرہ منٹ کے بعد دوسرا بچہ پیدا نہ ہو تو یہ خطرہ کی علامت ہے۔ پس اگر ایسی حالت پیش آئے تو نہایت ہوشیار ڈاکٹر سے امداد لینا چاہئے۔

برخہ کنٹرول یا بالعات حمل

اگرچہ برخہ کنٹرول یا حمل کی روک تھام کرنے کا فعل قدرت کے احکام کی خلاف ورزی ہے اور انسانی تسلسل کے سلسلہ کی قاطعی کے لئے قرار حمل کا سلسلہ ایک ضروری اور لازمی امر ہے۔ پھر بھی بعض حالتوں میں اکثر اصحاب کے گھر لازمی اور کثرت اولاد ہوتی ہے۔ اور وہ اس حالت میں مزید اولاد کے خواہش مند نہیں ہوتے تو اسے اصحاب کے لئے ذیل کی ہدایات پر عمل کرنا فائدہ مند

ہو سکتا ہے۔ حین آنے سے چار دن پہلے اور حین آنے کے دس دن بعد تک مباشرت سے پرہیز کیا جائے۔
 ۲۔ قبل از فعل عضو پر چنبیلی کا تیل لگا دیا جائے۔
 ۳۔ عورت پر درز ایک ٹونگ کھائے۔
 ۴۔ بعد از فعل عورت فوراً پیشاب کی حاجت رفع کرے۔
 ۵۔ فریج لند کا استعمال بھی رکاوٹ حمل کے لئے مفید ہے۔
 نوٹ: اگر حمل قرار پا جائے تو اسے گرانے کی کوشش نہ کرنا خلاف قدرت اور خلاف قانون ہے اس موضوع پر بیماری کتاب لکھنا مندرجہ مطالعہ کریں آج بھی دورِ چپے کا مٹی آرڈر کر کے کچھ شفا بہتر یعنی برفی کنٹرول منگوائیں۔ پتہ:۔ جمہوریت ڈپو۔ نوکھا بازار۔ لاہور

اصول حفظانِ صحت

جو شخص حفظاً تقویم یعنی حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرتا ہے وہ نہ صرف جسم کی بیماریوں سے ہی محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ عموماً طویل پاتا ہے۔ پس ہم ذیل میں بعض اصول تحریر کرتے ہیں۔ اگر ناظرین تھے ان اصولوں پر عمل کیا۔ تو یقیناً انہیں مذکورہ فوائد حاصل ہوں گے:

ہوا۔ انسان کی صحت بلکہ زندگی رہنے کے لئے ہوا نہایت ضروری شے ہے۔ انسان کیا بلکہ ہر حیوان اور نباتات کو اسکی اشہ ضرورت ہے۔ صاف ہوائے بود و باغش کے جان یا کام کرنے کے دفتر اور کارخانے ہوا اور رہنے، ایشیہ، آدمی کو ایک مہمان ہے۔ تو دم ہوا ہو جائے۔ مگر اس کا کافی کھٹکنا اور دروازے ہونے تاکہ ہوا کی آمد و رفت کے تلف نہ ہوں اسکے اداس میں کافی روشنی اسکے غسل خانے اور باخانے علیحدہ ہونے چاہئیں۔ مکان بند اور تاریک گلیوں میں ہوا بلکہ کھیتی اور سجادار کھلم ہونا چاہئے۔ دروازے والوں کی صحت و رفت نہیں ہوسکتی۔ کمزور اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ دیہات کے باشندے سفریوں سے اسی واسطے مضبوط باز دست اور طول عمر ہوتے ہیں کہ ان کو کھلی ہوا ملتی ہے اور شہر والے اس سے بالعموم محروم رہتے ہیں۔ بہر حال انسان کو ہوا کی اشہ ضرورت رہتی ہے۔ ایک آدمی کے واسطے ۱۰۰ فٹ مربع زمین کی ضرورت ہے۔ کھڑکیوں اور روشنیوں کی بھی ضرورت ہے۔ مکان خشک جگہیں ہونا چاہئے۔ نئی بیماری کا گھر ہے۔

کھلے میدان میں سیر کرنا مناسب ہے کیونکہ وہاں تازہ تازہ ہوا بے تکلف آتی ہے۔

پانی یہ ہوا سے دوسرے درجہ پر ہے آدمی کو صاف پانی پینا چاہئے۔ گھاس کے پانی سے ٹکے کا پانی بہتر ہے۔ کیونکہ کثافت سے خالی ہوتا ہے۔ غسل نہایت صحت افزا ہے۔ گرم موسم میں تازہ مغلل گرم پانی سے حسبِ برداشت نہانا چاہئے۔ بل کے نانہ پانی سے نہانا

زیادہ بہتر ہے۔ زیادہ پانی پینا صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کھانا کھانے کے کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد پانی پینا چاہیے۔ درمیان میں پانی پینا مضر صحت ہے یعنی بدستہی کرتا ہے۔

غذا: انسان کے بعض دانت نوک دار بعض گول اور بعض چوڑے اور چپٹے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اس کی خوراک مخلوط ہے۔

ڈاکٹر گول اور چکیوں کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ گوشت اور سبزی دونوں ہی انسانوں کی غذا کا جزو ہیں۔ شکر بھی لازمی جزو ہے اگر انسان سبزی کھائے تو مضر گوشت خورہ پیدا ہو جائیگا اگر گوشت نہ کھائے تو اس کی قوت باہ کم ہو جائے گی۔ جو گوشت

نہیں کھاتے انہیں دودھ بھی ممکن اور نازہ بھیلوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ غذا اس وقت پرکھا میں جب بھوک لگے اور ذرا سی بھوک باقی رہے پرکھنا ترک کر دیں۔ اس سے صحت درست رہے گی۔

زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔ اگر گرم کھانے کے ساتھ سرد پانی پی جائے تو دانتوں کو نقصان دیتا ہے۔ زیادہ محنت کرنا یا لوں کو زیادہ خوراک

کھانی چاہیے۔ اچار اور ترشی ہر ایک مضر صحت میں۔ خصوصاً قوت باہ کو بڑھانے سے معدہ اور دل کی قوت بڑھتی ہے اس کے خلاف

فکر ان اعضاء بڑا اثر ڈالتے ہیں۔

ہم مصالحہ میں مدد دیتے ہیں مگر اس کی کثرت نقصان دہ ہے

مستی، عیاشی، شراب نوشی، فریتم کاشتہ اور سگریٹ وغیرہ یہ سب چیزیں صحت کو خراب کرتی ہیں۔ چائے بھی مضر ہے۔ بہت ترن اور قلیل غذا زیادہ مقدار میں کھانا بے وقت

کھانا چبا کر نہ کھانا بلکہ جلد جلد کل جانا مضر ہے پس عموماً سادہ غذا خوب چبا کر مقررہ وقت پر کھانی چاہیے۔ زیادہ گھی معدے کو ضعیف کرتا ہے۔ لیکن مناسب ضرور کھانا چاہیے۔ دودھ پینا بھی ضروری ہے لباس موسم سرما میں گرم اور گرمی میں ہلکا ہونا چاہیے۔ مگر بہت ہلکے اور زیادہ بھاری کپڑے مضر صحت ہیں ٹھیکے کپڑے پہننا پیسے میں ہوا میں یا گرم بدن پر سرد پانی ڈالنا یا پتلا نقصان دہ ہے۔ زیادہ گرمی یا زیادہ سردی کے موسم میں بھاری لباس مضر ہے۔

زیادہ دماغی کام صحت کے لئے ضروری ہے مگر سبزی اور سبزی روشتی بھی انھوں کو نقصان دیتی ہے مگر سبزی اور سبزی روشتی مفید ہے۔ قیام صحت کے لئے تنہا پانی غذا مکان ورزش اور شادی ضروری ہے۔ مجبور ہونے سے اکثر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں خصوصاً عورتوں کا جو تو دوسروں اور خود ان کے حق میں خطرناک ہے کیونکہ زمانہ خطرناک ہے۔

در ادنیٰ عمر کے اصول

- ۱۔ علی الصبح اٹھو سیرہ زراں یا فوں اور کھلی ہوا میں سیر کرو۔
- ۲۔ شہروں کے تنگ گلی کوچوں اور مکانوں کو ہوا دار بناؤ۔
- ۳۔ غذا سادہ کھاؤ سبزی دودھ کھن کھی اور پھل استعمال کرو۔
- ۴۔ میاشتہ میں اعتدال برقرار رکھو۔
- ۵۔ فکر اور غم سے بچو اور ہمیشہ خوش و خرم رہو ورزش باقاعدہ کرو۔

قبض نہیں ہوتی۔

۱۹۔ کھانے کے بعد سو جانا یا کام شروع کر دینا مفید صحت ہے۔

اس سے پرہیز کریں۔

۲۰۔ رات کو سونے سے آدھ گھنٹہ پہلے تازہ پانی کا آدھا گلاس پی لیتا چاہئے۔ صبح کے وقت تیار منہ آدھا گلاس پی لینے سے قبض نہیں ہوتی بعد دیوں میں بے شک گرم پانی پی لیں۔

۲۱۔ چائے نہ اب تمباکو سگریٹ وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے یعنی بلغمی مزاج والے کے سامنے چاہے ٹھیک ہے۔ کیونکہ چائے سے بلغم حل جاتی ہے۔

۲۲۔ مچھلی دودھ گوشت، خرگوزہ، مولی، اردی رس اور ترنوز کھٹے نہیں کھانے چاہئیں۔ اس سے پھلپھری وغیرہ امراض کا اندیشہ ہے۔

۲۳۔ رات کو مولی، کھجور، پیاز، دہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۲۴۔ مولی خورداک کو سفیم کر دیتی ہے اس کے بوڑھٹا کھانا چاہئے۔

۲۵۔ مٹی کا تیل حلا کر زیادہ دیر کھنا پڑھنا یا گرم بند کر کے سونا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

۲۶۔ ہر روز سینہ دیکھنا خصوصاً گھٹیا درجہ میں آنکھوں کی بنیائی پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔

۲۷۔ اس بیماری کہاوت، کو یاد رکھنا چاہئے بچت بسا کھ کھوئیں جھپٹ مارٹ سوئیں۔ سادوں کھادوں نہاٹے۔ اسوج نہاٹے۔ کھوڑا کھائے۔ مگر بڑھ روٹی بندھائے۔ ناگھ کھگن تیل ملائے۔ حکیم دے گھر کدی نہ جائے۔

عقل روزانہ کرو اور بدن کے علاوہ لباس بھی بداف کرو۔
کبھی کبھی نانہ کھو کر کھائے۔ بدھنمی کی صورت میں یاد رکھو۔ زیادہ کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور کم کھانے سے تاثر اکثر ہوتا ہے۔

۸۔ غذا خوب چبا کر کھانی چاہئے اگر خوب سفیم ہو کھانے کے وقت غم نہ کرنا چاہئے اور نہ کوئی کام بلکہ کام کی طرف متوجہ بھی ہوتا چاہئے۔ کھانا سادہ مگر عمدہ صاف طبعی داربزیوں میں پیکنا اور کھانا چاہئے۔

۹۔ دودھ بائس تازہ پینا چاہئے۔ رکھا ہوا مفید صحت ہے۔

۱۰۔ بکری اور بکرائے کا دودھ گھنسیس کے دودھ سے اچھا ہے

۱۱۔ کھانا زیادہ گرم نہیں کھانا چاہئے۔

۱۲۔ دانتوں کو صاف رکھنا چاہئے۔

۱۳۔ گرم دودھ یا چائے کی گرم پانی سے کٹی نہ کرو۔

۱۴۔ اصول حفظان صحت بریل در آمد کرو۔

۱۵۔ دودھ پینے کے بعد تشریف مت کھاؤ۔ اسی طرح گوشت اور دودھ کا استعمال اٹھانے نہ کرنا چاہئے۔

۱۶۔ کھانا کھانے کے بعد نافہ منہ دھو کر نافہ کو نہ پھیر لینا آنکھوں کی بنیائی کو زیادہ کرتا ہے۔

۱۷۔ کھانا کھانے کے بعد میٹاب کرنا مفید ہے۔

۱۸۔ موٹے یا کھوئی والے آٹے کی روٹی کھانا باریک اور سبہ کی روٹی سے اچھا ہے کیونکہ تھالہ باریک آٹے موٹے آٹے سے

سانپ کے کاٹے ہوئے کے علاج کا منتر

عمل کر توم گزیدہ دوزخور گزیدہ در چشم دوزخور گوش و دیگر در دل کو جو کہ پاؤں سے ترسک ہو تو ہم تمام کو دور کر دیتا ہے اور ہر ایک قسم کے سانپ اور دہم وغیرہ کو بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے وہ منتر مندرجہ ذیل ہے اس منتر کو سات بار اور سات ہی بار پچونک بار فوراً آرام ہو گا اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

دشمن کو شکست دینے کا منسل

اگر مندرجہ ذیل منتر کو مہینہ کے آخری منگل یا منیجر کے دن بوقت دوپہر اچھی گھڑی میں پڑھ کر دو۔ اور جس دشمن کو ہار دلانا چاہتے ہو اس کے گھر میں دفن کر دو۔ پھر دشمن تکلیف میں ہو کر پریشان ہو گا جتنی یہ ہے۔

۲۲۱۴۲	۸	۲۲۱۴۴	۱۱	۲۲۱۸۰	۱۳	۲۲۱۶۶	۱
۲۲۱۴۹	۱۲	۲۲۱۶۸	۲	۲۲۱۴۳	۵	۲۲۱۴۹	۱۲
۲۲۱۶۹	۳	۲۲۱۶۷	۶	۲۲۱۴۵	۶	۲۲۱۴۲	۶
۲۲۱۴۶	۱۰	۲۲۱۴۱	۵	۲۲۱۴۰	۳	۲۲۱۸۱	۱۵

اپنے محبوب کو راضی کرنا

بہتہ کے دن ایک چڑیا کو قابو کر کے بشتر طلیک چڑیا یا دھو پھر اس کو

دفع کر دوزخ کرنے کے بعد جو خون اس سے نکلے اس سے مندرجہ ذیل منتر کو جھگو لے اور پھر اس کو لال رنگ لکشم میں باندھے جب اس طرح کر چکو تو بعد ازاں کسی درخت سے اس کو باندھو یا سیا کرنے سے محبوب جو آپ سے ناراض ہے راضی ہو جائے گا اور ارضی خوشی آپ سے بات چیت کرے گا۔ جتنی یہ ہے۔



دیگر بہتہ کے روز کسی گھار کے گھر جا کر اس سے چاک کی مٹی لاؤ اور پھر اس کی ایک تختی بنا کر دوزخ ذیل منتر لکھیں اور پھر اس کی تصویر بھی بنائی جائے جس کی آٹھ خواہش ہے۔ پھر اس تختی کو آگ میں جلا میں اور ۲۱ عدد کالی مرچ کے کران میں سے ہر مرچ پر ۲۱ بار قل آخوذ پڑھنا پس پڑھیں اور منتر کے آخر میں یہ کہیں کہ منتر تم دل چاہاں فلاں بن فلاں دل سوزاں کہ چشم گریاں کنال تا بخو فلاں ملائند پسند و قرار نیاید۔ یہ پڑھ کر آگ میں ڈالتے جاؤ۔ اور جتنی کو آگ پر اس طرح رکھا جائے کہ محبوب کی طرح و صباں میں ہے اور ان سے آگ جدا نہ ہواں طرح سے محبوب تنہا رہے تابع ہو کر خود بخود حاضر ہو جاوے گا۔

۱۱۷	۱۱۶	۱۲۱
۲۲۲	فلان بن فلان	۱۱۲
۱۱۵	۱۲۰	۱۱۹

دیگر نیچے لکھے ہوئے خبتر کو کسی ایسے کاغذ پر لکھیں جو کہ مہرہ دار ہو اور یہ ضروری ہے کہ خشک و زعفران سے لکھا جائے اور کھانے میں اپنے چائے والے کھلایا جائے اور ایک خبتر لکھ کر اپنے پاس رکھتے اور اس وقت محبوب تا بعد از مہرہ کا دیکھا اور تہا لے حکم کی تعمیل کر لیا

خبتر یہ ہے ۱۱۹۸ ۱۱۹۱۳ ۱۱ ۲۱۹ ھ ع ع

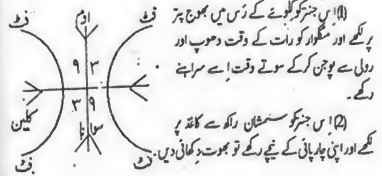
فلان بن فلان علی حب فلان بن فلان
دیگر مندرجہ ذیل خیر کو سوار کے دن پہلے وقت میں کسی کاغذ
پر لکھیں اور بعد ازاں اسکو آگ میں ڈال دیں۔ اس وقت محبوب
نے قرار کو کہنا ہی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔

خبریت ۱۱ ۱۳ ۱۱۱ ۱۲ ۱۸۸ سچی ہے

فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں
 دیکھو مندرجہ ذیل خبر کو کسی کاغذ پر لکھیں اور اس کی ایک تہی بنا کر
 کسی چراغ میں ڈالیں اور چراغ کو روشن کر ڈی۔ بعد ازاں چراغ کا
 منہ اس طرف رکھیں جہاں محبوب کے رہنے کی جگہ ہو۔ جہاں اس کا
 گھر ہو اس طرح کرنے سے محبوب مجبور ہو کر تمہاری اطاعت کر لگے گا۔



بھوت دکھانی دینے کا جنتر



سر و سدھی جنتر

۳۹	۳۲	۵۲	۲۶
۱۳	۳۶	۵۲	۹۱
۳۳	۱۱	۳۲	۴۵
۵۳	۴۵	۲۲	۲۶

(۱) اس جنتر کو چرکی کلری سے لکھیں تو پکڑ دے۔ جب بھی بس میں ہو۔

(۲) اس جنتر کو بھون پتر پر سنہ چندن سے لکھیں اور سدھی پر لوگ کے انوار لپٹے ساتھ جس راجہ کے پاس لے جاوے وہ ضرور بس میں ہو جاوے۔

آدھا شیشی کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دروازہ اتوار کاغذ پر لکھ کر راستے پر باندھے تو ٹھیک ہو۔

(۲) سنہ چندن سے کاغذ پر لکھ کر گویا دھوپ کی دھوپ دے کر

آدھو باندھے۔

وشی کرن منتر دیگر

اوم شویت پرن ست پرت واسنی اپرنی نیم کاپریہ کرڈ کر دھو ٹھو سواہ۔
ترکیب یہ مینی سمیت سنیہ پر سٹا کے بھل کو لے ۲۲ اور کرشن پائش کی چھ دشی یا اشنی کو زمین پر پٹا گہ دیوے اور نیچے لکھا ہوا منتر پڑھ کر پانی سے ستھے۔
اوم نموبہرں بھوکتی بہرں شویت واسے فر سواہ۔

دوسرا حصہ کامروپ کا جادو

راجہ وشی کرن منتر

اوم نمواڈیش گر واکا۔ جلا باندھ ملں شہر باندھ ملں گنی باندھ ملں وار بن باندھ ملں۔ شہتر پر چٹ باندھ ملں۔ راہ اکر سا ۳۸ چھوڑ گئے وکسین دیشی اصلی جوکلں چندن لالٹ ٹیکو کاڈھی۔
دوسر جن کلکں۔ پور گرو کی آگنی میری کویت کورو منتر پڑھو رواج۔
ترکیب دھوپ۔ دپ۔ نیو دیہ دہر کے پادنی کا دھیان کرے۔ سنیہ کے دھان سے شروع کر کے آکس روز تک (۱۱) جاپ کرے۔ منتر سیدہ ہو جائے گا۔ بعد میں سکرم۔ چندن۔ گورو جن ملا کر گانے کے دودھ میں تلک کر راجاں کے سامنے جاوے تو دیکھتے ہی راجہ وشی میں ہو جائے۔

۷۸	۳۷	۸	۸
۸	۹	۲۷	۲۷
۸۷	۲۷	۱	۸
۷	۵	۷۷	۹۷

میں باندھے تو یکن سدی پراپت ہوئے
(۱) اس جتر کو کل رنگ کے کپڑے پر
دودھ سے لگے اور اُس کا تھوڑا بٹا کر باندھے تو
لوہیہ ہی یکن سدی پراپت ہو۔

بدھی پیدا ہونے کا جتر

۷	۷۷	۹	۷۷
۲۲	۹۹	۱۱	۲۷
۲۷	۱۵	۳۳	۲۹

اس جتر کو کل پکس کی چودھری کی
رات کو اپنی جیب پر لگے تو بدھی پڑے
(۱) اس جتر کو گھب کی گینے سے بھون
پتر پر لگو کر ایک پیلے رنگ کے ریشمی کپڑے میں
رکو کر تھوڑا بنا لیں۔ اور بست چلی یا سر سوتی چوکا کے دن دومی پور تک دھوپ دے پ
پوچھنے کرنے کے بعد اپنی داہنی محراب باندھ لیں۔

کھانا زیادہ کھانے کا جتر



اس جتر کو بھون پتر پر کھینک کے خون سے لگو کر
چلے کے چمچے گاڑ دے تو خوب کھائے۔
(۱) اس جتر کو چھان سے بھون پتر پر لگو کر
بھون کر کے سیاہی اپنی قتالی کے نیچے لگے

تجاری بخار دور کرنے کے اُپائے!

(۱) تھوڑی سی بھانگ گڑ میں ملا دے اور بخار آنے سے ایک گھنٹہ پہلے کھالے تو بخار

۱	۶۵	۱	۹۲
۷۸	۹	۲	۵۲
۹۷	۲۸	۸۷	۹۱
۶	۲	۲۹	۲۵

(۱) اس جتر کو بھون پتر پر لگو کر عورت اپنی
سلاخی سے باندھے تو اس کا مرد یا غلام اُس
کے دوش میں سوئے ٹھیک تھا بات ہے۔

شتر دوشی کرن جتر

۲۷	۱۱	۹	۸۸
۴۳	۲۳	۲۳	۵۲
۲۱	۱۷	۷۱	۳۹
۱۱	۱۸	۸۱	۳۳

اس جتر کا ٹکڑے پر لگو کر ٹکڑا بجا
دے تو شتر دوش میں ہو۔
(۱) یہ جتر کاٹھ پر لگو کر شتر
کے گھر کے سامنے گاڑ دے۔ اور اس کو سات روز تک پانی دیا رہے تو دشمن میں ہی ہو
نوٹ یہ اگر کسی دوسرے دشمن میں ملے ہو۔ تو پھر اس کاٹھ کو لگو کر ملا دے

استری دوشی کرن جتر

۲۹	۲۷	۸۸	۲۷
۱۱	۵۶	۵۸	۳۳
۳۳	۱۵	۹۳	۱۹
۲۲	۷۲	۶۲	۱۱

اس جتر کو استری کے بیچ میں
مادہ لڑکی کے خون سے یا چھان سے پھیل کر
یا کاٹھ پر لگو کر عورت کو دکا دے تو وہ ملنے
لیں میں ہو۔

(۱) اس جتر کو کل رنگ کے کاٹھ پر چھان سے لگے اور حلقے سے لگو کر۔ پھر جس
عورت کو میں میں کرنا ہو اُس کی سلاخی میں پن کے ساتھ لگا دے تو میں میں ہو۔

یکن سدی جتر

اس جتر کو بھون پتر پر لگھن کے دس سے لگو کر سونے کے تھوڑی بھرا کر کے

(۱) تھوڑی سی بکرے کی کمال اور فراسانی اچھانٹنا کر داہنے بازو پر باندھے تو بھر
چھٹ جلائے گا
(۲) کال جلی کے دانت کا تھوڑا بنا کر گے میں باندھے اور گنے ایکات جنگل میں
گھومتے چلا جائے۔
(۳) گدھے کے دانت اور بکری کی جنگ جکے نیچے رکھے۔ اُسے جلدی خند آجائے۔ یہ
ترکیب چھوٹے بچوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ خند آنے سے بچہ کی بے چینی دور ہو جائے گی۔
اور بھر بھی آتر جائے گا۔

بوا سیر ناشک شتر اگیشے کی گوا کا پالنے کی انگوٹھی پہنچتے ہی
اواسیر کا ناش ہوتا ہے۔
بچھو نوارن شتر ایک بچہ کو لہر کر دھونی دینے سے گھر کے سب بچہ
بھاگ جائیں گے

نکسیر شتر (۱) کاٹھ میں ڈسا دور رکھ کر سو گھنٹے کو دیسے تو نکسیر بند ہو جائے گی۔
(۲) اوند کے بالوں کی سو گھنٹی بٹانے اور دھوپ میں پیڑ کر
سو گھنٹے سے نکسیر بند ہو جائے گی۔

بیابا ہونے کا شتر!

اگر کسی کا بیابا نہ ہوتا ہو تو بھگل کے دن چوبیسوں پر آٹا ڈال دیا کرے اور اُسی دن
اپاس رکے تو اس کا جلدی ہی بیابا ہو گا۔ ایسا درواؤں کا حکم ہے۔

رتوند ہی آنے کا شتر جن کو دن کے وقت سب کچھ دکھائی دے اور
رات کو کچھ نہ دکھائی پڑے وہ گنے کی چوڑ دور



کوڑھ کے ہاتھ کی بڑی کوڑھ کوڑھ انہیں کہے اور جیل ملا کر آنکھوں میں لگا دے تو روگ جاتا رہے گا۔

وشی کرن پان مٹر

ہمے پان ہر تھتے پان۔ پانی پانی شویت مکر دے کر چھ موی بسے پان ہاتھ دس
لیسے سینے دے خیت دس لے شری زنگہ و تھوی مری پختی پور مٹر ایشور دھج۔

اردھ کپاری کا جتر

۳۸	۸۵	۱	۳۲
۹	۷	۲۶	۵۲
۴۸	۴۹	۸۷	۷۶
۸۹	۹۸	۳۳	۱۱

اس جتر کو روز اتوار سیپی سے کاٹھ پر لکھ کر سور کے بیٹھے کی جگہ کاٹھ لے اور دباں کی طرح لٹا دے تو آدھا شیشی دور ہو

(۲) اس جتر کو رات کے کلکھ میں منتر سے کاٹھ پر لکھے اور پھر کسی بچے کے نیچے کاٹھ لے اور چھ دن بعد اس کو اکھاڑ لائے۔

شتر و مارن جتر

اس جتر کو کاٹھ پر اسی دانت سے لکھ کر رگت میں کاٹھ لے۔

۱۳	۹	۱۲	۴۸
۱۷	۱۱۰	۸۸	۱۱
۱۳	۵۲	۷۸	۳۹
۷۸	۱۰۲	۸۵	۱۷

(۲) اس جتر کو بچے کے نیچے کی دھول اور کاٹھ پر لکھے۔ اور اس کے دھنہ استھان پر کاٹھ دے تو ضرور دشمن کی مر تھو ہو۔

(۳) اگر پھر بھی نہ رہے تو بل و بھانڈا کی ہی کمی کھو ایسی حالت میں شتر و مارن سے پھر کرنا شروع کرے۔



مردوشی کرن جستر۔

۳۳	۱۱	۲۱	۱۱	۳۳
۹	۹	۹	۹	۹
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸

جس صورت کا بتی یا خاندان اُس کے دوش
میں نہ ہو۔ دوسری صورت میں کو چاہے یا اُس کا کھانا
نہانے۔ اُس صورت کو چاہے کہ وہ ستر کی خام
نہ اس جستر کو دنی پر کھڑا کر لے کہ کھلا دے
اور ایسا وہ کھانا دوسرا تک کرتی رہے تو اُس کا خاندان ضرور اس کے دوش میں ہو جائے گا۔

دوشی کرن تلک

- (۱) بیل چر اور ماشگل کو بکری کے دودھ میں ملا کر تک کرنے سے خام آدمی دوش میں ہو جاتے ہیں۔
- (۲) بھانگ کایاج اور گھی گوار کی بزرگ تلک بننے پر کرنے سے سب لوگ دوش میں ہو جاتے ہیں۔
- (۳) سڑیل، اسگندہ اور سیندر کو کیلے کے رس میں ملا کر لکھٹ پر تک کرے تو دوشی کرن ہو۔
- (۴) آپا مارگ کایاج بکری کے دودھ میں ملا کر تک کرنے سے سب لوگ دوش میں ہو جاتے ہیں۔
- (۵) پان اور تلی کے پتل کو کپا گائے کے دودھ میں ملا کر مسک پر لگائے تو سب دوش میں ہوں۔
- (۶) میٹیل اور اسگندہ کو آٹے کے رس میں ملا کر تھپے پر تک کرے تو خوب دوشی کرن ہو۔

جگت وشی کرن ستر

اس ستر کا یہ گن ہے کہ آدمی اس کو ستر کر کے جس جگہ یا جس راستے سے ہو کر نکل جائے اُدھ جو جو صورت ضرور اس کو دیکھے وہ اُس کے دوش میں ہو جائے یا جس سماں یا جا کر بیٹھے اس میں بھی آدمی اُس کی طرف سے ہلے یا بٹھتے ہوئے نہ ٹھکے۔ یہ ستر بڑا نکلنی دان ہے۔ اس میں ڈرا بھی ستر نہیں۔

ستر یہ ہے

ایوم نمو بھگنے دودھ رائے نہ سرد جگت دیشم کر دکر دوش فٹ سولیا۔ یہ ستر مساہلی مساتادان کا بنایا ہوا ہے۔ اکالیس دان دوشی پوروک باپ کرنے سے اس کی مدھی ہوتی

ترکیب۔ ایشان کر کے برگہ کے چڑکی بڑی اشونی بھتر مرور اتوار سے سد حاسن لگا کر
ستر اس ستر کا باپ کرنا شروع کریں۔ سوا کا بار دوشی ستر دھا بھگتی کے ساتھ اس ستر کو
دودھ کی کو نہایت ہو۔ جس کو دوش میں کرنا ہو۔ اس ستر کو پورہ کر چھوٹک دے تو وہ
در بستر دوش میں ہو۔

دیگر وشی کرن ستر

ایوم نمو بھو دن بھاسکرائے جگہو شیم و دویا۔
بھوانی پشپائے کھم پشینی تیتھ و شیم سولیا۔
ترکیب۔ پاک چاک کی مٹی آٹے کی ہار کا کون دان اشو کو ملا کر پلے جو کا لگائے۔
ایشان وغیرہ سے تھک کر صبح سویرے اور دھان لگا کر بیٹھے اور دھان کے ساتھ لگا کر
ادھ تک باپ کرے ایک ہی سانس میں پورے ستر کو پڑھے۔ اس طرح پورے

تھی۔ خواہ وہ کتنی ہی ناممکن کیوں نہ ہو مگر اب تو کسی حسین سے حسین صورت کے آنکھوں کے سامنے آ جانے سے بھی عضو میں سرسراہٹ پیدا نہیں ہوتی۔ آدھا اس قسم کی شکایت کرنے والا نو جوان سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ ایک صحیح معنوں میں شعلہ بیکہ قوی الباء لیکن پاکیزہ کار نو جوان مرد نو جوان عورتوں کو آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بھی اپنی خواہشات نفسانی کو ضبط کرنے کی ہمت رکھتا ہے مگر ایک ضعیف الباء لیکن شہوت پرست شخص عورت کا خیال کرنے سے بھی اپنے عضو میں خیرش پاتا ہے جو لوگ اس بات کو اپنی باہ کے قوی ہونے کا ثبوت سمجھتے ہیں کہ انہیں عورت کا خیال کرنے سے جھٹ سرسراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ وہ قوت باہ کی تندی کا ثبوت نہیں بلکہ شہوت پرستی اور خیالات کی آوارگی کی دلیل ہے اگر کثرت مباشرت کے عادی نو جوان کو جماعت ترک کر دینے کے بہتہ دو بہتہ خیرش ہونی بند ہو جاتی ہے تو یہ کمزوری نہیں بلکہ طاقت کا ثبوت ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شہوت کا زہر دماغ سے خارج ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں کمزوری مباشرت کی کثرت سے ہوتی نہ کہ کثرت مباشرت کے ترک کر دینے سے اس لئے مباشرت کے چھوڑنے سے جن نو جوانوں کے عضو میں خیرش ہوتی بند ہو جائے تو وہ کسی قسم کا دسم نہ کریں۔ عورت کو خوش میں لینا یوں دیکھنا کہ پھر اس خواہش کو چھکادے گا۔ سرمدت جب تک علاج کا خیال ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ عضو میں کبھی خیرش ہی نہ آئے۔ کثرت کار سے تنکے ہوئے اعضاء کو آرام کرنے دو۔ خیالات کو پاکیزہ رکھو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کوئی نا پاک خیال دماغ میں جاگزیں ہو مگر پھر جوش شہوت کو نہ بھڑکانے پائے۔

حفظ ما تقدم کے طور پر پرہیز:

جو نو جوان جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے قوت ترقیاتی کا اہل ہی نہ بنے ہیں۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک طویل عرصہ تک اپنا علاج کریں اور شفا یابی کے بعد بھی ایک عرصہ تک جماعت سے پرہیز رکھیں ورنہ اگر کہیں جوش شہوت کے بیدار ہو جے ہی پھر کثرت جماعت سے کام لینا شروع کر دیا تو یہ جوش شہوت شخص چند روزہ ثابت ہو گا اس کے بعد پھر وہی کمزوری ہوگی اور پھر

کثرت مباشرت سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کا علاج

تباہی کا سرچشمہ:

”نبی جوانی“ کی نگارش میں اب ہم اس مقام پر آ پہنچے ہیں۔ جہاں ہمیں کثرت مباشرت سے پیدا شدہ کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے طریقہ علاج تحریر کرنا ہے۔ یہ بات پہلے تفصیل سے بیان کی جا چکی ہے کہ کثرت مباشرت جسم کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اس لئے کثرت مباشرت سے بچنا ہونے والی تمام جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے سب سے پیشتر یہ بات نہایت لازمی اور لا بدی ہے کہ کثرت مباشرت سے تو بچ کر کریں۔ ہجر ہو کہ بوجی کو سیکھ بیچ دیں۔ دل کو پاکیزہ رکھیں۔ شہوت پرستی کے خیالات کو دماغ سے نکال دیں۔ دل کو اس لذت کی خواہش سے بے غرض خالی کر دیں۔ جب تک سبب دور نہ ہو جائے۔ مرض کا دور نہ ناممکن و حال ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

اسی مسئلے میں ایک نکتہ اور بھی بتادینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ کثرت جماعت کے عادی بعض نو جوانوں کو ترک جماعت پر مجبور کیا گیا تو چند روز بعد انھوں نے یہ شکایت کی کہ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ کمزوری ہو گئی ہے۔ پہلے تو عضو میں عورت کے خیال سے جھٹ خیرش آ جاتی

جو لوگ عرصہ سے جماعت کے ناقابل ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے یہ طریقہ بہت بہتر ہے کہ علاج کے بعد جس دن جس وقت بھی شہوت میں کمی وجہ سے ایسا موقوفہ نصیب ہی نہ ہو سکے تو خیر مجبوری ہے۔ ورنہ اس جوش شہوت کے موقوفہ کو ہاتھ سے نہ کھونا چاہئے۔ شہوت پر خیالات کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ جو لوگ ایک مدت سے ازکار رفتہ ہو چکے ہوتے ہیں ان کے دل میں یہ وہم ہم گیا ہوتا ہے کہ اب ہم کبھی جماعت پر قادر نہ ہو سکیں گے۔ جب تک دل سے یہ وہم دور نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اگر وہ طبعی طور پر قطعی تندرست بھی ہو جائیں جب بھی جماعت پر قادر نہ ہو سکتے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو دوران علاج میں اگر کہیں اتفاقاً طور پر خیرش ہو جائے تو اس خیرش سے فائدہ اٹھا کر جماعت کر لینا ان کے دل کو کمزوری کے وہم کی آلائش سے پاک کر دیتا ہے اور اس سے ان کے علاج میں بہت مدد ملتی ہے لیکن اس قسم کی اجازت صرف ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو کئی سالوں سے عورت کے ناقابل ہوں کمزوروں یا ایک دو ماہ کے نامردوں کو دوران علاج میں خیرش ہو جانے پر اس اجازت سے فائدہ نہ اٹھانا چاہئے ورنہ ان کے لئے مفید نہ ہوگا۔ ایسی حالتوں میں ایک دفعہ کی مباشرت علاج کے وقت کوئی بھٹی اور بڑھا دیتی ہے۔

صبر و استقلال کی ضرورت:

مباشرت کی قوت کا دار و مدار غمی کی کثرت پر ہے۔ کثرت مباشرت سے جسم غمی خالی ہو جاتا ہے۔ جب تک نیا اور تازہ دیرین کثرت سے پیدا نہ ہو مباشرت کی کمزوری کا دور نہ آتا مگر ہے۔ دیرین غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ جو غذا ہم آج کھاتے ہیں۔ وہ تقریباً ایک ماہ کے عرصہ میں دیرین (غمی) میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ لوگ سخت فطعلی پر ہیں جو کئی سالوں کے عرصہ کی پیدا کی ہوئی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ کثرت مباشرت کی کمی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے مہینوں سالوں کا عرصہ درکار ہے۔ اتنا طویل عرصہ امتیاز پر بیزار اور غذا وغیرہ کا استعمال کئے سے بھی جوانی

اپنی پوری قوتوں کے ساتھ واپس نہیں آسکتی تو چند دنوں اور چند مہینوں میں کیا ہو سکتا ہے۔ جو دو انہیں چند دنوں میں ازکار رفتہ نامرد و مکمل بنانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ وہ قوت باہر کو بنیادی طور پر کوئی طاقت نہیں دیتیں۔ وہ تو جسم میں جو دیرین موجود ہوتا ہے اسے حرارت تحریک اور جوش دیتی ہیں۔ جس سے وہ باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگتا ہے۔ ایسی دوا انہیں اعصاب کو بھی غیر معمولی جوش دیتی ہیں جس سے عضوں میں خیرش اور تندی ہونے لگتی ہے لیکن یہ سب کچھ حاضری ہوتا ہے۔ جب چراغ میں تیل ختم ہو چکا ہے تو اس کی جتنی کو ذرا اور اکسا دیا جاتا ہے تاکہ روشنی زیادہ ہو جائے کوئی شے نہیں کہ اس طریق کار سے روشنی میں اضافہ ہو جاتا ہے مگر یہ اضافہ چند منٹ کے لئے ہوتا ہے۔ اکسا دینے سے چراغ کی جتنی جلی جلتی ہے چند منٹ میں چراغ کی باقی جلی بجھ جاتا ہے۔ چراغ بجھ کر رکھنے کا طریقہ یہ نہیں کہ تیل ختم ہوجانے پر اس کی جتنی کو اکسا دیا جائے اس سے تو جتنی بھی جلی جائے گی۔ اسے بجھ کر رکھنے کے لئے تو تیل کی ضرورت ہے۔ اسے تیل سے بھر دیتے پھر روشنی بھی ہوتی رہے گی اور جتنی بھی نہ جلتے پائے گی۔ جسم انسانی کے اندر دیرین چراغ کے تیل کی مانند ہے۔ جب تک اس میں دیرین موجود ہے اس وقت تک اس میں زندگی زندگی کی حرارت روشنی فطرت سب کچھ ہے۔ جس دن دیرین ختم ہوا اس کی زندگی ختم کیجئے۔ جب جسم میں دیرین اس قدر کم ہو جائے کہ اس کے مخصوص افعال اپنا فرض نبھانے سے انکار کرنے لگیں تو اس دیرین میں اکساہٹ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اکساہٹ پیدا کرنے سے تو جسم میں سے پچا پچا دیرین باہر نکل جائے گا۔ اس صورت میں تو جسم کو چراغ میں روغن بجھنے کی طرح دیرین سے لبریز کرنے کی ضرورت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ چراغ کو تو ایک منٹ میں روغن سے لبریز کیا جاسکتا ہے مگر جسم میں سے نکلے ہوئے بے شمار دیرین کی طحالی مہینوں بلکہ سالوں سے پہلے نہیں ہو سکتی۔

اعضائے ریخہ اور قوت مردنی:

قوت مردنی کا دار و مدار جسم کے اعضائے ریخہ پر بھی ہے۔ عضو خیرش میں لائے اور جماعت کے فرائض کو بوجہ حسن بنالانے کا کام میں دل و دماغ

اور مدہ و جگر و گردہ نہایت اہم حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ایک کی خرابی قوت مردی کو ضعیف کر دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔ کثرت مباشرت سے یہ تمام اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اس لئے جب تک ان اعضاء کو قوت نہ پہنچائی جائے اس وقت تک قوت مردی کا بحال ہونا ناممکن ہے۔ کسی عضو کے کمزور ہونے کی کیا کیا علامتیں ہیں اور اس عضو کی کمزوری سے قوت مردی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے کون سی دوائیں اور کون سی غذا میں خصوصیت سے مفید ہیں۔ جب قوت مردی میں ضعف پیدا ہو تو یہ معلوم کر کے کہ اس کے ضعف میں کس عضو کی کمزوری کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ خاص طور پر اس عضو کی کمزوری کو کس طرح سے دور کیا جائے تاکہ کوئی اور کوئی طاقت جلد از جلد حاصل ہو جائے۔ ان باتوں کی شرح ایک طویل بحث ہے۔ اس کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔ اس مختصر کتاب کے صفحات میں اس کی گنجائش نہیں۔ یہاں صرف اس قدر اشارہ کر دینا کافی ہے کہ مدہ کا خصوصیت سے خیال رکھیں۔ اگر مدہ غذا کو پورے طور پر ہضم نہ کر سکا ہو تو کوئی دوا یا غذا کوئی بھی قوت مردی کو واپس لانے میں کامیاب نہ ہو سکے گی۔ وہ دوائیں جو حالات انہدام کو خاص طور پر طاقت بخشی ہیں اور کھائی ہوئی غذا کو جزو بدن بناتی ہیں۔ وہ قوت مردی کے لئے نہایت مفید ہو سکتی ہیں لیکن "تمکیات اور ترشیات" اس سے پہلے ہیں۔ تمک اور ترشی کی زیادتی اگرچہ مدہ کے طاقت دیتی ہے لیکن قوت مردی کے لئے سخت نقصان دہ ہے بھران چیزوں کی کثرت اگرچہ شروع میں مدہ کے طاقت دیتی ہے مگر بعد کچھ مدہ میں ضعف پیدا کر دیتی ہے اس لئے قوت بہاد کے حاشا کلاں چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

غذا کی اہمیت:

مردانہ کمزوریوں کے علاج کے سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس معاملے میں دواؤں سے غذاؤں کی زیادہ ضرورت ہے۔ جسم میں خرابی اور ویرج زیادہ غذاؤں ہی سے بنتا ہے اس لئے دوا میں اس قسم کی استعمال کرنی چاہئے جو دل و دماغ، مدہ اور جگر کو طاقت دینے والی ہو اور خصوصیت سے مدہ و جگر کے لئے جو دوا از حد نہایت بخش ہو اسکی دوا جسم میں

سے نکلے ہوئے ویرج کی بہت جلد طمانی کر دیتی ہے جو دوا مدہ سے اور جگر کو غیر معمولی طاقت بخشی ہو وہ بہترین مقوی غذاؤں و دودھ کھنی انڈا گوشت وغیرہ کو پورے طور پر ہضم کر کے جزو بدن بناتی ہے اور جسم میں صالح خون کو کثیر مقدار میں پیدا کر کے مادہ منوریکہ کو طاقت بخشی ہے۔

جامع دماغ مقوی بانسٹ:

حالات مرض اور حرج کو پیش نظر رکھ کر بے شمار مختلف دوائیں تجویز کی جاسکتی ہیں لیکن اگر مرض کے حالات و کیفیات مرض اور حرج وغیرہ دریافت کیے بغیر مجھے مجبور کیا جائے کہ میں کثرت مباشرت کے تمام نقصانات کی طمانی کے لئے کوئی جامع دماغی نسخہ تجویز کر دوں بلا تامل اس کتاب کے "قوت بہاد کے چند ایک نسخے" والے حصہ میں سے نمونہ 6 تجویز کر دوں گا۔ اس کے خواص فوائد کو مختصر شرح حسب ذیل ہے:

کچلہ مند تر:

مرکز قاتل کو غیر معمولی طاقت دے کر قوت مردی کے خوابیدہ جذبات میں بیداری پیدا کرتا ہے مقوی دماغ اور مقوی اعصاب ہے۔ مدہ کو غیر معمولی طاقت دے کر دودھ کھنی خوب ہضم کرتا ہے۔ جسم میں سے ہادی اور ہضم کو نکالتا ہے۔ دماغی قیاس اور ہضمی کو دور کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کشتہ فولاد:

مقوی مدہ مقوی جگر اور محرک بہاد ہے۔

زعفران کشمیری:

مقوی مدہ و دل و جگر ہے۔ دوسری دواؤں کی طاقت کے اثر کو دل و دماغ تک پہنچاتا ہے۔ بہاد میں تحریک پیدا کرتا ہے۔

سلاجیت:

مقوی دماغ اور مقوی بہاد ہے۔

مرج سیاہ:

مقوی مدہ اور مقوی دماغ و محرک بہاد ہے۔

یہ نسخہ ذول و دماغ، جگر و معدہ اور گردہ و مثانہ کو طاقت دے کر کثرت مباشرت کی تمام کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ اس کے اجزاء ہمہ مرکب ہو کر سیمانی تاثیر کے حامل بن جاتے ہیں۔ باہ کو بنیادی طور پر طاقت دینے نیز خواہش جماع کو اکسانے میں کوئی نسخہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سوچ سمجھ کر موقع محل و دیکھ کر مناسب طریقہ سے استعمال کرایا جائے تو کثرت مباشرت کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ یہ بے نظیر مقوی باہ و گویاں بقدر برداشت کافی دیر تک استعمال کرنی چاہئیں اور غذا حسب ہضم بہترین اور مقوی رکھی جائے۔ دودھ گرمی اور اثر سے وغیرہ اس مطلب کے لئے بہترین چیزیں ہیں۔

ایک حیرت انگیز طور پر مقوی غذا:

قوت مردی کی کمزوری کے علاج کے سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ دواؤں سے غذائیں زیادہ مفید ہوتی ہیں چنانچہ ذیل میں ایک حیرت انگیز طور پر مقوی غذائی نسخہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کسی دوا کے بغیر ایک عامی سینکڑوں اشتہاری دواؤں سے زیادہ مقوی باہ ہے۔ یہ ایک سینے کا راز ہے جسے صرف دقا و عام کی خاطر افشاء کیا جاتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

دودھ بچیں نصف سیر۔ اٹھ لے کی زردی دو سے چھ تک۔ دار چینی کا سلف 3 ماشہ سے 6 ماشہ تک۔ شہد خالص حسب مناس۔

ترکیب تیاری:

دودھ کو گرم کریں۔ جب دو تین جوش آچکیں تو اظہوں کی زردی (سفیدی نکال دی جائے) پھینٹی ہوئی دودھ میں ڈال دیں۔ اور کسی بڑے وچھے سے خوب ملائیں تاکہ یکساں ہو جائے۔ اٹھ لے کی زردی ڈالنے کے بعد دودھ کو فوراً پیچے اتار لینا چاہئے۔ اگلے ہوئے دودھ میں تلے ہی زردی پک جاتی ہے۔ اسے اور زیادہ پکا کر ٹھیک بنانے کی ضرورت نہیں۔ اب اس دودھ میں حسب مناس شہد خالص شامل کر لیجئے۔ مسری یا کھاڑ شہد کی جگہ استعمال نہیں کیے

جاسکتے۔ شہد اور اٹھ لے کی زردی ہی کی قوساری کرات ہے۔ جس نے اس نسخے کی تاثیر کو اچھا زسمانی بخش دیا ہے۔ اب دار چینی کا سلف پچاک کر اوپر سے دودھ نوش فرمائیجئے۔ یقین کیجئے کہ اس سے بہتر جسم دماغ اور مریج کی نشوونما اور پردوش کرنے کا نسخہ دنیا بھر میں نہیں مل سکتا۔

نکلتے:

مگر مزاج جو ان اے سخت گرمیوں میں استعمال نہ کریں سرد اور بلخی مزاج کے احتیاط سے استعمال کر سکتے ہیں۔ تین اٹھوں کی تعداد سے شروع کر کے حسب قوت ہضم چھ تک آہستہ آہستہ بڑھانا چاہئے۔ دار چینی کی مقدار بھی آہستہ آہستہ بڑھانی چاہئے۔ شہد دار چینی اٹھ لے وغیرہ سب چیزیں گرم ہیں۔ انہما حد اند استعمال کرنا شروع کر دیا گیا تو بجائے فائدہ کے نقصان یقینی ہے۔ صرف اتنی مقدار میں ہی استعمال کریں جتنی مقدار میں ہضم ہو سکے۔ خواہ وہ نسخہ میں کبھی ہوئی مقدار سے چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ سردی کا موسم ہو بلخی مزاج کا نقص ہو تو قوت باہر اچھی ہو تو نسخہ 7 و 8 دوں وقت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ورنہ صرف صبح کے وقت ہی کافی ہے۔ مگر پھر بھی سوچ سمجھ کر استعمال کریں ورنہ جلدی بازی سے نقصان اٹھائیں گے۔

چار چاند:

اگر اس کے ساتھ اس کتاب کے ”قوت باہ کے چھ ایک لاجانی نسخے“ والے حصے میں سے نسخہ نمبر 6 بھی استعمال کیا جائے تو اس کے فوائد کو چار چاند لگ جاتے ہیں لیکن یہ دونوں چیزیں مل کر نہ بہت گرم ہو جاتا ہے۔ ہر شخص اسے استعمال نہیں کر سکتا جو کہ کسی دوا میں سیمانی فوائد دیکھیں گے۔ ان کے استعمال سے ایک ہی مہینہ میں کسی سیر و زن بڑھ جاتا ہے۔ واقعی کسی سیر اور قوت باہ ایک دو ماہ میں ہی قابل برداشت ہو جاتی ہے۔ چہرے پر جوانی کا رنگ و رون چمکنے لگتا ہے اگر دوا کی کوئی اس دودھ کو پینے کے بعد آخری گھونٹ سے نگلی جائے تو اس کو ہضم کرنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔

قوت باہ پیدا کرنے کے لئے لاثانی نسخہ

جو سرعت، جریان، احتلام، سستی، نامردی سب کے لئے

اکسیر ہے۔

اڑاے نسخہ:

(1) پھول جوت سنبلہ زرد بھنڑی نکالے ہوئے دس تولہ (2) اہلی زعفران دو تولہ (3) زیرہ یاہ چار تولہ (4) زرد قلعین تولہ (5) موصلی سفید (6) حتم انجن (7) بداری قند (8) منفر حتم کوچ (9) اسگندہ ناگوری (10) خرنجیان (11) ثعلب مصری (12) شتاتل مصری (13) سنبل کا موصل (14) ستار (15) گوگرد (16) اندر جو شیریں (17) چادری (18) دانہ الاچھی خورد دو تولہ (19) کشہ فولاد (20) کشہ چاندی (21) کشہ چاندی ایک ایک تولہ۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویات کو الگ الگ کوٹ کر وزن کر کے ملائیں۔ بعد میں کشہ چات شامل کر کے خوب ایک جان کر لیں۔ پس دیرین پیدا کرنے دیرین کو کاڑھا کرنے اور تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے کے لئے وہ بے نظیر نسخہ تیار ہے جس کا ثانی ملنا محال ہے۔

افعال و خواص:

قوت باہ پیدا کرنے والے نسخوں میں یہ ایک امتیازی نسخہ ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے۔ غلط کاریوں سے تباہ کردہ قوت کا بدل پیدا کرنے میں ایک لاثانی چیز ہے۔ جریان، احتلام، سرعت، انزال، سستی اور نامردی تمام شکایات کا قلع قمع کرنے میں عجیب افضل ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے دیرین بے شمار پیدا ہوتا ہے۔ پانی ایسے پلے ویرے کو دی ایسا کاڑھا کر دیے میں کمال رکھتا ہے۔ دل و دماغ، معدہ و دیگر کو بھی قابل قدر قوت بخشتا ہے۔ کثرت مباشرت کی تمام خرابیوں کو دور کرنے میں سیحانی اثر کا حامل ہے۔ لیکن اگر معدہ بہت زیادہ خراب ہو گیا یا پیچہ مضمت نہ ہوتا ہو تو پھر اس نسخہ کا استعمال

ذکر نا چاہئے۔

ترکیب استعمال:

ہر روز بوقت صبح چار ماشے لے کر ایک تولہ تک یا مقدار میں گائے یا بھینس کے تازہ یا نیم گرم دودھ سے استعمال کریں۔ دودھ میں ٹھٹھے کے لئے مصری یا شہد ملا سکتے ہیں۔

نوٹ: کشہ فولاد بھی استعمال کریں جو اس کتاب میں "فولاد اور مردانہ کمزوری" کے زیر عنوان درج ہے۔ چاندی اور قلعی کے کشوں کے تیار کرنے کی ترکیبیں اکسیری کشہ چات کرشن میں درج کر دی گئی ہیں۔ معمولی بازاری یا عام کتابی کشے استعمال کرنے سے فائدہ کی امید نہیں کی جاسکتی۔ جتنے کشے اچھے ہوں گے ان کا یہ نسخہ زیادہ مفید ہوگا۔

اکسیر قوت باہ

جو پانی ایسی پتلی نمی کو دی ایسی گاڑھی کرتی اور جسم پر ترو تازگی اور سرخی لاتی ہے۔

اڑاے نسخہ:

(1) طباشر نفروہ (2) دانہ الاچھی خورد (3) ثعلب مصری بیچہ دار (4) سیس اسنول (5) مصلی رومی (6) دار چینی (7) کباب چینی (8) بداری قند (9) بھن سفید (10) برگ کاؤ زبان (11) گوند ڈھاگ (12) ست بہرورہ مصلی (13) ست گوا مصلی (14) سچ بند (15) منفر حتم اہلی (16) تال کسانہ (17) گوند سنبل (18) موچس (19) تودری سفید (20) ست ملاجیت مصلی ہر ایک چھ چھ ماش (21) اکسیر نفروہ دو تولہ (22) شکر تری 12 1/2 تولہ۔

ترکیب تیاری:

پہلے تمام دواؤں کو الگ الگ کوٹ کر وزن کر کے آپس میں ملائیں۔

پھر اکسیر نظر وہ اس طرح سے تیار کریں کہ درق نظر وہ چھ ماشہ کبریا شمش چار ماشہ صدف مرواریدی سر جان ہمداح ہر ایک ساڑھے چار ماشے۔ کسی نہایت پختہ کھل میں ڈال کر دو گلاب اور روح کیونہ کے ہمراہ دو تین دن تک خوب ہلکی کھل کریں۔ اس کے بعد یہ سفوف پہلی تمام دواؤں میں ملا کر یک جا کر لیں۔ بس قوت باہ کی اکسیر دوا تیار ہے۔

افعال و خواص:

قوت باہ کی یہ اکسیر اس صورت کے لئے مخصوص ہے۔ جب کثرت مباحثت کے باعث جسم میں مٹی کی مقدار بہت کم رہ گئی ہو۔ نیز مٹی بالکل پانی کی طرح پتلی ہو گئی ہو۔ کچھ جریان کی شکایت ہو یا سرعت انزال کا شرمندہ کر دینے والا عارضہ لاحق ہو گیا ہو۔ ایسی تمام حالتیں علاج شکایات کی صحت کئی کرنے پر یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی اکسیر باہ پورے طور پر جاوے ہو سکتی ہے جن میں مادہ منو کی کمی کے باعث ضعف باہ منی کی رقت اور سرعت وغیرہ علامات نمایاں ہوں۔ اس سے اعضائے ریسہ کو قابل قدر قوت پہنچتی ہے۔ ضعف دماغ کی شکایت اور دل کی کمزوری سب رفع ہو جاتی ہیں۔ نیا خون انہی خاصی مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور جسم پر تروتازگی اور سرخی کی لہر آ جاتی ہے۔ تین چار ہفتے تک لگا تار استعمال کرتے رہنے سے قوت باہ میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔

طریقہ استعمال:

چھ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام یہ اکسیر باہ نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔

پرہیز

مذکورہ بالا نسخہ جات کے استعمال کے دوران میں پرہیز تقریباً ایک ایسا ہی ہے۔ جس نسخے کے افعال و خواص میں لکھا ہے کہ یہ دودھ بھی خوب منقسم کرتا ہے۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ بھی خوب استعمال کریں لیکن جس کے بارے درج ہے کہ یہ معدے کو خاص طور پر طاقت نہیں دیتا اس کے دوران استعمال میں زیادہ فٹل چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز رکھیں۔ مٹھی دوا میں

استعمال کرتے قوت مباحثت سے بھی حتی الوسع پرہیز کریں۔ ترشی، تیل کی بنی ہوئی چیزیں، قابض غذا میں وغیرہ ممنوع ہیں۔ باقی تمام ہدایات کتاب میں جاہد باہ سے دی گئی ہیں۔

قوت باہ کے لئے

تین مسلمہ اکسیریں

ڈاکٹروں کی جدید تحقیقات نے ہا کو بنیادی طور پر قوت دینے کے لئے تین چیزوں کو تمام دیگر دواؤں کی سر تاج قرار دیا ہے اور وہ فولاد منسکس اور بکرے کے خنصیرے ہیں۔ یہ تین چیزیں آئرونیک فن طب میں بھی ہزاروں سال سے استعمال ہوتی چلی آتی ہیں اور بے شمار حکیموں اور ویدوں کے تجربات ان کی مقوی باہ صفات کی تعریف میں مطلب اللسان ہیں۔

اب ہم قوت باہ کی ان تینوں اکسیروں کا فرداً فرداً تفصیل سے ذکر کرتے ہیں تاکہ نامکثرین کرام ان کے خواص و فوائد سے پوری طرح واقف ہو کر ان سے مستفید ہو سکیں۔

مردانہ کمزوری اور فولاد

مشرق و مغرب کی ان دواؤں میں جواز کار فرقہ لوگوں میں از سر نو طاقت جمائی پیدا کرنے کی دوا عیار ہیں فولاد بھی ایک امتیازی مفت رکھتا ہے۔ ہزاروں سال سے حکیم اور وید ڈاکٹر اور شیاہی کسی نہ کسی شکل میں اس کا استعمال کرتے چلے آئے ہیں اور بے شمار پاپس اور نامرادیوں کے ذاتی تجربات اس حقیقت کا بہترین ثبوت ہیں کہ فولاد قوت باہ میں عینا پیدا کرنے اور کثرت مباحثت کی گونا گوں خرابیاں دور کرنے کے لئے اعجازی اوصاف و خواص کا حامل ہے۔ آئرونیک 'یونیٹائی' ایلو پیٹک 'ہوینڈ پیٹک' اور بائیو کیمک 'ٹیوں' میں اس کے بے شمار مرکبات مستعمل ہیں۔ جو اس کی مشہور عالم شفا بخش قوتوں کا ایک روشن و روشن ثبوت ہیں۔

فولا دکا لاثانی کشتہ

جو چہرے کا رنگ قد حارہ انار کی طرح سرخ اور لقریب

بنادیتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

- (1) برادہ فولا دکا جو ہر دار درجہ اعلیٰ مصلیٰ چار تولہ (2) عرق پیاز سفید
(3) عرق لہسن (4) شیردار (5) عرق لیموں (6) عرق انار ترش (7) عرق جانسن
ہر ایک پاؤ بھر (8) نارنیل سالم ایک سجدہ (9) اولہ صحرانی تیس سیر۔

ترکیب تیار کی:

اعلیٰ درجہ کے جوہر دار فولا دکا کے صاف کئے ہوئے برادہ کو ایک پختہ تا
کھنے والے کھل میں ڈالیں یا بہتر ہو کہ ایک لوہے کی کڑائی میں ڈالیں اور
پھینے کے لئے ایک لوہے کا دست استعمال کریں۔ اب اس میں سفید پیاز کا عرق
تھوڑا تھوڑا ڈال کر خوب زوردار ہاتھوں سے پیٹنا شروع کریں۔ تازہ رس اسی
وقت ڈالنا چاہئے جب پہلا خشک ہونے لگا ہو اور ایک وقت میں ایک تولہ سے
بھی کم ڈالنا چاہئے زیادہ نہیں۔ جب عرق پیاز سفید ختم ہو جائے تو عرق لہسن
تھوڑا تھوڑا ڈال کر پیٹنا شروع کریں۔ پانی خوب زوردار ہاتھوں سے ہونی
ضروری ہے ورنہ کشتہ حسب خواہش تیار نہ ہو سکے گا۔ خوب زوردار ہاتھوں سے
پہائی کرتے جائیں اور تمام عرق تریب دار کھل کر کے خشک کر دیں۔ اب
ایک سالم نارنیل سخی کھوپرے کے کراسے ایک طرف پاٹو سے ذرا سا کٹ کر اس
کا تمام پانی نکال لیں اور اس میں فولا دکا بھر کر وہی ٹکڑا جو پاٹو سے کاٹھا سوراخ پر
لگا دیں۔ اب نارنیل پر ایک انگلی موٹا لپ ماس کے آنے کا کردیں اور خوب
میں خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ جب ایک پہلو خشک ہو جائے دوسرا بدل
دیں۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائے تو اٹھا کر ایک انگلی موٹا لپ ماس کے
آنے کا اور کردیں اور خشک ہونے پر تیسرا لپ بھر کریں۔ جب یہ بھی خشک ہو
جائے تو اس پر ایک نہایت بکا مالپ چٹائی کی کا کردیں۔ اب ہوا سے محفوظ جگہ

فولا دکا کی اختیاری صفت یہ ہے کہ وہ جگر میں قوت پیدا کر کے جسم میں
خون نہایت بافراط مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ جسم کا وہ نہایت گراں قدر جوہر
جسے مہاشرت میں نہایت بے دردی سے بہایا جاتا ہے خون ہی کے بہترین
اجزاء کا مصل ہے۔ اس لئے جوہر حیات کے بکثرت اخراج سے جس قدر
کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کو دور کرنے کے لئے فولا دکا نہایت مؤثر چیز
ہے۔ خون بافراط پیدا ہونے سے کثرت سے ویرن پیدا ہوتا ہے اور اس طرح
سے بنیادی کمزوری دور ہو کر خود بخود وہاں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔

سنگھنے کی تاخیر انتہائی درجہ گرم خشک ہے۔ اس لئے وہ سب حرا جوں کے
موافق نہیں ہے۔ نو جوانوں میں اس کے استعمال سے حرارت غریبی ضرورت
سے زیادہ تیز ہو کر گرمی جسم کی پیاریاں لاتی ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے استعمال میں
خطرہ بھی ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی کئی قسم کی خشکیاں کا پیش خیرہ ثابت ہو سکتی
ہے۔ بکرے کے خسیوں کا استعمال بھی ہر شخص نہیں کر سکتا کیونکہ ہر کسی کا مذہب
اس کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن برخلاف ان دونوں چیزوں کے فولا
ایک ایسی چیز ہے جسے ہر کوئی آسانی سے استعمال کر کے مستفید ہو سکتا ہے۔ اس کے
استعمال میں کسی قسم کا خطرہ بالکل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی مزاج کو خاص طور پر
ناموافق ہے۔ بچہ بڑھا جوان سب ہی اس کے طبیعتی افعال و خواص سے
مستفید ہو کر اپنی ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں۔

فولا دکا کا تخیر کا پیش ہے۔ اس لئے اس کے دوران استعمال میں پیش
کشیانی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ دودھ کھانی کا زیادہ استعمال، ترش لقموں کی
کافی اصلاح ہے۔ پیش کشا سبزیوں کا استعمال اس کے دوران استعمال میں منع
رہتا ہے۔ پیش اور قابض چیزوں سے خاص طور پر محتزر رہنا چاہئے۔ رات کو
سوئے وقت گرم دودھ میں چاشنی بادام روغن یا دھنن تولہ کچا کر چھائی بھی
نہیں ہونے دیتا۔

ذیل میں تاخرین گرم کرام کو فولا دکا کے اکسیری فوائد سے بہرہ مند
کے لئے فولا دکا کشتہ بنانے کی ایک نہایت اعلیٰ ترکیب "اکسیری کشتہ"
کرتن" سے نقل کر کے درج کی جاتی ہے۔ اس ترکیب سے تیار شدہ کشتہ

ایک گڑھے میں ہیں سر جنگی اولوں کے درمیان رکھ کر آج دے دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ فولا دک نہایت لاجواب کشتہ تیار ملے گا جس کا جانی ملنا محال ہے۔

افعال و منافع:

فولا دکا یہ ایک سے نظیر فولا جانی کشتہ ہے جو جگر کو حیرت انگیز قوت بخشتا ہے اور صاف و صالح خون غیر مقدار میں پیدا کر کے چہرہ کو قند حار و انار کی طرح سرخ اور کشمیری سیب کی طرح شاداب بنادیتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم کی رگ رگ میں نرس میں صاف خون کی رنگینی جھلکنے لگتی ہے۔ یہ اکسیری کشتہ معدے کو بھی قابل قدر قوت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگتا ہے اور کھایا پیا جزو بدن بناتا ہے جس کی تھوکی پاه نئے میں کشتہ فولا دشمل کرنا لکھا ہوا اس کے لئے اس سے بہتر کشتہ فولاوند ہوگا۔ یہ بے نظیر کشتہ جسم میں خون صالح کثیر مقدار میں پیدا کرتا ہے اور عضو مخصوص کی طرف دوران خون کو تیز کرتا ہے جس سے سست اعصاب میں ایک تازہ سرگرمی کی روح دوڑ جاتی ہے اور قوت باہ میں پیمان پیدا ہو جاتا ہے۔ ضعف باہ کے جن مریضوں کو شہوت تو آتی ہو دل بھی بے دستا اس فعل مخصوص کی طرف راغب ہو کر عضوی خیرش کمزور رہتی ہو یا وقت خاص پر عضوی رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہوں ان کے لئے تو یہ کشتہ نہایت زبردست اور سود مند و تجرب غلاف ہے۔ کئی عضوی آجیں بھرنے والے اس کے استعمال سے پیش و فشر سے ہسکنا ہو گئے ہیں۔ طویل اور شدید بیمار یوں کے بعد اس کا چند روزہ استعمال صحت کو قابل رشک بنادیتا ہے۔ جن موروں کو خون کی کمی کی وجہ سے ماہواری ایام قلت سے آتے ہوں ان کے لئے یہ کشتہ ایک اکسیر بنایا ہے۔ کمزور مردوں اور عورتوں کو ہر قسم کی کمزوریوں سے خلاصی دلا کر ان کے جسم میں کئی ہوئی قوت کا بدل پیدا کرتا ہے۔ قطعی بے ضرر چیز ہے۔ ہر موسم ہر عمر و مزاج میں اپنا کچھ نہ کچھ اثر ضرور دکھاتا ہے۔ بے خطا اور تجرب اکسیری ہے۔ جو مردہ جنوں کو حیات تازہ اور خزاں رسیدہ پھول کی طرح کھلائے ہو رشادوں کو موسم بہار کے تازہ پھولوں کا سارنگ بخشتا ہے۔ اس کشتہ کی تجربا میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔ اگر متنبہ و محمل دیکھ کر لکھا

طریقے سے اس کا استعمال کرایا جائے تو یہ ہماری تحریف سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر رنگ دکھاتا ہے۔ اس میں صحت طاقت اور صحت کے خزانوں کے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔

ترکیب استعمال:

اس کی مقدار خوراک دو چاول سے لے کر ڈیڑھ رتنی تک ہے۔ عام طور پر مکھن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ باقی حسب موقعہ عمل اس کا بدقہ تجویز کرنا طبیب کی رائے پر ہے۔

برادہ فولا دکو صاف کرنے کا طریقہ:

حسب ضرورت برادہ فولا دکے کسی ٹوہے کے کڑیچے میں ڈال کر پتھر کے کونوں کی تیز آج پیرال سرخ کریں اور تین مرتبہ گائے کے چیشاب میں تین مرتبہ جل کے تیل میں تین مرتبہ سرک میں اسی طرح تین مرتبہ تھلے کے جوشاندہ میں بجھاؤ دیں۔ بس فولا دک صاف ہو گیا۔ اب اس کا کشتہ تیار کیجئے۔ کشتہ سازی کی مکمل ہدایات "اکسیر کشتہ حیات کرشن" میں دیکھئے۔

مردانہ کمزوری اور بکرے کے خضیے

مقبی طور پر بکرے کے خضیے قوت مردی کے لئے نہایت اسیہ الاثر خواندہ کے حامل ہیں۔ ان کے استعمال سے مرکز قاتل کو حیرت انگیز تحریک و تقویت حاصل ہوتی ہے۔ ہزاروں برس سے حکیم اور وید ان کے استعمال کی سفارش کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ رشیوں اور نمینوں کی بنائی ہوئی اور یویدک کتابوں میں اس کے استعمال کی بے زور الفاظ میں سفارش کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔

"بکرے کے خضیوں کو دودھ میں جوش دے کر

ان سے کالے لٹوں کو بار بار ٹھکڑ کر خشک کر لیا جائے اور پھر

ان کوں کو شکر ملا کر جو خضی استعمال کرے اس میں بہت

سی موروں کی شہوت کی آگ بجھانے کی قوت پیدا ہو

جائے۔"

بلاشبہ بکرے کے خضیوں کے استعمال کا یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے جو

صاحب ان کے استعمال کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اسی طریقے سے ان کا استعمال کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔

بکرے کے خضیوں میں چند ایک اس قسم کے مقوی جو ہر ہوتے ہیں جو انہیں آگ پر پکانے سے بالکل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سامن پکا کر استعمال کرنے سے وہ مقوی فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو ان کو پکا استعمال کرنے سے ہوتے ممکن ہیں۔ لیکن میرے خیال میں کوئی ایسی ترکیب نہیں آتی جس سے ان کی وہ کمزوریت دور ہو سکے جو ان کو پکا استعمال کرنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ ایک مسلمان حکیم صاحب نے ان کو پکا استعمال کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی کہ ان کا قیر کے شکر سے بھنکا کر کھایا جائے۔ لیکن میری اس تجویز سے تسلی نہ ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو ان کو پکا استعمال کرنے کی عادت رکھتے ہوں لیکن جو لوگ انہیں پکا کھانے کی عادت پیدا کر لیں ان کے لئے عمر بھر کی اور مقوی باہود کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

دودھ میں پکانے سے بھی اگر چہ ان کے بہت سے جو ہر مل جاتے ہیں مگر تاہم سامن کی نسبت ان کو دودھ میں پکا کر اس دودھ سے تلوں کو بچدے کر استعمال کرنا بہت کچھ مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

ایک یاد دہیچے لئے کہ ان کا قیر کے بھر ان میں برابر وزن مصری ملا کر زور زور سے ہلایا جائے۔ جب شربت ایسا گاڑھا تو اس سا ہو جائے تو یہ جان کر گھونچ کر الگ کر دیئے جائیں اور اس کو آٹھ گھنٹوں تک حرارت سے بچنے سے چھپے آٹا لیا جائے۔ اوپر سے شہد یا دواؤں سے ملا ہوا دودھ بنایا جائے تو چند ہی روز میں حیرت انگیز طور پر قوت باہ میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سیکڑوں روپے کی مقوی دواؤں سے بھی اس قدر قابل محسوس قوت پیدا ہونی ممکن نہیں ہے جس قدر اس غذائی نسخہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔

متذکرہ بالا شربت ایسا گاڑھا تو اس کی قلبی دار برتن میں ڈال کر بمباپ پر پکایا جائے جب بھی بہت کچھ مفید ثابت ہوتا ہے۔ دو چار ہر صبح لے کر اس طریقہ پر ان کا جو ہر نکال کر بمباپ پر خشک کر لیا جائے اور ایک تولیہ مقدار میں صبح و شام ہر روز کم دودھ استعمال کرنے کا معمول بنالیا جائے تو یہ نہایت مفید

نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے اس سے بہتر ہے ضرر چیز ملنی مشکل ہے۔

۷۷

مشرق و مغرب کی تحقیقات سے باہر ماہیہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بکرے کے جسم کا ہر حصہ جسم انسان کے اسی حصے کی قوت نمو اور نشوونما کے لئے عمدہ معاون ہے چنانچہ بکرے کا مغز انسان کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بکرے کا دل انسان کے دل کو قوتیت بخشتا ہے۔ بکرے کے پیچھے دے انسان کے پیچھے صدموں کے لئے مفید ہیں اور بکرے کے گردے انسان کے گردوں کے لئے طاقت بخش ثابت ہوئے ہیں۔ اسی اصول کے تحت بکرے کے کھیسے انسان کے خضیوں کے لئے مقوی دھت بخش ہیں۔ واضح ہونا چاہئے کہ انسان کی قوت مردی کا اس کے خضیوں سے بہت ہی گہر تعلق ہے۔ مادہ منویہ خضیوں میں تیار ہوتا ہے۔ جب قوت مردی کمزور ہو جاتی ہے تو خضیہ نیچے لٹک جاتے ہیں۔ جو چیز خضیوں کو طاقت و قوت بخشتی ہے وہ انسان کی قوت مردی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ کرتی ہے۔

یورپ میں علاج کا ایک نیا سسٹم ایجاد ہوا ہے جسے ”آرگن تھیراپی“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کا ہر مختلف چرند و چرند کے جسم کے اعضاء کے مرکب سے جسم انسانی کے دیئے ہی اعضاء کی کمزوریوں کا علاج کرتے ہیں۔ دل کی کمزوری کا علاج مختلف چرند و چرند کے دلوں سے مرکب کی ہوئی دوا سے کیا جاتا ہے۔ دماغی کمزوری کا طریق مختلف جانوروں کے دماغ سے تیار شدہ جو ہر کھینچا جاتا ہے۔ ”آرگن تھیراپی“ کے عالم فاضل ڈاکٹروں کے تجربات بھی اس حقیقت پر نہایت ہی نمایاں روشنی ڈالتے ہیں کہ بکرے کے کھیسے قوت مردی کے لئے دنیا بھر کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہیں۔ ان میں غذائیت اور دوامیت دونوں خوبیاں موجود ہیں جو لوگ ان کے استعمال کو روزمرہ کی خوراک کا ایک جزو بنالیں۔ ان کو تمام عمر کی مقوی باہود کی ضرورت نہ رہے گی۔ انسان کی نفس دلدلہ لیکن گھل لفظ اخراک نے قوت باہ کی جو کاسیکر کمزوریوں کا نوع انسان

میں پیدا کر دی ہیں ان کے ازالہ کے لئے کمرے کے خصلوں کو روزمرہ کی خوراک کا ایک جز بنالیا نہایت مفید و موثر ہو سکتا ہے۔

مردانہ کمزوری اور سہم الفار

مشرق و مغرب کے بلند پایہ حکیموں اور ڈاکٹروں کی تحقیقات و تجربات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے کہ اگر موقدہ محل دیکھ کر مناسب طریقہ سے سہم الفار کا استعمال کیا جائے تو تمام مردانہ کمزوریوں کے لئے اس کے فوائد اکسیر اور مجرہ سے کم نہیں ہے۔ پیرسوں کے باپس نامہ اور دواؤں کا روزنامہ بوزے اس کے استعمال سے چند ہی روز میں مرد کامل بن جاتے ہیں۔ کثرت مباشرت کی وجہ سے جن کے جسم میں خون کی ایک یونٹ بھی باقی نہ رہ گئی ہو وہ اس کا پاپاٹ زہر کے استعمال سے مختلف کی طرح سرخ اور گل اناری کی طرح لال ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے کمایا بیجا زہر بدن بنتا ہے اور چند ہی روز میں کہن سال بوزے بھی جوانوں کی طرح گلشنہ و تازہ نظر آنے لگتے ہیں۔ اعضائے حاصل کو اس فضا کی تحریک پہنچتی ہے اور برسوں کے سوئے ہوئے جذبہ مردی بھی اس کے استعمال سے ابھرا نیاں لے لے کر بیدار ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو اس کے مناسب طریق پر استعمال کرنے سے اس قدر قوت باہ پیدا ہوتی ہے کہ بلا مبالغہ اس کی برداشت قوت خلیہ سے باہر ہو جاتی ہے۔

سنگھیا ایک مہلک زہر ہے۔ اس کی نہایت قلیل مقدار بھی ایک اچھے پھلے آدمی کو دم بھر میں بیشکی کی تینہ سلا دیتی ہے۔ اس کی ہی علامات نہایت شدید اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بھی لائق طبیب کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا چاہئے لیکن مناسب مقدار میں موقدہ محل دیکھ کر استعمال کرانے سے یہ زہر بالکل آب حیات کے ہم پایہ ثابت ہوتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتا۔

سہم الفار جب خام شکل میں ہو اس کی ایک چاول بھر کی مقدار بھی بعض اشخاص کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس سے پیٹ میں شدید درد پیدا ہوتے ہیں اور طبیعت متلازلہ لگتی ہے۔ جسم میں حرارت غریب یا بڑھ کر بخاری کی

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ تمام علامات مہلک نہیں ہوتیں۔ صرف دودھ کھلی چلا دینے سے ان کا ازالہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ایک دو چاول کی مقدار کسی نو جوان کے لئے تکلیف دہ تو ہو سکتی ہے مگر مہلک نہیں۔ لیکن ایک دو رتی کی مقدار مستثنیات کو چھوڑ کر یقیناً مہلک ہے۔

دوا کے طور پر حسب موقدہ مزاج عام طور پر اس کی خوراک 1/130 رتی سے لے کر 1/30 رتی تک مستعمل ہے۔ جو کسی صورت میں ہی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ لائق اور تجربے کار طبیب ایک دو چاول سے لے کر بعض صورتوں میں ایک رتی تک اس کی خوراک دے سکتا ہے لیکن یہ خاصاً زہاد و نادر صورتیں ہیں اور ان کے لئے خاص مزاج خاص موسم اور خاص ضرورت ہونے کے باوجود بھی خاص انتظام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سنگھیا کے کئی اثرات کو دور کرنے کے لئے اگر چہ بے شمار تریاق ہیں جن کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے لیکن اس کا عام مشہور تریاق دودھ اور گھی ہے۔ دودھ اور گھی میں یہ خاص صفت ہے کہ وہ ہم الفار کے اثر سے جذب بدن ہو کر جسم کو تقویت دینے کا باعث بھی ثابت ہوتا ہے اور سنگھیا کے مفید اثرات کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کو جسم کی کمزورتوں کی نشوونما میں صرف کر دیتا ہے۔ جب دوا کے طور پر سنگھیا استعمال کیا جا رہا ہو تو اس کے ساتھ حسب ہضم دودھ کی ضرورت استعمال کرتے رہنا چاہئے روزہ سنگھیا کی مشدہ گری اور خشکی جسم کو نقصان پہنچائے بغیر نہ رہے گی۔ دودھ کھلی اس کے استعمال سے خوب ہضم ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں اس کی 1-30 رتی سے ہی چھٹا کھوں گھی اور میرں دودھ نہایت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔

سنگھیا تمام جسم کو مجموعی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں جب استعمال کرنے والا سرخ و پید نو جوان ہو سنگھیا کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن جب تمام جسم میں کمزوری نے گھر کر لیا ہو مریض کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوں خون خشک ہو چکا ہو تمام اعضائے زہدہ از حد کمزور ہو گئے ہوں۔ اس وقت سنگھیا کا استعمال مجرہ دکھاتا ہے۔ سنگھیا زہد گرم و خشک ہے۔ اس لئے نو جوانوں کے لئے بعض صورتوں میں مضر ثابت ہوا ہے کیونکہ

پہلے ہی حرارت غریزی کافی ہوتی ہے۔ حرارہ حرارت غریزی بڑھ جانے سے یقیناً نقصان ہونا چاہئے لیکن ان کمزور بوڑھوں کو جن میں حرارت غریزی کم ہو چکی ہو۔ سکھئے کہ استعمال عین موافق پڑتا ہے۔ انتہائی درجہ گرم خشک ہونے کی وجہ سے سکھیا گرم مزاج والوں کے ناموافق ہے۔ موسم گرم میں بھی اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہئے۔ بادی اور داخلی مزاج کے گوجوانوں اور بوڑھوں کو خصوصیت سے بہت مفید پڑتا ہے اور موسم سرما میں ایسے مہاجروں پر بے حرک استعمال کیا جاسکتا ہے اور کسی خطرے کا امکان نہیں ہوتا۔

دولہادہلین کے ابتدائی فرائض

جس طرح دنیا سے حیوانات میں قدرت نے نرا وارثہ کے خارج کرنے کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا ہے اور اس فعل کے لئے ایک خاص وقت مقرر کیا ہے اسی طرح انسانی دنیا میں بھی اُس نے اسی اصول و قاعدے کو ہر طرح مد نظر رکھا ہے لیکن چونکہ انسان کو اُس نے اشرف المخلوقات بنا کر عقل و تہذیب اور فہم و ادراک کے گواہ بہار پوریت سے غریزی کیا ہے اور ابتدائی بھلائی سونچنے اور سمجھنے کی طاقت عطا کی ہے، اس لئے اس بارے میں بھی اُسے آزاد رکھا ہے۔

اب خائفہ چاہے اپنی آئندہ ترقی و مہر و فیاضی نسل ہی بہتر کے لئے برسرِ بے کار زمانہ بڑھا کر اور اپنی خواہشات شہوانی پر ہر طرح فتح حاصل کر کے عمر بھر بے سچاری بنارہے اور چاہے تو اس سے کم درجے کا بے سچاری نہ کر نسل بہ نسل اپنی اولاد کو بہتر بناتا جائے۔ یا پھر شہوت پرستی میں جہان ہو کر کسی پابندی اور عقل و تہذیب کے بغیر اندھا و غصہ اپنے جوہر حیات کو تباہ و برباد کر کے صرف اپنی محبت اور مندرستی کا سنیا ناس ہی نہ کرے بلکہ اپنی آئندہ نسل کو بھی نسل بہ نسل بہتر بنانا چاہئے اور اپنے

سکھئے کے دوران استعمال میں یہ خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اسے کئی ہفتہ تک مسلسل استعمال نہ کیا جائے کیونکہ تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کی قلیل مقدار بھی بعض اوقات جسم میں بتدریج جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر کار مہلک بن جاتی ہے۔ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے یہ طریقہ نہایت موزوں ثابت ہوا ہے کہ ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد دو دن ناغہ کریں اور پھر ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد دو دن اسی طرح ناغہ کریں اور چار ہفتے استعمال کرنے کے بعد ایک ہفتہ ناغہ کر دیں لیکن عموماً اسے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی کیونکہ یہ بہت زود اثر ہوجز ہے۔

ادھر استعمال کی اور ادھر اثر نمودار ہوا۔

سکھئے کے استعمال کے متعلق مکمل ہدایات تحریر کر چکنے کے بعد اب ہم ذیل میں اس کے استعمال کرنے کے چند ایک طریقے درج کرتے ہیں۔
مندرجہ ذیل نسخہ جات جن میں سکھئے کا بڑو شامل ہے نہایت بے ضرر ہیں۔ ان کے استعمال سے کسی قسم کے خطرے کا امکان نہیں ہے لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ جو ہدایات پہلے درج کی جا چکی ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ استعمال کیا جائے۔ پہلا نسخہ خصوصیت سے بہت ہی بے ضرر ہے کیونکہ اس میں سکھئے کے کسی اثرات کی نہایت ہنرمندانہ اور حکیمانہ طریقہ سے اصلاح کر دی گئی ہے۔

میں اس زندگی میں وضع پیدا کرے اور اپنی قوم و ملک کو عیش پرستی و عیش پسندی کی تباہی و دلہل میں مبتلا نہ کرے بلکہ عیش پرستی کے جہنم میں جھنک کر تقیہ تباہی و بربادی کے ذیل کی لڑتے پر ڈال جائے اور انہیں صفحہ ہستی سے محبت و نابود کر دینے والی ہستی کے تنگ و تاریک گڑھے میں ایسا ڈال دیا جائے کہ وہ قیامت تک نہ ابھر سکیں۔

انسانی اعضائے تناسل کی تولیدی اور ساخت و خصوصیات پر غور کرنے سے بھی یہی بات پابین ثبوت کو پہنچتی ہے کہ قدرت کا منشاء اس کے اور کچھ نہیں کہ انسان صرف مصلحتوں اور اولاد اور نسل کے لئے ہی مواصلت و مباشرت کرے اور اپنے جوہر حیات کو جہاں تک بھی ممکن ہو سکے حفاظت و احتیاد کے ساتھ رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جوہر زندگی کے ایک مرتبہ تیار ہو جانے کے بعد اور غیر ضروری طور پر خارج نہ ہونے کی صورت میں پھر اس کے گراں بہا وراثت خون میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ نیز اس کے دیگر غیر ضروری غفلات مثلاً شیشاب، بچم، پسینے اور خون، جین وغیرہ کا از خود خارج ہونے کا کوئی طریقہ یا راستہ مقرر نہیں کیا۔

دوبہن کا کمرہ

دوبہن کے اٹھنے بیٹھنے اور بے تکلف آرام کرنے کے لئے حتی الوسع ایک کمرہ الگ ہونا چاہیے، جو اچھے اچھے قدرتی نظاروں، قومی بہادریوں، پائیز و خیال مردوں، عورتوں اور خوبصورت بچوں کی تصاویر سے مناسب تمیز و ملیقہ شعاری کے

ساتھ آراستہ و پیراستہ ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ سب سامان نہایت بیش بہا اور گراں قیمت ہو بلکہ جو کچھ ہو، خوبصورت اور دل کش ہو اور خوبصورت بچوں کے کھاتے اور مار، چند بقی آموز کتابیں، کچھ کھانے پینے اور ناشتے کا سامان ہمسائی اور پھل وغیرہ بھی موجود ہوں، جو ضرورت پر اپنی پھیلیوں کو پیش کر سکے تاکہ اسے جیسوں نہ ہونے پائے کہ میں کسی غیر گھر میں آئی ہوں۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کمرے میں ایک سے زیادہ آدمیوں کے سونے اور آرام کرنے کا سامان موجود نہ ہوتا کہ کسی غیر ضروری تکلف کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ ایک طرف زمینی برصاف ستھرے نرم لنگہ لافرش بھی بچھا ہونا چاہیے تاکہ وہ حسب تشا لیٹ سکے۔

سہاگ کی پہلی رات

بیاری اختر جان!

آج کھائی سکندر کے ماتھے سے رقعہ ملا کر چھو کر خوشی ہوئی۔ یقیناً تمہیں کہتے وقت بھی خوشی محسوس ہوئی ہوگی۔ اس لئے نہیں کہ تم اپنی پرانی سہیلی کو چھٹی کمرہ بری ہو بلکہ اس لئے کہ تم نے خط میں شادی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ خط پڑھ کر مجھے یاد آیا کہ جب ہم بڑھتے تھے تو شادی کا کس کس خوشی محسوس ہوئی تھی۔ بہن! کیوں اس لحاظ شادی کا مطلب ہی خوشی ہے۔ لیکن آج میں محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے دائمی خوشی ہے۔ اگر اچھا خداوند مل جائے تو اس دنیا میں اس سے بہتر کوئی

بہشت نہیں جو لطف ایک نیک بی کی خدمت کرنے میں حاصل ہوتا ہے وہ دنیا کی کسی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب ہم چھوٹی بقیں تو ہم شادی کا یہی سمجھتے تھے کہ تو خصوصاً قیمتی چیز ہے میں اسے کھانے کو مٹھائی ملے گی۔ لیکن میں اس میں کچھ اور لطف ہے، جو نہ قیمتی یا رچاوت میں مل سکتا ہے نہ کھانے کی مٹھائی میں اور نہ سنہری اور روپہلی زیورات میں۔ اس سے بڑھ کر وہ لطف کچھ اور ہی ہے۔ بہن! تم پوچھو گی کہ وہ لطف کس چیز میں ہے جو یہ بتانا دراصل مشکل ہے۔ لیکن میں نے خط میں کوشش کروں گی کہ تمہیں اس لطف سے آگاہ کروں۔ نہیں تو وہ لطف بہت جلد جب تم اپنے خاوند سے ملو گی تو معلوم ہو جائے گا۔

اختر جان! تم نے لکھا ہے کہ آپ میری گفتگو میں شکایت ہے مگر تمہاری خاطر میں سب کچھ یاد کر کے تمہیں پیش کروں گی۔ دلخواہ سے پڑھنا تاکہ تمہیں کچھ فائدہ ہو۔ میری طرح سے تم بھی اپنے خاوند کو خوش کر کے ہمیشہ کے لئے مزے لوٹو۔

میری شادی

میری شادی کے دن تم مری گئی ہوئی تھیں۔ اختر امیر باب کی لڑکی ٹھہری اور لاہور کی گرمی سے خدایاٹھے۔ میری شادی ماہ جون میں ہوئی۔ میں نے والد سے تمہیں خط لکھوایا کہ میری شادی کے موقع پر آؤ۔ پر تم نہ آ سکیں۔ اچھا وقت نہ لگیا۔ اب اس بات کا لگہ ہی کیا۔

تمہارے بہنوئی چناؤ میں ایک نیک میں ملازم ہیں۔ بڑے خوش خلق آدمی

ہیں۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ چناؤ کا بچہ انہیں جانتا ہے اور ہر ایک سے محبت سے پیش آتے ہیں اور خوش مزاجی سے ملتے ہیں۔ مگر محلے والے لوگ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر محلے میں کوئی کام ہو تو ان کی رائے اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

بہن! تم بھی ہوگی، عجیب مزاج کی عورت ہے۔ ابھی شادی کو ایک سال بھی نہیں ہوا اور خاوند کی تعریف کے بل بوتہ پر گئے ہیں کیا کروں مجبور ہوں، وہ ہیں ہی اس لائق کہ ان کی تعریف کی جائے۔ خدا تم کو ایسا ہی خاوند دے۔ اب میں یہ سلسلہ شروع کرتی ہوں۔

شادی میں ابھی دس روز باقی تھے کہ میرے مائیکہ پر گانا باندھا گیا جب میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اس نے جواب دیا کہ تم اب دوسرے گھر جانے والی ہو۔ یہ اس کا پہلا سٹون ہے۔ میرے دل پر اس وقت چوٹ لگی تھی کہ میں اس گھر سے جس میں میں نے اپنی عمر کے اٹھارہ سال گزارے بھڑک کر چلی جاؤں گی۔ یہ سمجھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے یاد آتا تھا کہ میری بڑی بیوی رضیہ کو اسی طرح گانا باندھا گیا تھا۔ اس کے چند روز بعد برکت آئی جس میں ایک لڑکا گھوڑی پر سوار تھا جس کے سر پر تاج لگا رہا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ کونکہ میں اس وقت صرف دس برس کی تھی اور میرے مائیکہ رضیہ کو ایک لکڑی کے صندوق یعنی ڈولی میں ڈال دیا گیا۔ رضیہ رو رہی تھی کہ میں اس کی کسی نے بھی نہ سنی۔

اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میرے ساتھ بھی یہ کھیل رچایا جائے گا۔ لیکن چپ ہو رہی کہونکہ اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ اب خوش ہوں کہ یہ بھی ایک لڑکا

کھیل تھا جو بڑی خوشی سے ختم ہوا۔

جب شادی میں دو دن رہ گئے تو مجھے ایک مکان میں بٹھا گیا۔ جہاں میری سہیلیاں مجھے مذاق کرتی تھیں۔ کوئی میرے کپڑے پھاڑتی، کوئی مجھے کچھ کہتی کوئی کچھ نہیں میں مقوم تھی نہ معلوم کیوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے سینے پر ایک دھڑکنی پتھر رکھ دیا گیا ہے جو مجھ سے اٹھایا نہ جاتا تھا اور اس بوجھ کی وجہ سے میری جان جا رہی تھی۔

دوسرے روز بھی مجھ سے کئی شنگ کرائے گئے۔ جو کچھ عورتیں کہتی تھیں میں کرتی تھی لیکن اس طرح جیسے ایک مشین کا پڑھ بفر کی سیل و جفت جس طرح چلایا جائے چلتا ہے۔ اب میں محسوس کر رہی تھی کہ میں ضرور اس گھر سے نکال دی جائوں گی اور مجھے ایک غیر شخص کو سوپ دیا جائے گا جس کو میں نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں۔ یہ معلوم وہ گورا ہنگا یا کالا، دم ول ہوگا یا ظالم، دو یا دل ہوگا یا بخوس، سخت مزاج ہوگا یا نرم دل۔ اب مجھے اس کو دیکھنے کی ایک تنہا تھی تاکہ میں اپنی قسمت کو ایک دیکھ لوں کہ وہ کیسے ہیں۔

لیکن انہوں نے میری یہ مراد بردہ نہ سکی۔ آخری گھوڑی کا ایک دن اپنی بیچان سے میرے والدین کو ایک دوڑ و سوپ چڑگی۔ کوئی دزدی کی طرف دوڑا جاتا ہے تو کوئی علوان کی طرف اور کوئی کہار کی طرف۔ ہر ایک اپنے اپنے کام میں مشغول تھا کسی کو میری فکر نہ تھی۔ ہمارے دو سہیلیاں تھیں۔ نہ جاتے وہ مجھے پھر بھی سہیلیوں میں بیٹھنے کا موقع بھی دیں گے یا نہیں۔ وہ مجھے ماریں گے یا پیسار کریں گے؟

وہ کیا میرے بہنوئی کی طرح ہوں گے جو میری بہن کو دراز اس بات پر کہتے ہیں۔ میرے والد صاحب سے ان کی بول چال نہیں۔ جب بھی ضرورت پڑتی ہے رتی کہتی ہے اور ماں باپ کو کوئی ہے اور کہتی ہے کہ کیا میرے لئے ایسا ہی تھاؤ لا ہے اور کوئی نہیں دیتا میں راتھا۔ میری والدہ اسے بہت تسلی دیتی تھیں، مگر خالی تسلی کے کیا تھا تھا۔ کسی نے میرے بہنوئی کو تادیب کر دیا کہ رضیہ میکے جا کر رہتی رہتی ہے اور تمہاری کڑائی کرتی ہے۔ تب سے ہمارے گھر میں رضیہ کا آنا جانا بند ہے والد صاحب اس سے ناراض تھے۔ انہوں نے رضیہ اور بشیر کو بلا بھیجا تھا لیکن بشیر اس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ وہ کہہ سکتے ہیں نہ تو انہوں نے رضیہ کو بھیجا اور نہ خود ہی آئے۔

خداوند کریم ایسا خافہ نصیب نہ کرے۔

بہن! میں نے کھٹا شروع کر دیا لیکن یہ خیالات تھے کہ اس وقت میرے دل میں اٹھتے تھے اور امید ہے کہ تمہارے دل میں ایسے موجزن ہوں گے۔ آخر شام کے مات عجبے برات آئی۔ آگے آگے دو لہامیاں گھوڑی پر سوار تھے اور عجبے براتی لوگ تھے۔ میں بھی ایک سہیلی کے ساتھ مکان پر بیٹھ کر اس برات کو دیکھ رہی تھی۔ آگے آگے دو لہا تھا۔ باجے بج رہے تھے اور اس کھیل کا مہیا مجھے اس مکان سے جہاں میں نے اپنے دلکشی کے اٹھانے میں گزارے تھے ہلکا لے جانا تھا اور وہ بھی میرے والدین کی امداد سے۔

دنیا کے کھیل بھی نرے ہیں جس کام کو انسان ایک حالت میں نہیں کرنا چاہتا دوسری حالت میں کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے ترچہ چاہا تو

میراںوں میں مادہ جرمی حاملہ ہوتی ہے وہ نر کو اپنے پاس تک نہیں آنے دیتی۔ مگر انسان کی حالت دیکھیے وہ انشرف المخلوقات کہلانے کے باوجود میراںوں سے بھی گمراہ ہوئے کام کرتا ہے۔ میراںوں میں تو جنبت تک مادہ بچہ کو دودھ پلاتی ہے نر کے نزدیک تک نہیں جاتی اور قانون قدرت بھی ہے۔ وحشہ اقوام میں بھی دستور ہے کہ وہ مادہ کے نزدیک نہیں جاتے بہت سی اقوام میں حاملہ کو مقدس عورت مانا جاتا ہے۔

مختلف حیوانات پر تجربے کرنے کے بعد ماہرین طب نے اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ دورانِ حمل میں جماع کرنے سے رحم کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور قبل از وقت بچے کا پیدائش کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پہلے تین مہینوں میں جماع کرنے سے حمل گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور آخری مہینے میں جماع کر لے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ جنین جس جگہ میں پٹیا ہوا ہے وہ پھٹ جائے گی۔ خون میں زہر سرایت کر جائے گا۔ اسی طرح ماں بچے دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی اور اگر حمل نر کے تو بچے کے اعضا کو صدمہ پہنچتا ہے، جو والدین حمل کے دوران میں جماع سے پرہیز نہیں کرتے۔ ان کے اُن جوا واد

پیدا ہوتی ہے وہ اعصابی امراض میں مبتلا رہتی ہے۔

حمل کے دوران میں جماع تو خیر بے حد نقصانی دہ ہے۔ ہماری مذہبی کتب میں لکھا ہے کہ اسی عرصہ میں حاملہ کو ان سکھی سہیلیوں میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے جو بے پردہ خلاق اور غلیظ باتیں کرنے کے عادی ہوں۔ کیونکہ ان طرح جذبات میں اشتعال پیدا ہو کر جماع کی شرف و رغبت بڑھتی ہے اور جماع سے انقطاع کا اندیشہ رہتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارے شہر کے ایک حکم نے لکھا ہے جو سامراجی کے خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کا بچہ بد شکل، بد چلی اور بے حیا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ حمل میں جماع کرنے سے بچہ دانی کو صدمہ پہنچتا ہے۔

اس زمانہ میں قدرتی طور پر عورت کی چھاتیاں بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ جب مرد جماع کے دوران میں دست اندازی کرتا ہے تو وہ نیچے ٹک پڑتا ہے۔ یا اُن کی چوچیاں اُٹھ کر ہوجاتی ہیں۔ ایسے چھاتیوں سے جب بچہ دودھ پیتا ہے تو ان میں سخت درد شروع ہو جاتا ہے کہ اکثر اوقات ماں تکلیف سے بچنے کے لئے بچے کو دودھ پلانے سے پرہیز کرتی ہے اور بچہ کو اوپر کی غذا پر پالا جاتا ہے۔ اوپر کی غذا پر پینے والے بچے ماں کے دودھ پر پینے والے بچوں کی نسبت کمزور، ناقوان اور دودھ پوتے ہیں۔ بیماری کے جراثیم ایسے بچوں پر آسانی سے حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

دودھ کب چھڑایا جائے؟

بعض عورتیں بچے کی شیر خوار کی زمانے میں ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔
اس حالت میں بچے کا دودھ چھڑا دینا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو خوراک
ایک بچے کے لئے قدرت نے پیڑ کی ہے وہ اب حمل کے بعد دو بچوں میں
تقسیم ہونے لگتی ہے جس کا تمدنی نتیجہ ہوتا ہے کہ دونوں بچے کمزور
رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ شیر خوار بچے کو حاملہ کا دودھ موانع نہیں آتا اسے
پانخانہ وغیرہ کی بیماریاں ہوتی رہتی ہیں اور ان خدج کمزور ہو جاتی ہے۔
پھر ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کی پردوشی اور نشوونما بھی اس کے
خون میں ہوتی ہے اور اسے قدرتاں پر زیادہ تنہا ہوتا ہے۔

کمزور عورت، دل، دق یا کسی اور متعدی مرض کی مریضہ کو چاہئے کہ
بچے کو دودھ پلانے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اس سے زچہ اور بچہ دونوں
کی صحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

زچہ اور زیادہ کمزور ہو جائے گی اور بچہ کے لئے دودھ ناکافی ہوتا
ہے۔ اس کے علاوہ بہت بڑا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ تپ دق وغیرہ کے
جراثیم بچے پر اثر نہ کر جائیں۔

ماں کی صحت درست ہو اور اسے کافی مقدار میں دودھ آتا ہو تو

کم از کم زماۃ تک بچے کو دودھ نہ چھڑائیں۔

جب بچہ دانت نکال رہا ہو تو دودھ چھڑانا مناسب نہیں۔ دانت نکالنے
کے دوران میں بچے کی صحت خراب ہوتی ہے اس وقت اگر دودھ چھڑا کر
دوسری غذا پر بچے کو لگا دیا جائے تو بچے کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہوتا
ہے۔

جب بچہ اپنے دانتوں سے چوچیوں کو کاٹنے لگے تو سمجھنا چاہئے
کہ اب دودھ چھڑانے کا وقت آچکا ہے۔ اسی طرح جب ماں کے دودھ
میں پردوشی پانے والے بچے کے ذائقہ میں اضافہ کرکے جائے تو دودھ چھڑا
دینا چاہئے۔

زچہ کو کیا کھانا چاہئے اور کیا نہیں کھانا چاہئے؟

آنول گرنا

وضع حمل کے بعد آنول کا گرنا بہت ضروری ہے۔ یہ گوشت کا ایک ٹکڑا سارحم کے اندر موجود ہوتا ہے اور اسکی کے ذریعہ سے بچہ کو ماں کے پیٹ میں خوراک پہنچتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا فوراً خارج ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ سارے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے۔ عام طور پر آنول وضع حمل کے بعد آدھ گھنٹہ تک نکل جاتی ہے۔

بعض حالتوں میں کم و بیش وقت میں خارج ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت کو جو درد ہوتا ہے وہ خود بخود آنول کو باہر نکال پھینکتے ہیں۔ اگر آنول آدھ گھنٹہ تک نہ گرسے تو زچہ کو کھانا چاہئے۔ اس کے علاوہ دایہ کو چاہئے کہ بائیں ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو نیچے کی طرف دباوے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد اسٹراکٹ آف آرگٹ کا ایک چھوٹا چمپہ تھوڑے سے گرم پانی میں ملا کر زچہ کو پلا دینا چاہئے۔ یہ دوا زچہ کے لئے اکیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس سے آنول بہت جلد خارج ہو جاتی ہے اور زچہ کی خانہ خطرے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

آنول گر چکنے کے بعد زچہ کو گھنٹہ آدھ گھنٹہ آرام اور سکون کی بہت

امراض زچہ

آنول

وضع حمل کے بعد آنول کا گرنا کیوں ضروری اور مفید ہے؟

آنولے گرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرنی چاہئیں؟

آنولے گرنے کے بعد کیا کرنا چاہئے۔

زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی کیوں ممانعت ہے؟ اٹھنے بیٹھنے کے

نقصانات۔

زچہ کی صفائی، گندے اور غلیظ چمپٹیرے استعمال کرنے کے

مہلک نتائج۔

مختلف امراض اور ان کا علاج۔

زچہ کو پہاڑ جڑیں کب کرنا چاہئے؟

ضرورت ہے۔ اس لئے کمرے میں شور و غل نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے زچہ کو پریشانی ہوتی ہے۔ پورے طور پر آؤں خارج ہونے کے بعد دایہ کو چاہئے کہ زچہ کے اندام نہانی کو لائسول دوشن سے دھوئے۔ اگر وہ نہ لے سکے تو نیم گرم پانی سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

عموماً روئی گرم کر کے اندام نہانی کو سینک دیا جاتا ہے۔ لیکن ہماری ڈائے میں گرم اینٹ سے سینک دینا زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ روئی کو گرم کرنے کے لئے بار بار اٹھانا پڑتا ہے جس سے ہوا گرم کر گرم سرد ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ لیکن اینٹ کو ایک بار گرم کر کے پندرہ میں منٹ تک اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گرم اینٹ کو اچھو طرح کپڑے میں لپیٹ کر کم از کم نصف گھنٹہ یومیہ سینک کرنا چاہئے۔

اکثر تجربہ کار عورتیں پاؤں کی ایڑی سے اندام نہانی کو اندک طرف جھکینا بہت ضروری اور مفید سمجھتی ہیں۔

پانخانہ اور پیشاب

زچہ کو پہلے دودنی بالکل لیٹے رہنا چاہئے۔ اسٹینے بیٹھنے سے رحم سکڑنا بند ہو جاتا ہے۔ پانخانہ، پیشاب بھی زچہ کو چارپائے پر لیٹے بیٹھ کر دینا چاہئے۔ لیکن اگر اسٹینے کی ضرورت ہو تو آہستہ آہستہ اٹھنا چاہئے۔ مثلاً

مثلاً چوتھے دلی زچہ دلی میں دوبار بستر سے پر اٹھ کر پندرہ پندرہ منٹ بیٹھ سکتی ہے۔ اسی طرح پانچویں، چھٹے اور ساتویں دن آہستہ آہستہ معیار بڑھائی۔

جس طرح چوتھیں گھنٹے کے اندر اندر بچے کو پانخانہ آنا ضروری ہے۔ اسی طرح زچہ کو بھی ولادت کے بعد چوتھیں گھنٹے کے عرصہ میں کھل کر پانخانہ آنا چاہئے۔ قبض کی حالت میں کوئی ایسی دوا دینی چاہئے جس سے پانخانہ تو کھل کر آجائے مگر جلاب نہ لگے۔ اس حالت میں زچہ جو پہلے ہی کمزور ہوتی ہے جلاب سے اور زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔

البستہ تیسرے دن ہلکا سا جلاب ضروری ہے۔ اس کے لئے ایک اونس کوٹریٹل ٹھوڑے سے دو دھریں ملا کر استعمال کیا جائے۔ جنہیں انی سے نفرت ہو وہ صبح کے وقت چھچھو روٹیل ساٹ گرم پانی کے نصف گلاس میں حل کر کے پی لیں۔ اس مقصد کے لئے لیکویٹ پرائیں مشہور قبض کشا دوا تیار دوا بڑا کارآمد ہے۔

صفائی

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کا لباس فوراً بدل دیا جائے۔ گدے سے کپڑے اور دوسری غلاتیں فی الفور دور کر دیں چاہئیں وہ نہ زچہ اور بچے

بند ہوئے پانچ دن گزر گئے ہوں یعنی تیرہویں دن نہانا چاہئے۔ اس سے پہلے غسل کرنا نقصان دہ ہے البتہ جو سختے دن کے بعد بدن کی صفائی کے لئے پانی میں تولیہ بھگو کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نفاس کا خون جو وضع حمل کے بعد چند روز تک آیا کرتا ہے عموماً ایک ہفتہ کے اندر رفتہ رفتہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون پہلے چھ دن تک سرخ ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ رنگت بدلتی جاتی ہے۔ اگر یہ خون ایک دم بند ہو جائے اور اس میں بدبو معلوم ہو تو فوراً کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔

خوراک

زچہ کو پہلے تین دن دودھ کے سوا کچھ نہیں دینا چاہئے۔ اگر طبیعت میں کچھ نقص ہو تو پوسٹے دن نہایت ہلکی اور زود ہضم غذا مثلاً دال، کھجڑی، ساگو، دانہ، چاول، دلیا، ماراروٹ، ڈبل روٹی، مٹریا چنے کا شوربہ، گھی، سوجی کی روٹی دی جاسکتی ہے۔

یہ غذائیں زود ہضم بھی ہیں اور طاقت بخش بھی، ان کے استعمال سے فیض وغیرہ کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ گوشت خورد گوشتی، گوشت کا شوربہ استعمال کر سکتی ہیں۔ یہ زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے البتہ گوشت ثقیل ہے اور یہ

کی صحت اور زندگی کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات زچہ کی صفائی کے لئے گزے اور غلیظ جھپٹیرے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا قدرتی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ اسہال، پیش، بخار اور بعض اوقات درو رحم اور درد معدہ میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

یاد رکھئے!

وضع حمل کے بعد زچہ کو صرف سترے رومال استعمال کرانے چاہئیں۔ میلے کپیلے رومالوں سے مذکورہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ رومالوں کو گرم پانی یا کاربامک لوشن میں دھو کر خشک کر کے استعمال کرنے سے کسی نقصان کا خطرہ نہیں رہتا، یہ مطلب کے لئے سینٹر ٹائل بہت مفید ہیں جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتے ہیں۔

زچہ ہاتھ منہ دھونے کے لئے گرم پانی استعمال کرے۔ سرد پانی ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس سے نفاس کے خون کے رگک جانے کا خطرہ ہے۔

گر میوں میں بھی سرد پانی کی بجائے شیر گرم استعمال کرنا چاہئے۔

ولایت میں عورتیں وضع حمل کے بعد دو دنوں تک غسل نہیں کرتیں۔ مرنے کے لئے گرم پانی میں تولیہ یا اسفنج تر کر کے بدن صاف کیا جاتا ہے۔ ہنڈوؤں میں عموماً پانچویں، تیرہویں اور اکیسویں دن غسل لکرایا جاتا ہے۔

لیکن طبی قانون یہ ہے کہ غسل اس وقت کرنا چاہئے جب نفاس کا خون

شروع شروع میں نہیں کھانا چاہئے۔

یاد رکھیے !

بھاری تقیل اور مرضی غذا کا معضم کرنا زچہ کے لئے جو چار پانی پر پڑی رہتی ہے بہت مشکل ہے۔ اس سے اضمم میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اور اضمم میں خرابی کا اثر دودھ پر پڑتا ہے۔ ایسا دودھ پانی کرچکے کو بڑھتی وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بھارنا اور مرضی غذا معضم کرنے کے لئے کافی دوز دہائی ضرورت ہوتی ہے جو زچہ کو میسر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ابتدائی ایام میں مرضی غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔

اس کے علاوہ اکثر مرضی غذاؤں قابل اور تقیل ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اس سے پرہیز ضروری ہے۔ شروع شروع میں گرم مصالحہ دار چیزیں، تیل ترشی اور سرخ مروج کا استعمال بھروسہ ہے۔

اکثر ہندو گھرانوں میں زچہ کو گھم پلایا جاتا ہے یا سفید زیرہ، مگر ادا گھی کثرت سے استعمال کرایا جاتا ہے۔

اگرچہ خون کے نفاس کے لئے یہ چیز بہت ضروری اور مفید ہے، مگر بہت زیادہ گھی کروڑ زچہ کے لئے معضم کرنا بہت مشکل ہے۔

دودھ میں کھانڈ کی بجائے اگر شہد دیا جائے تو زیادہ مفید اور ترقی ہے۔ دودھ میں شہد کے استعمال سے پاخانہ کھل کر آتا ہے اور قبض دیر

کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

زچہ کو رفتہ رفتہ اپنی عام خوراک استعمال کرنی چاہئے۔ ایک دم بھاری اور قلیل غذا کھانے سے زچہ اور بچے کا اضمم بڑھ جاتا ہے۔

ایک سے تندرست عورت دن رات بستر پر لیٹی رہے اور اسے وہی خوراک دی جائے جس کی وہ عادی ہے تو وہ ایضاً بیمار ہو جائے گی۔ دراصل خوراک چلنے پھرنے اور کام کاج کرنے کے بغیر معضم نہیں ہوتی۔

جوان لڑکیوں کی لاعلمی

اگرچہ اس مردوان فرسودہ مراکم کا شکار میں جن کی رو سے صحیح معلومات کا حصول قطعاً حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ بات تو ہمارے ملک میں زبانِ فدا عاک ہے کہ جو عورت اپنے جسم اور ہونے والے شوہر سے لاعلم ہوتی ہے اس کو محصولت میں قبول سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ بعض حالات میں تو یہ لاعلمی اس حد تک تجاوز کر جاتی ہے کہ شادی کے وقت تک لڑکی کو یہ علم نہیں ہوتا کہ حیات ازواجی میں شوہر کے ساتھ کیا طبی تعلقات رہتے ہیں اور شوہر کن امور میں بھائی سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جب شادی کے بعد اس کو اپنے شوہر کے تعلقات کا پورا علم ہوتا ہے تو وہ اپنے شوہر کی خواہش پورا کرنے سے قطعاً کارگردہ بنی ہے مجھے ایسے میاں بیویوں کے متعلق ذاتی واقفیت ہے کہ عاشق مزاج خاوند کو جب اس کی بیوی کے حواس درست ہوئے اور اس نے فطری تعلقات کی اجازت دی ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ بعض لڑکیوں نے شہ اول کے خوف سے خودکشی کر لی جس فیضانِ بیوی میں مگر یہ سب واقعات ان حالات میں پیش آتے ہیں۔ جہاں شوہر نے بدواہ اور بد واقف ہوتے ہیں یہ امر کہ لڑکیاں شادی کی عمر تک پہنچ جاتی ہیں اور

ان کو شادی کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا اگر واقعات شہادت نہ دیتے اس کا ہرگز یقین نہ آتا۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوی نے جن کے مجھ سے بے حد راسم میں۔ اپنا واقعہ بیان کیا وہ کہتی ہے کہ میں نے اٹھارہ برس کی عمر میں کسی مجھ سے انتہائی عشق و محبت پریشانی میں گزارے کیونکہ ایک شخص نے میرا پیار لے لیا تھا جس سے مجھ پر سخت خوف طاری ہو گیا کہ اب مجھے حمل کی دفتوں کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ ایک بی بی نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ کو ایک بوسے کا اتنا خوف غالب ہوا کہ کئی ماہ تک ایامِ حقیق بھی مکرے رہے۔

جب ایسی لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے تو خداوند کا فی الفور اپنے حقوق کا طالب ہوتا زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسی عورت کو آئندہ کچھ کسی قسم کا خط حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرد کی ہسینت اس کے دل پر مرنے و ذہن تک غالب رہتی ہے۔

نسوانی خواہش

اگر ہم ایسا نقشہ تیار کریں جس میں اٹھائیس یوم کا زمانہ بچے بعد دیگرے دکھایا جائے اور ہر زمانہ کو بجائے خود ایک مدت خیال کریں تو سوال پیدا ہوگا کہ اس دوران میں تبدیلی عورت کب اور کس بار فطری خواہش محسوس کرتی ہے عورتوں کے جذباتی احساس کے بارے میں کچھ تذکرہ طبی علم الاجسام کی

کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن بالعموم ان کتب کے الفاظ اتنے مبہم ہوتے ہیں کہ ان سے ہر شخص کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ مثلاً گارشل اپنی کتاب علم الاجسام میں کہتا ہے۔ نسوانی خواہش کا اوج عموماً ایام حیض سے قبل اور بعض اوقات ایام حیض کے اختتام پر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گارشل کے نزدیک خواہش کا زمانہ جریان حیض کے زمانہ کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

میں نے بڑے غور و فحش کے ساتھ یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس بحث کے آغاز کا باعث کچھ نوافراد کا اختلاف ہے، اور کچھ بالعموم عورتیں اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتیں اور کچھ اس کی بھی وجہ یہ ہے کہ نسوانی امواج بخیر سے نزدیک بہرہ نوجوان عورت میں ہوتی ہیں۔ یا ہونے والی ہیں۔ عارضی اسباب کی بنا پر سکست پڑ جاتی ہیں۔ اس بات کی میں نے سعی ملین کی ہے۔ کہ فطری لہروں کو بے قاعدہ اور سطحی لہروں سے علیحدہ کر دوں۔

تب لوزہ کو دفع کرنے کا خیر
مندرجہ ذیل خیر کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کر کے درمض کے مابعد یہ خار جڑھ سے بیشتر نافذ دیا جائے تو فوراً اسی وقت آرام آجائیگا اور درمض تمکیناب ہو جائیگا۔

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۱
۸۵۵	۸۵۶	۸۶۵	۸۵۲
۸۶۴	۸۵۲	۸۸۲	۸۵۹

دیکھو۔ اگر مندرجہ ذیل خیر کو کسی کاغذ پر لکھ کر درمض نافذ دیا جائے تو درمض فوراً سبب دست ہو جائے گا۔

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۱
۸۵۵	۸۵۸	۸۵۵	۸۵۲
۸۶۴	۸۵۲	۸۵۲	۸۵۹

آدھے سر کی درد دور کرنے کا خیر
مندرجہ ذیل خیر کو کسی کاغذ پر لکھیں اور تازہ پانی سے دھو کر نیم سر درد کے درمض کو صبح کے وقت پلا دیں تو فوراً صحت ہو جائیگا۔

جنتیہ ہے۔

مصلح	موس
یاد دوح	یاد دوح

دیگر

اگر مندرجہ ذیل جنتیہ کو کسی نئی ایک وقت میں کاغذ پر تحریر کریں اور دہین کے سر پر باندھ دیا جائے تو فوراً آرام آجائے گا۔ اور صحت کامل ہو جائے گی۔ جنتیہ ہے۔

۱۶۴۴	۱۶۴۶	۱۶۵۲	۱۶۴۰
۱۶۵۱	۱۶۳۸	۱۶۴۳	۱۶۴۸
۱۶۳۹	۱۶۸۲	۱۶۴۵	۱۶۲۲
۱۶۴۶	۱۶۴۱	۱۶۴۰	۱۶۵۳

صل کی حفاظت کرنے کا جنتیہ

اگر کسی عورت کا صل بار بار گر جاتا ہو۔ تو حامل کو

اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم

چاہیے کہ ایام حل میں مرطوب کی کر میں باندھ دیتے جو کہ نیچے درج کیا گیا ہے پس اس بار صل نہیں ٹوٹے گا اور امید ہو جائیگی کہ صبح و شام تک مندرجہ بالا جنتیہ سے۔

جنتیہ کرنے کا جنتیہ

مندرجہ ذیل جنتیہ کو کسی کاغذ پر تحریر کریں اور پھر وہ جنتیہ دہین کے گلے میں ڈال دیں بہت جلد مندرجہ بالا جنتیہ سے گل جنتیہ ہے

ع	ع	۹	۳
۲	ع	ع	۱۵
۲	سرد	رو	۱۴
علا	الہ	۱۸	۶

اتر می موئی ناف کے پھیپ کے نیکامنتیہ

مندرجہ ذیل جنتیہ کو کسی کاغذ پر لکھیں پھر اسکو اپنی گری میں باندھ لو فورا اتر می موئی ناف درست ہو جائیگی۔ جنتیہ ہے

ل	ب	ج	د
ر	د	ا	ک
خا	در	س	م

ورم ونگلے کی در دھمانے کا جنتیہ

اگر کسی یورم یا درد ہو جائے اناں دونوں میں سے کوئی تکلیف ہو جائے تو مندرجہ ذیل جنتیہ کو کسی کاغذ پر لکھ کر جہاں تکلیف ہوئی ہو

باندھ دیا جائے۔ فوراً درود و دم کو آرام ہو جائے گا۔
جنتریہ ہے۔
دطل سطل
دطل سطل

گٹلی اور درود مٹانے کا جنتریہ

جہاں پر گٹلی اور درود وغیرہ پڑھتی ہو۔ وہاں پر مندرجہ ذیل جنتریہ لکھ کر باندھ دو تو فوراً آرام ہو جائیگا اور درود نہ پڑھنا پڑے گی۔

لح

جگر کی درد مٹانے کا جنتریہ

مندرجہ ذیل جنتریہ کو کسی کاغذ پر تحریر کریں اور پھر پانی میں دھو کر مریض کو پیلا دیں۔ چند دنوں تک درود کو باطل آزارم ہو جاوے گا۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ جنتریہ ہے

۴۰۴	۳۹۲	۳۹۷	۴۰۲
۳۹۳	۲۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۳۹۳	۴۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۴۰۰	۳۹۵	۳۹۴	

جو اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ سوزہ الدنشاہ پانی پر ایک لکڑی باندھ کر دیں اور پھر مریض کو پیلا دیں تو تمام تکلیف دور ہو جائے گی۔

تسہیل ولادت سے محفوظ رہنے کا جنتریہ

مندرجہ ذیل جنتریہ کو کسی کاغذ پر لکھ کر حاملہ کی کمر میں باندھ دیا جائے۔ ایسے اسطرح سے درود پڑھو گا اور اگر کچھ مدت رات اور صبح و رات پیدا ہو گا۔ اگر یہ جنتریہ لکھ کر پیچھے لگے میں باندھ دیں تو یہ بھی تکلیفوں سے بچا رہے گا۔ جنتریہ ہے

الہی ہجرت یکتا یکھلنا کسور خط شورش اور خط لیلنس بواس برس

تسہل لرزہ کو مٹانے کا جنتریہ

اگر کسی آدمی کو تسہل لرزہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل جنتریہ کو تین دن لکھیں اور پھر انہیں دھو کر مریض کو پیلا دیں اور ایک جنتریہ لکھیں لکھیں باندھ دیں یا باز پر باندھ دیں اس کا کرنے سے حاملہ کو دو تین دن میں آرام آ جائیگا۔ جنتریہ ہے۔

۵۵۶	۱۲۳۰	۷۰۷	۷۰۷
۱۲۲۹	۸۷۲	۷۰۹	۷۰۸
۷۰۸	۷۰۹	۱۳۲۸	۲۷۹

اندری کیا ہے؟

نمست سنسار کے پرانی ماتر کے ۱۰ اندریاں ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں
کان، ناک، آنکھ، چہوا، لنگ، گڈا ہاتھ، پاؤں،
توچا اور وانی۔ ان میں سے کان، توچا، نیر، ناس،
اور چہوا پانچ گیلے بندرے ہیں۔ باقی کی پانچ گیلے بندریاں
بھی جاتی ہیں اور ان دسوں اندریوں کے کارے الگ
الگ ہوتے ہیں جیسے کان کا وٹے شبد، توچا کا
آپرش، نیر کا روپ، چہوا کا رس اور ناس کا گندھ، وانی کا بولنا، ہاتھوں کا
دینا لینا، پاؤں کا چلنا، لنگ کا آنند، گڈا کا نل تیگ کرنا یا تادی ہے۔



آندریا کیا ہے؟

جن وقت اندریوں کے گن کہے گئے ہیں اس وقت بتلایا گیا ہے کہ
لنگیندری کا ٹکھہ وٹے ہی آندریہ ہے۔ انا یوہی سیشٹ بھی ہے کہ لنگیندری
کے ہی وٹے میں آج سارا سنسار مہا آند کا انویج کر رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ
شرشی کا کارے کرم جلانے کا بھی ٹکھہ آدھار ہی اندریاں ہیں اور کوک شاستر
جس کا ٹکھہ وٹے ہی آند اور ٹکھہ ہے ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ آند
اور ٹکھہ کے ٹکھہ کارن ان اندریوں پر ہی پورا پرکاش ڈال کر اپنے پانچ ٹکوں
کو ان کی پوری جانکاری کرا دیں اور بتلا دیں کہ سارا آند اور ٹکھہ انھیں اندریوں

پر نہ بکھر ہے۔

یہ اندریاں استری اور پرنش دونوں ہی میں ودیان رہا کرتی ہیں۔ اور پرانے
دو بھاگوں میں وٹھکت رتی ہیں داہیہ جن نیندری اور استریہ جن نیندری۔
داہیہ جن نیندری جیسے لنگیندری اور بھگ ایتادی ٹٹھا استریہ
جن نیندری جیسے شکلاٹے اور گرباٹے ایتادی ایتادی۔



داہیہ جن نیندریوں کی ویاکھیا

سر و پدم پرنشوں کی داہیہ جن نیندریہ لنگ پر ہی وچار پورک ایک درشی
ڈالتے ہیں یہ وہی ٹکھہ اندری ہے جس پر ساری شرشی کا دارمدا رہے سادھارن
ریتی پر اس کا نام لنگیندری اتھو انو نیندری ہے ہم ہی آؤٹ کیٹا ناسا لے اندریاں
دونوں ناموں سے سمجھ دھن کریں گے، اس کی دو اوستھیاں ہوا کرتی ہیں ایک
سادھارن اور ٹھہانی ہوئی اور دوسری اُٹے جن اور سمجھو گئے تھو اوستھا
نرم تھانہ ٹھہانی ہوئی اور تھامیں اس کی لمبائی پراسے تین یا چار انچ تک ہوتی ہے ٹٹھا
موٹائی بیس بھر کے لگ بھگ تھو اُٹے تھو اوستھیاں اس کی لمبائی پرانے 5 سے 8
انچ تک ہو جاتی ہے اور موٹائی لگ بھگ 1 روپے کے برابر ہو جاتی ہے۔
لنگیندری تین شرٹوں سے بندھی ہوتی ہے جن میں 2 تو سنا تر ہوتی
ہیں اور ایک سمانا تر شرٹوں کے پنجے پنجوں نیچ میں ان کو انیکوں چھوٹی چھوٹی
شرٹوں کا سلا جال کسے دھتک ہے ان شرٹوں کی لمبائی بھی لنگیندری کی لمبائی کے
انوسار ہی ہوا کرتی ہے اور ان شرٹوں کی لمبائی کا ٹھٹیک اندازہ لگنا اور متلانا
ایکھو ساری پریتیت ہوتا ہے کیوں کہ وہ شرٹاں چلیں ہونے کے ساتھ ہی پولی بھی

بھرتی ہیں جو مہ کی پرستاش تھا آتہ سے اسی پر کار نکلت بشرت دیاوے بھر کر
 نہ منط اور مضبوط ہو جاتی ہیں جس پر کار سائیکل یا موٹر کار پیا ہوا بھر جانے پر
 سدرتھ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ جب دیاوہ دکھائے دیکھ ان کی شرافوں میں
 پرویش کرتی ہے تب بنگ کو ایک دم ٹائٹ سدرتھ اور سمجھو گ کر کے کیو گیکہ
 بنا دیتا ہے اور جب تک پر کرکٹ رینگ رینگتا سار دیر کے کو باہر نہیں کر دیتی اسی پر کار
 ٹائٹ اور سدرتھ بنے رہتے ہیں مگر جیسے ہی دیر کے کو باہر کیا ویسے ہی دیاوہ
 شرافوں کو بھی خالی کرنے لگیں ساتھ ہی ساتھ پخت ہوا رکت بھی شرافوں سے
 باہر ہونے لگا اور بات کی بات میں سنگیندری ایتنے ہی تھقل کر جھانی ہوتی
 اور بھی ہو جاتی ہے انھیں بھی شرافوں میں کی وہ سہرا جو دونوں سما ستر شرافوں
 کے نیچے ہوتی ہے اُسی کے دوارا موٹر تھکا دیر کے بھی باہر ہو کر تا ہے۔
 اگر شرافوں کے سنگیندری نہ ہو تو دیر کے یونی میں پر ویش ہی نہ کیا جاتا۔
 سنگیندری کا اگلا جھتہ جس کا شاستریے نام مٹی ہے مگر پر جلیت بھاشا میں اس کو
 سپاری یا کھسکے کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسی مٹی اتھوار سپاری کے اگر بھاگ
 میں موٹر مالکا کا وہر دوار ہوتا ہے اور مسکت مٹی کو سنگیندری کی باہری تھکا
 ڈھکے رہتی ہے اور اچھا تھکاری اس کو ڈھسکتی اور کھولتی رہتی ہے اسی کو چا کے
 اگر بھاگ کو مسلمانوں کے یہاں کٹا دیتے ہیں جس کو حقہ کہتے ہیں اور اس
 کیا دوارا دلاس پری شلمان کو ویشیا آند تو او شیم ہی پراپت ہوتا ہے
 مگر مٹی سندیو کے لئے اکثر شر ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو بھیا تک اور سنگھا تک
 روگوں کا شکار بھی بنا دیتا ہے، مٹی کی خور کے پاس ایک گولا کا پھلا کی بھاشی
 ہوتا ہے جو مٹی اور سنگیندری کو جلا کرے یہاں کر تا ہے تھکا سنگیندری کے خور کے پاس



ادھر ادھر آنسو بہ گشتیاں ہوتی ہیں جن میں وِدت شکتی کے وہ سارے رہتے ہیں
کیوں کہ جیسے ہی دماغ کے اندر کام داسنا کا پتار ہوتا ہے ویسے ہی وِدت تار
گشتیوں کو سوچا دیتے ہیں اور گشتیاں پھولنا آرمیجہ ہو جاتی ہیں اور ان گشتیوں کے
اگل بغل تناو میں آجانے کے کارن لنگیندری کی جوہر ایک دلکش دباؤ پڑتا ہے
لنگیندری کا حرکت ادھر ادھر سب حالت ہونے میں آتی ہے جو ہوتا ہے اور وہ لنگیندری
میں ایکسرت ہو کر اندری کو پھٹا کر سُدر رُھ اور مانت کر کے بھجھو شکتی کے کے پوگتہ
بنا دیتا ہے اور یہی پکار ہوتا ہے جس پر کار شری کے کہی انگ میں کسی جتے
کو اگر ایک رسی سے کس کر باندھ دیا جاوے تو بندھے ہوئے استھان کے حرکت
کی کچال رنگ جاتی ہے اور پرینام سو روپ بندھے ہوئے انگ کی نسیں پھول کر
تن جاتی ہیں ٹھیک وہی دُشا لنگیندری کی بھی ہو جاتی ہے کہ جیسے ہی گرتھیں
کے پھولنے سے اندری کا حرکت پتال رنگا ویسے ہی اندری سُدر رُھ اور مضبوط
ہوتی اور جیسے ہی متھنورانت ادھر ادھر کی گرتھیاں شجھل ہو گئیں ویسے ہی اندری
میں شجھل آنے لگی اندری کے جب کہ پاس ٹھیک اُس کے نیچے اندر کوش ہوتے ہیں۔



اندکوش

لنگیندری کے ٹھیک نیچے کی اور ایک تیلی سی شکتی رہتی ہے، جو دو جگہوں
میں وسجھکت رہتی ہے اور اس کے پر تیک بھاگ میں ایک گولی ی پڑی رہتی ہے۔
اس تیلی کی تو چا اتینت ہی ملائم اور کوئل ہوتی ہے اور سدری پاکر سکر کو بالکل
چھوٹی ہو جاتی ہے مگر گرمی پاکر پھیل جاتی ہے بس انھیں تیلیوں کو اندکوش اور
گولیوں کو اندکوتہ ہیں۔



ساتھ اس کے ہر مگر پر حضرت صاحب نامی مشہور ہوگا۔ بہتر ہے

۲۰۸۱	۸	۲۰۸۵	۱۱	۲۰۸۹	۱۶	۲۰۹۳	۲۰
۲۰۸۸	۳	۲۰۹۵	۲	۲۰۸۰	۷	۲۰۸۶	۱۲
۲۰۹۴	۳	۲۰۹۱	۱۶	۲۰۸۴	۹	۲۰۹۹	۸
۲۰۸۲	۱۰	۲۰۹۸	۵	۲۰۹۳	۴	۲۰۹۰	۱۵

چوری شناخت کرنے کا طریقہ

اگر چور کو پہچانا ہو تو ایک بدھنی کو سی لے آویں اور دو آدمی پلیس میں بالمقابل بیٹھ جادویں اور بدھنی کو پر جتا کا نام لیتے ہوئے پکڑ لیں اور پھر چون لوگوں پر چوری کا شبہ ہو۔ ان کے نام کسی علیحدہ کانڈ پر تحریر کریں۔ پھر ایک ایک پرچی کو باری باری سے اس مذکورہ بالا بدھنی میں ڈالتے جادویں جب اس سے تمام پرچیاں بدھنی میں ڈالی جادویں کی توان لوگوں میں من کے نام کی پرچیاں ڈالی گئی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی چور ہوگا تو ان کے نام بدھنی کو موتی جادو سے گی۔ جس وقت ان کے نام کی پرچی ڈالنے لگیں گے اگر وہ در حقیقت چور ہوگا تو بدھنی اپنے گرد موتی جادو سے گی۔

دشمن کو سانپ سے کھانے کا طریقہ

تو ایک واس تصویر کو کاغذ پر کھار کھار رائے سے لکھا جادو سے اپنے پاس رکھو اور جس وقت آپ کا جی چاہے۔ کہ دشمن کو ڈرانا ہے۔ تو اس وقت یہ عمل کرو۔ کہ اس تصویر کو جس نے نیچے دیئے ہوئے نقشہ کی نقل اتاری کہتی ہے۔ سانپ کے پل ڈال دو اور ڈراتے وقت اس دشمن کا نام بھی لے لینا چاہئے تو اس کو سانپ کاٹنے کا۔ اگر کھائے گا نہیں تو یہ ضروری ہے کہ دشمن ڈر جائے گا۔

۶۰۰	۵۰۰	۱۱۰۰	۶۰۰
۱۲۰۰	۵۰۰	۳۰۰	۶۰۰
۱۰۰	۸۰۰	۱۰۰	۷۰۰
۹۰۰	۸۰۰	۶۰۰	۷۰۰

ہر ایک کو اپنے پر ہریان کرنے کا طریقہ

مندرجہ ذیل جنت کو کسی سفید کاغذ پر لکھو اور بعد میں اس کو سفید موٹے کوڑے میں پیٹ دو۔ دیرا دان اسکو داسنے بازو پر باندھ دیا جائے تاکہ میں لٹکا دیا جائے۔ پھر کیا ہوگا جس وقت کسی بادشاہ یا راجہ یا کسی ایسے آدمی کے پاس جو کہ ظالم ہو جاوے وہ بھی اس پر ہریان ہو جائے گا۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائیگی اگر فرض کیا کہ شیر سے مقابلہ ہو گیا تو شیر کو بھی شکست دے گا



مداری کو پچھاڑنے کا منتر

اوم نموگہ ادھاری ہو منٹ دیو۔ سوئی کایج ہیری کا شریر۔ اور ست پکرا تو کاکا چٹایا
 بلو۔ ہیری نہ تیر میں کر سولہ تیرے جو کی مرآت میں نہ ڈروں۔ نہ ڈروں تیرے گرو پور
 سے لہوں منجے ایک ہی تیرے میرا لدا ایسا گوسے پیسے ذکی سرپ کی لہر پڑے۔ تو بے
 ہیست لہوں جن پھر پلے تو گر دو گر کو ناک آں۔ ڈہائی میرے گرد کی ڈہائی۔ پھر دستر نشور
 وایج۔

ترکیب یہ: اڑکے داخن پر سات بل منتر پڑھ کر مڑے تو مداری بیوش ہو کر
 گرے۔

مداری کو پچھاڑنے کا جنتر



اس جنتر کو سات چنل کے ہتھ پر لگو کر بٹوں یا
 نیکر کے کاٹھن میں ساتوں ہتھ کو پرو کر جلی کھلے ہوتا
 ہو چھوڑ دے۔ تو مداری فوراً پکڑ کا کر زمین پر گر پڑے گا
 - پتے کاٹھن میں سے نکال دینے سے بھر ٹوٹک ہو
 جائے گا۔

بیوپار بڑھانے کا جنتر

9	2	8	8
8	9	2	42
22	22	8	1
2	5	29	22

اس جنتر کو دیوالی کے دن
 ساکشی کا پوجن کر لال چندن سے دو گھنٹے
 بننے کی جگہ پر لگے تو بیوپار میں بڑھوتری ہو

(۱) اس جنتر کو شجرہ نامی میں سنگدہ سے جو جنتر پر لکھ کر دو کھن کی تجویز یا غلہ میں دیکھو گے۔ تو ہوا ضرور پڑے۔

ڈھول پھوٹنے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دیوانی یا چند رگہن کی راست کو فرگوش کی کھال پر کھٹے سے لکھے۔ اور جس جگہ ڈھول بجاتا ہو۔ اس جگہ چوڑا آوے تو ڈھول پھوٹے۔
(۲) سوکے ہوئے چڑے پر تالاب کی مٹی سے لکھ کر بجتی ہوئی ڈھول کے سامنے لے جا کر دیکھاوے تو ڈھول پھوٹ جاوے۔

میت ہونے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو سوانی لکھتر میں سواری کے دودھ سے بھون پڑ پر لکھ کر مرد اپنی کر سے باندھے۔ اور عورت کے پاس جاتے تو مست ہو۔
(۲) اس جنتر کو گوند سے ٹھیکے پر لکھ کر دودھ کے ساتھ جادو۔ پھر منجھان کر اسے پیس ڈالو۔ آئے میں لا کر روٹی کھائے سے مرد مست ہو جائے۔

دشمنی کرانے کا جنتر

۵	۳۵	۱	۲۳
۸۰	۷	۵۸	۷۵
۴۳	۵۸	۲۶	۳
۵	۹	۳۲	۷۵

(۱) اس جنتر کو کاندہ پر لکھ کر بجن ہو۔
آدھیں کے درمیان جھگڑا کر آنا ہو۔ من سے

رہنے کی جگہ میں گاڑوے۔ تو وہ دونوں اڑنے لگیں گے۔
(۲) اس جنتر کو گدھے کی لہ سے کاندہ پر لکھے۔ اور جس کے حجر جھگڑا کر آنا ہو۔ اس کے ہلی ڈال آوے۔ تو ضرور آپس میں جھگڑا ہو۔

مسلمان کا جنتر

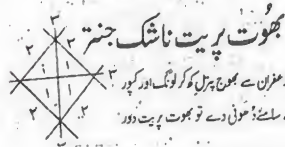
۵۶	۵۷	۶	۹
۶	۹	۳۵	۵۳
۷۶	۳۶	۹	۸
۷	۵	۷۵	۵۳

(۱) اس جنتر کو کاندہ پر لکھ کر گھے میں باندھے تو سنان نہ سادے۔
(۲) اس جنتر کو سسٹان کی مٹی سے کاندہ پر لکھے۔ اور پیلے کپڑے میں لکھ کر توبہ بناوے۔ پھر جس مریض کے ہاڑ میں باندھے تو مسلمان نہ رہے۔

تجاری بخار کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دوز آتوار سنگدہ سے لکھ کر باندھے تو بخار چھوٹے۔
(۲) اس جنتر کو کسد کے پاک کی مٹی سے کاندہ پر لکھ کر مریض سے کسی کو عیس کے اندر ڈالو۔ تو مریض حدت ہو جائے۔

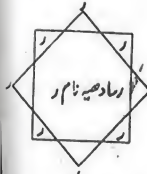


بھوت پریت ناشک جنتر
(۱) اس جنتر کو دھڑان سے بھون پڑ پر لکھ کر لوٹک اور کپور کے ساتھ مریض کے سامنے ڈھولی دے تو بھوت پریت دور ہوتے۔

شتر و اشک منتر

اوم ہری کلے اے لی بھوک پروا بھی دی اپنی رتوک دوشی باہر سواہا۔
ترکیب یہ اس منتر کا ایک ہزار باب کرے۔ گورو جن اور منیسل کا تیک لگا کر شتر
کے پاس چلوے اور سن ہی سات بار اس منتر پڑھ کر ہر بار ایک گزرد۔ دانے پر بھوک
دے۔ پھر ان ساقوں گزرد کے دانوں کو دشمن پر پھینک دے تو یا تو وہ دشمن تارے بس میں
ہو جائے گا یا پھر تارہ ہو کر وہ چار پانی پر ہی پڑا رہے گا۔

بخار ناشک جنتر



ترکیب یہ اس جنتر کو ششمن میں بیڑ کر
کالی کے اوپر دھندلے کے رسی سے لکھیں اور
کرشن پکش یا اندھیرے پک کی اشنی کی رات میں
دھوب وغیرہ دکھا کر ٹوٹن کریں۔ پھر اس جنتر کو کسی
ایکانت جگہ میں لے جا کر زمین میں گاڑ دیں۔ بخار
چھوٹ جانے لگا۔

آنکھ دکھنے کا منتر

اوم نمو جھل زہر تلی تلانی۔ آستاجلی پروت سے آتی جہل جا یٹھا ہو متا جانی۔
چھوٹے نہ پالے۔ کہ سے نہ چہرا جتی ہو منت خاک کے بیڑا۔
ترکیب یہ نیم کی ڈالی سے سات بار جھاریے۔ اور ساتھ ہی منتر پڑھتے جائیں۔

کان کا درد دور کرنے کا جنتر

اوتک تک پھار دھا نور دھا ز پر دیش کر لیا ر پات پات جہار جہار مار مار سکار و شہ
ترکیب یہ سانپ کی بائی کی سرچ یا منی سے ایکس بار اس منتر پڑھ کر جھانے دیوے۔
دن کو کان سے لگا دے اور نیم کی ڈالی سے ہر بار منتر پڑھ کر کان جہار تارے تو جلد ہی جی کان کا
درد دور ہوگا۔

موہنی جنتر



اس جنتر کو اشٹ دھا تو کی قسم سے خر گوش یا بھیڑیے
کی مونے بھونچ پڑ رکھے اور پانچویں کے توڑیش بند کر کے
واپسی باز دھیں بانے تو دوشی کن ہو۔

بھوک نہ لگنے کا منتر

اوم گا دی یان اٹن کھ سکھاس دھل تو ہی آہوم آہوم
ترکیب یہ اگر ہر گزری کا پھل اس منتر کو پڑھ کر کھالے تو قلعی بھوک نہ لگے۔

آنکھ دکھنے کا منتر

اوم آگلی لگلی اٹلی جالی گرو ردا دکر کنارٹ ٹٹ اٹک ہل ٹوٹا۔
ترکیب یہ مہوڈا تواری نیم کی پتی سے جھانے اور ایکس بار منتر پڑھے تو آنکھ کی بادھا دور
ہو۔



جینسی کے نقصانات

عام بانہا بچوں کو دودھ پلانے کے بعد ان کے منہ میں جینسی دے دیتی ہیں مادر کھنا چاہتے کہ بچہ کو دودھ پئے لہذا اسے ہم کرنے کی ضرورت ہے۔ جینسی کے احباب نہیں خود مضمہ ہے ہاں ہرگز تباہ اس لئے دودھ دینے سے ہضم ہو تب سے اور بچہ فانا مضمہ قرار پڑ جاتا ہے علاوہ انہی جینسی کے زیادہ استعمال سے تالو کی بڑی کاکا کا حصہ زیادہ اٹھ آتا ہے جسے بچہ کا خوبصورت چہرہ بدینا ہو جاتا ہے جینسی اگر گندی ریتی ہے امبر احباب دہیں جسم جاتا ہے اور جراثیم پیر ہو جاتے ہیں جو بچے کی صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے صحیح دارال کو چاہیے کہ وہ ہرگز بچہ کے ہاتھ میں جینسی نہ دیں

لباس اور جسم کی صفائی

بچوں کا موسم کے لحاظ سے ندرانہ گرم یا سرد پانی سے غسل کرنا چاہیے لباس نہایت صاف اور ڈھیل ہونا چاہیے سر دلوں میں بچوں کو جراثیم پہننا کہ رکھیں پاؤں گرم رہیں ہاں گھروں میں بچوں کی ٹیڑوں کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا والدین کی اس غفلت سے بچوں کی صحت پر سخت برا اثر پڑتا ہے بچوں کے لباس کو پیشاب اور پاخانے صاف رکھیں اور وہ جھگکا گھاس میں نہیں ہونا چاہیے

عورت کا سب سے بڑا فرض

عورت کو پیدا کرنے سے قدرت کا منتنا یہ ہے کہ وہ فرانس مادری (انجام دے گی منتنا) قدرت کے علاوہ دیباچا دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مادرانہ

فرائض کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے پیدا نش سے دنیا تا ممات اگر یہ پیدائش کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے لیکن عورت کی زندگی کا مقصد یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بچہ اگر پیدا نہیں کے بعد عورت کے حقیقی فرائض کا دور شروع ہوتا ہے۔ بچے کی پرورش پر عورت کا سب سے بڑا فرق ہے پرورش کے صرف یہ معنی ہیں کہ بچے کو پیٹ بھر کر دودھ پلایا نفیس لباس پہنایا بلکہ بچے کے دل و دماغ کی پرورش کی جائے اس کے اخلاق پر پرورش کی جائے اس کے اعلیٰ جذبات کو نشو و نما دی جائے بچے کی زندگی ایک سادہ کتاب کی مانند ہے اس پر اپنی مرضی کے مطابق نقش و نگار بنانا مال کا فرض ہے مال اگر چاہے تو بدلتوں سے اس کتاب زندگی کو بدلتا بنا سکتی ہے اگر وہ چاہے تو اپنی مرضی کا ریل سے دلفریب بھی بچہ کی اندہ قسمت اس کے مال کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور چونکہ تو مال افراد سے بنتی ہے اس لئے دوسرے الفاظ میں بول کر کہنا چاہیے کہ قوموں کی قسمت عورت کے ہاتھوں میں ہے تو مال کا بنانا نگارنا عورت کا کام ہے جو عورت اپنے بچے کو اچھی تربیت دیتی ہے وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہے اور اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ لیکن اگر بچے کو نیک تربیت نہ دے سکے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس نے اپنے بچہ کو سبوتا س نہیں کیا بلکہ اُسڈ پیدا ہوئی نسل کو بھی تباہ کر دیا اس نے اپنے فرائض کو جو قدرت نے اس پر عائد کیا ادا نہیں کیا

دنیا صرف عورت کی وجہ سے روشن ہے اگر عورت کا وجود نہ ہوتا تو دنیا آج سنسان ہوتی ملک عورت سے صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ اس کے لئے بہترین فرزند پیدا کرے ملک کے مستقبل کو شاندار بنانا صرف عورت کے ہاتھ میں ہے۔





راجہ وشی کرن جستر

اس جستر کو ایش گندہ اور تلی کی
قلم سے سفید پیل کے پتے پر لکھ کر سونے
کے نمونہ میں ڈبے اور داہنے بازو میں
باندھ کر راج دربار میں جاوے تو دیکھتے ہی
راجہ وشی بھوت ہو کر مرث سے پیش آوے۔

(۲) چپے بچتر میں اتوار کے دن سندھی کو اکھا کھلاوے اور سامنے میں سکھائے پھر بیان
میں رکھ کر اس جستر کے ساتھ چھوڑا کر جس آدمی یا عورت کو کھلائے۔ وہ وشی ہو۔

وشی کرن جستر

۶	۲۴	۷
۲۳	۸	۹
۲	۱	۷

اس جستر کا نام چٹاسنی ہے۔ اس
کو چٹان اور سیندور سے بھونچ کر ہر لکھ کر

باتے پر لکھے تو تیر تیس لگے اور کبیر کستوری سے لگے تو سب کام سہل۔
(۱) اس جستر کو کبیر کستوری سے کسی سفید کپڑے پر لکھ کر عتی بناوے۔ اور گئی کے
دیکھیں رکھ کر اُسے جلاوے پھر اُس کی راکھ جے کھلاوے وہ وشی ہو۔

راجہ یا حاکم وشی کرن جستر



اس جستر کو کبیر کستوری سے لکھ کر اور آٹے میں رکھے پھر
روٹی بنا کر کالے کئے کو کھلاوے اور بائیسوں دن کی روٹی کو جلا کر اُس
کی راکھ اتارے پھر جس کے سامنے جاوے۔ وہ ضرور اُس کے وشی ہوگا۔

دُشمن پر فتح حاصل کرنا

اگر تمہارا دشمن بہت ہیوان ہے۔ اور کسی طرح تمہارے قہقے میں نہیں آتا نیچے کا مٹر پڑھ کر ایک کوڑی آگ کا دودھ راستے میں دکھائے۔ دشمن لگے روزے ہی بے چہرا ہو جائے گا۔

دیگر دشمن ہرانے کا مٹر

مندرجہ ذیل مٹر کو دشمن پر ایک سو آٹھ بار پڑھ کر بھیجئے تو دشمن کا دامن ہو کر شریہ تساری جیت ہوگی۔ ایسا نپھ کر کے جانتا ہوا ہے۔
مٹر یہ ہے۔ اوم شتر دُشمن ہوں نفٹ سوا با۔
بعد ازاں ایک کنگری اٹھا کر مٹر پڑھے اور دشمن کی طرف بھیج کر مارے۔

مسان جگانے کا مٹر

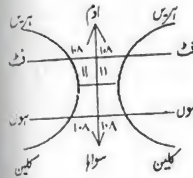
اوم ہی کی گلیں کپری دل کٹ مری۔ آڈ مری۔ بنگار۔ بنگار تھ۔
ترکیب یہ۔ اتوار کے دن نیم کی ٹہنی سے جھارے تو پیر کی بات دھارو ہو

پشو کا دودھ پڑھے

اوم مل مل مل۔ تھالہ پانی اوبال۔
ترکیب یہ مٹر پڑھ کر سات بار چلی کی گڑی پڑھو گئے۔ اور یہ تھنی لگا دو۔
انچ میں گوجی رکھ کر کھن سینک دے تو پشوا کا دودھ پڑھے۔

531 راجہ دشی کرن جتر

سورج گرہن کے دن زعفران اور رنگ کپیل گانے کے دودھ میں گھول کر انار کی قلم سے بھونچ پڑ گئے۔
در ددی پورک بھونچا کر کے دانتی بھا کر باندھے اور اسی سا بی کا تھک تھکے پر لگا دے۔ اور یہ دھیان رہے کہ جتر چاندی کے تعویذ میں منڈھا کر بازو پر باندھے۔ پھر راج دربار میں جاوے تو عزت پادے۔



راجہ دشی کرن مٹر

اوم دھون بین بین دھا دھا لو جنت وردت دہا جان کتاوہ مانگی مسان امان انجھ پھو

ترکیب یہ سفید ریشمی کپڑے پہن کر موٹی کی ۱۱۱ ست چپ کرے۔ سفید بڑا گار کاسنی پھول کی لگائے آدھنی دے راجہ سادھک کے دشی ہو کر من چا کام کرے۔

دیشیہ دشی کرن

اوم کنگ گاگنی، اٹھا ہاتھ شول راجہ پا پھول پا پھول اوس پان میں پان یاں نفٹ سوا۔
ترکیب یہ بیل کے پیڑ کے نیچے کاسے سرگ چرمان پر بیٹھ کر سفید کاسنی کے پھول بیل پر لے کر مٹر پڑھ کر اگنی سے آدھنی دے۔ جس دیشیہ کامن میں دھیان کرے۔

کی قدر و قیمت کو سمجھیں تو وہ کبھی کمزوری کا شکار نہ ہوں۔

جو لوگ بچپن میں بے اعتدالیوں سے منی کو ضائع نہیں کرتے اور پھر بزرگ ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں ان کے جسم میں جو منی پیدا ہوتی ہے وہ منی دوبارہ جراثیم بدن بن جاتی ہے جس سے اعضا کو قوت حاصل ہوتی ہے جسم مضبوط ہو جاتا ہے چہرے پر رونق آ جاتی ہے۔ منی انسانی جسم میں سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ خدا نے مرد و عورت میں جو جذبہ پیدا کیا ہے اس کا اصلی مقصد، اولاد پیدا کرنا ہے۔ محل کے بعد مرد کو عورت کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ لیکن ہمارے فوجان جو کچھ کرتے ہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

کثرتِ جماع سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے، حافظہ کی طاقت کم اور انگیزش میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ دائمی قیمن، جریان، سرعیت، انزال وغیرہ امر میں باقی ہیں اور قوتِ باہ میں کمزوری آ جاتی ہے۔ قدرتی اصول یہ ہے کہ جس چیز سے بھی اعتدال سے بڑھ کر کام لیا جائے وہ خواب ہو جاتی ہے۔ اگر معدہ سے زیادہ کام لیا جائے اور وقت بے وقت انسان کھاتا رہے تو معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور قوتِ باطن میں فرق آ جاتا ہے۔ دودھ کتنی بڑی نعمت ہے لیکن زیادہ مقدار میں پینے سے سرد لگ جاتے ہیں اور معدہ میں فتور پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح جس عضو سے زیادہ کام لیا جائے تو اس کا کمزور پڑ جانا قدرتی ہے۔ چنانچہ کثرتِ جماع کرنے والوں میں قوتِ باہ کم ہو جاتی ہے۔ درود

اور دردِ کمر، سر پھٹانا، ضعفِ اعضا، ضعفِ بھارت، رقتِ منی، دائمی قیمن، انزال، زکام، کمزوری، پڑ مردگی اور چہرے کی بے رونقی، کون کون سے امراض ہیں جو لاحق نہیں ہوتے۔

تعمیرِ بدن کے لئے منی بہترین چیز ہے۔ ہمارے بدن کے اجزاء اٹھنے بیٹھنے، محنتِ مشقت اور کام کرنے سے تحلیل ہوتے ہیں۔ جو کہ ہمارے جسم میں آتی ہے وہ غذا سے پوری ہوتی ہے۔ غذا سے خون بنتا ہے اور خون سے منی پیدا ہوتی ہے۔ سانس والوں نے ثابت کیا ہے کہ خون کے مدِ نظر سے منی کا ایک قطرہ بنتا ہے۔ خون اور منی تحلیل شدہ اعضا کی جگہ ملتی ہے جو لوگ کثرت سے منی خارج کرتے ہیں ان کے جسم میں اعضا کا جو حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اس کی قائم مقام کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ اس کا لازمی اور قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بدن دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے اور اعضا غذا نہ ملنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر اسی طرح بدن تحلیل ہوتا ہے۔ اس کی تلافی کا انتظام مہربانِ قدرت نے رکھا ہوتا انسان چند دھنوں میں ہلاک ہو جائے۔ جو لوگ کثرت سے منی ضائع کرتے ہیں ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اعصاب کی کمزوری سے دل و دماغ پر بے حد اثر پڑتا ہے۔ دماغ کمزور اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔ حافظہ جواب دے دیتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے۔ سر میں پیکر اور انگلیوں میں اندھیرا سا رہتا ہے۔ دماغ کی کمزوری سے زکام، نزلہ

نظر کی کمزوری وغیرہ بہت سے امراض ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! منی خون کا خطر ہے جس طرح سرورں دودھ میں سے تولوں کی مقدار میں کھین نکلتا ہے۔ اسی کی بدولت انسانی زندگی قائم ہے۔ اسی کی بدولت سخت سے سخت کام آسانی سے ہو جاتے ہیں اور ہم میں محنت و مشقت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ منی کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اس کی حفاظت نہ کرنے والوں کو کون سی بیماری ہے بڑ نہیں ہوتی۔

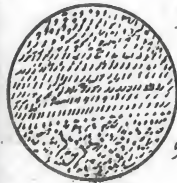
ایک مرتبہ کے نسل جاری سے خالص خون کے قریباً آٹھ سو قطرے ضائع ہوتے ہیں اور وہ اسی طرح کہ خون کے قریباً ۸۰ قطروں سے منی کا ایک قطرہ بنتا ہے اور ایک وقت کے انزال میں منی کے قریباً دس قطرے نکلتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خالص خون کے قریباً ۸۰ قطرے ضائع ہوتے ہیں۔

دیکھئے میں منی دو دھیان لگ، گاڑھی اور لیسار ہوتی ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی بر آتی ہے۔

ایک انزال میں تقریباً
ڈیڑھ دو ڈرام کی مقدار

میں منی خارج ہوتی ہے
منی میں جراثیم ہوتے

ہیں جو ہر ایک جاندار کی



منی کا قطرہ

منی میں پائے جاتے ہیں۔ ایک بار کے انزال میں دو سو ملین (ایک ملین دس لاکھ کے برابر ہوتا ہے) جراثیم منی خارج ہوتے ہیں۔ جو خارج ہونے کے بعد دو دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ بعض طبیعوں نے لکھا ہے کہ حیوانات کی بیچارہ دنیا تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو زیادہ سردی اور ترش ماحول سے محفوظ رکھا جائے۔ منی کے ایک قطرے کو خورد دین سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قطرے میں ایک نئی دنیا آباد ہے۔ بے شمار حیوانات منی اس ایک قطرے میں نظر آتے ہیں جو ادھر سے ادھر حرکتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ جیوا منی دم دار کیڑے کی مانند ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی تصویر میں دکھایا گیا ہے ان کی دم پکی اور سر موٹے ہوتے ہیں۔ یہ کیڑے لمبائی میں پیلے پانچ تک ہوتے ہیں ان کیڑوں کی خاصیت یہ ہے کہ وقت انزال عورت کے رحم میں پہنچ کر عودت کے اٹنے سے ملاپ ہو کر حمل عطرہ سکتا ہے۔ حیوانات منی عورت کے رحم میں کسی گھٹے زندہ رہ سکتے ہیں۔ بعض اوقات فوراً ہی زنانہ اندھے سے ملاپ ہو کر حمل عطرہ جاتا ہے اور بعض اوقات کسی گھٹے بعد قیام جنم ہوتا ہے۔

کمزور منی کے کیڑے کمزور ہوتے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ طاقتور منی کے کیڑے تیز رفتار ہوتے ہیں اور ان میں حمل کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ تند و تیز اور طاقتور اولاد کے خواہش مندوں کو انہی منی کی حفاظت کرنی چاہئے۔ کمزور جماع سے منی کمزور ہوتی ہے اور کمزور منی سے اولاد تو

محل کا پناہ مشکل ہوتا ہے اور اگر محل طہر ہو جائے تو کمزور، بریکل اور دائمی مرض
بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کی زندگی بہت کمزوری ہوتی ہے۔ بڑے سے آدمی کی منی
میں حیوانات منی کم ہو جاتے ہیں یا بالکل نہیں رہتے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے صاپے
میں انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

جو جوان عمر بھر ططف اٹھانا چاہتے ہیں وہ جوانی کی قدر کریں۔ بے اعتدالی
سے جس کی جوانی بچی رہے گی اس کا بڑھاپا ٹھیک گزرے گا۔ یعنی جو شخص کہ
بے اعتدالیوں سے پرہیز کرے گا وہ بڑھاپے میں سکھی رہے گا۔

کے درمیان محبت ہو جائے گی۔

جنتیہ ہے
مطلوبہ قیابہ کرنے کا منتر

۳۵۱۵	۳۵۱۸	۳۵۳۱
۳۵۲۰	نام مجرب	۳۵۱۶
۳۵۱۴	۳۵۳۳	۳۵۱۹

مندرجہ ذیل جنتیہ کو کسی اچھے سفید کاغذ پر تحریر کر دو اور بعد ازاں
اس کو آگ میں جلا دو یا سب کرنے سے مطلوب خود بخود محبت میں بھیرا
ہو کر حاضر ہو گا۔ اور تمام عمر آپ کی

عم ۳	عم ۲	عم ۱
عم ۸	عم ۷	عم ۶
عم ۵	عم ۴	عم ۳

حالت ہو گی یا دے کہ کسی مرتبے
خیال سے یہ جنتیہ کیا جائے ایسا
ہو کر آپ کی محنت اکارت جائے۔

ایک جنتیہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے مگر اس کو ایک طریقہ سے سدا
کیا جاتا ہے پہلے پہلے اس کو کسی کاغذ پر تحریر کیا جائے پھر اس کو دھو
کر مطلوب کو بلا یا جائے یہ مگر عمل

ط	ط
---	---

کرنے سے پہلے یہ مہایت ضروری
ہے کہنے سے پہلے جنتیہ یا شفیق
پڑھ کر کاغذ پر دم کرے۔ مطلوب حاضر ہو کر حکم بجالائے گا۔

مندرجہ ذیل منتر کاغذ پر تحریر کر دو۔ مطلوب کو کھول کر شربت
کے دربو بلا دیں۔ مطلوب حاضر ہو کر بہت محبت کر لیا۔ جنتیہ دہری
طرف درج کیا گیا ہے۔

۸	۳	۴	الحب فلاں بن فلاں علی	۶	۷	۲
۱	۷	۷	حب فلاں بن فلاں	۱	۵	۹
				۸	۳	۲

اگر مندرجہ ذیل خبتر کو لکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو محبت کی زیادتی ہو

۲	۷	۱	الحب فلاں بن فلاں علی	۴	۳	۸
۹	۵	۱	حب فلاں بن فلاں	۹	۵	۱
۴	۳			۶	۷	۶

مطلوب کیلئے حرف الفت خوب دقت کو قمر برج محل میں ہو اس

۸	۱	۵۶	۷۹	دقت سبب کی تختی پر لکھے اور
۸	۰	۲	۸۴	اسکو گلے میں ڈال لئے خبتر یہ ہے
۸	۵	۷۸	۸۳	مندرجہ ذیل خبتر کو جب قمر برج دلو

۲	۳۳	۲۳۸	۲۳۱	میں طلوع ہوا اس دقت کے نشان
۲	۱۳۲	۲۳۳	۲۳۶	کو لکھ کر کھال پر تحریر کر کے اپنے
۲	۳۷	۲۳۰	۲۳۵	پاس رکھے اس طرح محبت بڑھتی
۲	۱۸	۲۳۱	۲۳۵	اور طاب و مطلوب د دونوں خوش رہے

ان حروف کو مرغی کے انڈے پر لکھ کر اس دقت لکھو جب قمر
برج جوزا میں طلوع ہوا اس کے لئے سے طاب اور مطلوب میں محبت
کا جذبہ پیدا ہو جائیگا جس سے کہ دونوں اپنی زندگی آرام سے بسر
کریں گے۔ خبتر یہ ہے۔

۱۳۰	۱۳۵	۱۲۸	حروف میں کو کسی نام کے تختی
۱۲۱	۳۱	۱۳۳	پر لکھو اور پھر اس کو اپنے پاس
۱۳۴	۱۲۷	۱۳۲	

۹	۱۲	۱۵	۲	مندرجہ ذیل خبتر کو سفید اور اچھے کاغذ
۱۲	۳	۸	۱۳	پر تحریر کرو۔ پھر اس کی ایک تہی تالو
۲۰	۱۷	۱۰	۷	تہی تالے کے بعد ایک چراغ میں
۱۱	۶	۵	۱۶	ڈالو اور چراغ میں تلوں کا تیل

ڈال کر تہی نور روشن کرو۔ اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر تہی نور روشن
کر دو اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرو۔ مطلوب حاضر ہو کر

۵۸۲۴۹	۵۸۳۳	۵۸۵۰	اظہار محبت کرے گا اور بھی تم
۵۸۲۴۹	۵۸۲۴۷	۵۸۲۳۵	سے یونانی کرنے کا خیال
۵۸۲۴۲	۵۸۲۵۱	۵۸۲۴۶	دل میں نہ لائے گا۔ خبتر یہ ہے

۶	۷	۳	بیوی اور خاوند میں محبت بڑھانے کے خبتر
۱	۷	۶	مندرجہ ذیل خبتر کو کسی کاغذ پر تحریر کرو اور ایک خبتر شوہر کے
۸	۳	۳	باز پر باندھا جائے اور دوسرا خبتر عورت کے باز پر باندھا دیا

جائے اس طرح شوہر اور بیوی
میں محبت ترقی کرے گی۔ خبتر یہ ہے
مندرجہ ذیل خبتر کو کسی کاغذ پر لکھ کر
زمین میں دبا دیا جائے اور خبتر مطلوب طالب کا نام تحریر کر دیا جائے
پھر طالب و مطلوب میں محبت ہو جائے گی جو کہ دونوں کی زندگی کو
نیک طریقہ پر چلا کر ہر سکون بنا دے گی۔ خبتر لکھنے سے بھی

رکھو کہیں یہ اس وقت لکھو کہ جب قمر برج اسد میں طلوع ہوا
 نہ کیا گیا تو منتر کے سدھ ہونے کی کوئی امید نہ ہوگی اور آپ کی
 تمام محنت بے فائدہ جائے گی منتر جیسے صفت پر ہے۔
 رت میم کو گنے کی گندھیری یاد گنے کے وقت پر پتھر پر کرے اور
 طبع سے یا گندھیری کو مطلوب کو کھلائے۔ اس طرح سے بھی محنت
 جوش مایے گی اور مطلوب اظہار محنت کرے گا۔

سانے کے خیر کو صفال آب ماریو

۱۵۲	۱۵۹	۶۸۶
۱۵۳	۱۵۵	۱۵۴
۱۵۸	۱۵۱	۱۵۶

ن حرف کو کسی کا غریب نذر پیر خیر
 مندرجہ ذیل کے لکھے اور دیکھئے گا۔

۶۸۶

۳۹۶	۳۹۲	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۷	۳۹۹
۴۰۰	۳۹۳	۳۹۸

وقت وہ جو جب قمر برج اسد میں
 طلوع ہوتا ہے خیر سدھ ہوگا

صاف سے والا منتر محبت کے لئے نہایت
 زود اثر اس کو پانی میں یا دودھ میں گھول
 کر مطلوب کو پلانا چاہئے۔

۳۵	۴۰	۳۳
۳۴	۳۶	۳۸
۲۹	۳۲	۲۷

مندرجہ ذیل منتر نہایت آفرین ہے
 اس کو صبح کسی نیا یا مندرجہ ذیل سے پہلے
 دریا میں ڈال جائے۔

پوری کے کہہ کر گاہے۔ تو مائل کو چاہئے کہ مرغی کے اندر سے پر پڑے
 بھاگتا ہو اور منقار ہو کر واپس آجائے گا۔

سینہ کے درد کو دور کرنے کا خیر
 مندرجہ ذیل خیر ریش کو دھو کر ملا دیں اور ایک خیر لکھ کر اس
 کی گردن میں باندھ دیں۔ پس فوراً آرام آجائے گا۔

۱	۱۵	۱۱	۸
۱۳	۷	۲	۴
۹	۸	۷	۲
۶	۴	۵	۱۱

نظر بد سے بچنے کا خیر
 نظر بد سے بچنے کے لئے اس خیر کو کسی کا غریب لکھو اور اس کو اپنے
 پاس لکھ چھوڑو۔ کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔

۱	۸	۱۱	۱۴
۱۳	۱۳	۶	۷
۶	۳	۱۶	۹
۱۵	۱۰	۵	۴

ناراضگی رہتی ہو یا بیوی خاوند سے لڑتی ہو تو شوہر کو چاہیے کہ مندرجہ
ذیل جنتہ کو ایک کاغذ پر لکھ لے کر اور اس طرح اپنے پاس اس
لکھ ہوئے جنتہ کو رکھنے سے بیوی قابو نہیں آجائے گی اور ہر طرح
سے محبت کرے گی، جنتہ یہ ہے۔

۳۱۶۲۸۴	۳۱۶۲۸۱	۳۱۶۲۸۲	۳۱۶۲۸۰
۳۱۶۲۸۲	۳۱۶۲۸۱	۳۱۶۲۸۰	۳۱۶۲۸۳
۳۱۶۲۸۳	۳۱۶۲۸۲	۳۱۶۲۸۱	۳۱۶۲۸۰
۳۱۶۲۸۰	۳۱۶۲۸۳	۳۱۶۲۸۲	۳۱۶۲۸۱

کسی اور کو اپنی محبت میں قابو کر دینا جنتہ
اگر کسی اور کو اپنی محبت میں قابو کرنا ہو تو لے کر اپنے
نوعان کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کر کے لے لائے
اس کو رکھ کر بیکری کے دل کے درمیان رکھے اس طرح کرنے سے
مطلوب کے پس ہو کر مہاری خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور جب تک
زندہ رہے۔ چہاں سے التحت رہے گا کہ جنتہ یہ ہے

جمع	المبارک	ہم روہ لہ
خوا	۱۱ صبح اور	یہ بر ۱۱
مسس	دعا امدی	عصر راج

ناراضگی رہتی ہو

فلاں بن فلاں علی حب ترک اک روک کہ روک کہ

جنتہ یہ ہے

ب	د	و	ح
۸	۶	۳	۱
۳	۳	۸	۶
۶	۸	۲	۳

دیگر جس کسی کو اپنے قبضے میں لانا ہو۔ تو پہلے اس تصویر
نماویں اور پھر مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی کاغذ پر لکھیں اور چار اسوں
کے نام ہر ایک کو نہ میں ہر ایک کا نام تحریر کر دے اور پھر طالب طلب
کے ناموں کے عددوں کو پہلے اضلاع کی طرف سے پڑھیں اور پھر
قطاروں کو پڑھیں اور اسے اپنے پاس رکھیں اس طرح سے مطلوب
پالو اور ہو جائے گا۔ اور ہمیشہ اپنے زیر سایہ رہے گا۔

نام طالب	۱۶	۱۲۰	۴۰۴	نام اس کا
۴۰۵	۱۳۶	۱۱	۱۶	۱۲۸
۱۲	۴۴	۲۰۲	۲۰	۱۱۲
۱۳۵	۱۷	۴	۱۳۵	۲۰۲
ملک کا نام	۴۰۳	۱۳۶	۱۱۲	اس کا نام

بیوی کو اپنے ماتحت رکھنے کا منتر

اگر خدا اور بیوی میں ہر روز لڑائی ہوتی رہتی ہو یا کسی وجہ سے